بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

آپ کہہ دیجئے اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔

# حقائق شرح صحیح مسلم

تصنیف

مولانا حافظ محمد اسمٰعیل قادری نورانی

[illegible]

و

# فہارس شرح صحیح مسلم

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# فہرست مضامین

## فہارس شرح صحیح مسلم (جلد ہشتم)


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| 1 | تمہید | 11 |
| | **شارح صحیح کے مختصر حالاتِ زندگی** | 13 |
| 1 | ولادت، ابتدائی حالات اور تعلیم | 13 |
| 2 | تدریس | 13 |
| 3 | تصانیف | 14 |
| 4 | مناظرے | 14 |
| 5 | بیعت وارادت | 14 |
| 6 | رکن اسلامی نظریاتی کونسل | 14 |
| 7 | تبلیغی دورے | 14 |
| 8 | حجِ اکبر کی سعادت | 15 |
| | **شروحِ حدیث کا تعارف** | 15 |
| 1 | مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح | 15 |
| 2 | نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری | 15 |
| 3 | فیوض الباری شرح صحیح بخاری | 16 |
| 4 | ایضاح البخاری | 16 |
| | **شرح صحیح مسلم** | 17 |
| 1 | اسلوب شرح | 17 |
| 2 | خصوصی مباحث | 17 |
| 3 | جلد اوّل | 18 |
| 4 | جلد ثانی | 18 |
| 5 | جلد ثالث | 18 |
| 6 | جلد رابع | 18 |
| 7 | جلد خامس | 18 |
| 8 | جلد سادس | 19 |
| 9 | جلد سابع | 19 |
| 10 | تفصیلی گفتگو کے عنوانات | 19 |
| | **شرح صحیح مسلم اور اہم تحقیقی مسائل** | 19 |
| 1 | اسلوبِ تحقیق | 20 |
| 2 | چند مثالیں | 21 |
| 3 | روایت ''تلك الغرانيق العلىٰ'' کی تحقیق | 21 |
| 4 | تحقیق کی خوبیاں | 22 |
| 5 | رجم کی تحقیق | 24 |
| 6 | تحقیق کی خوبیاں | 24 |
| 7 | مسئلہ کفاءت کی تحقیق | 26 |
| 8 | تحقیق کی خوبیاں | 27 |
| 9 | تحقیقی مسائل کی مزید چند مثالیں | 30 |
| 10 | حکمی شہداء کی پینتالیس اقسام پر احادیث سے شارح کی تحقیق اور دلائل | 30 |
| 11 | عزل (برتھ کنٹرول) کی مختلف صورتوں میں شارح کی تحقیق | 30 |
| 12 | وصیت کی اقسام میں شارح کی تحقیق | 31 |
| 13 | اہلِ تشیع کے معروف مسائل (ماتم، تقیہ اور خلافت وغیرہا) پر شارح کی تحقیق | 32 |
| 14 | اس کی تحقیق کہ مُحرم کے لیے ایسی جوتی پہننا | |

| نمبرشمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| | ضروری ہے جس میں وسط قدم کی ہڈی کھلی ہو یا صرف ٹخنوں کا کھلا ہوا ہونا کافی ہے؟ | 33 |
| 15 | باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد ہونے پر فقہاء احناف کی تصریحات | 33 |
| 16 | باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد ہونے پر شارحین کی تصریحات | 35 |
| 17 | کعبین کے معنی ومراد میں شارح صحیح مسلم کا موقف | 36 |
| 18 | فقہاء و شارحین اور شارح صحیح مسلم کے موقف پر بحث | 36 |
| 19 | کعب سے متعلق ائمہ لغت کی تصریحات کہ وسط قدم پر اس کے اطلاق کو رد کیا گیا ہے اور یہ شیعہ کا مذہب ہے | 36 |
| 20 | احادیث سے اس بات پر استدلال کہ کعبین کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے | 37 |
| 21 | خلاصۂ کلام | 39 |
| | **عصر حاضر کے جدید مسائل** | 40 |
| 1 | عطیۂ خون اور الکوحل آمیز دواؤں سے علاج | 41 |
| 2 | شارح کے دلائل اور ان کا تجزیہ | 42 |
| 3 | اعضاء کی پیوندکاری | 45 |
| 4 | شارح صحیح مسلم کا موقف | 46 |
| 5 | دیگر علماء کا موقف | 46 |
| 6 | فریقین کے دلائل اور ان کا تجزیہ | 46 |
| 7 | مردہ انسان کے اعضاء سے پیوندکاری کے ناجائز ہونے پر ایک شبہ کا ازالہ | 48 |
| 8 | اعضاء کی پیوندکاری سے متعلق راقم کی جانب سے کچھ ضروری وضاحتیں | 48 |
| 9 | صاحبزادہ زبیر صاحب کا پیوندکاری کے جواز پر مردہ عورت کے پیٹ سے بچہ نکالنے اور اضطرار سے استدلال | 49 |
| 10 | شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر محققانہ رد | 50 |
| 11 | صاحبزادہ صاحب کا پیوندکاری کے جواز پر احیاء نفس سے استدلال | 51 |
| 12 | شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر رد | 52 |
| 13 | صاحبزادہ صاحب کا پیوندکاری کے جواز پر خون اور پیشاب سے قرآن مجید کو لکھنے سے استدلال | 53 |
| 14 | شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر رد | 53 |
| 15 | پیوندکاری کی بحث میں شارح کا حرف آخر | 54 |
| 16 | پیوندکاری کی بحث میں راقم کی آخری بات | 55 |
| 17 | ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) | 55 |
| 18 | شارح کا موقف اور تحقیق | 55 |
| 19 | دو اہم خوبیاں | 55 |
| 20 | شارح کا ٹیسٹ ٹیوب بے بی جیسے جدید مسئلہ کی اصل کا کتب فقہ سے استخراج | 56 |
| 21 | شارح کی اس تحقیق کی بناء پر دو غیر مسلم اسکالرز کا قبول اسلام | 57 |
| 22 | ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے مسئلہ پر بغیر کسی سابق تحریر کے شارح کی تحقیق | 57 |
| | **مذاہب اربعہ کی تفصیل اور مسلک احناف کی ترجیح** | 58 |
| 1 | اردو زبان میں مذاہب اربعہ کو بیان کرنے میں شرح صحیح مسلم کی خصوصیت | 58 |
| 2 | مذاہب اربعہ کو بیان کرنے میں دیگر شروح حدیث کا اسلوب | 59 |
| 3 | شرح صحیح مسلم میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل پر بحث و نظر اور مذہب احناف کی ترجیح | 59 |

| نمبرشمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| 4 | کلماتِ اقامت کی تعداد میں مذہب احناف کی دیگر فقہی مذاہب پر ترجیح | 59 |
| 5 | ثبوت رضاعت میں دودھ کی چسکیوں کے متعلق مذہب احناف کی ترجیح | 61 |
| 6 | خیار عتق کے مسئلہ میں مذہب احناف کی دیگر مذاہب پر ترجیح | 62 |
| 7 | لقطہ کو صدقہ کرنے کے مسئلہ میں مذہب احناف کی ترجیح | 62 |
| 8 | رفع یدین، آمین بالجہر اور قراءت خلف الامام ایسے مسائل میں شارح کا غیر مقلدین پر مفصل اور مدلل رد | 64 |
| 9 | مذاہب اربعہ کی تفصیلات | 65 |
| 10 | شرح صحیح مسلم میں مذاہب اربعہ کے بیان کا تفصیلی نقشہ | 65 |
| | **عقائد اہل سنت کا مدلل بیان اور دیگر مسالک کا مہذب ردّ** | 68 |
| 1 | شرح صحیح مسلم اور عقائد ومعمولات اہل سنت کی تحقیق | 69 |
| 2 | مسئلہ حاضر وناظر کی تحقیق | 69 |
| 3 | قبروں پر پھول ڈالنے کی تحقیق | 70 |
| 4 | اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ کی تحقیق | 70 |
| 5 | نبی اکرم ﷺ کا یوم میلاد منانے کی تحقیق | 73 |
| 6 | انبیاء واولیاء سے توسّل واستمداد اور ندائے یا رسول اللہ کی تحقیق | 73 |
| 7 | شرح صحیح مسلم اور دیگر مسالک کا مہذب رد | 75 |
| 8 | اولیاء اللہ کے مزارات کے ساتھ مسجد بنانے پر شیخ سید مودودی کے اعتراضات اور شارح کے جوابات | 75 |
| 9 | نوحہ کی اجازت کی تاویل میں شیخ عثمانی کا نبی ﷺ کی طرف کفر کی نسبت کرنا اور شارح کا اس پر رد | 77 |
| 10 | حدود کے کفارہ ہونے نہ ہونے میں علماء دیوبند (شیخ کشمیری، شیخ محمود الحسن اور شیخ تقی عثمانی) کا نظریہ اور شارح کا اس پر ردّ وتبصرہ | 78 |
| 11 | قیامت کے دن نبی ﷺ کے اصیحابی فرمانے سے شیخ تھانوی اور شیخ عثمانی کا علم رسالت کی نفی کرنا اور شارح کا آپ ﷺ کے علم کو ثابت کرنا | 79 |
| 12 | شیخ گنگوہی کا سالگرہ منانے کو جائز اور یوم میلاد النبی ﷺ منانے کو ناجائز کہنا اور شارح کا اس پر رد | 80 |
| 13 | شرح صحیح مسلم میں مخالفین کے رد کی تفصیلات کا مفصل نقشہ | 82 |
| | **متقدمین ومتاخرین اور معاصرین سے اختلاف رائے** | 86 |
| 1 | اختلاف رائے کی تحقیق | 86 |
| 2 | صحابۂ کرام کے درمیان اختلاف رائے | 86 |
| 3 | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابن عباس اور دیگر اصحاب سے اختلاف | 86 |
| 4 | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے اختلاف | 87 |
| 5 | حضرت ابن عمر سے حضرت عائشہ کا ایک اور اختلاف | 88 |
| 6 | حضرت ابن عمر کا اپنے والد ماجد حضرت عمر سے اختلاف | 88 |
| 7 | حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا جمہور صحابہ سے اختلاف | 89 |
| 8 | حضرت عبد اللہ بن مسعود کا حضرت عثمان غنی سے اختلاف | 89 |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| 9 | حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اختلاف | 89 |
| 10 | حضرت زید بن ثابت، حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف | 90 |
| 11 | حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابوذر غفاری کے درمیان اختلاف | 90 |
| | **تابعین کا صحابۂ کرام سے اختلاف رائے** | 91 |
| 1 | حضرت عطاء، طاؤس اور مجاہد کا حضرت عائشہ، حضرت علی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے اختلاف | 91 |
| 2 | حضرت عطاء کا جمہور صحابۂ کرام سے اختلاف | 91 |
| 3 | حضرت طاؤس، حضرت حسن بصری اور حضرت عطاء کا حضرت انس اور حضرت ابن عمر سے اختلاف | 91 |
| 4 | ائمہ تابعین کا حضرت عبداللہ بن عمر سے اختلاف | 92 |
| 5 | حضرت سعید بن جبیر اور دیگر تابعین کا حضرت عبداللہ بن مسعود سے اختلاف | 92 |
| | **تابعین کا اپنے درمیان اختلاف رائے** | 92 |
| 1 | حضرت عطاء، طاؤس، مجاہد اور حضرت حماد و منصور میں اختلاف | 92 |
| 2 | حضرت حماد اور حضرت حکم میں اختلاف | 93 |
| 3 | حضرت عطاء، طاؤس اور حضرت حسن بصری و شریح کے درمیان اختلاف | 93 |
| 4 | ائمہ مجتہدین و محققین کے درمیان اختلاف رائے | 94 |
| 5 | فاضل بریلوی کا اکابر سے اختلاف اور مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کی تصریح | 94 |
| 6 | فقیہ اعظم مفتی نور اللہ نعیمی بصیرپوری کی تصریح | 95 |
| | **شارح صحیح مسلم کا اکابر سے اختلاف رائے** | 99 |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| 1 | علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ سے اختلاف | 99 |
| 2 | امام ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمۃ سے اختلاف | 101 |
| 3 | علامہ شامی علیہ الرحمۃ سے اختلاف | 102 |
| 4 | مغفرت ذنب کے مسئلہ میں متعدد اہل علم وفضل سے اختلاف | 103 |
| | **مجتہدات وتفردات** | 105 |
| 1 | ندائے یا محمد ﷺ | 105 |
| 2 | شرح صحیح مسلم کی بحث اور ماخذ | 106 |
| 3 | شارح کا موقف | 106 |
| 4 | شارح کے دلائل | 106 |
| 5 | علماء مانعین اور شارح کا استدلال | 106 |
| 6 | ندائے یا محمد ﷺ کے جواز پر ایک نظر، راقم کی طرف سے | 108 |
| 7 | ڈاڑھی میں قبضہ کا وجوب | 108 |
| 8 | ڈاڑھی میں قبضہ سے متعلق شارح کی بحث اور موقف | 109 |
| 9 | شارح کی تحقیق اور دلائل | 109 |
| 10 | مسئلہ مغفرت ذنب | 110 |
| 11 | مسئلہ مغفرت ذنب اور صاحب مراۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا موقف | 111 |
| 12 | مسئلہ مغفرتِ ذنب اور صاحب نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا موقف | 111 |
| 13 | صاحب نزہۃ القاری کی عبارت مذکورہ اور اسی سلسلے کی شرح صحیح مسلم سے ایک عبارت | 112 |
| 14 | مسئلہ مغفرت ذنب اور اور صاحب فیوض الباری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ کا موقف | 112 |
| 15 | مغفرت ذنب اور صاحب ایضاح البخاری کا موقف | 114 |
| 16 | مغفرت ذنب اور شارح صحیح مسلم کا موقف | 115 |
| 17 | شارح کے دلائل | 116 |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| 18 | خلاصۂ کلام | 119 |
| | **چند دیگر خصائص** | 120 |
| 1 | احادیث مبارکہ سے مسائل کا استنباط واستخراج | 120 |
| 2 | شرح صحیح مسلم اور دیگر شروح حدیث کا اسلوب | 120 |
| 3 | سیدنا عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے مسائل کا استنباط | 121 |
| 4 | سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزارنے کی حدیث سے مسائل کا استنباط | 121 |
| 5 | ''الولاء لمن اعتق'' والی حدیث سے مسائل کا استنباط | 121 |
| 6 | اسلوب حوالہ جات اور ماخذ ومراجع | 122 |
| 7 | دیگر شروح حدیث میں حوالہ جات کا اسلوب | 123 |
| 8 | شرح صحیح مسلم اور دیگر شروح حدیث میں ماخذ ومراجع | 123 |
| 9 | شرح صحیح مسلم اور ماخذ ومراجع کی تعداد | 124 |
| 10 | صحیح مسلم کی ہر کتاب کا تحقیقی تعارف | 124 |
| 11 | دیگر شروح حدیث اور شرح صحیح مسلم کا اسلوب | 124 |
| 12 | صحیح مسلم کی ہر کتاب کے تحقیقی تعارف پر شرح صحیح مسلم سے چند مثالیں | 125 |
| 13 | کتاب الطہارۃ | 125 |
| 14 | کتاب الزکوٰۃ | 125 |
| 15 | کتاب الاعتکاف | 125 |
| 16 | کتاب البیوع | 125 |
| 17 | کتاب الجہاد والسیر | 125 |
| 18 | کتاب الاشربۃ | 126 |
| 19 | کتاب العلم | 126 |
| 20 | دعائے ضرر اور بددعا | 126 |
| 21 | شرح صحیح مسلم کا مقام | 127 |
| 22 | شرح صحیح مسلم کی شہرت ومقبولیت | 128 |
| 23 | قائد اہل سنت امام نورانی کی تصدیق وتائید | 129 |
| | **اقتباسات از تأثرات مشائخ** | 130 |
| 1 | مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ | 130 |
| 2 | علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ | 131 |
| 3 | علامہ مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ العالی | 131 |
| 4 | علامہ محب اللہ نوری مدظلہ العالی | 132 |
| 5 | علامہ سید حسین الدین شاہ مدظلہ العالی | 133 |
| 6 | علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی | 134 |
| 7 | صاحبزادہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن محبوبی مدظلہ العالی | 134 |
| | **شرح صحیح مسلم کی تقریب رونمائی' علماء اہل سنت کے تأثرات اور اخباری بیانات** | 136 |
| 1 | روزنامہ جنگ' کراچی | 136 |
| 2 | روزنامہ نوائے وقت' کراچی | 137 |
| 3 | روزنامہ قومی اخبار' کراچی | 138 |
| 4 | روزنامہ جسارت' کراچی | 138 |
| 5 | شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارتوں سے رجوع کی تفصیل | 140 |
| 6 | کسی مسئلے کی طرف رجوع کرنا شکست کی علامت نہیں بلکہ عظمت کی دلیل ہے | 141 |
| 7 | شرح صحیح مسلم کی تبدیل شدہ عبارات کی تفصیل | 146 |
| 8 | تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات کی تفصیل | 147 |
| | **حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی صاحب کے پاس آنے والے علماء کے وفد کے تاثرات** | 148 |
| 1 | علامہ غلام رسول سعیدی کے متعلق علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تاثرات | 150 |

# انڈیکس فہارس شرح صحیح مسلم (ہشتم)


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ |
|---|---|---|
| 1 | حقائق شرح صحیح مسلم ...... تصنیف: مولانا حافظ مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی | 11 |
| 2 | شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارتوں سے رجوع کی تفصیل ...... مرتب: محمد نصیر اللہ نقشبندی، کراچی | 140 |
| 3 | حضرت استاذ العلماء علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری دامت الطافہم العالیہ کے تاثرات | 150 |
| 4 | مرکز اہل سنت برکات رضا (ہندوستان) کی جانب سے شرح صحیح مسلم کی طباعت ...... تحریر: مولانا حافظ محمد ناصر خاں چشتی | 151 |
| 5 | مفتی محمد نظام الدین مصباحی اور دیگر علماء کے اعتراضات کے جوابات | 153 |
| 6 | فہرست ...... شرح صحیح مسلم (اوّل) | 171 |
| 7 | فہرست ...... شرح صحیح مسلم (دوئم) | 203 |
| 8 | فہرست ...... شرح صحیح مسلم (سوئم) | 225 |
| 9 | فہرست ...... شرح صحیح مسلم (چہارم) | 255 |
| 10 | فہرست ...... شرح صحیح مسلم (پنجم) | 279 |
| 11 | فہرست ...... شرح صحیح مسلم (ششم) | 305 |
| 12 | فہرست ...... شرح صحیح مسلم (ہفتم) | 341 |

# حقائق شرح صحیح مسلم

## تمہید

**الحمد لله الذی نزل القرآن علی سید الابرار والصلوۃ والسلام علی من شرحه ببیان وکشف الاسرار وعلی اله واصحبه الذین اجتهدوا فی اشاعة الدین بالایضاح والاستمرار وعلی من جمعوا الاحکام باستنباطهم فی الزبر والاسفار.**

تصنیف وتالیف اور تحریر کا سلسلہ زمانۂ قدیم سے جاری اور ساری ہے۔ کتنے ہی عنوانات پر قلم اٹھایا گیا، تحقیق کی گئی ۔۔۔۔ اور آئندہ نہ جانے کتنے موضوعات قلم وقرطاس کے منتظر اور مشتاق ہوں گے۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ تقریر وتکلم کتنے ہی موثر کیوں نہ ہوں، ان کے اثرات لوح دماغ سے محو ہو جاتے ہیں ۔۔۔۔ اس کے برعکس تحریر کے ذریعے جہاں کسی عنوان پر مفصل گفتگو محفوظ ہو جاتی ہے، وہاں ساتھ ہی لکھنے والے کی شخصیت، اس کی قابلیت اور صلاحیتیں بھی محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لکھنے والا دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے لیکن اس کی تحریر زندہ رہتی ہے۔ جس کی بناء پر لوگ صاحبِ تحریر کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ یہی تحریر کی مقبولیت اور دوام وشہرت کی دلیل ہے۔ لیکن ہر تحریر کا یہ معاملہ نہیں ہے بلکہ علوِ مرتبت اور مقبولیت کا شرف وہی تحریر پاتی ہے جو اپنے زمانے کے عرف اور مقتضیٰ کے عین مطابق ہو۔ بہ الفاظ دیگر تحریر، اپنے قارئین کو وہ سب کچھ فراہم کردے جو ان کی ضرورت اور چاہت ہے، نیز اس اسلوب پر معلومات فراہم کرے کہ اس سے استفادہ بھی ممکن اور آسان ہو۔۔۔ چونکہ گفتگو کا عنوان شرح حدیث ہے، اس لئے عرض کروں گا کہ یہی وہ بنیادی معیار اور کسوٹی ہے جس پر کسی بھی ترجمہ اور شرح کی مقبولیت اور مقام ومرتبہ کو جانچا جا سکتا ہے۔

برصغیر پاک وہند میں قرآن وسنت پر علماء کا کیا ہوا کام بلاشبہ قابلِ تحسین اور لائق ستائش ہے۔ اس سرزمین پر پیدا ہونے والے متعدد علماء اعلام نے راہِ تحقیق وتالیف کو اختیار فرمایا اور مختلف علوم وفنون کی ترویج واشاعت میں اپنا کردار ادا کیا، تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور تصوف وطریقت کو پھیلانے میں عظیم خدمات انجام دیں۔ گو کہ ممالک عربیہ سے تعلق رکھنے والے علماء کا کام اس سلسلے میں بہت زیادہ اور بہت عظیم ہے، قابلِ قدر اور قابلِ تقلید ہے۔ تاہم متقدمین کی ان تمام تر تحقیقات کو اضافاتِ نافعہ کے ساتھ اردو یا فارسی کے قالب میں ڈھالنے کی جدوجہد اور محنتِ عظمیٰ کا سہرا برصغیر پاک وہند کے علماء کے سر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بحمدہ تعالیٰ عربی تفاسیر وشروح کے ساتھ ساتھ فارسی یا اردو تراجم وشروح کا بھی ایک بیش بہا ذخیرہ ہمیں دستیاب ہے۔ قرآن حکیم کے تراجم کی طرف جائیے تو مختلف النوع تراجم کی ایک کثرت نظر آتی ہے ۔۔۔۔ نہ صرف تراجم، بلکہ ان پر خود مترجم یا کسی اور کے تفسیری حواشی بھی دعوتِ مطالعہ دیتے نظر آتے ہیں۔ سی طرح احادیثِ مبارکہ کی شروح اور تراجم کی طرف نگاہ اٹھائی جائے تو بھی کتب کا ایک ذخیرہ نظر آتا ہے۔ عام ازیں کہ وہ علماء اہلسنت کی کاوش کا نتیجہ ہو یا کسی اور مکتبہ فکر کے علماء کی کاوش، بہر صورت تراجم وشروح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ پہلے اہلسنت کی جانب سے کوئی اطمینان بخش کام نہیں تھا، مگر اب الحمد للہ صحاح ستہ سے لیکر طحاوی، مشکوٰۃ المصابیح اور ریاض الصالحین تک کے تراجم اور بعض کی شروح بآسانی دستیاب ہیں۔ بلاشبہ یہ علماء اہلسنت کی عظیم کاوش ہے۔ فجزاہم اللہ عنا وعن جمیع المسلمین۔

لیکن ۔۔۔۔۔یہ بات نہایت قابلِ تعجب اور باعثِ تحیر ہے کہ اکثر اہل علم حضرات نے (خواہ کسی بھی مکتبہ فکر سے متعلق ہوں) ترجمہ اور شرح کے حوالہ سے صحیح بخاری پہ قلم اٹھایا۔۔۔۔یا کسی اور کتاب پر تحریری کام سرانجام دیا۔ صحیح مسلم پر قلم اٹھانے کی ضرورت اللہ ورسولہٗ اعلم کیوں محسوس نہ کی گئی! اس کا مشاہدہ مجھے اس وقت ہوا' جب میں نے زیرِ بحث موضوع پر تیاری کے لیے مختلف مکتبوں کا دورہ کیا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ ''صحیح مسلم شریف'' کی اردو میں کوئی شرح موجود نہیں ہے' سوائے اس کے کہ دارالعلوم اشرفیہ' لاہور کے شیخ عزیز الرحمان دیوبندی کی ایک مختصر سی شرح صرف تین جلدوں میں موجود ہے۔ حیرت واستعجاب کے سوا میں کیا کرسکتا تھا' پھر۔۔۔خیال آیا کہ یقیناً یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم اور احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اہل سنت وجماعت میں سے علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کو ہمت وطاقت اور توفیق رفیق عطا فرمائی کہ آپ نے صحیح مسلم پر قلم اٹھایا اور نہ صرف اس کا مکمل ترجمہ فرمایا' بلکہ سات ضخیم مجلدات میں اس کی مبسوط اور مفصل شرح فرمائی۔۔۔اس لیے نہ صرف یہ کہ آپ نے صحیح مسلم کی شرح کے خلاء کو پر کیا بلکہ اہلسنت وجماعت کے شعبہ تصنیف وتحقیق کو جلاء بخشی۔۔۔اور تصانیف وتحقیقات کی دنیا میں ایک گرانقدر خزینۂ علمی کا اضافہ کرکے اہل سنت وجماعت کا نام ایک نئے انداز میں متعارف کروایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عنا وعن جمیع المسلمین فی الدنیا والاخرۃ۔

''شرح صحیح مسلم'' کے مقام اور مرتبہ کو اردو شروح حدیث میں واضح کرنے کے لیے چند شروح کو میں نے پیش نظر رکھا ہے' ان میں اکثر بلکہ ایک کے ماسوا سب صحیح بخاری کی ہیں۔ نام ملاحظہ فرمایئے:

(۱) مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ) مطبوعہ ضیاء القرآن' لاہور

(۲) نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری (از مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ) مطبوعہ فرید بک اسٹال' لاہور

(۳) فیوض الباری شرح صحیح البخاری (از علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ) مطبوعہ مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ' لاہور

(۴) ایضاح البخاری (از شیخ فخر الدین احمد دیوبندی) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ' کراچی

مذکورہ تمہیدی کلمات کے بعد مفصل گفتگو سے قبل مناسب سمجھتا ہوں کہ اولاً شارح صحیح مسلم کے مختصر حالات اور ثانیاً پیشِ نظر اردو شروح حدیث کا مختصر تعارف پیش کردیا جائے تاکہ شرح صحیح مسلم کا مقام خوب واضح ہوسکے۔ سو بالترتیب شارح کے حالات اور شروح حدیث کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔



✿✿✿✿✿

# شارح صحیح مسلم کے مختصر حالات زندگی

## ولادت' ابتدائی حالات اور تعلیم

شیخ التفسیر والحدیث ابوالوفاء علامہ غلام رسول سعیدی ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۴ نومبر ۱۹۳۷ء کو دہلی انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں والدہ ماجدہ سے قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا اور ۱۰ سال کی عمر میں آپ نے پنجابی اسلامیہ ہائی سکول (دہلی) سے پرائمری کیا۔ مزید سلسلہ تعلیم جاری تھا کہ برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی' چنانچہ آپ انڈیا سے ہجرت کر کے ۱۹۴۷ء میں پاکستان آگئے اور اہل خانہ کے ساتھ شہر کراچی میں اقامت پذیر ہوگئے۔ یہاں مختلف معاشی حوادث ومسائل کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رہ سکی' تو آپ نے کمپوزنگ کا کام سیکھا اور تقریباً ۸ سال تک کراچی کے مختلف پریسوں میں کام کرتے رہے۔ والد صاحب اور بڑے بھائی مسلکاً اہلحدیث تھے۔ جبکہ علامہ صاحب مسلکِ حق کی طرف شروع سے ہی راغب تھے' ایک دن مناظرِ اہلسنت علامہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کی ایمان افروز تقریر سنی تو دل میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوا اور آپ تحصیلِ علم کی طرف متوجہ ہو گئے۔ انہی دنوں جامعہ محمدیہ رضویہ' رحیم یار خان کی طرف سے داخلے کا اشتہار چھپا' آپ نے حصول علم کی خاطر نہ صرف ملازمت چھوڑ دی بلکہ کراچی چھوڑ کر جامعہ محمدیہ رحیم یار خاں پہنچ گئے۔ وہاں مولانا محمد نواز اویسی صاحب سے ابتدائی کتب (کریما وغیرہ) اور ترجمہ قرآن پڑھا' اس کے بعد علامہ عبدالمجید اویسی صاحب سے فارسی کی بقیہ کتب اور صرف ونحو پڑھی' پھر انہی کے ہمراہ سراج العلوم خانپور گئے اور وہاں سے جامعہ نعیمیہ' لاہور تشریف لے آئے۔ یہاں مولانا عبدالغفور صاحب سے کافیہ' شرح تہذیب' اصول الشاشی' نورالانوار اور مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ سے شرح جامی' قطبی' جلالین شریف اور ہدایۃ الحکمۃ پڑھیں۔ جبکہ تلخیص کے چند اسباق مفتی عزیز احمد بدایونی علیہ الرحمۃ سے پڑھے۔ ذوق علم آپ کو بندیال شریف' ضلع خوشاب کھینچ لایا۔ یہاں آکر آپ نے استاذ العلماء رئیس المناطقہ علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمۃ سے کتب منقول ومعقول جامع ترمذی' توضیح تلویح' ہدایہ اخیرین' مختصر المعانی' مطول' ملا حسن' میبذی' صدرا' شمس بازغہ' زواہد ثلثہ' قاضی مبارک' حمد اللہ' خیالی اور مسلم الثبوت وغیرہ پڑھیں۔ اخیر میں آپ جامعہ قادریہ' فیصل آباد تشریف لے گئے جہاں آپ نے مولانا ولی النبی علیہ الرحمۃ سے ''اقلیدس'' اور ''تصریح'' پڑھی۔

## تدریس

۱۹۶۶ء میں علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت حاصل کر کے اسی سال جامعہ نعیمیہ' لاہور میں پڑھانا شروع کیا۔ ۴ سال تک آپ مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھاتے رہے اور ۱۹۷۰ء سے دورۂ حدیث شریف پڑھانا شروع کیا۔ ۱۹۷۸ء میں مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کی دعوت پر آپ کراچی تشریف لائے اور ایک سال تک دارالعلوم نعیمیہ' کراچی میں حدیث شریف کے اسباق پڑھاتے رہے' بعدازاں مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ کے خواہش پر دوبارہ جامعہ نعیمیہ' لاہور چلے گئے۔ ۱۹۸۳ء میں آپ کو کمر کی تکلیف اور شوگر کا عارضہ لاحق ہوگیا' جس کی وجہ سے نیچے بیٹھ کر پڑھانا دشوار ہوگیا۔ سو مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کے بےحد اصرار پر ۱۹۸۵ء میں دوبارہ کراچی تشریف لے آئے اور بحیثیت شیخ الحدیث کے دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں رونق افروز ہوئے اور تادمِ تحریر یہیں اقامت پذیر ہیں۔

## تصانیف

علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کا نام جس طرح فن تدریس میں نمایاں ہے اسی طرح تصنیف وتحریر میں بھی آپ کا نام روشن اور بلند مقام کا حامل ہے۔ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ تفسیر تبیان القرآن (۱۲ جلد)
۲۔ شرح صحیح مسلم (۸ جلد)
۳۔ تذکرۃ المحدثین
۴۔ توضیح البیان
۵۔ مقالات سعیدی
۶۔ مقام ولایت ونبوت
۷۔ ذکر بالجہر
۸۔ حیات استاذ العلماء
۹۔ ضیاء کنز الایمان
۱۰۔ فاضل بریلوی کا فقہی مقام

## مناظرے

آپ مایۂ ناز مدرس ومصنف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب اور لاجواب مناظر بھی ہیں۔ آپ کے دو مناظرے بہت مشہور اور معروف ہیں۔ ایک عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر' جو ۱۹۶۶ء میں ہوا' دوسرا مناظرہ علم غیب مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر' جو ۱۹۶۹ء میں ہوا۔ دونوں مناظرے مسلک اہلحدیث کے معتبر عالم حافظ عبدالقادر روپڑی کے ساتھ لاہور میں ہوئے۔ اور دونوں مناظرے عصر کے بعد سے عشاء تک جاری رہے۔ دونوں میں بفضلہٖ تعالیٰ علامہ سعیدی مدظلہ کو برتری اور کامیابی حاصل ہوئی۔ ان دونوں مناظروں کی مفصل روئیداد ماہنامہ ''الاشرف'' مئی ۱۹۹۲ء کے شمارے میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

## بیعت وارادت

۱۹۵۶ء میں غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ کے دستِ اقدس پر آپ نے بیعت وارادت کا شرف حاصل کیا۔

## رکن اسلامی نظریاتی کونسل

آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ فروری ۱۹۹۷ء میں آپ رکن منتخب ہوئے اور مقررہ میعاد کے مطابق ۱۹۹۹ء تک اس کے رکن رہے اور نامور عالم دین اور محقق ہونے کی حیثیت سے مسلکِ اہلسنت کی نمائندگی فرمائی۔

## تبلیغی دورے

علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کے معتقدین ومحبین کا ایک وسیع حلقہ یورپ وامریکا میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ آپ دو مرتبہ برطانیہ تبلیغی دورے پر تشریف لے جا چکے ہیں۔ پہلی بار ۱۹۹۰ء میں گئے اور تین ماہ تک برطانیہ کے مختلف شہروں لندن' مانچسٹر' بریڈ فورڈ' برمنگھم اور برسٹل وغیرہ میں دینی اجتماعات سے خطاب کیا' مختلف مقامات پر لیکچر دیئے اور مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمائے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۰ء کو واپسی پر زیارت حرمین شریفین کی سعادت بھی حاصل فرمائی۔
۱۹۹۲ء میں آپ دوبارہ برطانیہ تشریف لے گئے اور دو ماہ تک قیام فرمایا۔ اس میں بھی مختلف اجتماعات سے خطابات فرمائے۔
اہم بات یہ ہے کہ اپنے دونوں تبلیغی دوروں میں آپ نے شرح صحیح مسلم کا کام بھی جاری رکھا۔ چنانچہ پہلے دورے میں ''کتاب اللباس والزینۃ'' کے ۲۴ ابواب کی شرح تحریر فرمائی اور دوسرے دورے میں کتاب الطہارۃ کے ۱۳ ابواب کی شرح فرمائی۔
(خود شارح نے اس کی تصریح کی ہے: شرح صحیح مسلم' ج ا ص ۹۱۳' ج ۶ ص ۵۹۵)

## حج اکبر کی سعادت

شرح صحیح مسلم' جلد ثالث میں علامہ صاحب نے تحقیق سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو'اس سال کا حج' حج اکبر ہوتا ہے اور اس حج کا ثواب ستر (۷۰) حج سے بڑھ کر ہوتا ہے' نیز رسول اللہ ﷺ نے جس سال حج فرمایا تھا اس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن تھا۔ (شرح صحیح مسلم' ج ۳ ص ۶۸۹)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کو بھی حج اکبر کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا اور ۱۹۹۴ء میں آپ حج اکبر کی سعادتِ عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔

**هذا هو اخر كلامي في سوانح الشارح العلام. رزقنا الله تعالى صلاحا بحب الابرار والصالحين.**

# شروحِ حدیث کا تعارف

## مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح

مراۃ المناجیح ۸ جلدوں پر مشتمل' مشکوٰۃ المصابیح کا کامل ترجمہ اور جامع شرح ہے' جو کہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے۔ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ ۱۹۰۶ء میں بدایوں میں پیدا ہوئے اور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو گجرات میں وصال فرمایا۔ تقریباً ساڑھے ۴ ہزار صفحات پر مشتمل آپ کی یہ تصنیف مشکوٰۃ شریف کی بہترین تسہیل اور عمدہ تفہیم ہے۔ مرقاۃ المفاتیح (از علامہ علی قاری ہروی حنفی علیہ الرحمۃ) اور اشعۃ اللمعات (از شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ) مراۃ المناجیح کے بنیادی مآخذ اور مراجع ہیں۔ ۲ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء سے ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء تک' دس سال کے عرصہ میں یہ شرح لکھی گئی۔ اس کی کچھ خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) ہر حدیث کا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ (۲) حدیث کے راوی کا مختصر تعارف (۳) جلدِ اوّل کے آغاز میں حجیتِ حدیث پر شبہات کے نمبروار جوابات (۴) مقدمہ' مشکوٰۃ کی شرح میں صاحبِ مصابیح' ائمہ صحاح ستہ و دیگر محدثین (امام دارمی' امام بیہقی' امام دارقطنی وغیرہم) اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے حالات کا جامع بیان (۵) حدیث شریف میں آنے والے الفاظِ مشکلہ کی مختصر لغوی اور اصطلاحی تشریح (۶) کتاب کے عنوان (طہارت' علم' آداب وغیرہا) کا مختصر تعارف (۷) احادیث متعارضہ میں تطبیق اور شبہاتِ منکرین وغیرہم کا ازالہ (۸) فقہی اعتبار سے ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم اور امام شافعی علیہم الرحمۃ کے موقف کی وضاحت (۹) احادیث کی روشنی میں عقائد اہل سنت کی تائید و تقویت اور مخالفین پر رد (۱۰) اہم مقامات پر صوفیانہ تشریح (۱۱) بصیرت افروز عقلی نکات (۱۲) کتاب کے اختتام پر ۳۵ اقسام حدیث کی مختصر اور جامع تعریفات (۱۳) ساتھ ہی صاحب مشکوٰۃ کے رسالہ "الاکمال فی اسماء الرجال" کا ۹۸ صفحات پر مشتمل ترجمہ بنام "الاجمال فی ترجمۃ الاکمال" (۱۴) بالکل آخر میں اولادِ عبدالمطلب' خلفاء راشدین اور اہل بیت اطہار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کا نسب نامہ اور ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کا مکمل شجرہ نسب۔

## نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری

نزہۃ القاری ۵ جلدوں پر مشتمل صحیح بخاری کا مکمل ترجمہ اور عمدہ شرح ہے۔ اس کے مصنف فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء میں اعظم گڑھ' انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۶ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۱ مئی ۲۰۰۰ء کو وصال فرمایا۔ آپ کی یہ تصنیف لطیف تقریباً ساڑھے ۴ ہزار صفحات پر مشتمل ہے' جو کہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ سے ۱۱ رمضان المبارک

۱۴۱۹ھ تک' تقریباً ۱۷ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اس کی کچھ خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) کتاب کو طوالت سے بچانے کے لئے مکرر احادیث کو صرف ایک بار لیا گیا ہے' البتہ حدیث کے مختصر الفاظ کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ (۲) حدیث شریف کا ترجمہ بامحاورہ کیا گیا ہے۔ (۳) ابواب کا ذکر نہیں کیا گیا' ورنہ احادیثِ مکررہ کو لانا ضروری ہوتا' اور اس کمی کو "احکام متخرجہ" کا عنوان قائم کر کے پورا کر دیا گیا ہے۔ نیز اہم ابواب پر شرح میں پورا کلام موجود ہے۔ (۴) ہر حدیث پر نمبر لگا دیا گیا ہے اور حدیث کے اہم مضمون کو سامنے رکھ کر اس کا ایک عنوان بھی قائم کر دیا ہے۔ (۵) حدیثِ زیر بحث بخاری شریف اور صحاح کی دیگر کتب میں کہاں کہاں ہے' اس کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ (۶) راوی کے حالات۔ (۷) عقائد اہل سنت کی مدلل اور نفیس تشریح اور بد مذہبوں کا قوی رد۔ (۸) ۱۵۷ صفحات پر مشتمل جامع مقدمہ (مقدمہ میں حدیث شریف کی اہم اقسام و مباحث۔ امام بخاری کے حالات' صحیح بخاری اور اس کی شروح (عربی و اردو) کی تفصیل کے ساتھ ساتھ بالخصوص اور بالقصد امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے حالات' آپ کی تصانیف' فقہ کی حقیقت' فقہ پر اعتراضات کے جوابات اور مسامحات بخاری کا بیان)۔

## فیوض الباری شرح صحیح بخاری

فیوض الباری' صحیح بخاری کے ۱۰ پاروں کی اردو میں مبسوط اور جامع شرح ہے۔ اس کے مصنف علامہ ابو البرکات سید احمد کے فرزند ارجمند علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ ۲۰ اکتوبر/ ۱۹۳۵ء کو آگرہ' ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹۸ء میں لاہور میں وصال فرمایا۔ آپ علیہ الرحمۃ کی یہ تصنیف صحیح بخاری' ابتداء سے کتاب الشروط تک کی شرح ہے اور اڑھائی ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ آپ نے اس شرح کا آغاز کب فرمایا' اس حوالہ سے کچھ معلوم نہیں ہو سکا' البتہ پہلے پارے کے اختتام پر یہ تاریخ درج ہے: ۸ جمادی الاخرہ ۱۳۷۸ھ/ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء۔

اس شرح کی کچھ خصوصیات خود شارح نے پارہ اوّل کے آغاز میں بیان کی ہیں اور کچھ خصوصیات مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ نے اپنی شرح میں بیان فرمائی ہیں' دونوں سے استفادہ کرتے ہوئے چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) احادیث کا لفظی مگر عمدہ ترجمہ (۲) الفاظِ حدیث کی حسب ضرورت لغوی تحقیق (۳) حدیثِ زیر بحث کے مسائل و احکام کی تفصیل۔ (۴) ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے مابین اختلافِ آراء اور دلائل کی توضیح (۵) کتاب کو طوالت سے بچانے کے لیے مکرر احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ (۶) اختصار کے پیشِ نظر سند کا ابتدائی حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ (۷) مختلف فیہ مسائل پر مدلل اور جامع بحث (۸) پارہ اوّل کے آغاز میں ۴۸ صفحات پر مشتمل فاضلانہ مقدمہ' جس میں حجیتِ حدیث پر دلائل کے ساتھ ساتھ منکرینِ حدیث کا بلیغ رد کیا گیا ہے۔

## ایضاح البخاری

میرے پیش نظر ایضاح البخاری کا جو نسخہ ہے وہ ابتداء سے کتاب الصلوۃ تک ۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب مستقلاً صحیح بخاری کی شرح نہیں ہے بلکہ شیخ فخر الدین احمد' متوفی ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۲ء کے افادات کا مجموعہ ہے' جس کو ان کے شاگرد شیخ ریاست علی (مدرس دار العلوم دیو بند) نے تحریری شکل دے کر مرتب کیا ہے۔ اس شرح کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) احادیث کا بامحاورہ ترجمہ (۲) اکثر مقامات پر ترجمۃ الباب کی وضاحت (۳) الفاظِ حدیث کی مختصر لغوی تشریح (۴) بیشتر مقامات پر حدیث کے باب کے گذشتہ ابواب سے ربط کی وضاحت (۵) شرح میں مختلف علماء کے اقوال اور آراء کا بیان (۶) متعدد مقامات پر شیخ کشمیری کے اقوال سے استدلال (۷) شرح حدیث کے ضمن میں مختلف اعتراضات کے جوابات (۸) کتاب کے آغاز

میں ۲۶ صفحات پر امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح وحالات کا بیان۔

# شرح صحیح مسلم

شروح حدیث میں شرح صحیح مسلم کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے۔ یہ شرح، صحیح مسلم کی وہ واحد شرح ہے جو اردو زبان میں ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ضخیم اور مبسوط بھی ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی نے ۱۹۸۰ء میں اس شرح کو لکھنا شروع کیا تھا۔ پہلی جلد لکھنے کے بعد علیل ہونے کی وجہ سے ۴ سال تک یہ کام معرضِ التواء میں رہا۔ مارچ ۱۹۸۶ء میں شرح کا کام دوبارہ شروع کیا اور جنوری ۱۹۹۳ء میں اس کی ۷ جلدیں مکمل فرمائیں۔ علالت سے قبل لکھی جانیوالی جلد اوّل بہت مختصر تھی، اس کو بقیہ مجلدات کی طرز پر لانے کے لئے دوبارہ تحریر فرمایا۔ یوں یہ عظیم وخطیر کام فروری ۱۹۹۴ء کے وسط میں پایہ تکمیل کو پہنچا اور اب تقریباً ۸ ہزار صفحات پر مشتمل، مفصل شرح ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس میں تعجب خیز اور حیران کن امر یہ ہے کہ شارح نے انتہائی تحقیق وتفصیل اور شرح وبسط کے ساتھ لکھنے کے باوجود صحیح مسلم کی شرح میں فقط ۸ سال کے عرصہ میں ۸ ہزار صفحات تحریر فرما دیئے جبکہ نزہۃ القاری اور مرأۃ المناجیح، دونوں تقریباً ساڑھے ۴ ہزار صفحات پر مشتمل ہیں، ان میں سے پہلی ۷ا سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی اور دوسری ۱۰ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔

## اسلوبِ شرح

شرح صحیح مسلم میں شرح کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے وہ بہت جامع ہونے کے ساتھ ساتھ قارئین کی سہولت اور ذوقِ مطالعہ کے بھی موافق اور مطابق ہے۔ سب سے پہلے ہر باب کی احادیث کو یکجا کر کے ان کا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔ بعد ازاں مختلف عنوانات کے تحت ترجمہ کردہ احادیث کی شرح اور ان سے متعلقہ مباحث پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ حدیث کی شرح کرتے ہوئے شارح نے مستند اور معتمد شارحین حدیث کی آراء کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ نقل فرمایا ہے اور حدیث کے ماتحت گفتگو کرتے ہوئے زیرِ بحث مسئلہ پر قرآن حکیم اور احادیثِ صحیحہ سے استشہاد کرنے کے ساتھ ساتھ علماء کے پیش کردہ دلائل پر بحث ونظر اور (ان سے اختلاف کی صورت میں) اپنے موقف کی مدلل تشریح بھی فرمائی ہے۔ نیز حدیث کے ماتحت آنے والے مباحث ومسائل کے علم تفسیر یا علم حدیث سے متعلق ہونے کی صورت میں ائمہ مفسرین اور ماہرینِ حدیث کی باحوالہ تصریحات پیش کی ہیں، اور علم فقہ سے متعلق ہونے کی صورت میں مستند فقہاء کرام کے ارشادات پیش کئے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ قرآن وسنت اور علماء متقدمین ومحققین کی عبارات کی روشنی میں عصرِ حاضر کے مسائل پر بھی محققانہ بحث فرمائی ہے، نیز زیرِ بحث حدیث سے مستنبط ہونے والے فوائد ومسائل بھی تفصیل واختصار کے ساتھ ذکر فرمائے ہیں۔ نیز متعلقہ حدیث کے ماتحت اہلسنت وجماعت کے عقائد ومعمولات کی مدلل تشریح اور مخالفینِ مذہب کی مہذب گرفت کرنے کے ساتھ ساتھ علماء مفسرین وشارحین کے علمی مسامحات پر باوقار تنبیہات بھی فرمائی ہیں۔

## خصوصی مباحث

اسلوبِ شرح کے اس مختصر سے تعارف کے بعد ذیل میں ہم شرح صحیح مسلم کا ایک جامع خاکہ پیش کر رہے ہیں، جس کی روشنی میں واضح ہوگا کہ ہر جلد میں کون کون سے خصوصی مباحث اور تحقیقی مسائل زینتِ شرح ہیں۔

## جلد اوّل

ندائے یا محمد ﷺ کا جواز/ ۳۱۰، علوم خمسہ کی بحث/ ۳۲۴، ایمانِ ابی طالب/ ۳۸۶، محبتِ رسول ﷺ/ ۴۲۶، تعزیہ اور ماتم/ ۴۹۰، تقیہ/ ۶۱۷، معراج النبی ﷺ مع مسئلہ حاضر و ناظر/ ۶۸۷، قبروں پر پھول رکھنا/ ۹۸۱، حی علی الفلاح پہ کھڑا ہونا/ ۱۰۹۸، رفع یدین/ ۱۱۰۸، قراءت خلف الامام مع مسئلہ سورۃ الفاتحہ/ ۱۱۲۹، تشہد میں رسول اللہ ﷺ پر بالقصد سلام عرض کرنا/ ۱۱۲۷، رسول اللہ ﷺ کی صفت بصارت کا دائمی ہونا/ ۱۲۲۰، سجدہ میں پیر زمین پر رکھنا/ ۱۲۹۱، سجدہ میں انگلی کا پیٹ لگانا/ ۱۲۹۹، داڑھی اور مونچھیں/ ۹۳۲، انجکشن سے روزہ ٹوٹنا/ ۳۳۸۔

## جلد ثانی

مسئلہ شفاعت/ ۳۸، قبور صالحین کے پاس مسجد بنانا/ ۸۲، جنات کی تحقیق/ ۱۰۰، روایت تلک الغرانیق العلی کی تحقیق/ ۱۵۵، فاسق کی امامت/ ۳۰۷، مسافت قصر اور اس کی مدت/ ۳۷۰، تنہا عشاء پڑھنے والے کا وتر با جماعت ادا کرنا/ ۵۰۲، تہجد آپ ﷺ پر فرض تھی یا نہیں؟/ ۴۷۰، بدعت کی بحث/ ۵۵۱، گانا اور آلات موسیقی/ ۶۷۲، اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ/ ۷۸۴، مزارات پر گنبد بنانا اور چادر چڑھانا/ ۸۱۴، غیر نبی پر استقلالاً صلوٰۃ پڑھنا/ ۱۰۱۸، مسجد میں نماز جنازہ/ ۱۰۳۶، بلغاریہ اور قطبین میں اوقات نماز/ ۲۲۵، قصرِ صلوٰۃ اور ہوائی جہاز کا سفر/ ۳۸۳، ریل اور ہوائی جہاز میں نماز/ ۳۹۷، ریڈیو ٹی وی، وی سی آر اور سینما کا حکم/ ۷۰۴، پوسٹ مارٹم/ ۸۲۳، عطیہ خون/ ۸۳۰، اعضاء کی پیوند کاری/ ۸۴۳، پراویڈنٹ فنڈ پہ زکوٰۃ/ ۸۹۹، فوٹو گرافی/ ۷۰۶۔

## جلد ثالث

میلادِ رسول ﷺ/ ۱۶۹، لیلۃ القدر/ ۲۰۳، حجیتِ حدیث/ ۲۴۶، رسول اللہ ﷺ کا اجتہاد/ ۲۶۷، اجتہاد/ ۳۱۸، تقلید/ ۳۲۸، کوا کھانا/ ۳۵۱، مسئلہ یزید/ ۶۰۰، حج اکبر/ ۶۸۸، قبر انور (علیٰ صاحبہ تسلیمات وتحیات) کا کعبۃ اللہ اور عرش سے افضل ہونا/ ۷۴۵، مسئلہ متعہ/ ۹۳۷، مسئلہ کفاءت/ ۹۶۴، مسئلہ طلاق ثلٰثہ/ ۱۰۲۰، نفقہ سے عجز کی بناء پر تفریق/ ۱۱۹۲، رؤیتِ ہلال کمیٹی کے ریڈیو ٹی وی پر اعلانات کا حکم/ ۵۳، بذریعہ جہاز عورت کا بغیر محرم حج پہ جانا/ ۶۶۴، ضبطِ تولید (برتھ کنٹرول)/ ۸۷۸، مسئلہ اسقاطِ حمل بربنائے میڈیکل ٹیسٹ/ ۸۹۱، ٹیسٹ ٹیوب بے بی/ ۹۳۵۔



## جلد رابع

ایصالِ ثواب/ ۵۰۰، غیر اللہ کی قسم کھانا/ ۵۶۰، ارتداد کی تفصیل اور احکامات/ ۶۵۵، حدود میں عورتوں کی گواہی/ ۷۲۶، چور کا کٹے ہوئے ہاتھ کو پیوند کرانا/ ۷۵۵، زنا کا مفہوم اور سزا/ ۷۸۵، رجم کی تحقیق/ ۷۹۷، تعزیر میں قتل کرنا/ ۸۶۱، حدود کے کفارہ ہونے نہ ہونے کی تحقیق/ ۸۷۴، امام اعظم کے قول پر مروجہ شرابوں کے حلال ہونے کی تحقیق/ ۳۲۰، ۸۴۸، سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکیت، کمیونزم اور سوشلزم کا تعارف اور بحث/ ۹۲، انعامی بانڈز/ ۱۱۱، الکوحل، الکوحل آمیز دواؤں، پرفیومز وغیرہ کا حکم/ ۳۲۲، بینک کے سود کی تحقیق/ ۳۴۷، بینک نوٹ کی تحقیق/ ۳۵۰، پستول اور بندوق وغیرہ کے ذریعے قصاص لینے کا حکم/ ۶۷۷۔

## جلد خامس

بشر اور نور کی تحقیق/ ۸۸، مخلوق کی طرف علم غیب کی نسبت کی تحقیق/ ۱۰۸، مسئلۂ شہادت/ ۱۶۲، ردِ شمس (للانبیاء الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام)/ ۳۱۵، جنگی قیدیوں کا حکم/ ۳۳۲، مسئلۂ فدک/ ۳۸۸، مسئلۂ خلافت/ ۴۴۵، غزوۂ بدر میں فرشتوں کا

نزول/ ۴۶۹' قیام تعظیمی/ ۴۸۳' حضور اکرم ﷺ کا امی ہونا/ ۵۳۳' سجدۂ شکر کی تحقیق/ ۵۷۰' ستر اور حجاب کی تحقیق مع عورت کی آواز' عورت کی سربراہی اور عورت کا گھر سے باہر نکلنا/ ۶۱۲' امارت و خلافت/ ۷۰۵' سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے خروج کی تحقیق/ ۷۸۸' فاسق کی خلافت/ ۷۹۱' حکمی شہید کی تحقیق/ ۵ ۹۳' معمہ' لاٹری اور سٹہ کا شرعی حکم/ ۸۴۵' بیمہ کی تحقیق/ ۸۴۶۔

## جلد سادس

تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پہ اجرت لینا/ ۵۷۰' مسئلہ مغفرتِ ذنب/ ۶۹۰' ختم نبوت/ ۷۲۱' حیاتِ خضر علیہ السلام/ ۸۵۲' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق اہم مباحث/ ۸۶۱' لفظ ضاَن کی تحقیق/ ۸ ۱۳' بھنگ' حشیش' افیون اور تمباکو نوشی کا حکم/ ۲۰۶' سرخ' سفید' زرد اور سبز رنگ کے لباس' ٹوپی وغیرہ کے متعلق تفصیلی بحث/ ۴۱۰' بندوق سے مارے ہوئے اور شکار کیے ہوئے جانور کی تحقیق/ ۶۶' برقی اور مشینی آلات سے ذبح کا حکم/ ۱۲۲۔

## جلد سابع

غیبت سے متعلق تفصیلی اور تحقیقی بحث/ ۱۶۷' عصمتِ انبیاء کرام علیہم السلام/ ۲۷۷' عصمتِ ملائکہ علیہم السلام/ ۲۹۰' نبی اکرم ﷺ کی عصمتِ مبارکہ/ ۳۰۷' عصمتِ انبیاء کرام علیہم السلام پر اعتراضات کے جوابات/ ۲۹۵' علم سے متعلق اہم مباحث کی تفصیل و تحقیق/ ۳۶۲' ابن ابی کی نماز جنازہ/ ۵۸۳' سترہ کی بحث/ ۸۸۲' وسیلہ' استمداد' استعانت اور ندائے غیر اللہ/ ۵۵ تا ۹۰' بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنا/ ۸۹۰' عورتوں کا لکھنا' کتابت کے اہم مباحث/ ۹۵۲' قبر میں سوال کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کی تحقیق/ ۷۲۰' زیارتِ قبور نیز عورتوں کا زیارت کے لیے جانا/ ۷۳۴' مسجد میں سائل کو دینا (تحقیقی بحث)/ ۸۹۲۔

## تفصیلی گفتگو کے عنوانات

اسلوبِ شرح اور خصوصی مباحث کے مختصر تعارف کے بعد اب سطورِ آئندہ میں شرح صحیح مسلم کی مختلف خصوصیات اور ان کی روشنی میں شرح کا تفصیلی تعارف اور مقام و مرتبہ واضح کیا جائے گا۔ یہ تفصیلی گفتگو جن عنوانات کے ماتحت ہوگی' وہ درج ذیل ہیں:

☆ شرح صحیح مسلم اور اہم تحقیقی مسائل
☆ عصرِ حاضر کے جدید مسائل
☆ مذاہب اربعہ کی تفصیل اور مسلک احناف کی ترجیح
☆ عقائد اہلسنت کا مدلل بیان اور دیگر مسالک کا مہذب رد
☆ متقدمین و متاخرین اور معاصرین سے اختلافِ رائے
☆ مجتہدات و تفردات
☆ چند دیگر خصائص
☆ اقتباسات از تاثراتِ مشائخ

## شرح صحیح مسلم اور اہم تحقیقی مسائل

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شریعتِ مطہرہ کا دامن بے شمار مسائل سے بھرا ہوا ہے۔ قرآن و سنت کے ایک ایک ارشادِ عظمت

نشان سے کئی کئی مسائل کا استخراج و استنباط کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ فقہاء اسلام و علماء اعلام کی کتب و تحریرات اور تصنیفات و تالیفات اس پر شاہد عادل اور برہان کامل ہیں۔ لیکن مسائل کی اس کثرت میں بہ تقاضائے عقل یہ ناممکن بات ہے کہ تمام مسائل اپنی ذات' اپنی نوعیت اور اپنی جہت کے اعتبار سے از اوّل تا آخر یکساں ہوں۔ بعض مسائل وہ ہوتے ہیں جو ایک خاص وقت تک یا خاص جگہ کے لیے قابل عمل ہوتے ہیں' اس وقت کے گزرنے یا جگہ کے بدلنے سے وہ مسائل بھی تبدیل ہو جاتے ہیں' بعض مسائل وہ ہوتے ہیں جو وقت اور زمانے کے تقاضوں کے اختلاف سے قابل ترمیم ہو جاتے ہیں' بایں طور کہ پہلے ان میں کچھ تنگی اور دشواری تھی' اب اس تنگی کو دور کر کے وسعت اور یُسر (آسانی) کی حاجت پیش آتی ہے' بعض مسائل وہ ہوتے ہیں جن میں طبعاً اور ابتداءً تو آسانی اور وسعت کا عنصر موجود ہوتا ہے لیکن بعد میں کچھ مخصوص مزاج کے لوگ ان مسائل کی وسعت کو تنگی اور مشکلات کی طرف لے جاتے ہیں' غرضیکہ مسائل کی مختلف جہات اور مختلف نوعیتیں ہیں جس نوعیت کے مسائل کا سطور بالا میں ذکر ہوا' فی الواقع اسی قبیل کے مسائل دوسرے مسائل کی بہ نسبت زیادہ تحقیق طلب ہوتے ہیں' اسی طرح وہ مسائل بھی جو مختلف فیہ ہوں یا مختلف اشکالات کی زد میں ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں علماء محققین نے اپنی تصانیف میں تحقیقی مسائل رقم فرمائے اور ان پر دلائل و براہین کے ساتھ گفتگو کر کے محققانہ ابحاث قلم بند فرمائیں۔ ان علماء میں امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ' خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ' امام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ' امام بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ' محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ' علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ اور اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ وغیرہم کے اسماء گرامی نمایاں ہیں۔ انہی اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کے علمی اور روحانی فیضان سے عصرِ حاضر میں بھی ایسے اصحابِ قلم معدوم نہیں ہیں جو اپنی تحریرات و تصنیفات میں تحقیق و تدقیق کا دامن تھامے نظر آتے ہیں' ان کی تصنیفات و تالیفات محققانہ ابحاث سے مزین اور آراستہ ہوتی ہیں۔ عصرِ حاضر میں ایسی تصانیف کا ہونا بھی بہت غنیمت اور لائق صد تحسین ہے۔ میرے پیش نظر جو شروح حدیث ہیں' ان میں تحقیق و تدقیق کے حوالہ سے شرح صحیح مسلم کا مقام بہت بلند اور نمایاں ہے۔ اس شرح میں متعدد ایسے مسائل پر قلم اٹھایا گیا ہے جو واقعۃً تحقیق طلب تھے یا دورِ حاضر میں تحقیق طلب بن چکے ہیں' ان پر نہ صرف قلم اٹھایا گیا بلکہ محققانہ انداز میں ان پر بحث کر کے ان کا معقول حل پیش کیا گیا ہے۔ کئی ایسے مسائل جو اہلسنت اور اہل تشیع کے درمیان مختلف فیہ ہیں' ان پر قرآن و سنت اور خود اہل تشیع کی معتمد کتب کی روشنی میں بحث کر کے مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کی حقانیت کو روشن کیا گیا ہے۔ بعض ایسے مسائل جو اپنے اندر گنجائش ہونے کے سبب فی زمانہ تیسیر و تسہیل کے متقاضی ہیں ان پر بھی مفصل و مدلل تحقیق کر کے وسعت و گنجائش سے بھر پور مستفید ہونے کی راہ واضح کی گئی ہے' علی ہذا القیاس متعدد مسائل پر تحقیقات عمیقہ اور تدقیقاتِ انیقہ' شرح ہذا کے لئے دیگر شروح احادیث کے درمیان مابہ الامتیاز ہیں۔۔۔ اگر ان تمام مسائل پر گفتگو کی جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔

ذیل میں اس شرح سے کچھ مثالیں پیش کرنے سے قبل یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس شرح میں مسائل پر تحقیق کے دوران شارح کا اسلوب کیا رہا ہے؟

## اسلوبِ تحقیق

مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کی تحقیق کے دوران شارح کا اسلوب مکمل طور پر معروضی اسلوب رہا ہے۔ یعنی ۔۔۔ ایسا نہیں کہ پہلے سے ذہن کے اندر کوئی نظریہ متعین کر لیا گیا ہو اور پھر اس پر دلائل کا تتبع اور تلاش کی گئی ہو ۔۔۔ بلکہ کسی بھی نظریہ اور فکر کو اپنے اوپر مسلط کرنے کی بجائے اوّلین مرحلہ میں قرآن و سنت اور دیگر دلائل کے تتبع و تفحص اور تلاش کے بعد کوئی نظریہ

قائم کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ تحقیق کرنے والے پر دلائل کی روشنی میں جو نظریہ واضح ہوتا ہے وہ برملا اسے اپنا مختار قرار دیتا ہے اور دلائل کی روشنی میں جس نظریہ کا بطلان واضح ہوتا ہے وہ بلا خوف لومۃ لائم اس نظریہ کا ابطال کرتا ہے۔ متقدمین میں امام ابن ہمام کی فتح القدیر، سند المحققین علامہ شامی کی رد المحتار اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فتاویٰ رضویہ ہماری اس تقریر کی واضح مثال اور روشن دلیل ہیں۔ (**کما لایخفی علی من یطالعھا مستیقظا**) بعینہٖ شرح صحیح مسلم میں بھی شارح نے محققین ہی کا اسلوب اپنایا ہے۔

## چند مثالیں

شارح کے اسلوب تحقیق کی وضاحت کے بعد ذیل میں شرح صحیح مسلم کی تحقیقی ابحاث میں سے "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر صرف چند مسائل کا تعارف پیش کرنا چاہتا ہوں' تاکہ اندازہ کیا جاسکے کہ شرح ہذا میں کس نوعیت کے مسائل پر کس انداز سے بحث کی گئی ہے اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ شرح صحیح مسلم کو دیگر شروح کے درمیان کیا مقام حاصل ہے؟

## (۱) روایت "تلك الغرانیق العلی" کی تحقیق

صحیح مسلم باب سجود التلاوۃ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ والنجم پڑھی اور سجدۂ تلاوت ادا کیا' آپ ﷺ کے پاس جتنے لوگ تھے' ان سب نے سجدہ کیا' سوا ایک بوڑھے شخص کے' اس نے مٹی کی ایک مٹھی بھر کر اپنی پیشانی سے لگائی اور کہا: مجھے یہی کافی ہے۔

اس موقع پر مشرکین نے جو سجدہ کیا اس کی وجہ میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ "حضور ﷺ نے جب "ومنوۃ الثالثۃ الاخری" کی تلاوت کی تو شیطان نے آپ کی تلاوت میں خود یہ الفاظ ملا دیئے یا آپ کی زبان سے جاری کرا دیئے:

**تلك الغرانیق العلی فان شفاعتھن لترتجی.** یہ مرغانِ بلند بانگ' ان کی شفاعت کی توقع کی جاتی ہے۔

یہ سن کر مشرکین خوش ہوئے اور سجدہ کر لیا' بعد میں جبریل نے آ کر عرض کی: آپ نے وہ چیز تلاوت کی جس کو نہ میں لے کر آیا نہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نازل کیا۔ آپ رنجیدہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (الحج: ۵۲)

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر (اس کے ساتھ یہ واقعہ گزرا ہے) جب انہوں نے (اپنی امت کے بڑھنے کی) تمنا (آرزو) کی تو شیطان نے (لوگوں میں مختلف وساوس پیدا کر کے) اس تمنا میں خلل ڈال دیا' تو اللہ تعالیٰ شیطان کے وساوس کو منسوخ فرما دیتا ہے پھر اپنی آیتوں کو مضبوط بناتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝

یہ روایت کشف الاستار عن زوائد البزار ج ۳ ص ۷۲ اور مجمع الزوائد ج ۷' ص ۱۱۵ میں موجود ہے۔

امام ابو منصور ماتریدی' امام بیہقی' امام فخر الدین رازی' قاضی بیضاوی' امام نووی' علامہ کرمانی' علامہ بدر الدین عینی' علامہ قسطلانی اور علامہ سید محمود آلوسی حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام محققین نے اس روایت کو قطعاً رد کر دیا ہے۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

**فانہ قد قامت الحجۃ واجتمعت الامۃ علی عصمتہ ﷺ ونزاھتہ عن مثل ھذہ الرذیلۃ** اس قسم کے واقعہ سے نبی ﷺ کی عصمت اور پاکیزگی پر دلیل قائم ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ آپ اس سے بری

وحاشاه عن ان تجری علی قلبه او لسانه شیء من ذالك لا عمدا ولا سهوا او یکون للشیطان علیه سبیل او ان یتقول علی الله عزوجل لا عمدا ولا سهوا والنظر والعرف ایضا یحیلان ذالك لو وقع لارتد کثیر ممن اسلم ولم ینقل ذالك ولا کان یخفی علی من کان بحضرته من المسلمین.

ہیں کہ آپ کے دل یا زبان پر ایسی کوئی چیز جاری ہو' عمداً نہ سہواً' یا شیطان کسی طرح سے آپ پر کوئی سبیل نکال سکے یا آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی غلط بات منسوب کریں' عمداً نہ سہواً' عقلاً اور عرفاً بھی یہ واقعہ محال ہے' اگر یہ واقعہ رونما ہوتا تو کئی مسلمان مرتد ہو جاتے حالانکہ ایسا منقول نہیں ہے اور آپ کے پاس جو مسلمان تھے ان سے یہ واقعہ مخفی نہ رہتا۔

(عمدۃ القاری' ج ۱۹ ص ۶۶)

انہی محققین کی اتباع میں شارح صحیح مسلم نے بھی مذکورہ روایت کی فنی حیثیت پر مفصل بحث قلمبند فرمائی ہے اور قوی ترین دلائل کی روشنی میں اس روایت کو غلط' باطل اور مردود قرار دیا ہے۔ آپ نے اس مسئلہ پر اپنی شرح میں دو جگہ بحث فرمائی ہے' ایک جلد ثانی میں اور دوسری جلد سابع میں۔ جلد سابع میں صفحہ ۳۴۶ سے لے کر ۳۵۰ تک' ۴ صفحات پر اور جلد ثانی میں صفحہ ۱۵۵ سے لے کر ۱۶۴ تک' ۱۰ صفحات پر مفصل بحث فرمائی ہے۔ ذیل میں ہم اس تحقیق کی چند خوبیاں پیش کر رہے ہیں:

## تحقیق کی خوبیاں

(۱) پیش نظر شروحِ حدیث کے مقابلے میں شارح کی تحقیق کی پہلی خوبی یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے زیر بحث روایت کا باحوالہ' باسند اور باجرح مکمل متن تفصیلاً نقل فرمایا ہے' یہ واضح کرنے کے لئے کہ آپ کو اس روایت سے کیوں اختلاف ہے؟ چنانچہ نقلِ متن کے اختتام پر لکھتے ہیں:

''ہم نے اس روایت کو سند متصل اور سند مرسل دونوں طریقوں سے بالتفصیل اس لئے بیان کیا ہے تا کہ اہل علم اور قارئین کو معلوم ہو جائے کہ ہم اس روایت سے اس قدر شدید اختلاف کیوں کر رہے ہیں''۔

(۲) تحقیق کی دوسری خوبی یہ ہے کہ شارح نے اپنے موقف کی تائید میں امام بدر الدین عینی حنفی' امام قاضی عیاض مالکی' شارح البخاری علامہ محمد بن یوسف کرمانی' علامہ علی قاری حنفی اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی مکمل حوالہ جات کے ساتھ عبارات پیش کی ہیں۔

(۳) تحقیق کی تیسری خوبی یہ ہے کہ شارح نے معتمد محدثین کی آراء نقل کرنے کے بعد مستند ائمہ مفسرین میں سے امام ابوبکر محمد ابن عربی' علامہ ابوالبرکات نسفی' امام قرطبی مالکی' امام فخر الدین رازی شافعی[1]' صاحب البحر المحیط علامہ ابوحیان محمد بن یوسف اندلسی اور ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی بغدادی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی مکمل عبارات جلیلہ پیش کی ہیں۔ اور اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ زیر بحث روایت عقلاً اور نقلاً ہر دو طرح سے باطل اور ناقابل تسلیم ہے۔

(۴) چوتھی خوبی یہ ہے کہ شارح نے قرآن حکیم کی آیت ''وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی'' کا صحیح محمل بیان کرتے ہوئے اس بات کو محقق کیا ہے کہ اس آیۂ مبارکہ سے زیر بحث روایت کی قطعاً تائید نہیں ہوتی۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بعض علماء اس آیۂ مبارکہ کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے

---

[1] یہ آیت سورۃ الحج کی ہے اور اس سورت کی تفسیر امام رازی نے نہیں لکھی ہے بلکہ اس کی تفسیر علامہ قمولی متوفی ۷۲۷ھ نے کی ہے۔ شارح نے تبیان القرآن میں سورۃ الحج کے اختتام پر اس کی وضاحت کردی ہے۔

سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا' تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو' پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے"۔

آیتِ مذکورہ کے اس ترجمہ کی روشنی میں زیرِ بحث باطل روایت کی تائید ہوتی ہے' کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته.** جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا۔

شارح کا موقف یہ ہے کہ آیۂ مبارکہ میں وارد ہونے والے لفظ "تمنی" کا معنی پڑھنے کی بجائے "آرزو" اور "خواہش" کرنا چاہیے۔ اس صورت میں آیت کا ترجمہ یوں ہوگا: جب انہوں نے (اپنی امت کے بڑھنے کی) تمنا (آرزو) کی تو شیطان نے (لوگوں میں مختلف وساوس پیدا کر کے) اس تمنا میں خلل ڈال دیا"۔ اس ترجمہ کی رو سے آیتِ مبارکہ کا زیرِ بحث روایت سے نہ کوئی تعلق ہوگا نہ ہی زیرِ بحث روایت کی اس آیت سے کوئی تائید ہوگی۔

آیتِ مبارکہ کے مختلف مفاہیم' دیگر علماء کے مذاہب اور اپنا مختار بیان کرتے ہوئے شارح رقم طراز ہیں:

"تنویر المقباس' جامع البیان' کشاف' مدارک' روح البیان' جلالین' در منثور' جمل' تفسیر مظہری اور تفاسیر شیعہ میں سے تبیان' مجمع البیان اور قمی میں ان روایات پر اعتماد کیا گیا ہے' جن کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ جب سورۂ والنجم کی آیات تلاوت کر رہے تھے' تو شیطان نے آپ کی زبان سے یہ کلمات کہلوا دیئے "**تلك الغرانیق العلی ان شفاعتهن لترتجی**" اور سورۂ حج کی آیت ۵۲ کا یہ معنی کیا ہے: ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی رسول اور نبی کو بھیجا تو جب اس نے تلاوت کی تو شیطان نے اس کی تلاوت میں اپنی طرف سے کچھ ملا دیا۔ اس کے برخلاف الجامع لاحکام القرآن للقرطبی' احکام القرآن لابن العربی' تفسیر ابن کثیر' تفسیر ثعالبی' احکام القرآن للجصاص' غرائب القرآن ورغائب الفرقان' زاد المسیر' فتح البیان اور تفسیر منیر میں ان روایات کو مسترد کر دیا گیا ہے اور برسبیل تنزل ان کی یہ توجیہ کی ہے کہ جب آپ نے تلاوت کے دوران وقفہ کیا تو شیطان نے آپ کی آواز کے مشابہ آواز بنا کر اس وقفہ میں یہ کہا "**تلك الغرانیق العلی ان شفاعتهن لترتجی**" اور سننے والوں نے یہ سمجھا کہ آپ نے یہ کلمات فرمائے ہیں۔ اور تفسیر مراغی' نظم الدرر اور تفسیر صاوی نے سورۂ حج کی آیت ۵۲ کا یہ معنی کیا: ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی رسول یا نبی کو بھیجا اور اس نے تلاوت کی تو شیطان نے اس کے سننے والوں کے دلوں میں اس تلاوت کے خلاف شبہات ڈال دیئے۔ اور البحر المحیط' تفسیر بیضاوی' خفاجی' تفسیر ابو سعود' خازن' روح المعانی' تفسیر کبیر' الاساس فی التفسیر' المحرر الوجیز' اضواء البیان' تفسیر قاسمی' الجواہر للطنطاوی' فی ظلال القرآن' فتح القدیر اور تفاسیر شیعہ میں سے منہج الصادقین اور تفسیر نمونہ میں ان روایات کو بہ کثرت دلائل سے مسترد کر دیا ہے اور سورۂ حج کی آیت ۵۲ کا یہ معنی کیا ہے: ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی رسول اور نبی کو بھیجا اور اس نے (اپنی امت کے بڑھنے کی) تمنا کی تو شیطان نے (لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال کر) اس تمنا میں خلل ڈال دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے شیطان کے وسوسوں کو مٹا دیا اور اپنی آیات کو محکم کر دیا۔ اور ہمارے نزدیک یہی تفسیر صحیح ہے اور جن اہلسنت مفسرین اور مترجمین نے اس کے خلاف ترجمہ اور تفسیر کی ہے وہ صحیح العقیدہ علماء ہیں اگر وہ بھی زیادہ غور و خوض سے کام لیتے اور زیادہ تحقیق اور جستجو کرتے تو امید ہے کہ وہ بھی اس ترجمہ اور تفسیر کو اختیار کرتے"۔

(شرح صحیح مسلم ج ۷، ص ۳۵۰)

اس اقتباس کی روشنی میں اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ زیرِ بحث روایت کے ابطال میں شارح نے کس قدر تحقیق اور تدقیق سے کام لیا ہے۔ مجموعی طور پر اس اقتباس میں علماء کے ۴ مذاہب بیان کئے گئے ہیں۔ مذہب اوّل کے بیان میں شارح نے ۱۲ تفاسیر کا حوالہ

پیش کیا ہے'مذہب ثانی کے بیان میں ۹ تفاسیر کا حوالہ'مذہب ثالث کے بیان میں ۳ تفاسیر کا حوالہ اور مذہب رابع (جو شارح کا مختار ہے) کے بیان میں ۱۳ تفاسیر کا حوالہ پیش کیا ہے۔ مجموعی طور پر ۲۷ تفاسیر کی روشنی میں یہ جامع ترین اقتباس' تحقیق و تدقیق کا بہترین شاہکار ہے۔ اس سے شرح صحیح مسلم کا مقام اور مرتبہ بہت واضح اور نمایاں ہوتا ہے۔

## (۲) رجم کی تحقیق

ہمارے زمانے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو نبی اکرم ﷺ کی سنت کا بلاتردد تامل انکار کر دیتے ہیں۔ احادیث نبویہ (علی صاحبہا التسلیم والتحیہ) پر طرح طرح سے اعتراضات کرتے ہیں اور یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآنِ حکیم کے علاوہ کوئی اور دلیل ہمارے لیے قابلِ حجت نہیں ہے۔ چنانچہ اس بنیاد پر منکرین' کئی ایسے مسائل کا انکار کر دیتے ہیں جن کے اثبات کا زیادہ انحصار سنت نبویہ (علی صاحبہا التسلیم والتحیہ) پر ہوتا ہے۔ من جملہ انہی مسائل میں ایک مسئلہ ''رجم کی سزا'' کا بھی ہے۔ جس کے بارے میں منکرین کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن مجید میں زانی کی سزا ''صرف'' کوڑے مارنا ہے اور جن احادیث میں رجم کا ذکر ہے وہ سب خبرِ واحد ہیں' اور خبرِ واحد سے قرآن مجید کو منسوخ کرنا جائز نہیں ہے۔

شارح صحیح مسلم نے جلد رابع' کتاب الحدود میں مسئلہ رجم پر بہت مفصل' مدلل اور تحقیقی گفتگو کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ رجم کی سزا نہ صرف احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے بلکہ قرآنِ حکیم میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ ۴۲ ماخذ کی روشنی میں شارح کی یہ بحث تقریباً ۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

## تحقیق کی خوبیاں

(۱) شارح نے رجم کے ثبوت میں قرآن حکیم کی آیت ''وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ'' (المائدہ:۴۳) سے استدلال کیا ہے اور سند کے طور پر حافظ ابن کثیر اور امام فخر الدین رازی کی عبارات پیش کی ہیں۔ نیز آیتِ مبارکہ کے الفاظ ''وعندهم التورة فيها حكم الله'' کی مزید وضاحت میں تورات اور انجیل کے حوالہ جات بھی رقم کیے ہیں' جن میں رجم کے حکمِ الٰہی ہونے کی صراحت موجود ہے۔

قرآن حکیم ہی سے دوسرا استدلال کرتے ہوئے شارح نے یہ آیت مبارکہ پیش کی ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ. (المائدہ:۴۸)

(اے رسول مکرم ﷺ) ہم نے یہ کتاب آپ پر حق کے ساتھ نازل کی ہے اور اس کے سامنے جو (آسمانی) کتاب ہے یہ اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس کی محافظ ہے۔ تو آپ اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کے موافق ان کے درمیان فیصلہ کیجئے اور آپ کے پاس جو حق آیا ہے اس سے اعراض کر کے ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔

اس آیت سے استدلال یوں کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے 'زنا کرنے والے دو یہودیوں کے متعلق رجم کا فیصلہ فرمایا اور اس سیاق میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ قرآن حکیم ان آسمانی کتابوں کا مصدق اور مہیمن (نگہبان) ہے جو اس کے سامنے ہیں:

فاحكم بينهم بما انزل الله. پس آپ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام

کے مطابق فیصلہ کیجئے۔

(شارح لکھتے ہیں:) ''نبی ﷺ کے سامنے آسمانی کتابیں تورات اور انجیل موجود تھیں اور خود قرآن مجید ناطق اور شاہد ہے کہ ان کتابوں میں تحریف کی جا چکی ہے' اس کے باوجود قرآن مجید فرماتا ہے کہ قرآن ان کا مصدق اور نگہبان ہے۔ اور جس چیز کا قرآن مجید مصدق ہے وہ رجم کا حکم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم اللہ قرار دیا ہے اور اسی کا قرآن مجید نگہبان ہے' اور یہی وجہ ہے کہ آئے دن کی تحریفات کے باوجود تورات اور انجیل میں رجم کا حکم آج بھی موجود ہے اور یہ قرآن مجید کا معجزہ اور اس کی صداقت کی زبردست دلیل ہے''۔

(۲) تحقیق کی دوسری خوبی یہ ہے کہ قرآن حکیم سے رجم کا ثبوت فراہم کرنے کے بعد شارح نے ۸۶' احادیث صحیحہ رجم کے اثبات میں پیش کی ہیں' جن میں سے ۵۳ احادیث' مرفوع اور متصل ہیں' ۱۴ احادیث مرفوع اور مرسل ہیں' ۱۴ آثارِ صحابہ ہیں اور پانچ فتاویٰ تابعین ہیں۔ چنانچہ احادیث کی تفصیل پیش کرنے سے قبل اجمالی خاکہ بیان کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:

''رجم کی صحیح مرفوع متصل احادیث ۵۳ صحابہ سے مروی ہیں جن کو مسلّم اور مستند جلیل القدر محدثین نے اپنی تصانیف میں متعدد اسانید کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ ثقہ تابعین کی چودہ (۱۴) مرسل روایات ہیں اور چودہ (۱۴) آثارِ صحابہ اور پانچ (۵) فتاویٰ تابعین ہیں جن کو کبارِ محدثین نے اسانیدِ کثیرہ کے ساتھ اپنی مصنفات میں درج کیا ہے۔ یہ کل چھیاسی (۸۶) احادیث ہیں۔ ہم نے جن اعداد و شمار کا ذکر کیا ہے' یہ ان کتب احادیث سے حاصل کئے گئے ہیں جو ہمارے پاس موجود اور دستیاب ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار کتب احادیث ہیں جو ہماری دسترس سے باہر ہیں۔ اس لئے حتمی اور قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ رجم کے سلسلہ میں کتنی احادیثِ مرفوعہ' مرسلہ' آثارِ صحابہ اور فتاویٰ تابعین موجود ہیں' بہر حال ہم نے جو اعداد و شمار تتبع اور تلاش سے حاصل کئے ہیں ان کی بناء پر یہ اطمینان اور یقین ہو جاتا ہے کہ رجم کا ثبوت جن احادیث سے ہے وہ معناً متواتر ہیں اور ان اعداد سے اس بات پر شرح صدر ہو جاتا ہے کہ یہ احادیث اس قوت میں ہیں کہ ان سے قرآن مجید کی وضاحت کی جا سکتی ہے اور ان احادیث متواترہ کی بناء پر یہ قول صحیح اور برحق ہے کہ قرآن مجید میں جس زانیہ اور زانی کی سزا سو کوڑے مارنا بیان کی ہے اس سے آزاد اور غیر محصن (غیر شادی شدہ) زانی اور زانیہ مراد ہیں' رہے آزاد اور محصن (شادی شدہ) زانیہ اور زانی' تو ان کی حد رجم کرنا ہے' جیسا کہ احادیثِ متواترہ میں اس کا بیان ہے''۔



(۳) تحقیق کی تیسری خوبی یہ ہے کہ شارح نے احادیث کی کثرت کی بناء پر تمام احادیث کو علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت نقشہ کی صورت میں پیش کیا ہے' جس میں پہلے راوی کا نام' پھر حدیث شریف کا خلاصہ اور پھر (تیسرے خانہ میں) حدیث کا مکمل حوالہ فراہم کیا ہے۔ یہ نقشہ بہت جامع' تحقیقی' تفصیلی اور قابلِ تحسین ہے۔ نیز اس سے شرح صحیح مسلم کا مقام بھی روشن اور نمایاں ہوتا ہے۔

(۴) تحقیق کی چوتھی خوبی یہ ہے کہ قرآن حکیم اور احادیثِ صحیحہ قویہ سے استدلال کرنے کے بعد شارح نے مستشرقین اور منکرینِ حدیث کی جانب سے رجم پر وارد ہونے والے چند اشکالات کے بالترتیب اور بالتفصیل مدلل جوابات ارقام فرمائے ہیں۔ ذیل میں فقط ایک اشکال اور اس کا جواب بطورِ مثال کے ملاحظہ فرمائیے:

اشکال: قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ. (النساء: ۲۵)

پھر اگر وہ باندیاں شادی شدہ ہو جانے کے بعد کسی بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اس کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو شادی شدہ

عورتوں کو اس جرم پر دی جاتی ہے۔

اس آیتِ مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اگر شادی شدہ باندیاں زنا کی مرتکب ہوں تو انہیں آزاد شادی شدہ عورتوں کی نصف سزا دی جائے گی۔ اگر شادی شدہ آزاد عورتوں کی سزا رجم ہو تو معنی یہ ہوگا کہ شادی شدہ باندیوں کو رجم کی نصف سزا دی جائے۔۔۔ حالانکہ رجم کا نصف ناممکن ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ آزاد شادی شدہ عورتوں کی سزا رجم نہیں بلکہ سو کوڑے ہیں؟

شارح نے اس اشکال کا مفصل جواب دیا ہے اور منکرین کی جانب سے پیش کردہ آیتِ مذکورہ کا' قرآن ہی کی روشنی میں صحیح محمل بیان کیا ہے۔ منکرین کی بنائے استدلال آیتِ مذکورہ میں لفظ ''المحصنات'' ہے جس کا معنی ''شادی شدہ'' کیا گیا ہے۔ شارح فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ''المحصنات'' سے مراد شادی شدہ عورتیں نہیں ہیں (حتی یلزم منہ ما لزم) بلکہ یہاں ''المحصنات'' سے آزاد اور کنواری عورتیں مراد ہیں جن کی سزا سورۂ نور کے مطابق سو کوڑے ہیں۔ شارح نے اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے آیتِ مذکورہ کے سیاق و سباق' نحوی قواعد اور قرآن حکیم کی مختلف آیات پیش کر کے جس انداز سے منکرین کے اشکالِ مذکور کا قلع قمع کیا ہے وہ قابلِ تعریف اور لائق مطالعہ ہے۔ خود آخر میں لکھتے ہیں: میں اس آیت میں کافی غور کرتا رہا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ دلائل القاء کئے' **والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین۔**

(۵) تحقیق کی پانچویں خوبی یہ ہے کہ شارح نے بحث کے اختتام پر منکرین کے ذکر کردہ تمام اشکالات کی ایک قدرِ مشترک نکال کر دلائل سے اس کا رد کیا ہے۔ وہ قدرِ مشترک یہ ہے کہ رجم کا حکم قرآن مجید کے خلاف ہے' لہٰذا جن احادیث سے رجم کا ثبوت ملتا ہے وہ قرآن مجید کے مقابل حجت نہیں ہو سکتیں''۔ اس قدرِ مشترک کو رد کرتے ہوئے شارح نے سنتِ رسول ﷺ کی حجیت کو متعدد دلائل اور مثالوں سے ثابت اور واضح کیا ہے۔ اور آخر میں پوری بحث و تحقیق کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بہت جامع انداز میں لکھا ہے کہ ''احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ نہ صرف یہ کہ آپ نے رجم کا حکم دیا بلکہ عملاً متعدد مقامات پر رجم کا فیصلہ کیا اور آپ کے بعد چاروں خلفاء راشدین نے اپنے اپنے دور میں یہی سزا نافذ کی اور اس کے قانونی سزا ہونے کا بار بار اعلان کیا اور ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین کا بھی یہی معمول رہا' ائمہ اربعہ اور ہر زمانہ میں تمام فقہاء اسلام کا یہی نظریہ تھا تا آنکہ بعض معتزلہ اور خوارج نے اور اس دور میں منکرین سنت نے اس کا انکار کیا اور ظاہر ہے کہ تمام صحابہ' تابعین اور تمام فقہاء اسلام کے مقابلہ میں ان کے انکار کی کیا وقعت ہو سکتی ہے''۔

شارح کی تحقیق کی بیان کردہ خوبیوں کی روشنی میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ رجم کے مسئلہ پر شارح کی بحث ایک ہمہ جہت اور ہمہ گیر بحث ہے' جس کی نظیر دیگر شروح میں نظر نہیں آتی۔

## (۳) مسئلہ کفاءت کی تحقیق

علماء کے درمیان مختلف فیہ مسائل میں سے ایک معرکۃ الآراء مسئلہ یہ بھی ہے کہ غیر کفو میں لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بعض علماء کے نزدیک غیر کفوء میں نکاح' خواہ لڑکی اور اس کے اولیاء کی اجازت سے ہو' حرام ہے۔ اور ایسا نکاح زنا کے مترادف ہے۔ جبکہ بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ ''دینداری'' کے علاوہ کسی قسم کی کوئی کفاءت نکاح میں شرط نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمان مرد و عورت کا غیر کفوء میں نکاح کرنا جائز اور درست ہے۔ شارح صحیح مسلم کا بھی یہی موقف ہے۔

شارح نے بہت تفصیل اور شرح و بسط کے ساتھ اس مسئلہ پر تحقیق فرمائی ہے۔ جلد ثالث میں (صفحہ ۹۶۴ سے لے کر ۹۹۲ تک) تقریباً ۲۹ صفحات پر اور اسی جلد کے آخر میں بطور ضمیمہ کے تقریباً ۲۴ صفحات پر اور چھٹی جلد میں (صفحہ ۱۰۲۳ سے لے کر

۱۱۰۶ تک) تقریباً ۸۳ صفحات پر تفصیلی بحث موجود ہے۔

## تحقیق کی خوبیاں

(ا) شارح نے اپنے موقف کے اثبات میں قرآنِ حکیم کی درج ذیل گیارہ آیات سے استدلال کیا ہے:

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ. (النساء:۲۴)
اور ان (حرام کردہ عورتوں) کے علاوہ سب عورتیں تمہارے لیے حلال کردی گئیں۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ. (النساء:۳)
تو تم اپنی پسند کے مطابق دو دو' تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کرلو۔

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ. (البقرة:۲۲۱)
اور تم (ایمان والی عورتوں کو) مشرکین کے نکاح میں نہ دو یہاں تک کہ وہ (مشرکین) ایمان لے آئیں اور بے شک مومن غلام شرک کرنے والے آزاد سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھا لگے۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ. (البقرہ:۲۳۰)
پھر اگر اسے (تیسری) طلاق دے دی تو وہ عورت اب اس کے لیے حلال نہیں۔ یہاں تک کہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح کرلے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ. (النور:۳۲)
اور تم اپنے (آزاد) مردوں اور عورتوں میں سے ان کا نکاح کردو جو بے نکاح ہوں اور اپنے صلاحیت رکھنے والے غلام اور باندیوں کا۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ. (الممتحنہ:۱۰)
اور ان سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جب ان کے مہر تم ادا کردو۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○ (الاحزاب:۳۶)
اور کسی مسلمان مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول ایک کام کا فیصلہ فرما دیں تو انہیں (کرنے نہ کرنے کا) اختیار ہو اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو بے شک وہ کھلی گمراہی میں بھٹک گیا ○

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ○ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ (القلم:۳۶۔۳۵)
کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں جیسا کر دیں گے؟ ○ کیا ہو گیا تمہیں' تم کیسا فیصلہ کرتے ہو ○

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ○ (النجم:۳۲)
تو تم اپنی پاکبازی نہ جتاؤ' وہ پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے ○

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ. (الحجرات:۱۳)
بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی والا ہے وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ. (المنافقون:۸)
اور عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں

کے لیے ہے۔

شارح نے ان آیات کو پیش کر کے ہر ایک کے ضمن میں مستند تفاسیر اور دیگر کتب حدیث واصول کی روشنی میں مفصل تشریح اور وجہ استدلال تحریر فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شارح کی بحث کا یہ حصہ (قرآنِ حکیم سے استدلال) ۳۲ ماخذ کی روشنی میں ۲۸ صفحات پر محیط ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ شارح کے علاوہ دیگر مجوزین نے غیر کفوء میں نکاح کے جواز پر صرف ''ان اکرمکم عند الله اتقاکم'' سے استدلال کیا ہے' اور بعض علماء نے سورۃ الاحزاب کی ذکر کردہ آیت کے شانِ نزول سے استدلال کیا ہے' جبکہ شارح نے اپنی تحقیق اور تتبع سے ۹ آیات کا اضافہ کر کے کل گیارہ آیاتِ مبارکہ سے اپنے موقف کو ثابت کیا ہے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر خود تحریر فرماتے ہیں:

''یہ قرآن مجید کی گیارہ آیات ہیں' جن سے ہم نے غیر کفوء میں نکاح کے جواز پر استدلال کیا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ ناکارہ اور بے بضاعت شخص پر محض فضل اور احسان ہے کہ اس نے مجھ پر قرآن مجید کے ان اسرار کو کھول دیا اور ان آیات سے استنباط اور اجتہاد کی طرف میری فہم کی رہنمائی کی ورنہ مجھ سے پہلے علماء نے صرف ''ان اکرمکم عند الله اتقاکم'' سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال کیا ہے یا سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۳۶ کے شانِ نزول سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے اور باقی نو آیات سے اس مسئلہ کے استنباط کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا' جو ایک قطرۂ نیساں کو گہر آبدار بناتا ہے' جو رات کی تاریکی سے نورِ سحر نکال لاتا ہے' وہی قادر وقیوم ہے جس نے علم وعمل سے تہی دامن شخص کے دل میں یہ حقائق ومعارف پیدا کئے'' والحمد لله علی ذالك''۔

(شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۱۰۵۱)

(۲) شارح نے اپنے موقف کے اثبات میں ۶ صحیح احادیث ایسی پیش کی ہیں جن میں عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیے گئے غیر کفوء میں نکاح کا بیان موجود ہے۔ نیز مختلف عنوانات کے تحت ایسی پندرہ احادیث جمع کی ہیں' جن سے کفاءت کا غیر معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۳) تحقیق کی تیسری خوبی یہ ہے کہ شارح نے اپنے موقف کے اثبات پر مستند اور محکم دلائل کی روشنی میں ان سیدات کی مثالیں بھی دی ہیں جن کی سیادت کا اصلی اور بلا واسطہ ہونا سب کے نزدیک مسلّم اور محقق ہے اور ان کے نکاح غیر فاطمی مردوں سے کیے گئے۔ چنانچہ صحیح بخاری' عمدۃ القاری' المعارف لابن قتیبہ' طبقات ابنِ سعد' تحقیق الحق للسید مہر علی شاہ' فتاویٰ رضویہ اور اہل تشیع کی الفروع من الکافی کے مکمل حوالہ جات کے ساتھ ثابت کیا کہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ طبقاتِ ابن سعد' تہذیب التہذیب لابن حجر' الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ اور وفیات الاعیان لابن خلکان وغیرہا کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت سیدنا امام حسین کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ کا دوسرا نکاح غیر فاطمی نوجوان عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے ہوا اور امام حسین ہی کی دوسری صاحبزادی سیدہ سکینہ کے یکے بعد دیگرے چار نکاح غیر فاطمی مردوں کے ساتھ کیے گئے۔ اور جمہرۃ انساب العرب لابن حزم کی روشنی میں ثابت کیا کہ سیدنا امام حسن کی پانچ پوتیوں میں سے ۴ کا نکاح غیر فاطمی مردوں کے ساتھ ہوا۔

(۴) تحقیق کی چوتھی خوبی یہ ہے کہ مانعین اپنے موقف پر جن احادیث اور آثار سے استدلال کرتے ہیں' شارح نے ان تمام دلائل پر بحث فرمائی ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی تہذیب التہذیب' علامہ بدر الدین عینی کی عمدۃ القاری' امام عبد الرحمان ابن جوزی کی العلل المتناہیہ' امام زیلعی کی نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ' امام شمس الدین ذہبی کی تلخیص المستدرک' خاتم

الحفاظ امام جلال الدین سیوطی کی اللآ لی المصنوعۃ اور دیگر مستند کتب کی روشنی میں کم وبیش ۱۲ صفحات پر مشتمل بحث اور جرح فرما کر یہ ثابت کیا ہے کہ مانعین کی پیش کردہ احادیث اور آثار ہرگز اس بات کی صالح نہیں ہیں کہ ان سے نکاح غیر کفوء کی حرمت اور عدم جواز پر استدلال کیا جا سکے۔

(۵) تحقیق کی پانچویں خوبی یہ ہے کہ شارح نے زیرِ بحث مسئلہ سے متعلق ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے بالتفصیل مذاہب بھی بیان فرمائے ہیں اور اس سلسلے میں مذاہب اربعہ کی جن امہات الکتب کا حوالہ دیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

مذہب احناف: المبسوط للسرخسی' فتاویٰ قاضی خان' ہدایہ' فتح القدیر' کفایہ' بزازیہ' خلاصۃ الفتاویٰ' مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر' الدر المنتقی علی الملتقی' الدر المختار' تبیین الحقائق' شرح الکنز' فتاویٰ عالمگیری۔

مذاہب شوافع: کتاب الام للامام الشافعی' المیزان الکبریٰ للشعرانی' روضۃ الطالبین للامام النووی۔

مذہب مالکیہ: المدونۃ الکبریٰ للتنوخی۔

مذہب حنابلہ: المغنی لابن قدامہ۔

مذاہب اربعہ بیان کرنے کے ساتھ ہی شارح نے کم وبیش ۸ صفحات پر تفصیلی بحث کر کے مانعین کے ان اشکالات' ایرادات اور معارضات کو بھی دور کر دیا ہے جو فقہاء کرام علیہم الرحمۃ کی مختلف عبارات سے وارد کیے جاتے ہیں۔

(۶) تحقیق کی چھٹی خوبی یہ ہے کہ مسئلہ زیر بحث سے متعلق شارح نے تین جگہ بحث کی ہے' ایک جلد سادس میں' ایک جلد ثالث میں اور ایک اسی جلد کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر۔ اور تینوں ہی مقامات کے آخر میں تفصیلی بحث کا چند سطور میں خلاصہ بھی بیان کیا ہے۔ یوں تو تینوں مقامات پر خلاصہ بہت جامع انداز میں بیان کیا ہے لیکن جلد ثالث میں خلاصہ اور اختتامی کلمات کی عبارت زیادہ جامع اور حسین ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

"کفاءت کے سلسلے میں ہم نے بہت طویل بحث کی ہے اور قرآن مجید' احادیث' آثار اور مذاہب اربعہ کے فقہاء کے اقوال کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ قرآن مجید' احادیثِ صحیحہ' اور آثار صحابہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں کفوء کا اصلاً اعتبار نہیں ہے' حضرت عمر' حضرت ابن مسعود' حضرت عمر بن عبد العزیز' سفیان ثوری' ابن سیرین' امام مالک اور فقہاء احناف میں سے امام ابو الحسن کرخی' امام ابو بکر جصاص اور مشائخ عراق کا یہی مسلک ہے اور یہی حق اور صواب ہے' امام شافعی' جمہور فقہاء احناف اور امام احمد کا مختار قول یہ ہے کہ غیر کفوء میں نکاح کے لزوم کے لیے ولی کی اجازت شرط ہے اور بعض ضعیف الاسناد احادیث اور آثار سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ لڑکی اور ولی کی رضا کے باوجود سادات کا نکاح غیر سادات سے حرام ہے' یہ محض بے سند قول ہے اور اللہ اور رسول کے حلال کیے ہوئے کو حرام کرنے کے مترادف ہے۔ ہم اس قول سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں' چونکہ اس زمانے میں اس مسئلہ میں بہت غلو کیا جا رہا ہے اور اگر سادات میں سے کوئی شخص غیر کفو میں رشتہ کر دے' تو اس کو حرام' زنا اور نجانے کیا کچھ کہا جا تا رہا ہے اور اب تک کسی شخص نے اس مسئلہ پر تحقیق اور تفصیل سے قدم نہیں اٹھایا تھا تو میں نے توفیقِ الٰہی سے احکام شریعت کے احیاء کی خاطر اللہ اور اس کے رسول کے احکام کو دلائل سے واضح کیا۔ اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو قبول فرمائے اور اس کو میرے لئے توشۂ آخرت کر دے۔ اس مسئلہ کی تحقیق میں ان صفحات پر جو سیاہی خرچ ہوئی ہے' وہ یقیناً میرے گناہوں کی سیاہی سے بہت کم ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کا یہی اسلوب اور طریقہ ہے کہ وہ نیکی کے ایک قطرہ سے گناہوں کی اتنی سیاہی دھوڈالتا ہے جس کو دھونے کے لیے سمندروں کا سارا پانی بھی ناکافی ہوتا ہے"۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۹۲' ۹۹۱)

## (۴) تحقیقی مسائل کی مزید چند مثالیں

ذکر کردہ مثالوں کے علاوہ شرح صحیح مسلم میں اور بھی متعدد مباحث ایسے موجود ہیں جن میں شارح کی بحث اور تحقیق کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ:

ترك الاولون للاخرين. متقدمین اپنے بعد والوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔

اور میں بہت وثوق سے کہتا ہوں کہ مسائل پر اس انداز سے گفتگو کہ مسئلہ ہر جہت سے واضح اور منقح ہو جائے دیگر شروح حدیث کے درمیان شرح صحیح مسلم کا امتیاز ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

## حکمی شہداء کی پینتالیس اقسام پر احادیث سے شارح کی تحقیق اور دلائل

حکمی شہداء کی تعداد کتنی ہے؟ اس سلسلے میں علماء وفقہاء کی تحقیقات مختلف رہی ہیں۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی نے حکمی شہداء کی تعداد ۳۰ تک بیان فرمائی ہے۔ بعض مالکی علماء نے اس پر گیارہ اقسام کا مزید اضافہ کر کے تعداد ۴۱ تک بیان فرمائی ہے اور علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی نے مزید دو اقسام کے اضافہ کے ساتھ تعداد ۴۳ تک بیان فرمائی ہے۔

امام سیوطی نے حکمی شہداء کی تعداد ۳۰ تک جو بیان فرمائی ہے اس کے متعلق آپ نے مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں احادیث اور آثار سے حکمی شہداء کی تعداد بیان فرمائی ہے' اسی طرح علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے بھی ۴۱ اقسام بیان فرما کر دو' تین قسموں کے متعلق احادیث پیش کی ہیں اور باقی اقسام کے متعلق لکھا ہے کہ ''ہم نے اختصار کی وجہ سے دلائل کو حذف کر دیا''۔

شارح صحیح مسلم نے امام سیوطی اور دیگر کی بیان کردہ تعداد پر دو اقسام کا اضافہ کر کے تعداد ۴۵ تک بیان فرمائی ہے اور کم وبیش ۱۲ کتب حدیث کی روشنی میں تمام ہی اقسام پر احادیث اور آثار پیش کئے ہیں۔ نیز لکھتے وقت آپ کے پیش نظر امام سیوطی کا وہ رسالہ نہیں تھا جس میں انہوں نے اپنی تحقیق کے مطابق بیان کردہ تعداد پر دلائل بھی ذکر فرمائے ہیں۔ اختتام پر وضاحت کرتے ہوئے خود شارح لکھتے ہیں:

''میں نے بعض حواشی میں پڑھا تھا کہ علامہ سیوطی نے حکمی شہداء کی تعداد میں ایک رسالہ لکھا ہے اور اس سلسلہ میں احادیث اور آثار سے تیس حکمی شہداء کا بیان کیا ہے' مجھے وہ رسالہ دستیاب نہیں ہو سکا' تاہم میں نے توکلا علی اللہ کتب احادیث میں ایسی احادیث کو تلاش کیا جن میں رسول اللہ ﷺ نے کسی خاص عمل پر شہادت کی بشارت دی ہو' اور ''من جد وجد'' کے مصداق الحمد للہ مجھے ایسی صریح احادیث مل گئیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے ۴۵ مختلف عملوں پر شہادت کی بشارت دی ہے' اس سے پہلے میرے علم میں ایسی کوئی تصنیف نہیں ہے جس میں احادیث کے حوالوں سے حکمی شہداء کی تعداد کو بیان کیا گیا ہو' روایات میں علامہ سیوطی کی نظر بہت وسیع ہے لیکن انہوں نے بھی بقول علامہ شامی احادیث کے حوالوں سے تیس شہداء کا بیان کیا ہے اور میں ان کے سامنے طفل مکتب اور بالکل تہی دامن ہوں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مجھے احادیث کے حوالوں سے ۴۵ شہداء کا بیان کرنے کی توفیق دی' ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم. (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۹۳۵)

## عزل (برتھ کنٹرول) کی مختلف صورتوں میں شارح کی تحقیق

عزل (برتھ کنٹرول) کن صورتوں میں جائز ہے اور کن صورتوں میں ممنوع؟ اس حوالہ سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ صورتیں بیان فرمائی ہیں' جن میں سے ایک صورت حرام' ایک بدعت اور باقی تین صورتیں جواز کی ہیں۔ شارح صحیح مسلم نے حالات اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق مزید جد وجہد اور تحقیق فرما کر عزل کی ۱۲ صورتیں بیان کی ہیں۔ وضاحت کرتے ہوئے خود لکھتے

ہیں:

''امام غزالی نے اپنے زمانے' حالات' ضروریات اور وسائل کے اعتبار سے عزل کی پانچ صورتیں بیان کی ہیں' ایک صورت حرام' ایک بدعت اور تین صورتیں جائز قرار دی ہیں۔ اب چونکہ ترقی یافتہ دور ہے' بہت سے نئے اسباب اور وسائل وجود میں آچکے ہیں اور ضروریات اور تقاضے بھی بڑھ گئے ہیں اور مسائل بھی زیادہ ہیں' اس اعتبار سے ہم نے ضبطِ تولید کی ۱۲ صورتیں بیان کی ہیں' جن میں آٹھ مباح (جائز) ہیں' دو ناجائز ہیں اور دو صورتوں میں سلسلۂ تولید ختم کرنا واجب ہے''۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۸۸۹)[۱]

## وصیت کی اقسام میں شارح کی تحقیق

خاتم المحققین علامہ شامی نے وصیت کی ۴ اقسام بیان فرمائی ہیں۔

(۱) واجب (زندگی میں اللہ تعالیٰ کے یا بندوں کے جن حقوق کی ادائیگی نہیں کر سکا' اس کی وصیت کرنا)

(۲) مستحب (دینی مدارس' مساجد' علماء اور دیگر امور خیر کے لئے وصیت کرنا)

---

[۱] ضبط تولید کی ان بارہ صورتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضبط تولید کے ناجائز ہونے کی دو صورتیں:

(۱) کوئی شخص تنگیٔ رزق کے خوف سے ضبط تولید کرے۔

(۲) کوئی شخص لڑکیوں کی پیدائش سے بچنے کے لیے ضبط تولید کرے۔

ضبط تولید کے جائز ہونے کی آٹھ صورتیں:

(۱) لونڈیوں سے ضبط تولید کرنا' تاکہ سلسلۂ غلامی مزید نہ بڑھے۔

(۲) سلسلۂ تولید کو قائم رکھنے سے عورت کے شدید بیمار ہونے کا خدشہ ہو۔

(۳) مسلسل پیدائش سے بچوں کی تربیت اور نگہداشت میں حرج کا خدشہ ہو تو وقفہ سے پیدائش کے لیے ضبط تولید کرنا۔

(۴) حمل اور وضع حمل کے دوران بعض صورتوں میں اپنی خواہش پوری نہیں کر سکتا اس لیے زیادہ عرصہ تک بیوی سے جنسی خواہش پوری کرنے کی نیت سے ضبط تولید کرنا۔

(۵) اپنی بیوی سے محبت کی وجہ سے اسے ایام حمل اور ولادت کی تکالیف سے بچانے کی خاطر ضبط تولید کرنا۔

(۶) عام طور پر بچوں کی پیدائش سے عورت کا حسن و جمال کم یا ختم ہو جاتا ہے اس لیے اس کے حسن و جمال کو قائم رکھنے کی غرض سے ضبط تولید کرنا۔

(۷) زیادہ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی خاطر انسان کو آمدنی کے لیے زیادہ محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے' انسان دوہری تہری نوکریاں اور اوور ٹائم کرتا ہے۔

اور بسا اوقات ناجائز وسیلوں کو اختیار کرتا ہے' تو اپنے آپ کو زیادہ مشقت سے بچانے اور کمانے کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے ضبط تولید کرنا۔

(۸) بعض عورتوں کو آپریشن سے بچہ ہوتا ہے' تو بیوی کو آپریشن کی تکلیف اور جان کے خطرہ سے بچانے کے لیے ضبط تولید کرنا۔

ضبط تولید کے واجب ہونے کی دو صورتیں:

(۱) جب پیٹ میں مزید آپریشن کی گنجائش نہ رہے تو ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے سلسلۂ پیدائش بالکل بند ہو جائے' یہ واجب ہے۔

(۲) اگر ماہر ڈاکٹر کہے کہ مزید بچہ پیدا ہونے سے عورت کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی تب بھی ضبط تولید کرنا واجب ہے۔

(اس مسئلہ کے دیگر گوشوں پر تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے: شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۸۷۸۔۸۹۸)

(۳) مباح (امیر رشتہ داروں اور دنیا داروں کے لئے وصیت کرنا)
(۴) مکروہ (فساق اور فجار کے لئے وصیت کرنا)
شارح صحیح مسلم نے مزید تحقیق کر کے وصیت کی ۷ اقسام بیان فرمائی ہیں:
۱۔فرض ۲۔واجب ۳۔مستحب ۴۔مباح ۵۔مکروہ تنزیہی ۶۔مکروہ تحریمی ۷۔حرام
وضاحت کرتے ہوئے خود لکھتے ہیں:

''مصنف کی تحقیق یہ ہے کہ جن حقوق کا ادا کرنا فرض ہے ان کے لئے وصیت فرض ہو گی جیسے زکوٰۃ' اور جن حقوق کا ادا کرنا واجب ہے ان کے بارے میں وصیت واجب ہو گی جیسے روزہ کا کفارہ (کیونکہ اس کا ثبوت حدیث سے ہے اور ظنی ہے) اسی طرح غریب فساق اور فجار کے لئے وصیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے' اور امیر فساق اور فجار کے لئے وصیت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ اگر وہ غریب ہیں تو ہو سکتا ہے اس مال کو وہ اپنی کفالت پر خرچ کریں اور اگر امیر ہیں تو ظن غالب ہے کہ وہ معصیت اور فسق و فجور پر خرچ کریں گے۔ اور معصیت کے اداروں کے لئے وصیت کرنا حرام ہے۔ مثلاً فلم اسٹوڈیو' آرٹ کونسل' ریس کورس وغیرہ۔ اسی طرح کفار کے لئے وصیت کرنا بھی حرام ہے''۔ (شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۴۹۶)

## اہل تشیع کے معروف مسائل (ماتم' تقیہ اور خلافت وغیرہا) پر شارح کی تحقیق

شرح صحیح میں اہل تشیع کے بھی بعض مسائل پر مبسوط اور مفصل بحث کی گئی ہے اور مضبوط و مستحکم دلائل کی بنیاد پر اہل تشیع کا مذہب رد کیا گیا ہے۔ اور چونکہ اہل سنت و اہل تشیع کی کتب ایک دوسرے کے نزدیک قطعاً مسلم اور معتبر نہیں ہیں' اس لئے زیادہ تر اہل تشیع ہی کی مستند کتب سے دلائل دے کر ان کا رد کیا گیا ہے۔ اہل تشیع کے رد میں اس شرح کی ابحاث کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ دیگر کتب کی طرح اہل تشیع کی کتب پر بھی شارح کی نظر بہت وسیع اور عمیق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اہل تشیع کے رد میں قرآن و سنت کے ساتھ ساتھ ان کی کتب سے مکمل عبارات پیش کر کے دیانتدارانہ تقابل کا موقع فراہم کیا ہے۔ نیز مسئلہ کی تحقیق سے دامن بچانے کے بجائے ایک ایک مسئلہ پر کئی کئی صفحات آپ نے رقم فرمادیئے ہیں اور مسئلہ کے ہر گوشے پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ مروجہ ماتم کے مسئلہ پر ۲۸ ماخذ کی روشنی میں ۲۷ صفحات پر تفصیلی بحث کی ہے اور قرآن حکیم کی متعدد آیات' متعدد احادیث' اہل تشیع کی مستند ترین تفاسیر اور ان کی دیگر معتمد کتب سے ماتم کی حرمت ثابت کی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۹۶)

اور تقیہ کے مسئلہ پر ۱۴ صفحات پر بحث کی ہے اور اہل تشیع کی کتب سے اس نظریہ کا ابطال کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۱۷)
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے مسئلہ پر ۱۸ صفحات پر بحث کی ہے اور قرآن و سنت اور اہل تشیع کی کتب کی روشنی میں خلافت پر دلائل فراہم کئے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۴۴۵) فدک کے معرکۃ الآراء مسئلہ پر ۴۵ ماخذ کی روشنی میں ۵۶ صفحات پر تحقیقی اور تفصیلی بحث رقم فرمائی ہے۔ اور شیعوں کے نظریہ کا بلیغ اور محققانہ انداز میں رد کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۸۸)
اس قدر تفصیلی اور تحقیقی ابحاث سے جہاں شارح کی عمیق نظری اور وسعت فکر کا پتا چلتا ہے' وہاں یہ مبسوط ابحاث شارح کی سخت محنت اور عرق ریزی پر بھی واضح دلیل ہے۔ ''باب حکم الفئ'' کے اختتام پر خود تحریر فرماتے ہیں:

''اس باب کی احادیث کی ہم نے بہت مبسوط شرح کی ہے اور خراج اور فے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نقطہ نظر بہت تفصیل سے بیان کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات اور احادیث سے اس پر دلائل فراہم کیے ہیں' اس کے بعد مسئلہ فدک اور مسئلہ خلافت پر نہایت بسط سے بحث کی ہے' ہر چند کہ ان مسائل پر علماء اہلسنت نے کافی کچھ لکھ دیا ہے لیکن اس کی ترتیب اور تدوین ایسی نہیں ہے جس سے آج

کا سہل پسند قاری استفادہ کر سکے' ہم نے اس دور کی تحریر کے اسلوب اور تصنیف و تالیف کے جدید تقاضوں کے پیش نظر لکھا ہے اور اہل سنت کے موقف کی وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو دلائل' ہمیں القاء کئے' ان کو بھی بیان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے بہت محنت کی ہے' مختلف لائبریریوں میں جا کر چھان پھٹک کر کے کتب شیعہ سے مواد فراہم کیا اور بہت محنت' عرق ریزی اور جانسوزی سے حوالہ جات تلاش کئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو نفع آور بنائے' اہلسنت کے لئے اس تحریر کو استقامت اور طمانیت کا موجب بنائے اور شیعہ حضرات کے لئے اس کو موجب رشد و ہدایت بنائے"۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۸۸)

## اس کی تحقیق کہ مُحرِم کے لئے ایسی جوتی پہننا ضروری ہے جس میں وسطِ قدم کی ہڈی کھلی ہوئی ہو۔۔۔۔۔ یا صرف ٹخنوں کا کھلا ہوا ہونا کافی ہے؟

شرح صحیح مسلم کی تحقیقی ابحاث کے عنوان سے آخر میں ایک اور مثال پیش کرنا چاہتا ہوں جو بہ ظاہر اس قدر تفصیلی تو نہیں ہے کہ اس پر بحث کی جائے' تاہم شارح کی یہ چند سطور انتہائی تحقیقی ہیں اور دیگر شروح حدیث کے درمیان آپ کی شرح کے مقام کو اجاگر کرتی ہیں۔ اس لیے میں نے مناسب جانا کہ شارح کی اس مختصر تحقیق کو عام فہم اور بہت واضح بنانے کے لیے مزید تفصیل اور تسہیل کروں سو اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من لم یجد نعلین فلیلبس الخفین و لیقطعهما اسفل من الکعبین. (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۷۲)

جس محرم کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر پہن لے۔

اس حدیث میں کعبین کا لفظ ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ آیا ٹخنے کی ہڈی یا وسطِ قدم کی ہڈی جہاں تسمہ باندھا جاتا ہے۔ ہمارے تمام فقہاء اور شارحین کی تحقیق یہ ہے کہ یہاں کعب سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کے وسط میں ہوتی ہے۔ جبکہ وضوء کی بحث میں اسی لفظ سے ٹخنے مراد ہیں۔ پہلے ہم فقہاء احناف کی تصریحات پیش کر رہے ہیں' اس کے بعد شارحین کی تصریحات پیش کریں گے:

## باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد ہونے پر فقہاء احناف کی تصریحات

شمس الائمہ علامہ سرخسی حنفی لکھتے ہیں:

اذا لم یجد المحرم نعلین قطع خفیه اسفل من الکعبین لیصیر فی معنی النعلین و فسر هشام عن محمد رحمه الله تعالیٰ الکعب فی هذا الموضع بالمفصل الذی فی وسط القدم عند معقد الشراك.

(المبسوط جزء ۴ ص ۱۲۹' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

جب محرم جوتیاں نہ پائے تو کعبین سے نیچے موزے کاٹ کر پہن لے تاکہ یہ نعلین کے قائم مقام ہو جائیں۔ اور ہشام نے امام محمد رحمہ اللہ سے کعب کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ کعب سے یہاں وہ ہڈی مراد ہے جو وسط قدم میں تسمہ باندھنے کی جگہ ہوتی ہے۔

علامہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں:

والکعب هنا المفصل الذی فی وسط القدم عند معقد الشراك فیما روی هشام عن محمد.

(ہدایہ اولین ص ۲۳۹)

کعب سے یہاں وہ ہڈی مراد ہے جو وسط قدم میں تسمہ باندھنے کی جگہ ہوتی ہے' جیسا کہ ہشام نے امام محمد سے نقل کیا ہے۔

علامہ کمال الدین ابن ہمام صاحب ہدایہ کی عبارت مذکورہ کی شرح میں والکعب ھنا کے تحت لکھتے ہیں:

قید بالظرف لانہ فی الطهارة یراد به العظم الناتئ ولم یذکر هذا الحدیث لکن لما کان الکعب یطلق علیه وعلی الناتئ حمل علیه احتیاطا.

(فتح القدیر ج ۲ ص ۴۴۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صاحب ہدایہ نے مذکورہ عبارت میں "ھنا" (یہاں) فرمایا کیونکہ باب طہارت میں اس لفظ سے وہ ہڈی مراد ہے جو ابھری ہوئی ہوتی ہے اور اس حدیث میں اس طرح کی کوئی صراحت نہیں ہے لیکن چونکہ کعب کا اطلاق وسط قدم کی ہڈی پر بھی ہوتا ہے اور ٹخنے پر بھی اس لئے پہلے معنی پر اس کو احتیاطاً محمول کیا گیا ہے۔

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

قوله عند معقد الشراك وهو المفصل الذی فی وسط القدم. کذاروی هشام عن محمد بخلافه فی الوضوء فانه العظم الناتئ ای المرتفع ولم یعین فی الحدیث احدهما لکن لما کان الکعب یطلق علیهما حمل الاول احتیاطا لان الاحوط فیما کان اکثر کشفا. (ردالمحتار علی الدرالمختار ج ۳ ص ۴۴۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

صاحب درمختار کا قول "عند معقد الشراک" اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو وسط قدم میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہشام نے امام محمد سے روایت کیا ہے' برخلاف وضوء کے' کیونکہ وہاں پر اس سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہوتی ہے اور حدیث میں کسی ایک معنی کی تعیین نہیں کی گئی' لیکن چونکہ کعب کا اطلاق دونوں معنی پر ہوتا ہے' اس لئے پہلے معنی پر اس کو احتیاطاً محمول کیا گیا ہے' کیونکہ زیادہ احتیاط اس ہڈی کو مراد لینے میں ہے جو زیادہ تر کھلی رہتی ہے۔

علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی لکھتے ہیں:

والکعب هذا المفصل الذی فی وسط القدم عند معقد الشراك فیما روی عن محمد بخلافه فی الوضوء فانه العظم الناتئ ای المرتفع ولم یعین فی الحدیث احدهما لکن لما کان الکعب یطلق علیه وعلی الثانی حمله علیه احتیاطا کذافی فتح القدیر ای حمل الکعب فی الاحرام علی المفصل المذکور لاجل الاحتیاط لان الاحوط فیما کان اکثر کشفا. (البحرالرائق ج ۲ ص ۳۴۴ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ)

کعب سے یہاں وہ ہڈی مراد ہے جو وسط قدم میں تسمہ باندھنے کی جگہ پر ہوتی ہے جیسا کہ امام محمد سے منقول ہے' برخلاف وضوء کے' کہ وہاں پر اس سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہے اور حدیث پاک میں کسی ایک کی تعیین نہیں کی گئی لیکن چونکہ کعب کا اطلاق دونوں معنوں پر ہوتا ہے' اس لئے پہلے پر اس کو احتیاطاً محمول کیا گیا ہے' جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔ یعنی احرام میں کعب سے وہ ہڈی مراد ہوگی جو وسط قدم میں ہے' کیونکہ احتیاط اسی میں ہے اور اس ہڈی کو مراد لینے میں زیادہ احتیاط ہے جو اکثر کھلی رہتی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

والکعب هذا المفصل الذی فی وسط القدم عند معقد الشراك کذافی التبیین.

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۲۴)

یہاں کعب سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کے وسط میں تسمہ باندھنے کی جگہ پر ہوتی ہے۔ جیسا کہ تبیین الحقائق میں ہے۔

ماضی قریب کے علماء میں صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی حنفی احرام کے ممنوعات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دستانے پہننا یا موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائیں (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا اگر جوتیاں نہ ہوں تو

موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔ (بہار شریعت ج۶ ص ۲۷، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

مذکورہ تمام تصریحات سے واضح ہو گیا کہ فقہاء کرام کے نزدیک باب الحج میں کعب سے مراد وہ ہڈی ہے جو وسط قدم پر موجود ہے۔ جبکہ باب وضوء میں اسی لفظ سے ٹخنے مراد ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں ایسے موزے یا ایسی چپلیں نہیں پہن سکتا جو وسط قدم کی ہڈی کو ڈھانپ لیں۔ اس کا کھلا ہونا ضروری ہے۔

فقہاء اسلام کی ان تصریحات کی مثل بالعموم شارحین حدیث بھی اسی طرف گئے ہیں کہ باب حج میں کعبین سے مراد وہ ہڈی ہے جو وسط قدم میں ہوتی ہے نہ کہ ٹخنے۔ ذیل میں ہم شارحین کی تصریحات پیش کر رہے ہیں۔

## باب حج میں کعبین سے وسطِ قدم کی ہڈی مراد ہونے پر شارحین کی تصریحات

صاحب مراۃ، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ "**ولیقطعھما اسفل من الکعبین**" کی شرح میں لکھتے ہیں:

احناف کے یہاں کعبین سے مراد درمیان قدم کی ابھری ہوئی سخت ہڈی مراد ہے، اس کا کھلا رہنا ضروری ہے اور ڈھانپنا منع۔ شوافع کے ہاں وہی عرفی ٹخنے یعنی قدم کے آس پاس کی دو ہڈیاں مراد ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ محرم کو بحالت احرام نہ موزہ پہننا درست ہے نہ ایسا جوتا جس سے وسط قدم کی ہڈی ڈھک جائے۔ (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۱۸۳، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

صاحب نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ "**ولیقطعھما اسفل من الکعبین**" کی شرح میں لکھتے ہیں:

کعب پاؤں کے ٹخنے کو بھی کہتے ہیں اور بیچ قدم کے اس جوڑ کو بھی کہتے ہیں جہاں چپل کا تسمہ ہوتا ہے۔ یہاں یہی دوسرا معنی مراد ہے، کیونکہ یہاں احتیاط اسی میں ہے اور وضوء میں ٹخنے مراد ہیں کیونکہ وہاں احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ مراد یہ ہے کہ موزہ وسط قدم سے لے کر ایڑیوں کی دیواروں سمیت کاٹ کر پہنے۔ اس کو اسفل اس اعتبار سے فرمایا کہ موزوں کا اگلا حصہ وہ ہے جو انگلیوں پر رہتا ہے تو وہی اعلیٰ ہوا اور اس کا مقابل اسفل۔ (نزہۃ القاری ج ۳ ص ۵۷، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

صاحب فیوض الباری علامہ سید محمود احمد رضوی رحمہ اللہ نے فیوض الباری میں اور علامہ غلام رسول رضوی رحمہ اللہ نے تفہیم البخاری میں "**ولیقطعھما اسفل من الکعبین**" کے تحت شرح میں تو کچھ نہیں فرمایا البتہ ترجمہ اس لفظ کا ٹخنے سے کیا ہے۔ چنانچہ علامہ سید محمود احمد رضوی رحمہ اللہ ترجمہ فرماتے ہیں:

**الا احد لا یجد نعلین یلبس خفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین.** (فیوض الباری ج ۳ ص ۱۲۶)

ہاں جس کسی کو جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے۔

علامہ غلام رسول رضوی رحمہ اللہ ترجمہ فرماتے ہیں:

**فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطعھما حتی یکونا اسفل من الکعبین.**

اگر جوتی میسر نہ ہو تو وہ موزے ہی پہن لے اور ان کو کاٹ ڈالے حتیٰ کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

(تفہیم البخاری ج ۱ ص ۷۶۳)

صاحب ایضاح البخاری نے بھی اس مقام پر کعبین کا ترجمہ ٹخنے سے کیا ہے۔ البتہ انہوں نے شرح میں اپنے موقف کو مزید واضح کیا ہے اور لکھا ہے کہ موزے بھی مباح الاستعمال ہیں مگر انہیں ابھری ہوئی ہڈی سے نیچے تک تراش دیا جائے گا۔

(ایضاح البخاری ج ۲ ص ۵۵)

شارحین کی ان تصریحات کے بعد اب ہم شارح صحیح مسلم کا موقف واضح کر رہے ہیں:

## کعبین کے معنی و مراد میں شارح صحیح مسلم کا موقف

شارح صحیح مسلم کا اس سلسلے میں موقف یہ ہے کہ کعبین سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہے' خواہ حج کا باب ہو یا وضوء کا۔ کیونکہ کعبین تثنیہ کا صیغہ ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے وسط قدم کی ہڈی مراد نہ ہو' کیونکہ وہ ہر پاؤں میں ایک ہوتی ہے' جبکہ ٹخنے کی دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔ شارح صحیح مسلم اپنا موقف واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام محمد فرماتے ہیں کہ حدیث میں اسفل کعبین کو کھلا رکھنے کا حکم ہے اس سے مراد وسط قدم کا مفصل ہے' جہاں تسمہ باندھا جاتا ہے ٹخنے مراد نہیں ہیں۔

لیکن حدیث میں کعبین کا لفظ ہے جو تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اس لئے صحیح یہی ہے کہ اس سے ٹخنے مراد ہیں' وسط قدم کھلا نہ رہے تو کوئی حرج نہیں' ٹخنے کھلے رہنے چاہئیں۔ جس طرح آیت وضوء میں کعبین سے مراد ٹخنے ہیں' وسط قدم نہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۲۴۶)

شارح صحیح مسلم کے اس موقف کا معنی یہ ہوا کہ محرم' حالت احرام میں ایسی چپل پہن سکتا ہے' جس سے وسط قدم کی ہڈی ڈھکی ہو اور ٹخنے کی ہڈی کھلی رہے۔ چنانچہ تبیان القرآن میں اس مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ممنوعات احرام کے بیان میں لکھتے ہیں:

(محرم) چمڑے کے موزے نہیں پہنے گا' البتہ اگر ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دیا جائے کہ پنڈلیاں اور ٹخنے کھلے رہیں تو جائز ہے (ایسی چپل پہن سکتا ہے جس سے وسط قدم چھپا ہوا ہو اور ٹخنے کھلے ہوئے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے) جرابیں پہننا جائز نہیں کیونکہ ان سے ٹخنے چھپ جاتے ہیں۔ (تبیان القرآن ج ۱ ص ۷۶۰)

## فقہاء و شارحین اور شارح صحیح مسلم کے موقف پر بحث

فقہاء کرام اور بعض شارحین نے جو موقف اختیار فرمایا ہے کہ باب حج میں کعبین سے وہ ہڈی مراد ہے جو وسط قدم میں موجود ہے اور وضوء کے باب میں اسی لفظ سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہے' اس تخصیص پر انہوں نے ایک عقلی وجہ بیان کی ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ وسط قدم کی ہڈی عموماً کھلی رہتی ہے' اس لئے ممنوعات احرام میں وہی مراد ہونی چاہیے' تا کہ زیادہ کشف لازم نہ آئے۔ اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ اگر باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد لی جائے' تو وہ ہڈی ہر قدم میں ایک ہوتی ہے' جبکہ حدیث شریف میں تثنیہ کا صیغہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں پاؤں دھونے کے حکم میں "**وارجلکم الی الکعبین**" فرمایا گیا ہے اور اس سے ٹخنے کی ہڈی مراد لی جاتی ہے کیونکہ وہ ہر پاؤں میں دو ہوتی ہیں۔ سو اسی طرح یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

دوسری بات ہم یہ کہتے ہیں کہ کعب کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے۔ وسط قدم کی ہڈی پر اس لفظ کا اطلاق شیعہ کرتے ہیں اور بعض ائمہ لغت نے اس کا رد کیا ہے۔ اس لئے باب وضوء کی طرح باب حج میں بھی کعبین سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہونی چاہیے۔ ذیل میں ہم مستند ائمہ لغت کی تصریحات اور اقوال پیش کر رہے ہیں:

## کعب سے متعلق ائمہ لغت کی تصریحات کہ وسط قدم پر اس کے اطلاق کو رد کیا گیا ہے---------

اور یہ شیعہ کا مذہب ہے

صاحب صحاح' امام اسماعیل بن حماد جوہری لکھتے ہیں:

**الکعب العظم الناشز عند ملتقی الساق والقدم وانکر الاصمعی قول الناس انہ فی ظہر القدم.**

کعب سے مراد وہ ہڈی ہے جو پنڈلی اور پیر کے ملنے کی جگہ پر ابھری ہوئی ہوتی ہے اور اصمعی نے لوگوں کے اس قول کو رد کیا۔

(الصحاح ج ۱ ص ۲۱۳) ہے کہ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کی پشت پر ہوتی ہے۔

امام سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی لکھتے ہیں:

**الكعب كل مفصل للعظام ومن الانسان ما اشرف فوق رسغه عند قدمه و قيل هو العظم الناشز فوق القدم و قيل هو العظم الناشز عند ملتقى الساق والقدم وانكر الاصمعى قول الناس انه فى ظهر القدم وذهب قوم الى انهما العظمان اللذان فى ظهر القدم وهو مذهب الشيعة.**

(تاج العروس ج ۱ ص ۴۵۶)

کعب سے مراد ہڈیوں کا جوڑ ہے اور انسان کی وہ ہڈی جو اس کے پیر کے جوڑ پر ابھری ہوتی ہے' ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کے اوپر ابھری ہوتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہے۔ اور اصمعی نے لوگوں کے اس قول کا رد کیا ہے کہ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کی پشت پر ہوتی ہے۔ ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کی پشت پر ہوتی ہے اور یہ شیعہ کا مذہب ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ (لسان العرب ج ۱ ص ۷۱۸)

علامہ ابن اثیر الجزری لکھتے ہیں:

**الكعبان العظمان الناتئان عند مفصل الساق والقدم عن الجنبين و ذهب قوم الى انهما العظمان اللذان فى ظهر القدم وهو مذهب الشيعة.**

(النہایہ ج ۴ ص ۱۵۴)

کعبین سے وہ دو ہڈیاں مراد ہیں جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ پر ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ اس سے وہ ہڈیاں مراد ہیں جو قدم کی پشت پر ہوتی ہے اور یہ شیعہ کا مذہب ہے۔

علامہ طاہر صدیقی ہندی لکھتے ہیں:

**هما العظمان الناتئان عند مفصل الساق والقدم وقيل العظمان فى ظهر القدم وهو مذهب الشيعة.** (مجمع بحار الانوار ج ۴ ص ۴۱۶)

کعبین سے وہ دو ہڈیاں مراد ہیں جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ پر ہوتی ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ ہڈیاں مراد ہیں جو قدم کی پشت پر ہوتی ہیں اور یہ شیعہ کا مذہب ہے۔

ائمہ لغت کی ان تصریحات سے واضح ہو گیا کہ کعب کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے اور جو لوگ اس کا اطلاق اس ہڈی پر کرتے ہیں جو قدم کی پشت پر ہے وہ امام اصمعی کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور یہ شیعہ کا مذہب ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی لفظ کعب کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر کیا گیا ہے اور ان احادیث سے مفسرین وفقہاء' وضوء کے باب میں اہل تشیع کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ سو انہی احادیث سے ہم یہاں پر استدلال کرتے ہیں کہ کعب کا اطلاق (خصوصاً اس صورت میں جب کہ یہ تثنیہ ہو) ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے۔ نہ کہ وسط قدم کی ہڈی پر۔ ذیل میں اس سلسلے کی چند احادیث پیش خدمت ہیں:

## احادیث سے اس بات پر استدلال کہ کعبین کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے

(۱): حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف اپنا رخ کر کے ارشاد فرمایا:

**اقيموا صفوفكم ثلاثا والله لتقيمن صفوفكم اوليخالفن الله بين قلوبكم قال فرايت الرجل**

تم اپنی صفوں کو درست کرو (تین بار فرمایا) خدا کی قسم! ضرور بہ ضرور تم اپنی صفوں کو درست کرو گے' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں

یلزق منکبه بمنکب صاحبه ورکبته برکبة صاحبه وکعبه بکعبه. (سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف' صحیح ابن حبان' ج ۵ ص ۵۴۹' امام بخاری نے بھی اس حدیث کا آخری حصہ تعلیقاً ذکر کیا ہے' صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۰)

میں مخالفت ڈال دے گا۔ (نعمان بن بشیر کہتے ہیں:) میں نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے' اپنا گھٹنا دوسرے کے گھٹنے کے ساتھ اپنا ٹخنہ دوسرے کے ٹخنے سے ملا رہا ہے۔

اس حدیث میں کعب کا لفظ ہے اور ٹخنے کے معنی میں ہے اور اس سے وسط قدم کی ہڈی مراد لینا یہاں ناممکن ہے۔

(۲): سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار.

ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو' وہ آگ میں ہے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۶۱)

اس حدیث میں بالاتفاق کعبین سے ٹخنے مراد ہیں نہ کہ وہ ہڈی جو وسط قدم میں ہوتی ہے۔

(۳): حضرت طارق محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ذوالمجاز کے بازار میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ پر سرخ جبہ تھا اور آپ بلند آواز سے نداء دے رہے تھے:

یا ایها الناس قولوا لا اله الا الله تفلحوا.

اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہو' فلاح پا جاؤ گے۔

راوی کہتے ہیں:

ورجل یتبعه بالحجارة قد ارمی کعبیه وعرقوبیه وهو یقول یا ایها الناس لا تطیعوه فانه کذاب.

(آپ ﷺ یہ نداء کر رہے تھے) اور ایک شخص پتھر لے کر آپ کے پیچھے چل رہا تھا' اس نے آپ کے ٹخنوں اور ایڑی کے اوپر کی ہڈی کو زخمی کر دیا تھا اور وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا' تم ان کی باتیں نہ ماننا' کیونکہ یہ کذاب ہیں (العیاذ باللہ)۔

(جمع الجوامع للامام السیوطی ج ۱۴ ص ۷۱' مجمع الزوائد ج ۶ ص ۲۱' سنن دارقطنی ج ۳ ص ۴۵' دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۵ ص ۳۸۰' صحیح ابن حبان ج ۱۴ رقم الحدیث: ۶۵۲۲' المعجم الکبیر ج ۸ ص ۳۱۴' کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۴۹)

اس حدیث کو بنایہ شرح ہدایہ میں علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے اور اس میں وارد ہونے والے لفظ کعبیه سے اس پر استدلال کیا ہے کہ کعب کا اطلاق ٹخنے پر ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

هذا یدل علی ان الکعب هو العظم الناتی فی جانب القدم لان الرمیة اذا کانت من وراء الماشی لا تصیب ظهر القدم. (البنایہ ج ۱ ص ۱۱۰)

اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ کعب سے وہ ہڈی مراد ہے جو جانب قدم میں ابھری ہوتی ہے۔ کیونکہ پیچھے سے جب کسی پر پتھر پھینکے جائیں تو وہ قدم کی پشت پر نہیں پہنچتا۔

علامہ عینی نے یہ استدلال باب الوضوء میں کیا ہے اور مزید کئی احادیث و اقوال اس بات کی تائید میں ذکر کیے ہیں کہ کعب کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے۔ اور اپنی بحث کے اختتام پر علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی اس بات کا رد کیا ہے کہ باب حج میں کعب سے مراد احناف کے نزدیک وسط قدم کی ہڈی ہے۔ پہلے ہم فتح الباری سے حافظ ابن حجر عسقلانی کی عبارت پیش کر رہے ہیں:

علامہ ابن حجر عسقلانی زیر بحث حدیث "فلیلبس خفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین" کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال محمد بن الحسن ومن تبعه من الحنفية الكعب هنا هو العظم الذى فى وسط القدم عند معقد الشراك وقيل ان ذالك لا يعرف عند اهل اللغة. (فتح الباری ج ۴ ص ۱۸۴ مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

امام محمد بن حسن اور ان کے دیگر متبعین نے کہا ہے کہ ممنوعات احرام میں کعب سے مراد وہ ہڈی ہے جو قدم کے وسط میں ہوتی ہے جہاں پر جوتے کا تسمہ باندھا جاتا ہے ایک قول یہ ہے کہ کعب کا یہ معنی اہل لغت کے نزدیک معروف نہیں ہے۔

علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ بنایہ میں اس عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قلت هذا جهل منه لمذهب ابى حنيفة فان ما ذكر ليس قولا له ولا نقله عنهٔ احد من اصحابه فكيف يقول قال ابو حنيفة كذا وكذا وهذا جراة على الائمة منه. (بنایہ ج ۱ ص ۱۱۱)

میں کہتا ہوں: جو کچھ حافظ ابن حجر نے کہا ہے یہ مذہب احناف کو نہ جاننے کی بدولت ہے کیونکہ ایسی کوئی بات (کہ ممنوعات احرام میں کعب سے مراد وسط قدم کی ہڈی ہے) نہ تو امام ابوحنیفہ کا قول ہے نہ ان سے ان کے اصحاب میں سے کسی نے نقل کیا ہے تو ابن حجر کیسے کہہ رہے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اس طرح کہا ہے۔ یہ حافظ ابن حجر کی ائمہ احناف پر بہت بڑی جسارت ہے۔

## خلاصۂ کلام

کعبین کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے اس سلسلے میں ہم نے جو احادیث اور ائمہ لغت سے استشہاد کیا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ دلائل ہمارے فقہاء کے پیش نظر نہیں تھے یقیناً ان کے پیش نظر تھے اور خود کئی ائمہ نے ان ہی دلائل سے باب وضوء میں اس پر استدلال کیا ہے کہ کعبین کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے تاہم حج کے بیان میں ان فقہاء و مشائخ (رحمہم اللہ اجمعین) کا اسی لفظ سے وسط قدم کی ہڈی مراد لینا ایک عقلی وجہ کی بنیاد پر ہے جس کو شروع میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور چونکہ کعبین کا یہ معنی (ہماری فہم کے مطابق) ذکر کردہ دلائل سے متعارض ہے اس لئے فقہاء کرام نے بھی اس معنی کے مراد لینے پر شدت اور اصرار نہیں کیا بلکہ اس معنی کے مراد لینے کو احوط فرمایا ہے یعنی زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ حالت احرام میں جوتی یا موزے ایسے ہوں جن میں وسط قدم کی ہڈی کھلی رہے۔ اور لفظ احوط کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں ایسے موزے یا ایسی چپلیں پہنتا ہے جن سے وسط قدم ڈھکا ہوا ہو اور ٹخنے کھلے رہیں تو یہ بھی ہمارے فقہاء کرام کے نزدیک جائز ہے۔ اور شارح نے جس موقف کو اختیار کیا ہے اس کا مفاد یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک یہ جو معروف ہے کہ "حالت احرام میں اگر موزے یا چپلیں استعمال کی جائیں تو ضروری ہے کہ ان سے وسط قدم کی ہڈی نہ ڈھکے وہ لازماً کھلی رہے" اس غلط فہمی کو دور کیا جائے اور شارح کا یہ موقف ظاہر حدیث کے بھی عین موافق ہے۔ نیز اگر کوئی شخص حالت احرام میں ایسی جوتی یا موزے پہنتا ہے جو وسط قدم کو نہ ڈھکے تو یہ شارح کے نزدیک بھی جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

شرح صحیح مسلم کی متعدد تحقیقی اور تفصیلی مباحث میں سے صرف چند مباحث کا انتخاب کر کے میں نے ان کا تعارف پیش کر دیا ہے۔ ان مباحث کے حوالہ سے دیگر شروح حدیث میں میں نے اس قدر جامع، تفصیلی اور تحقیقی گفتگو نہیں پائی۔ اور یہ امتیاز بھی شرح صحیح مسلم کو حاصل ہے کہ اس میں متعدد مسائل پر تحقیقی اور تفصیلی ابحاث "مستقل رسائل" کی شکل اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اسے شارح کی انتھک محنت، ذوقِ تتبع اور جہد مسلسل کا نتیجہ کہیے یا بارگاہِ الٰہی و مصطفوی سے ملنے والی تحقیقی اور تدقیقی قوت و صلاحیت کا فیضان۔۔۔۔ بہرکیف اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ شرح صحیح مسلم نے اپنی اہم اور خصوصی مباحث کی بنیاد پر جس قدر شہرت

اور مقام و مرتبہ حاصل کیا ہے' وہ دیگر شروح حدیث سے کہیں بڑھ کر اور برتر ہے۔

# عصر حاضر کے جدید مسائل

آج کل زمانہ جس تیزی سے الحاد و بے دینی اور بے راہ روی کی طرف گامزن ہے اس سے لوگوں کی ذہن سازی کچھ اس طرح کی ہو رہی ہے کہ العیاذ باللہ "اسلام ایک فرسودہ اور قدامت پسند مذہب ہے' اس میں ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے اور ان سے ہم آہنگ ہونے کی کوئی صلاحیت نہیں ہے' قرآن و سنت کے فرامین ایک مخصوص اور محدود مدت تک کے لیے تھے' نئے حوادث و نوازل ان کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے' علم فقہ کے مسائل و جزئیات محض اختراعی' فرضی اور من گھڑت ہیں"۔ "**وغیر ذالک من الاقاویل**"۔ ان تمام الزامات اور تہمتوں کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کو بیک جنبش قلم اور "بزعم خویش" "منسوخ و ناقابل عمل قرار دے کر ذہنی اور فکری آزادی حاصل کی جائے اور یہ باور کرایا جائے کہ قرآن و سنت اور فقہ کی تعلیمات کا جدید مسائل کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

بے راہ روی اور گمراہی کے اس سیل رواں کو روکنے کے لئے اہلِ فکر علماء کی جانب سے مختلف کتب اور رسائل لکھے گئے اور ان میں یہ ثابت کیا گیا کہ دورِ حاضر کے جدید مسائل بلاشبہ قرآن و سنت اور فقہی تعلیمات کی روشنی میں حل کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کے دامن میں بلا استثناء و بلا تنسیخ ہر دور کے مسائل کا حل کسی نہ کسی صورت اور شکل میں موجود ہے۔ لیکن ۔۔۔ جدید مسائل کے حوالہ سے اب تک جو تحریرات میرے دیکھنے میں' سننے میں یا مطالعہ میں آئی ہیں وہ مستقل تحریرات ہیں اور باقاعدہ اسی عنوان پر لکھی گئی ہیں۔ ایسا میرے دیکھنے میں نہیں آیا کہ کسی تفسیر یا شرح حدیث میں زیر بحث آیت یا حدیث کی مناسبت سے دورِ حاضر کے کسی مسئلے پر باضابطہ بحث کی گئی ہو اور اس کا حل پیش کیا گیا ہو۔ یہ خوبی صرف اور صرف میں نے شرح صحیح مسلم میں دیکھی۔ اس میں جہاں تفسیری اور فقہی نوعیت کے مسائل پر گفتگو کی گئی ہے' وہاں دورِ حاضر کے جدید مسائل پر بھی محققانہ بحث کی گئی ہے اور ان پر قرآن و سنت اور کتبِ فقہ سے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ اور نظائر لامعہ پیش کر کے اس حقیقت صادقہ کو ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کی دی ہوئی تعلیمات کل بھی واضح اور قابل عمل تھیں' آج بھی قابلِ تسلیم اور قابلِ عمل ہیں۔ اور انشاء اللہ تا قیام قیامت زندہ و تابندہ اور قابل عمل رہیں گی۔ میرے پیشِ نظر جو شروح حدیث ہیں ان میں تلاشِ بسیار کے باوجود یہ خصوصیت مجھے نہیں ملی۔ البتہ نزہۃ القاری شرح بخاری' کتاب الصلوۃ میں "ریل اور ہوائی جہاز میں نماز کے جواز اور عدم جواز" پر بحث کی گئی ہے' اسی طرح مراۃ المناجیح میں باب دفن المیت کی حدیث "**کسر عظم المیت ککسر ھا حیا**" کے تحت صاحب کتاب نے "پوسٹ مارٹم" کے حوالہ سے کچھ وضاحت فرمائی ہے۔ جبکہ شرح صحیح مسلم میں جدید مسائل پر بحث و تحقیق کو اس شرح کی عظیم خصوصیت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ہر جلد[1] میں زیر بحث حدیث کے ماتحت اور اس کی مناسبت سے کسی نہ کسی جدید مسئلے پر قلم اٹھایا گیا ہے اور اس کا شرعی حل پیش کیا گیا ہے۔ میرے شمار کے مطابق پوری شرح میں تقریباً ۴۰ جدید مسائل پر گفتگو کی گئی ہے۔ اور تعجب خیز بات یہ کہ بعض مسائل میں اس قدر تفصیل کے ساتھ بحث اور تحقیق کی گئی ہے کہ ان مسائل پر لکھی جانے والی مستقل تحریرات بھی پیچھے نظر آتی ہیں۔

یہاں یہ بھی واضح رہے کہ جدید مسائل چونکہ اجتہادی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں اور ان کا حل پیش کرنے کے لئے نہایت دقتِ نظر کے ساتھ دلائل میں غور و خوض کرنا پڑتا ہے' اس لئے اس تفکر و تدبر کے بعد نکلنے والے نتیجہ میں جہاں صواب اور صحت کے پہلو

---

[1] ساتویں جلد اس سے مستثنیٰ ہے' اس میں کسی جدید مسئلہ پر بحث نہیں کی گئی۔ (محمد اسماعیل نورانی)

موجود ہوتے ہیں، وہاں غلطی اور خطاء کے امکانات بھی مستبعد نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دیگر مسائل کی طرح جدید مسائل میں بھی علماء ومفکرین کی آراء میں اختلاف ہے' ایک ہی مسئلہ میں کسی نے جواز کا قول کیا ہے تو کسی نے عدم جواز کا' سو اسی طرح شرح صحیح مسلم میں بیان کردہ جدید مسائل بھی خالص اجتہادی نوعیت کے حامل ہونے کی وجہ سے صواب وخطاء دونوں کے متحمل ہیں اور دلائل کی بنیاد پر ان سے اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ــــ فکری جمود کے اس دور میں اہلسنت و جماعت کے میدانِ تصنیف میں اس انوکھے اور حیرت انگیز اضافہ پر شرح صحیح مسلم کو داد نہ دینا ظلم ہوگا' اس شرح میں جدید مسائل پر محققانہ ابحاث نے بلاشبہ ہمارے سروں کو فخر سے بلند کیا ہے اور اس سوچ کا سختی سے رد کیا ہے کہ اہل سنت و جماعت کا دائرہ بحث وتحقیق صرف ''فاتحہ اور ایصال ثواب'' ہے۔

شرح صحیح مسلم میں جن عصری مسائل پر بحث کی گئی ہے اور ان پر جو دلائل قائم کیے گئے ہیں' ان کے دقائق اور محاسن بیان کرنے کے لیے بقول علامہ محب اللہ نوری مدظلہ العالی ''ایک علیحدہ تحقیق اور مبسوط مقالہ کی ضرورت ہے' جو اہل علم کا کام ہے''۔ ظاہر ہے کہ مجھ جیسا ایک بے بضاعت اور مبتدی طالبعلم ان مسائل پر گفتگو کرنے کی کیا اہلیت رکھتا ہے۔ تاہم اپنے ناقص مطالعہ اور استطاعت کے مطابق اس شرح کے جدید مسائل میں سے چند مسائل پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ شرح صحیح مسلم میں عصری مسائل کو حل کرنے کے لئے کیا اسلوب اختیار کیا گیا ہے' دلائل و براہین کس نوعیت کے ہیں' شارح کا مجتہدانہ مقام کیا ہے اور دیگر شروح پر آپ کی شرح کو کس قدر فوقیت اور مرتبہ حاصل ہے۔؟

## (۱) عطیۂ خون اور الکوحل آمیز دواؤں سے علاج

یہ مسئلہ ہمارے علماء کے درمیان مختلف فیہ ہے کہ آیا کسی ضرورت مند آدمی کو کوئی شخص اپنے خون کا عطیہ پیش کرسکتا ہے یا نہیں؟ نیز الکوحل آمیز دواؤں سے علاج جائز ہے یا نہیں؟

بعض علماء کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ خون کا عطیہ ناجائز ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خون کو حرام فرمایا ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ. (البقرۃ:۱۷۳)

تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت حرام فرمایا ہے۔

دوسری دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ:

ان اللہ تعالٰی لم یجعل شفاء امتی فیما حرم علیھا.

اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جنہیں ان پر حرام فرمایا ہے۔

خون کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے لہٰذا اس میں شفاء ہرگز نہیں ہوسکتی۔ اور جب اس میں شفاء متصور نہیں ہے تو اس کا عطیہ دینا بھی ناجائز ہے۔ یہی موقف ان دواؤں کے بارے میں بھی ہے جن میں الکوحل ملی ہوئی ہو۔

اس موقف کے برعکس بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ ضرورت اور اضطرار کے وقت مریض کو خون چڑھانا جائز ہے نیز الکوحل آمیز دواؤں کو بغرضِ علاج استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ ''جدید فقہی مسائل'' میں شیخ خالد سیف اللہ رحمانی نے بھی عطیۂ خون کو چند شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے اور الکوحل آمیز دواؤں کے استعمال کو بھی اس اصول کے تحت جائز قرار دیا ہے کہ ''الضرورات تبیح المحظورات''۔ ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔ کتاب مذکور مستقل طور پر جدید مسائل ہی کے موضوع پر ہے' تاہم اس میں زیر بحث مسئلہ پر صرف ۴ صفحات پر بحث کی گئی ہے۔ (دیکھئے جدید فقہی مسائل ج ۱، ص ۱۹۸) اس کے برعکس مجوزین میں شارح صحیح مسلم بھی

ہیں اور آپ نے اس مسئلہ کو تقریباً ۱۴ صفحات میں نہایت تفصیل اور تحقیق کے ساتھ واضح کیا ہے' قرآن وسنت سے اپنے موقف پر دلائل بھی دیئے ہیں اور مانعین کے اشکالات کے جوابات بھی دیئے ہیں۔

شرح صحیح مسلم کی اجتہادی ابحاث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسائل جو مختلف فیہ اور تحقیق طلب ہیں ان میں بالعموم شارح اس صورت کو اختیار کرتے ہیں جو دلائل کے ساتھ ساتھ یُسر اور آسانی کے بھی قریب ہو۔ زیرِ بحث مسئلہ میں بھی شارح نے وہی صورت اختیار کی ہے جس میں یُسر اور آسانی ہے۔ چنانچہ بحث کے آغاز میں بطور تمہید کے خود تحریر فرماتے ہیں:

"خون کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے آیا ایک انسان کے جسم میں دوسرے انسان کا خون داخل کیا جا سکتا ہے یا نہیں جبکہ خون نجس اور حرام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روایات میں ہے کہ حرام چیز میں شفاء نہیں ہے۔ ہم قرآن مجید اور فقہاء مذاہب اربعہ کے اقوال کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل بیان کریں گے۔ یہ درست ہے کہ بعض فقہاء نے اس مسئلہ میں تشدید کی ہے لیکن جمہور فقہاء کے بیان کردہ اصول کی روشنی میں یہ امر جائز ہے اور قرآن وحدیث نے ہمیں احکام میں آسانی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ — اللہ تعالیٰ نے دین کے احکام میں تم پر تنگی نہیں رکھی۔

(الحج:۷۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۵) — تم آسان احکام بیان کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو' مشکل احکام بیان کرنے کے لئے نہیں بھیجے گئے۔

پھر جن مسائل میں قرآن' احادیثِ شریفہ اور فقہاء اسلام نے سہولت اور وسعت دی ہو' اس شرعی سہولت کو پس پشت ڈال کر ڈھونڈ ڈھونڈ کر دشواری اور شدت کو اختیار کر کے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دینا' دین کی خدمت نہیں ہے' مزید برآں یہ کہ قرآن مجید اور احادیثِ شریفہ کی ایسی تعبیرات اور تشریحات بیان کرنا' جن کی واقع اور مشاہدہ میں تکذیب ہوتی ہو جس کی وجہ سے لوگ دین سے بدگمان ہو جائیں اور دینی احکام پر ان کا اعتماد نہ رہے' بدترین گناہ ہے"۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۰)

## شارح کے دلائل اور ان کا تجزیہ

شارح نے اپنے موقف پر سب سے پہلے قرآن حکیم سے استدلال کیا ہے اور وہی آیات پیش کی ہیں' جو مانعین اپنے موقف پر پیش کرتے ہیں:

(۱) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ۔ (البقرۃ:۱۷۳) — تم پر صرف مردار' خون' خنزیر کے گوشت اور اس جانور کو حرام کیا گیا جس پر (بوقتِ ذبح) غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور جس شخص کا قصد معصیت اور حد سے تجاوز نہ ہو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲) قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ — آپ فرما دیجئے کہ مجھ پر جو وحی کی جاتی ہے اس میں کسی کھانے والے کے کھانے میں کوئی حرام چیز نہیں بیان کی گئی سوائے مردار' بہنے والے خون اور خنزیر کے گوشت کے' کیونکہ وہ نجس ہے'

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ (الانعام:۱۴۵)

اور سوا اس ذبیحہ کے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا' پھر جو شخص معصیت اور تجاوز کرنے والا نہ ہو تو آپ کا رب بخشنے والا مہربان ہے○

(۳) وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ. (الانعام:۱۱۹)

جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے سوا اس کے کہ تم ضرورت کی وجہ سے انہیں استعمال کرو۔

شارح کا استدلال ان تینوں آیات سے یوں ہے کہ ان آیات میں بلاشبہ خون کو حرام قرار دیا گیا ہے' لیکن تینوں آیات میں اس کے ساتھ یہ بھی تو فرمایا گیا کہ جو شخص مجبور ہو جائے اور اس کا قصد' معصیت اور حد سے تجاوز نہ ہو اس شخص کا حکم (اس عموم سے) مستثنیٰ ہے۔ پھر یہ استدلال کرنا کہ خون دینا حرام ہے' یہ آیت کے ایک حصہ کو چھوڑ کر دوسرے حصہ سے استدلال کرنا ہے۔

دوسرا استدلال شارح کا تین صحیح احادیث سے ہے۔ پہلی حدیث تو یہ ہے کہ:

عُکل یا عرینہ کے کچھ لوگ مدینے آئے' انہیں وہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی (اور وہ بیمار ہو گئے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو قتل کر دیا۔ الی اخر الحدیث (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۶)

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۰۹)

تیسری حدیث یہ ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن طرفہ کے دادا عرفجہ بن اسعد کی جنگ کلاب میں ناک کٹ گئی۔ انہوں نے چاندی کی ناک بنوا کر لگوالی' اس میں بدبو پیدا ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سونے کی ناک لگوانے کا حکم فرمایا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۹' ترمذی ص ۲۶۸)

ان تینوں احادیث کے ضمن میں شارح نے عمدۃ القاری' مرقات شرح مشکوٰۃ اور جامع ترمذی وغیرہ سے تفصیلی عبارات نقل کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ ''احادیثِ مذکورہ کی بنیاد پر کسی حرام چیز کو ضرورت کے وقت استعمال میں لانا اور شفاء کے یقین ہونے پر اس سے شفاء حاصل کرنا جائز اور درست ہے۔ نیز سونے کی ناک یا دانت اور ریشم پہننے کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکلیفوں میں دیا ہے جن میں جان کا خطرہ نہیں تھا' اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اضطرار شرعی نہ ہو' پھر بھی صرف علاج کی ضرورت سے حرام چیزوں کو بطور دواء استعمال کیا جا سکتا ہے''۔

شارح کا اپنے موقف پر یہ استدلال بہت قوی ہے' کیونکہ ان احادیث کے مضمون اور ان کی شرح میں علماء محدثین کے ارشادات' مانعین کے اس قول مطلق کی واضح نفی کر رہے ہیں کہ ''حرام اشیاء سے شفاء حاصل نہیں کی جا سکتی''۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حرام اشیاء سے شفاء کا حاصل نہ ہونا حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (ان اللہ تعالٰی لم یجعل شفاء امتی فیما حرم علیھا) سے ثابت ہے لیکن ظاہر ہے کہ مذکورہ تین احادیث کے مقابلہ اس حدیث کے عموم سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' بلکہ اس حدیث میں کوئی تاویل یا توجیہ کی جائے گی' جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی' علامہ شامی' صاحب فتاویٰ قاضی خان اور دیگر فقہاء نے مختلف توجیہات فرمائی ہیں اور شارح نے ان کو مکمل عبارات کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

آخر میں شارح نے "حرام اور نجس اشیاء سے علاج" کے متعلق ائمہ مذاہب اربعہ علیہم الرحمۃ کے اقوال تفصیلاً بیان کئے ہیں اور اس سلسلہ میں مکمل عبارات مع حوالہ جات نقل کی ہیں۔ مذاہب اربعہ کی تفصیلات بیان کرنے کے لئے شارح نے امام نووی، امام قسطلانی، شیخ محمد شربینی شافعی، امام عبدالوہاب شعرانی، علامہ علاء الدین حصکفی، علامہ شامی اور صاحب فتاویٰ عالمگیری کی عبارات پیش کی ہیں۔ آخر میں لکھتے ہیں:

"حرام اور نجس اشیاء سے بوقتِ ضرورت علاج کے سلسلے میں ہم نے معتمد شروح کی روشنی میں احادیثِ شریفہ اور فقہاء اربعہ کے مفتی بہ اقوال ذکر کئے ہیں جن سے موجودہ زمانہ میں الکوحل آمیز دواؤں اور خون لگانے کے جواز پر روشنی پڑتی ہے کیونکہ آج کل دنیا کی اکثریت نے ایلو پیتھک طریقہ علاج کو قبول کرلیا ہے اور علاج کے معاملہ میں تقریباً سب ہی اس کے محتاج ہوتے ہیں"۔

(شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۴۱)

الکوحل آمیز ادویات کے جواز اور عدم جواز پر شارح نے جلد چہارم (کتاب المساقاۃ والمزارعۃ) میں بھی بحث کی ہے اور ایک اساسی اور اصولی بات بیان کرکے اس کی روشنی میں الکوحل آمیز ادویات کے علاوہ پرفیومز اور سینٹ وغیرہ کا بھی حکم بیان کیا ہے۔

ابتداءً اصولی بات جو بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ "خمر کے علاوہ دیگر شرابوں کی قلیل مقدار جو نشہ آور نہ ہو، وہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے"۔ اس اصول کی روشنی میں شارح نے الکوحل کا حکم واضح کیا ہے کہ وہ انگور یا کھجور سے نہیں، بلکہ شیرہ، مختلف دانے، جو، اناس، گندم، ادرک کی جڑ اور دیگر نشاستہ دار اشیاء سے بنائی جاتی ہے، جبکہ خمر کی تعریف یہ ہے کہ انگور کا وہ کچا شیرہ جو پڑے رہنے سے جھاگ چھوڑ دے۔ سو اولاً الکوحل پر خمر کی تعریف صادق نہیں آتی۔ ثانیاً جن اشیاء میں الکوحل ملائی جاتی ہے وہ اس مقدار میں نہیں ہوتی جو مسکر (نشہ آور) ہو۔ لہٰذا امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک ان تمام اشیاء کا استعمال جائز ہوا جن میں نشہ آور حد سے کم الکوحل ملی ہوتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۳۴۲)

اسی طرح جلد ششم میں بھی شارح نے اس مسئلہ پر تحقیق کی ہے کہ انگریزی دواؤں اور پرفیومز وغیرہ میں الکوحل کی جو مقدار ہوتی ہے وہ قلیل ہوتی ہے اور شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور مشروبات کی صرف وہ مقدار حرام ہے جو نشہ لائے اور وہ قلیل مقدار جو نشہ آور نہ ہو اس کا استعمال جائز ہے جب کہ لہو ولعب کے طور پر نہ ہو لہٰذا وہ دوائیں جن میں الکوحل استعمال ہوتی ہے اور وہ خوشبویات جن میں الکوحل یا اسپرٹ استعمال ہوتی ہے ان کا استعمال جائز ہے کیونکہ ان مرکبات میں الکوحل یا اسپرٹ بہت قلیل مقدار میں ہوتی ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۲۲۰)

میں کہتا ہوں کہ مذکورہ تحقیق سیدنا امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف علیہما الرحمۃ کے قول کے مطابق ہے، جب کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور مشروبات (جن کو امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف جائز فرماتے ہیں) کو حرام اور ناپاک کہتے ہیں اور امام محمد کے اس قول کی روشنی میں الکوحل ملی ادویات اور پرفیومز وغیرہ کا استعمال ممنوع ہونا چاہیے لیکن میرے نزدیک شارح صحیح مسلم کی مذکورہ تحقیق امام محمد کے قول کے بھی خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ امام محمد نے حرمت کا فتویٰ فسادِ زمانہ کی وجہ سے دیا تھا کہ لوگ ان مشروبات کو لہو ولعب کے لیے پئیں گے اور فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے (ہدایہ، عالمگیری وغیرہ) جب کہ الکوحل ملی دواؤں کو لوگ لہو ولعب کے لیے نہیں پیتے بلکہ علاج کی غرض سے پیتے ہیں اور پرفیومز کو کپڑوں پر لگایا جاتا ہے، پیا نہیں جاتا۔ ثانیاً زمانہ ان چیزوں میں ہر خاص و عام مبتلا ہے، اور عموم بلویٰ سے بسا اوقات حکم تبدیل ہو جاتا ہے جیسا کہ کتب فقہ سے ظاہر اور روشن ہے۔ اس لیے ابتلائے عام کی بنیاد پر انگریزی دواؤں اور پرفیومز کا استعمال جائز ہونا چاہیے۔ علماء ہند کی بھی یہی تحقیق ہے۔ (دیکھئے صحیفۂ فقہ اسلامی، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

واللہ ورسولہٗ اعلم۔

انتقالِ خون اور الکوحل آمیز ادویات وغیرہا سے متعلق شارح کا موقف اور دلائل سطورِ گزشتہ میں واضح ہو چکے۔ان مسائل سے متعلق دلائل کی اس قدر تفصیل و تحقیق (خصوصاً مذاہب اربعہ کی مکمل تشریح) عصری کتب اور شروحِ حدیث کے درمیان شرح صحیح مسلم کا قابلِ قدر اور قابلِ توصیف امتیاز ہے۔سب سے بڑھ کر یہ کہ عصر حاضر کے ان مسائل میں بھی۔۔۔شارح کا قرآن وسنت اور فقہ سے واضح دلائل لانا ان متجددین کے منہ پر طمانچہ ہے جو یہ کہتے ہوئے کوئی عار اور جھجک محسوس نہیں کرتے کہ "اسلام ایک فرسودہ اور قدامت پسند مذہب ہے' اس میں ہر دور کے نت نئے مسائل کا کوئی حل نہیں ہے"۔

## (۲) اعضاء کی پیوندکاری

اعضاء کی پیوندکاری کے متعلق بھی علماء کی آراء مختلف ہیں۔بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اعضاء کی پیوندکاری درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز اور درست ہے:

(۱) مریض بہت ضرورت مند ہو اور کوئی طبیب حاذق یہ کہہ دے کہ اس طریقے سے اس کی جان بچ جائے گی۔

(۲) عضو دینے والے کو عضو دینے کے سبب کوئی جانی خطرہ لاحق نہ ہو۔

(۳) عضو دینے والا رضا کارانہ طور پر اپنا عضو پیش کرے۔

اس موقف کے برعکس بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ اعضاء کی پیوندکاری قطعاً جائز نہیں ہے۔

اختلاف کی تفصیل میں جانے سے قبل یہ جاننا چاہیے کہ بالعموم درج ذیل تین طریقوں سے پیوندکاری کی جاتی ہے:

(۱) کسی معذور شخص کو پلاسٹک' لکڑی یا کسی بھی دھات کا کوئی عضو لگا دیا جائے۔

(۲) انسان کے جسم میں جانور کے کسی عضو کو جوڑ دیا جائے۔

(۳) انسان کے جسم میں انسان کا عضو لگایا جائے۔عام ازیں کہ جس کا عضو لگایا گیا ہے وہ زندہ ہو یا مردہ۔

پہلی صورت میں تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس طریقے پر پیوندکاری جائز ہے۔دلیل وہی حدیث ہے جو گزشتہ بحث میں گزر چکی کہ حضرت عبدالرحمان بن طرفہ کے دادا حضرت عرفجہ بن سعد کی جنگِ کلاب میں ناک کٹ گئی' انہوں نے چاندی کی ناک بنوا کر لگوائی' اس میں بدبو پیدا ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سونے کی ناک لگوانے کا حکم فرمایا۔

پیوندکاری کی دوسری صورت بھی علماء کے درمیان متفق علیہ ہے۔مگر۔۔۔اس شرط کے ساتھ کہ جانور حلال ہو اور مذبوح ہو۔دلیل قرآنِ حکیم کی یہ آیت ہے:

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ O (النحل:۵)

اس نے چوپایوں کو بھی پیدا کیا' ان میں تمہارے لئے گرم لباس ہے اور دیگر فوائد ہیں اور (انہیں کا گوشت) تم کھاتے ہو O

فقہاء احناف کی متعدد تصریحات بھی اس (دوسری) صورت کے جواز پر واضح دلیل ہیں۔چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

قال محمد رحمه الله تعالٰی ولا باس بالتداوی بالعظم اذا کان عظم شاة او بقرة او بعیر او فرس او غیره من الدواب الاعظم الخنزیر والادمی فانه یکره التداوی بهما. (فتاویٰ عالمگیری ج۵ ص ۳۵۴)

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہڈی کے ذریعے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ ہڈی بکری' گائے' اونٹ' گھوڑے یا کسی اور جانور کی ہو' سوائے خنزیر اور آدمی کی ہڈی کے' کہ ان کے ذریعے علاج کرنا مکروہ ہے۔

پیوندکاری کی تیسری صورت علماء کے مابین مختلف فیہ ہے' اور بحث کا نقطۂ ارتکاز بھی یہی تیسری صورت ہے۔

## شارح صحیح مسلم کا موقف

شارح کا موقف اس بارے میں یہ ہے کہ انسانی اعضاء سے پیوندکاری قطعاً ناجائز ہے' خواہ جس کے اعضاء لئے جارہے ہیں وہ زندہ ہو یا مردہ اور جس کے لئے عضو لیا جارہا ہے وہ حالتِ اضطرار میں ہو یا حالتِ اختیار میں۔

## دیگر علماء کا موقف

بعض دیگر علماء کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ (پہلی دو صورتوں کی طرح) پیوندکاری کی تیسری صورت بھی جائز اور درست ہے (بشرطیکہ ذکر کردہ تینوں شرائط پائی جائیں)۔

## فریقین کے دلائل اور ان کا تجزیہ

فریقین میں سے ہر ایک کے اپنے موقف پر دلائل اور براہین ہیں' جن کا جائزہ لینے کے لئے ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب کا رسالہ ''جدید طبی مسائل کا شرعی حل'' اور شیخ خالد سیف اللہ رحمانی کی ''جدید فقہی مسائل'' بھی میرے پیش نظر ہیں۔ جن کا تعلق مجوزین سے ہے۔

مجوزین نے اپنے موقف پر اولاً چند فقہی اصول سے استدلال کیا ہے اور ان کی روشنی میں اپنے موقف کو ثابت کیا ہے۔ وہ اصول یہ ہیں:

(۱) ضرورتیں ممنوعات کو مباح کردیتی ہیں۔

(۲) آدمی کو جب دو برائیاں درپیش ہوں تو اس برائی کو اختیار کرو جو نقصان میں کم ہو۔

(۳) بڑے فائدے کے حصول کے لئے چھوٹے فائدے کو ترک کردیا جائے۔

(۴) کسی چیز میں نفع اور نقصان دونوں کے پہلو موجود ہوں اور نفع زیادہ ہو' نقصان کم ہو تو نفع کو اختیار کیا جائے۔

ان چار اصولوں کی روشنی میں موقف کا اثبات یوں ہے کہ:

اولاً: ضرورت کی وجہ سے ممنوع کام مباح ہوجاتا ہے۔

ثانیاً: پیوندکاری کی زیر بحث صورت میں دو فائدے ہیں: کسی کی جان کو بچانا' اور تکریم انسانیت۔ ان دونوں میں جو بڑا فائدہ ہے اس کو اختیار کیا جائے گا یعنی ''مریض کی جان کو بچانا''۔

ثالثاً: پیوندکاری کی اس صورت میں دو برائیاں ہیں: ۱۔ ایک مریض کی ہلاکت۔ ۲۔ دوسرا انسان کی حرمت وعزت کی پامالی۔ ان میں جو برائی ہلکی ہے (یعنی حرمتِ انسانیت کی پامالی) اس کو اختیار کرلیا جائے گا لیکن کسی مریض کی جان کو ضائع ہونے نہیں دیا جائے گا۔

رابعاً: پیوندکاری کی اس صورت میں دو پہلو ہیں۔ ایک نفع کا' دوسرا ضرر کا۔ نفع کا پہلو یہ ہے کہ کسی مریض کی جان کو بچایا جائے اور ضرر کا پہلو ''انسانی تکریم کی پامالی'' ہے۔ ان دونوں کے مجتمع ہونے کی صورت میں (اصول مذکور کے مطابق) نفع کے پہلو کو اختیار کیا جائے گا۔ یعنی مریض کی جان کو بچایا جائے گا۔

مجوزین نے اصولِ مذکورہ سے استدلال کے بعد مزید جن دلائل کو پیش کیا ہے وہ سب' اصولِ مذکورہ ہی کی تائید میں ہیں۔۔۔۔

مثلاً اس بات کی تائید وتصدیق کہ:

''انسان کی تکریم اور عزت کے مقابلے میں کسی کی جان کو بچانا زیادہ اہم اور قابلِ لحاظ ہے''۔
اس سلسلے میں درج ذیل دلائل دیئے گئے ہیں:

(۱): فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حاملہ عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو' جو حرکت کر رہا ہو تو اگر غالب گمان یہ ہو کہ بچہ زندہ ہے تو اس حاملہ کے پیٹ کو چاک کر کے بچہ کو نکالا جائے گا۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار ج ۳ ص ۱۳۶)

(۲): جس شخص کو نکسیر ہو اور خون بند نہ ہوتا ہو' وہ اگر اپنے خون سے اپنی پیشانی پر قرآن کا کوئی حصہ لکھنا چاہے تو یہ جائز ہے۔ بعض فقہاء نے یہاں تک فرمایا کہ اگر پیشاب سے شفاء ہوتی ہے تو اس سے لکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(شامی ج ۱ ص ۳۲۵ (جدید) ج ۱ ص ۱۹۳ (قدیم))

(۳): اگر کسی شخص نے کسی کا موتی نگل لیا اور پھر وہ مرگیا تو اولیٰ یہ ہے کہ موتی نکالنے کے لئے اس کا پیٹ چاک کیا جائے گا۔

(البحر الرائق ج ۸ ص ۲۰۵)

ان کے علاوہ کچھ اور عمومی دلائل بھی ہیں (قرآن وسنت سے)۔ جن میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے' حاجتیں پوری کرنے اور مدد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

اب ذیل میں شارح کے دلائل کا تجزیہ اور تفصیل ملاحظہ ہو:
شارح نے اپنے موقف کی بنیاد قرآنِ حکیم کی روشنی میں اس امر کو بنایا ہے کہ انسان (علی الاطلاق) مکرم' معزز اور محترم ہے۔
لقولہ تعالیٰ:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ. (الاسراء:۷۰) اور بے شک ہم نے بہت عزت بخشی اولادِ آدم کو۔

نیز انسان اپنے جسم کا مالک نہیں ہے۔ لقولہ تعالیٰ:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ O (البقرۃ:۱۵۶) بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں O

دوسرے مقام پر فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ. (التوبۃ:۱۱۱) بیشک اللہ نے مومنین سے جنت کے بدلے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے۔



لہٰذا کسی شخص کا اپنے اعضاء کو کسی مریض کے لئے دینا (خواہ وہ مریض حالتِ اضطرار میں ہو) تکریم انسانیت کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ غیر کی ملک میں تصرف کرنا ہے' جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ متعدد فقہاء نے اپنی کتب میں انسانی اعضاء سے نفع حاصل کرنے کو صرف اسی بنیاد پر ناجائز کہا ہے کہ انسان قابلِ تکریم اور قابلِ احترام ہے۔

شارح نے اپنے اس دعویٰ کے اثبات میں فقہ کی درج ذیل سات مستند کتب سے عربی عبارات پیش کی ہیں:
شرح سیر کبیر' فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الہندیہ' فتاویٰ بزازیہ علی ہامش الہندیہ' فتاویٰ ہندیہ' ردالمحتار' بدائع الصنائع اور کتاب الام للامام الشافعی۔

اس کے بعد شارح نے مضبوط دلائل سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ حالتِ اضطرار میں بھی زندہ اور مردہ انسان کے اعضاء سے علاج حرام ہے۔ اس سلسلے میں بھی فقہ کی سات معتمد کتب کے حوالہ نقل کئے ہیں: شرح المہذب' المغنی لابن قدامہ' الشرح الکبیر' حاشیہ

الدسوقی علی الشرح الکبیر' حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر' فتاویٰ قاضی خان' فتاویٰ بزازیہ اور فتاویٰ عالمگیری۔

## مردہ انسان کے اعضاء سے پیوند کاری کے ناجائز ہونے پر ایک شبہ کا ازالہ

ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مردہ انسان کے اعضاء سے پیوند کاری کیوں ناجائز ہے؟ حالانکہ وہ تو مر چکا' اس کے لئے اس کے اعضاء اب کس کام کے؟

اس الجھن اور وہم کو بھی شارح نے بہت تفصیلی دلائل کے ساتھ دور کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مردہ انسان بھی قابل احترام اور قابلِ تکریم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**کسر عظام المیت ککسرھا حیا.** مردہ آدمی کی ہڈیوں کو توڑنا' زندہ آدمی کی ہڈیوں کو توڑنے کی مانند ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۴۴)

نیز فقہاء کرام کی تصریحات اس پر شاہد ہیں کہ کوئی زندہ شخص حالتِ اضطرار میں بھی مردہ انسان کے اعضاء کو نہیں کھا سکتا۔

شارح کی اس تمام تر بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ پیوند کاری کے لئے نہ زندہ انسان کے اعضاء لئے جا سکتے ہیں' نہ مردہ انسان کے' حالت اضطرار ہو یا حالتِ اختیار۔ بہر صورت انسانی اعضاء سے پیوند کاری قطعاً جائز نہیں ہے۔

شارح نے بحث کے اختتام پر مجوزین کے دلائل کے جوابات بھی دیئے ہیں۔ مجوزین نے جن چار فقہی اصول سے استدلال کیا ہے' شارح نے بہت سلیس انداز میں ان کے جوابات بھی دیئے ہیں اور ان اصول کا صحیح محمل اور صحیح مفہوم بیان کیا ہے۔ شارح کی عبارت ملاحظہ ہو:

''یہ جو کہا گیا ہے کہ ضرورت سے ممنوع چیز مباح ہو جاتی ہے' اس سے پیوند کاری کا جواز لازم نہیں آتا کیونکہ جو شخص اعضاء کٹوا رہا ہے اسے کوئی ضرورت ہے نہ اضطرار' تو کس بناء پر ایک ممنوع چیز اس کے لئے مباح ہوگی۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ دو برائیوں میں سے کم برائی کو اختیار کر لینا چاہیے۔ گذارش ہے کہ اعضاء کو کٹوانا تو برائی ہے لیکن کسی ضرورت مند کو یہ اعضاء کاٹ کر نہ دینا سرے سے کوئی برائی ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا کسی انسان کو مکلف نہیں کیا گیا کہ وہ ضرورت مندوں میں اپنے اعضاء تقسیم کرے' بلکہ اعضاء کاٹ کر دینے سے روکا گیا ہے۔

تیسرا قاعدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ بڑے فائدے کی خاطر چھوٹے فائدہ کو چھوڑ دینا چاہیے۔ لیکن یہاں اپنے اعضاء کو کٹوا دینا یا ان کی وصیت کرنا چھوٹا فائدہ نہیں' بھاری نقصان ہے۔

چوتھا قاعدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب ایک چیز میں نفع اور ضرر کے دو پہلو ہوں اور ضرر کم اور نفع زیادہ ہو تو نفع کو اختیار کر لینا چاہیے۔ اس قاعدہ کا اطلاق بھی یہاں صحیح نہیں ہے' کیونکہ اس قاعدہ کے مطابق اول تو نفع اور ضرر ایک شخص کے لحاظ سے ہے اور جس معاملہ میں ہم گفتگو کر رہے ہیں' وہاں دو الگ الگ شخص ہیں۔ ثانیاً یہاں اعضاء کٹوانے میں اس شخص کو نفع بالکل نہیں ہے' سراسر نقصان ہے''۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۶۶)

## اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق راقم کی جانب سے کچھ ضروری وضاحتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے راقم الحروف' اس سال شارح صحیح مسلم کے پاس درسِ حدیث میں متعلم ہے۔ اور اسی دوران زیر نظر رسالہ قلمبند کر رہا ہے۔ مختلف عنوانات کے تحت گفتگو کرتے ہوئے جب میں زیر بحث عنوان ''اعضاء کی پیوند کاری'' پر پہنچا تو مجھے علم ہوا کہ شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ پر اپنی شرح میں جو بحث فرمائی ہے' اس کے رد میں ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر صاحب نے ایک رسالہ لکھا

ہے میں نے وہ رسالہ حاصل کیا اور اس کا مطالعہ کیا' مطالعہ کے دوران بعض دلائل میرے اپنے گمان کے مطابق مجھے قوی لگے' جس کی وجہ سے زیر بحث مسئلہ میں شارح کے موقف اور تحقیق کے حوالہ سے میرے دل میں کچھ خدشات اور شبہات پیدا ہوئے۔ میں وہ تمام شبہات اور ڈاکٹر صاحب کے دلائل کو لے کر شارح کے پاس پہنچ گیا' جن کے آپ نے مجھے اطمینان بخش مگر اختصار کے ساتھ جوابات مرحمت فرمائے۔

میں نے شارح سے سوال کیا کہ آپ نے ڈاکٹر صاحب کے رسالہ کا جواب کیوں نہیں لکھا؟ تو فرمایا کہ ''تفسیر کا کام کسی اور طرف متوجہ ہونے کی اجازت نہیں دیتا''۔ پھر میں نے عرض کی کہ تفسیر ہی میں کسی آیت مبارکہ کے تحت ڈاکٹر صاحب کے دلائل کے جوابات لکھ دیئے جائیں' تا کہ حق بات' سب پر واضح ہو جائے؟ تو آپ نے جوابات لکھنے کی حامی بھر لی۔ حسن اتفاق سے کچھ ہی روز کے بعد تفسیر کرتے ہوئے یہ آیت زیر بحث آ گئی:

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ. (الروم:۳۰)

اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا' اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے کو تبدیل نہ کرنا۔

اس آیت کے ماتحت تفسیر کرتے ہوئے ''اعضاء کی پیوند کاری'' پر بھی آپ نے تحقیق شروع فرمائی' متعدد حوالہ جات نکالے' دلائل و براہین جمع کیے' حتیٰ کہ گردوں سے متعلق جدید تحقیقات بھی ''کڈنی سینٹر'' سے منگوائیں اور یوں کچھ ہی روز کے بعد آپ نے مسودہ کے ۲۷ صفحات تحریر فرما دیئے۔ سب سے پہلے آپ نے مجھے وہ تحقیق' پڑھنے کے لیے مرحمت فرمائی۔ فقیر نے اس کا مطالعہ کیا تو بحمدہٖ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے دلائل اور اپنے ہر ہر خدشہ اور شبہ کا تفصیلی' تحقیقی اور مدلل جواب پایا۔ مطالعہ کرنے کے بعد میں نے شارح کے سامنے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں' زیر بحث عنوان کی مناسبت سے آپ کی اس تازہ ترین تحقیق کے کچھ اقتباسات اپنے رسالہ میں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے فقیر کو اس کی اجازت مرحمت فرما دی' فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

اب میں' ذیل میں ان اقتباسات کو قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں' تا کہ اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق شارح کا جو موقف اور دلائل گذشتہ سطور پر پیش کیے گئے ہیں' ان کی قوت اور حقیقت واضح ہو جائے:

## صاحبزادہ صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر مردہ عورت کے پیٹ سے بچہ نکالنے اور اضطرار سے استدلال

شارح صحیح مسلم نے مجوزین کی دلیل ''اضطرار'' کا رد کرتے ہوئے اپنی شرح میں لکھا تھا کہ:

باقی یہ جو کہا گیا ہے کہ ضرورت سے ممنوع چیز مباح ہو جاتی ہے اس سے پیوند کاری کا جواز لازم نہیں آتا کیونکہ جو شخص اعضاء کٹوا رہا ہے اسے کوئی ضرورت ہے نہ اضطرار' تو کس بناء پر ایک ممنوع چیز اس کے لئے مباح ہوگی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۲۶)

ان کا جواب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے اپنے رسالہ میں یہ دیا ہے کہ جس کو گردہ کی ضرورت ہے وہ مضطر اور حاجت مند ہے' اسی کے اضطرار کی وجہ سے دوسرے کا عضو لینا اس کو جائز ہو گیا' جو شخص عضو دے رہا ہے' اس کے لئے علیحدہ کسی دوسرے اضطرار کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں صاحبزادہ صاحب نے فقہ کا یہ جزئیہ بھی پیش کیا ہے کہ کوئی حاملہ فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو ماں کا پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال لینا جائز ہے۔ اس جزئیہ کو پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اب یہاں اضطرار کی حالت بچہ کی ہے نہ کہ ماں کی' ضرورت بچہ کو ہے نہ کہ ماں کو' لیکن چونکہ بچہ کی ضرورت ماں کے ساتھ متعلق ہے لہٰذا ماں کا پیٹ چاک کرنا اس کی لاش کی بے حرمتی جو کہ اشد حرام فعل تھا وہ جائز ہو گیا حالانکہ ماں حالت اضطرار میں نہیں بلکہ وہ تو مردہ ہے جہاں اضطرار اور عدم اضطرار کی بحث ہی نہیں کی جا سکتی تو ضرورت اور اضطرار ماں کو نہیں بلکہ صرف بچہ کو ہے اور اس کی وجہ

سے پیٹ چاک ماں کا کیا جا رہا ہے" یعنی ضرورت یہاں ہے اور حرمت وہاں ختم ہو رہی ہے" اب میں معترضین سے کہتا ہوں جو جانبین میں اضطرار لازمی قرار دیتے ہیں وہ پہلے ماں میں اضطرار ثابت کریں پھر اس کے پیٹ کو چاک کرنے کی اجازت دیں حالانکہ اس کے تو وہ بھی قائل نہیں۔۔۔! لہٰذا یہاں بھی ان کو عضو دینے والے کے اضطرار پر اصرار نہیں کرنا چاہیے جو آدمی بیمار ہے وہ مضطر ہے اور ضرورت مند ہے اور اس کی ضرورت جس دوسرے شخص کے ساتھ متعلق ہے اس کا عضو لینا اور اس کو اپنا عضو کاٹ کر اسے دینا جائز ہو جائے گا اس جاں بلب مریض کی ضرورت اور اضطرار کی وجہ سے دینے والے کی حرمت ختم ہو جائے گی جس طرح بچہ کی ضرورت اور اضطرار کی وجہ سے اس کی ماں کی لاش کی حرمت ختم ہو گئی تھی۔ (جدید طبی مسائل کا شرعی حل ۲۶،۲۷)

## شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر محققانہ رد

شارح صحیح مسلم، صاحبزادہ صاحب کی اس تقریر پر مفصل اور تحقیقی رد کرتے ہوئے تبیان القرآن میں لکھتے ہیں:

فقہاء کرام کا یہ جزئیہ دراصل پوسٹ مارٹم کی اصل ہے کہ جس طرح کسی ضرورت کی بناء پر زندہ کے جسم کی سرجری اور اس کا آپریشن کرنا جائز ہے، اسی طرح ضرورت کی بناء پر مردہ کے جسم کی سرجری اور اس کا آپریشن کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو اور حرکت کر رہا ہو تو اس مردہ عورت کا پیٹ چاک کر کے اس زندہ بچے کو نکال لیا جائے گا، لیکن فقہاء کرام کا یہ جزئیہ انسانی اعضاء کے ساتھ پیوندکاری کی اساس اور اصل نہیں بن سکتا اور اس کی حسب ذیل وجوہ ہیں:

(۱) مردہ حاملہ کے پیٹ سے زندہ بچہ کو جو نکالا جاتا ہے، اس میں صرف سرجری کا عمل کیا جاتا ہے، بچہ نکالنے کے بعد عورت کے پیٹ کو سی دیا جاتا ہے، اس عمل سے عورت کی جسمانی ساخت اور اس کی صورت میں کوئی تغیر اور تبدیلی نہیں ہوتی، اس کے کسی عضو کو کاٹ کا نکالا نہیں جاتا، نہ اس کے کسی جزء کو دوسرے جسم کے ساتھ پیوند کیا جاتا ہے، اس کے برخلاف انسانی اعضاء کی پیوندکاری کے عمل میں، ایک شخص اپنے جسم سے گردہ کٹوا کر یا آنکھیں نکلوا کر اللہ کی تخلیق میں تغیر اور تبدیلی کرتا ہے اور یہ شیطان کے حکم پر عمل ہے اور دوسرے شخص کے جسم میں پیوند کرنے کے لئے دیتا ہے اور انسان کے اجزاء کے ساتھ پیوندکاری پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے، مردہ حاملہ کے پیٹ کو چاک کرنے کی طرح یہ صرف سرجری کا عمل نہیں ہے۔

(۲) حاملہ مردہ عورت اور اس کے پیٹ میں جو زندہ بچہ ہے، یہ دو الگ الگ شخص نہیں ہیں، اول تو اس لئے کہ کسی شخص کی اولاد اس کے اجزاء کے بہ منزلہ ہے اور خصوصاً اس صورت میں تو وہ بچہ صورۃً اور حساً بھی اس حاملہ عورت کا جزء ہے اور سرجری کا یہ عمل ایک ہی شخص میں ہو رہا ہے، اور اعضاء کی پیوندکاری کی صورت میں اپنا گردہ کٹوا کر دینے والا اور اس گردہ کو اپنے جسم میں لگوانے والا حقیقۃً، صورۃً اور حساً دو الگ الگ اور مغائر شخص ہیں۔

(۳) سرجری کے عمل سے اس بچہ کی زندگی کا حصول یقینی ہے، جبکہ پیوندکاری کے ذریعہ مریض کی صحت کا حصول یقینی نہیں ہے۔

(۴) مردہ عورت اب احکام شرعیہ کی مکلفہ نہیں ہے، اس کے پیٹ کو چاک کئے جانے پر اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی اور جو شخص اپنا گردہ کٹوا رہا ہے، اس سے بہرحال آخرت میں باز پرس ہوگی کہ اس نے اللہ کی تخلیق کو کیوں تبدیل کیا اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں شیطان کی کیوں اطاعت کی اور انسان کے اجزاء کے ساتھ پیوندکاری پر لعنت ہونے کے باوجود پیوندکاری کیوں کروائی!

(۵) جس طرح اس عورت کے بدن کی اصلاح اور منفعت کے لئے اس کی زندگی میں اس عورت کی سرجری اور اس کا آپریشن جائز تھا، اسی طرح اس کی موت کے بعد اس کی منفعت کے لئے اس کے پیٹ کی سرجری کر کے اس بچہ کو زندہ نکال لینا جائز ہے اور

بچہ کو زندہ نکال لینے میں اس عورت کی منفعت ظاہر ہے' کیونکہ اغلب یہ ہے کہ وہ بچہ بڑا ہو کر نیک کام کرے گا اور اپنی ماں کے لئے دعا کرے گا تو اس سے آخرت میں ماں کو ثواب پہنچے گا' اس کے برخلاف جو شخص پیوند کاری کے لئے اپنا گردہ کٹوا رہا ہے یا آنکھیں نکلوا رہا ہے اس کو اس عمل سے کوئی منفعت نہیں ہوگی۔ بلکہ دنیا اور آخرت میں اس کو نقصان ہوگا' آخرت میں اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب اور لعنت کا مستحق ہے اور دنیا میں اس لئے کہ جب اس کے جسم میں دو گردے ہیں تو اگر کسی حادثہ یا مرض کی وجہ سے اس کا ایک گردہ فیل ہو جائے تو دوسرے گردے سے اس کا جسمانی نظام کام کرتا رہے گا' اور جب اس نے ایک گردہ نکلوا دیا اور بالفرض کسی مرض یا حادثہ کی وجہ سے وہ گردہ فیل ہو گیا تو اس کو ساری عمر ڈائی لیسز پر گزارہ کرنا پڑے گا اور یہ پیش گوئی کرنا کہ اس کا گردہ کبھی خراب نہیں ہوگا' غیب کا دعویٰ کرنا ہے' خلاصہ یہ ہے کہ حاملہ عورت کا پیٹ چاک کر کے اس کے زندہ بچے کو نکالنے میں اس کی سراسر منفعت ہے اور پیوند کاری کے لئے گردہ کٹوانے والا ''خسر الدنیا و الاخرۃ'' کا مصداق ہے۔

(۶) ہم کہتے ہیں کہ مردہ حاملہ عورت کے پیٹ کو چاک کر کے اس کے پیٹ سے زندہ بچہ کو نکالنا علی التعیین فرض ہے' کیونکہ اگر زندہ بچے کو نکالے بغیر اس عورت کو یونہی بچے سمیت دفن کر دیا جائے تو اس بچہ کو زندہ در گور کرنا لازم آئے گا' اور بچہ کو زندہ در گور کرنا حرام ہے اور حرام کو ترک کرنا فرض ہے تو مردہ عورت کے پیٹ سے زندہ بچے کو نکالنا فرض ہوا' اور پیوند کاری کے مجوزین کے نزدیک بھی کسی شخص پر گردہ کٹوانا علی التعیین فرض نہیں ہے۔

(۷) مردہ حاملہ عورت کے پیٹ سے اگر زندہ بچہ کو نہ نکالا جائے' یونہی دفن کر دیا جائے تو بچہ مر جائے گا' لہٰذا یہاں اضطرار ہے' لیکن جو شخص نابینا ہے اگر اس کے لئے آنکھوں کا عطیہ نہ کیا جائے تو وہ مر نہیں جائے گا' زندہ ہی رہے گا' اسی طرح جس کے دونوں گردے فیل ہو چکے ہیں' وہ اس سے مر نہیں جائے گا' زندہ ہی رہے گا' بس ہر ہفتہ ڈائی لیسز کرانا پڑے گا' لہٰذا یہ اضطرار نہیں ہے اور اس فقہی جزئیہ کی مثل نہیں ہے اور اعضاء کی پیوند کاری کے لئے اساس' اصل اور مقیس علیہ نہیں بن سکتا۔ خود مؤلف (صاحبزادہ صاحب) نے پیوند کاری کے لئے اس بے تابی اور بے قراری کے باوجود اپنے استاذ محترم کو گردہ نہیں دیا اور وہ اس کتاب (جدید طبی مسائل) کی اشاعت کے بعد بھی چار سال تک زندہ رہے اور ہر ہفتہ ڈائی لیسز کرا کر ٹھیک ٹھاک زندہ رہے اور یہاں ہم سے ملنے آئے۔ ہم نے جس طرح اس فقہی جزئیہ اور پیوند کاری میں سات وجوہ سے فرق بیان کئے ہیں شاید کسی اور جگہ یہ نہ مل سکیں وللہ الحمد۔ (مسودہ تبیان القرآن ج ۹ ص ۱۲۶' ۱۲۵)

## صاحبزادہ صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر احیاء نفس سے استدلال

ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے پیوند کاری کے جواز پر درج ذیل آیتِ مبارکہ سے بھی استدلال کیا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا. (المائدہ: ۳۲)

جس نے بغیر جان کے بدلے کسی جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو بچایا' اس نے گویا سب لوگوں کو بچا لیا۔

قرآن حکیم کی اس آیتِ مبارکہ سے اپنے موقف پر استدلال کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ذرا غور فرمایئے کہ اسلام اور قرآن کی نظر میں ایک انسانی جان کی کس قدر اہمیت اور قدر و قیمت ہے کہ ایک جان کا بچانا پوری انسانیت کا بچانا' ایک کو زندگی بخشنا پوری نوع انسانی کو زندگی بخشنا اور ایک کو جلانا پوری نسل انسانیت کو جلانا شمار کیا جا رہا ہے اور ایک کو

نہ بچا کر ہلاک کرنا پوری انسانیت کو ہلاک کرنا شمار کیا جارہا ہے' اصل میں بتانا یہ مقصد ہے کہ انسانی جان بڑی قیمتی چیز ہے اگر تم کسی انسانی جان کو بچانے کی قدرت رکھتے ہو تو اس اہم معاملہ میں ہرگز تساہل نہ کرنا اس کی زندگی بچانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھنا اس کو ہر چیز پر فوقیت دینا یہ تمام فرضوں میں سب سے اہم فرض ہے۔

اس واضح آیہ مبارکہ کے باوجود جو مفتیان کرام یہ فرماتے ہیں کہ نہیں۔۔۔! جو شخص مرتا ہے تو اس کو مرنے دو لیکن گردہ لگا کر اس کو نہ بچاؤ اس کو زندگی نہ بخشو وہ نہ صرف یہ کہ اس آیہ مبارکہ کا صریح انکار کر رہے ہیں بلکہ اس آیہ میں ارشاد رب العزت کے بموجب وہ ساری انسانیت کے قاتل ہیں!(جدید طبی مسائل کا شرعی حل ص ۳۳'۳۲)

## شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر رد

احیاء نفس سے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے ذکر کردہ استدلال کا رد کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:

اولاً جس شخص کے دونوں گردے فیل ہو گئے ہوں' وہ اس مرض سے فوراً مر نہیں جاتا بلکہ اپنی حیات طبعی پوری کرتا ہے اور ڈائی لیسز کے ذریعہ زندگی گزارتا ہے' اس لئے پیوند کاری سے منع کرنے والوں کو ساری انسانیت کا قاتل اور اس آیت کا منکر قرار دینا درست نہیں ہے۔

صاحبزادہ صاحب نے آیتِ مذکورہ "من قتل نفسا بغیر نفس الخ" کے ضمن میں تفسیر ابن کثیر کے حوالہ سے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ کا یہ قول بھی پیش کیا ہے کہ:

**من احیاھا ای انجاھا من غرق او حرق او ھلکۃ.** (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۸۰)

"من احیاھا" کا معنی ہے کہ کسی آدمی نے کسی کو ڈوبنے یا جلنے سے یا کسی بھی قسم کی ہلاکت سے بچالیا تو گویا اس نے ساری انسانیت کو بچالیا۔

حضرت مجاہد کے اس قول سے صاحبزادہ صاحب کے استدلال کا رد کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:

ثانیاً حضرت مجاہد نے احیاء نفس کا معنی بیان کیا ہے: کسی شخص کو ڈوبنے سے یا جلنے یا ہلاک ہونے سے بچانا' اور ظاہر ہے ڈوبنے سے بچانا اس شخص کے حق میں مستحب اور مستحسن ہے جس کو تیرنا آتا ہو اور جس کو تیرنا نہ آتا ہو وہ کسی ڈوبنے والے کو بچانے کے لئے دریا یا سمندر میں کود پڑے تو وہ خود ہی ڈوب کر ہلاک ہو جائے گا اور اس کا یہ فعل بجائے خود ناجائز اور حرام ہوگا' اسی طرح کسی بھی مرتے ہوئے شخص کو موت سے بچانا اس وقت مستحسن ہے جب اس میں' اس کو کسی ضرر کا خطرہ نہ ہو' اور جو شخص اپنا گردہ کٹوا کر دوسرے کو دے دے گا' وہ خود اس ضرر کے خطرہ میں مبتلا ہوگا کہ ہوسکتا ہے کسی وقت اس کا باقی ماندہ گردہ ناکارہ ہو جائے۔

مزید رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ثالثاً جواب یہ ہے کہ کسی کی جان بچانے کی کوشش کرنا اس وقت درست ہے جب یہ کوشش کسی حرام قطعی پر موقوف نہ ہو اور اپنا گردہ کٹوانا' اللہ کی تخلیق کو متغیر کرنا اور شیطان کی اطاعت کرنا ہے' اور انسان کے اجزاء کے ساتھ کسی انسان کی پیوند کاری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے تو یہ لعنتی بننے کی کوشش کرنا ہے اور یہ فعل حرام قطعی ہے۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ جس شخص کے دونوں گردے فیل ہو گئے' اس کا اس بیماری سے فوراً مر جانا یقینی اور قطعی نہیں ہے' وہ ڈائی لیسز کے ذریعہ عرصہ دراز تک زندہ رہتا ہے' خود مؤلف (صاحبزادہ صاحب) کے استاذ گرامی مولانا عبد الرزاق صاحب رحمہ اللہ جو اس عارضہ میں مبتلا تھے' جن کو گردہ دینے کی ترغیب میں یہ رسالہ (جدید طبی مسائل کا شرعی حل) لکھا گیا' ان کو علاج کے لئے حیدرآباد سے

کراچی لایا گیا' وہ ابتداء میں ایک ہفتہ میں دو بار ڈائی لیسز کراتے تھے' پھر کبھی مہینہ میں چار بار' کبھی دو بار ڈائی لیسز کراتے تھے' چھ ماہ بعد انہوں نے تقریر اور درس وغیرہ شروع کر دیا تھا' اور ہر ماہ کی آخری جمعرات کو تقریر کرتے تھے اور شہر میں خطابات کے لئے جاتے تھے' ایک سال بعد وہ حیدر آباد گئے اور تقریر کی دار العلوم نعیمیہ کراچی میں بھی ہم سے ملاقات کے لئے آئے' ان کو یہاں تدریس کی بھی پیش کش کی گئی تھی۔ ۱۴ جون ۱۹۹۹ء / یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۰ھ کو ان کا انتقال ہو گیا' ڈاکٹر صاحب کا یہ رسالہ ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا اور اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ان کے استاذ محترم تقریباً چار سال زندہ رہے اور گردہ دینے کی تمام ترغیب اور زور بیان کے باوجود موصوف نے ان کے لئے اپنے گردے کی قربانی نہیں دی اور گردہ کٹوا کر کسی کو دینے سے منع کرنے والے کو ساری انسانیت کا قاتل قرار دینے کے باوجود خود اپنے فتوے پر عمل نہیں کیا اور ان کے بہ قول تمام فرائض سے اہم' اس فرض کو ترک کر دیا اور صرف ہمیں کو سنے پر اکتفاء کر لیا۔

اس تفصیل سے یہ معلوم ہو گیا کہ دونوں گردوں کا فیل ہو جانا بہر حال ایسا اضطرار نہیں ہے کہ اگر اس کو گردہ نہ دیا جائے تو انسان فوراً مر جائے گا' اس کا مریض اپنی طبعی حیات کو پورا کرتا ہے اور اپنے وقت پر مرتا ہے اور اس کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے نہ وہ مضطر ہے' ڈائی لیسز کے ذریعہ اس کا علاج ہوتا رہتا ہے۔ (مسودہ تبیان القرآن ج ۹ ص ۱۱۶' ۱۱۵)

## صاحبزادہ صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر خون اور پیشاب سے قرآن مجید کو لکھنے سے استدلال

اعضاء کی پیوند کاری کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے صاحبزادہ صاحب نے فقہ کے اس جزئیہ سے بھی استدلال کیا ہے کہ جس شخص کو نکسیر آئے اور خون بند نہ ہوتا ہو تو وہ اپنے خون سے اپنی پیشانی پر قرآن کریم سے کچھ لکھ سکتا ہے اور اگر پیشاب سے لکھنے میں شفاء ہو تو اس سے بھی لکھ سکتا ہے۔ چنانچہ اپنے استدلال کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شریعت اسلامیہ میں ''انسانی جان'' کی قدر و قیمت اور کس قدر اس کو اہمیت حاصل ہے۔۔۔؟ اس کا اندازہ اس سے لگایئے کہ کلام اللہ یعنی قرآن پاک کی عظمت و حرمت عام آدمی کی عظمت و حرمت سے کہیں زیادہ ہے' جس کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ جنبی کو اس کا پڑھنا اور بے وضو آدمی کو اس کا ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں لیکن اگر اس کے مقابلہ میں انسانی جان کے بچانے کی بات آ جائے تو ترجیح انسانی جان کو ہی دی جائے گی' اس سلسلہ میں فقہاء کے بیان کردہ اس مسئلہ کو ملاحظہ فرمایئے۔۔۔

ترجمہ: اور جس کو نکسیر آئے اور خون بند نہ ہوتا ہو تو اگر وہ اپنے خون سے اپنی پیشانی پر قرآن سے کچھ لکھنا چاہے تو ابو بکر کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے' ان سے پوچھا گیا کہ اگر پیشاب سے قرآن کا کچھ حصہ لکھا جائے تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر اس میں اس کی شفاء ہے تو ایسا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

اللہ اکبر۔۔۔! فقہاء نے اس جزئیہ کے ذریعہ بتا دیا کہ دین اسلام میں ایک جان کے بچانے کی بڑی اہمیت ہے اس کے سامنے آدمی کی حرمت تو کیا اگر قرآن جیسی عظیم اللہ کی کتاب کی عظمت و حرمت کو بھی نظر انداز کرنا پڑا تو کر لیں گے لیکن انسانی جان کو ضائع نہیں ہونے دیں گے انسانی جان کو ہر حال میں بچانے کی کوشش کریں گے۔ (جدید طبی مسائل کا شرعی حکم ص ۵۵' ۵۴)

## شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر رد

پیوند کاری کے جواز پر ذکر کردہ فقہی جزئیہ سے صاحبزادہ صاحب کے استدلال کا رد کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:

بعض فقہاء نے یہ جزئیہ انسان کی جان بچانے کے لئے نہیں بلکہ مرض سے شفاء کے متعلق لکھا ہے اور فقیہ ابو بکر کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے اور جن فقہاء نے اس کو نقل کر کے اس پر اعتماد کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے' ہمارے نزدیک قرآن مجید کی عزت اور حرمت بہت زیادہ

ہے۔ مرض سے شفاء کی کیا حیثیت ہے اگر مریض کو سو فیصد یقین ہو کہ اس کی پیشانی پر خون یا پیشاب سے کلام اللہ کی آیات لکھنے سے اس کی جان بچ جائے گی تو اس کا سو بار مرجانا اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب سے قرآن مجید لکھنے کی جسارت کرے اور اس کی توہین کا مرتکب ہو۔ ہمیں یہ پڑھ کر بہت رنج اور افسوس ہوا کہ مؤلف پیوندکاری کو ثابت کرنے کے جوش میں کلام اللہ کی توہین کے جواز تک اتر آئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مؤلف نے یہاں پھر انسان کی جان بچانے اور اس کو ضائع نہ ہونے دینے کو لکھا ہے اور ہم کئی بار واضح کر چکے ہیں کہ گردہ کے مریض کو اگر گردہ نہ دیا جائے تو وہ اس سے فوراً مرتا نہیں ہے۔ (سودہ تبیان القرآن ج ۹ ص ۱۲۹)

واضح رہے کہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے استدلال مذکور میں جس فقہی جزئیہ کو ذکر کیا ہے اس کو علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے ردالمحتار میں صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور شارح نے شرح صحیح مسلم، جلد سادس میں ان سے بھی اختلاف کیا ہے اور اس فقہی جزئیہ کا رد کیا ہے۔ اور وہاں بھی یہی تقریر فرمائی ہے کہ اگر کسی آدمی کو روز روشن سے زیادہ یقین ہو کہ اس عمل سے اس کو شفاء ہو جائے گی، تب بھی اس کا مرجانا اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورۂ فاتحہ لکھنے کی جرأت کرے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۵۵۷)

(اس مسئلہ کی مزید وضاحت "اختلاف رائے" کی بحث میں آگے آرہی ہے)۔

## پیوندکاری کی بحث میں شارح کا حرف آخر

اعضاء کی پیوندکاری سے متعلق صاحبزادہ محمد زبیر صاحب کے اعتراضات اور دلائل کا تفصیلی اور تحقیقی جائزہ لینے کے بعد "حرف آخر" کے طور پر شارح لکھتے ہیں:

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کا یہ رسالہ ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اس کی زبان و بیان کو دیکھ کر اور اس کے دلائل کی ناپختگی کو پڑھ کر اور اس کو غیر اہم سمجھ کر میں نے اس کو نظرانداز کر دیا تھا، نیز میرا طریقہ یہ ہے کہ میں اپنے کام اور مشن کی طرف متوجہ رہتا ہوں اور جو لوگ میرے خلاف لکھتے ہیں، اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔ تاہم بعض احباب نے اصرار کیا کہ آپ اس کا جواب تفسیر تبیان القرآن میں کہیں لکھ دیں تاکہ آنے والی نسلیں انسانی اعضاء کے ساتھ پیوندکاری کو جائز نہ سمجھ لیں اور اس رسالہ کی وجہ سے لوگ گمراہ نہ ہو جائیں، ہر چند کہ اس رسالہ کی اتنی اشاعت اور وقعت نہیں تھی کہ اس کا خطرہ ہوتا اور خود مؤلف پر اپنی تحریر کا اثر نہیں ہوا تھا اور انہوں نے اپنے استاذ محترم مولانا عبدالرزاق صاحب رحمہ اللہ کو اپنا گردہ کٹوا کر نہیں دیا، جب کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت کے بعد چار سال تک زندہ رہے۔ لیکن بہر حال میں نے حق کو واضح سے واضح تر کرنے کے لئے انسانی اعضاء کے ساتھ پیوندکاری کے حرام اور ممنوع ہونے پر مزید دلائل رقم کیے اور مؤلف مذکور کے شبہات کے جوابات لکھے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ہر چند کہ مؤلف کا مرکزی اور بنیادی شبہ صرف ایک ہے کہ جس شخص کے دونوں گردے فیل ہو گئے ہیں اگر اس کو کوئی دوسرا شخص اپنا گردہ کٹوا کر نہ دے تو وہ مر جائے گا لہٰذا اس کی زندگی بچانے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی دوسرا شخص اپنا گردہ کٹوا کر اس کو دے، اور ہم نے واضح کر دیا ہے کہ جس کے دونوں گردے فیل ہو چکے ہوں اس کو فوری موت کا کوئی خطرہ نہیں ہے وہ اپنی عمر طبعی پوری کرتا ہے اور ڈائی لیسز کے ذریعہ علاج کرا کے زندگی گزارتا ہے، دراصل اس ایک بات سے ہی ان کے پورے رسالہ کا رد ہو جاتا ہے اور باقی شبہات کے ازالہ کی ضرورت نہیں رہتی تاہم، ہم نے تبرعاً اور احساناً ان کے تمام شبہات کا ازالہ کر دیا۔ وللہ الحمد۔

(سودہ تبیان القرآن ج ۹ ص ۱۳۰)

## پیوندکاری کی بحث میں راقم کی آخری بات

راقم الحروف نے مسئلہ زیرِ بحث میں مجوزین کے موقف' ان کے دلائل' شارح کا موقف اور شارح کے دلائل اپنی فہم کے مطابق صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیئے ہیں۔

میں نے اولاً' عنوانِ بالا پر مطالعہ کے لیے جب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب کا کتابچہ (بنام" جدید طبی مسائل کا شرعی حل") پڑھا تو میرا دل اس طرف مائل ہوا کہ انسانی اعضاء کی پیوند کاری کو جائز ہونا چاہیے۔ خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب" جدید فقہی مسائل" کے مطالعہ سے دل کا میلان مزید مستحکم ہوا۔ لیکن۔۔۔۔۔ بعد میں جب شارح کی بحث اور دلائل کا بہت غور وخوض کے ساتھ ایک سے زائد بار مطالعہ کیا اور مطالعہ کرنے کے بعد فریقین کے دلائل کا تجزیہ کیا تو دل اس طرف مائل ہو گیا کہ انسانی اعضاء کی پیوند کاری جائز نہیں ہے۔ موقف اور میلانِ قلب کے اس تغیر وتبدل میں جس چیز کا سب سے زیادہ دخل ہے وہ شارح کے مفصل' مرتب' منظم اور غیر مؤول دلائل ہیں۔ شارح کے دلائل پڑھنے کے بعد اندازہ ہوا کہ رسالہ" طبی مسائل کا شرعی حل" میں بحث وتحقیق کا غالب حصہ جذبات سے مغلوب ہے۔ جگہ جگہ مختلف دلائل ذکر کرنے کے بعد ان پر جذباتی انداز میں تقریر کی گئی ہے' نیز بیشتر مقامات پر موقف کے اثبات میں عمومی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے برعکس شارح کی پوری بحث میں از اول تا آخر سنجیدگی نمایاں ہے اور دلائل بھی وہ ہیں جو خاص زیر بحث موضوع سے متعلق ہیں۔

بہر حال آخر میں یہ بات بھی ضرور عرض کروں گا کہ انسانی اعضاء سے پیوند کاری کے متعلق' گو کہ دلائل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کو ناجائز قرار دیا جائے' تاہم فی زمانہ پاکستان ہی نہیں' پوری دنیا میں اس پر جو عمل اور رجحان پایا جاتا ہے' وہ اس مسئلہ پر مزید بحث وتحقیق اور غور وفکر کا متقاضی ہے۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

## (۳) ٹیسٹ ٹیوب بے بی (TEST TUBE BABY)

ثبوتِ نسب کے باب میں دور حاضر کا یہ بھی ایک جدید اور توجہ طلب مسئلہ ہے۔ اور دیگر مسائلِ جدیدہ کی طرح اس میں بھی علماء کی آراء مختلف ہیں۔ بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل مطلقاً ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ عمل' ولادت اور پیدائش کے فطری طریقہ کے خلاف ہے۔ فطری طریقہ جو قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر بیان کیا گیا وہ یہ ہے کہ:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا. (المومنون: ۱۲۔ ۱۴)

بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا○ پھر اسے ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پانی کی بوند بنایا○ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کا لوتھڑا بنایا' پھر اس لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنایا' پھر گوشت کی بوٹی کی ہڈیاں' پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔

## شارح کا موقف اور تحقیق

شارح صحیح مسلم نے اپنی شرح کی تیسری جلد میں" باب الولد للفراش و توقی الشبھات" کے تحت اس مسئلہ پر تقریباً ۱۳ صفحات پر بحث کی ہے اور مفصل تحقیق کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کو مطلقاً ناجائز کہنا درست نہیں ہے' بلکہ اس کی کچھ صورتیں ہیں' جن میں سے بعض جواز کی ہیں اور بعض عدم جواز کی۔

## دو اہم خوبیاں

(۱) شارح کی اس تحقیق کی واضح خوبی یہ ہے کہ یہ انتہائی مفصل اور ہمہ جہت ہونے کے ساتھ بہت ہی مربوط اور مرتب تحقیق

ہے۔اس کا اندازہ بحث کے اندر قائم کئے گئے مختلف عنوانات سے لگایا جاسکتا ہے۔ملاحظہ فرمائیے:

(۱) ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی تحقیق

(۲) مرد کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۳) عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۴) ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا شرعی حکم۔

(۵) کیا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل فطرۃ اللہ اور خلق اللہ کے خلاف ہے؟

(۶) الجواب۔

(۷) فقہائے اہلسنت کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقۂ تولید کا جواز۔

(۸) اہل تشیع کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقۂ تولید کا جواز۔

(۲) دوسری اہم اور واضح خوبی، تحقیق کی یہ ہے کہ شارح نے زیر بحث مسئلہ کے جواز اور عدم جواز کی تمام صورتوں کو علیحدہ علیحدہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔جواز کی چار صورتیں بیان کی ہیں اور عدم جواز کی پانچ۔اور جس انداز سے آپ نے مسئلہ کی مکمل تفصیل بیان کی ہے، وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

## شارح کا ٹیسٹ ٹیوب بے بی جیسے جدید مسئلہ کی اصل کا کتب فقہ سے استخراج

زیر بحث مسئلہ کی تحقیق میں سب سے زیادہ حیرت انگیز اور تعجب خیز بات یہ ہے کہ جن صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل جائز ہے، شارح نے فقہ کی مستند اور معتمد کتب سے ان کی اصل بھی نکال کر بیان کر دی ہے۔چنانچہ جواز کی صورتیں بیان کرنے کے بعد خود شارح لکھتے ہیں:

''فقہائے اسلام نے اس کو جائز قرار دیا ہے کہ بغیر مجامعت کے مرد کے پانی کو عورت کی اندام نہانی میں پہنچا دیا جائے، جس سے عورت حاملہ ہو جائے، یہ عمل اگرچہ نادر ہے لیکن اس سے نسب ثابت ہو جائے گا اور یہ بعینہٖ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا جزئیہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے فقہاء پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، انہوں نے اب سے کئی سو برس پہلے ایسے اصول اور قواعد بیان کر دیئے، جس سے کئی سو برس بعد پیش آنے والے مسائل حل ہو گئے۔**فجز اھم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء**''۔

اس کے بعد شارح نے فتح القدیر، البحر الرائق، حاشیۃ الشلبی علی التبیین، فتاویٰ عالمگیری، المبسوط، رد المحتار اور در مختار کی روشنی میں باقاعدہ صور اربعہ مذکورہ کا جواز ثابت کیا ہے۔

بطور مثال کے ایک عبارت ملاحظہ ہو:

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

وما قیل یلزم من ثبوت النسب منه وطئوه لان الحبل قد یکون بادخال الفرج دون جماع فنادر. (فتح القدیر ج ۴ ص ۱۷۱)

اور یہ جو کہا گیا ہے کہ کسی شخص سے ثبوتِ نسب سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس نے جماع بھی کیا ہو، کیونکہ بغیر جماع کے بھی عورت کی اندام نہانی میں نطفہ پہنچانے سے عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو یہ نادر الوقوع ہے۔

کتب فقہ سے عبارات پیش کر کے شارح نے جس انداز سے ''ٹیسٹ ٹیوب بے بی'' کا جواز ثابت کیا ہے، وہ آپ کے کمال

تحقیق و تفحص پر واضح دلیل ہونے کے ساتھ ساتھ ان مغرب پرستوں کی عقولِ فاسدہ پر ضرب کاری بھی ہے جو یہ کہتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ ''فقہ اسلامی مخترعات اور من گھڑت باتوں پر مشتمل ہے' عصری مسائل کو حل کرنے کی اس میں کوئی صلاحیت نہیں ہے''۔

## شارح کی اس تحقیق کی بناء پر دو غیر مسلم اسکالرز کا قبولِ اسلام

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے جواز پر شارح کی اس انوکھی تحقیق نے باہر کی دنیا میں کیا اثرات قائم کیے اور کیا انقلاب برپا کیا' اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگائیے:

قاری عبدالمجید شرق پوری (برسٹل' برطانیہ) لکھتے ہیں:

Test Tube Baby پر بھی حضرت علامہ نے بہت مبسوط بحث کی ہے' میں نے جب اس کا مطالعہ کیا تو بہت محظوظ ہوا' چند دنوں کے بعد میں ایک میٹنگ میں شریک ہوا' جس میں ایک درجن کے قریب انگریز اسکالر بھی تھے' اس مجلس میں' میں نے اسلام کی حقانیت پر چند باتیں پیش کیں' میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماضی اور مستقبل کی خبریں دینا تو الگ رہا میں تم کو ان کے غلام کی کرامت بیان کرتا ہوں' علامہ شمس الدین سرخسی نے لکھا ہے کہ:

''جس شخص کا آلۂ تناسل کٹا ہوا ہو' وہ جماع نہیں کر سکتا' ایسے شوہر کا نطفہ اگر بغیر جماع کے کسی اور ذریعہ سے عورت کی اندام نہانی میں پہنچے گا اور بچہ پیدا ہو جائے گا تو اس کا نسب اس عورت کے شوہر سے ثابت ہو گا اور چونکہ وہ شخص جماع نہیں کر سکتا' اس لئے فقہاء نے عورت کو علیحدگی کے مطالبہ کی اجازت دی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۳۸)

میں نے کہا: میڈیکل سائنس کو آج معلوم ہوا ہے کہ بغیر جماع کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے اور ہمارے فقہاء نے ایک ہزار سال پہلے یہ مسئلہ بتا دیا تھا۔ جب انہوں نے یہ تقریر سنی تو ان میں سے دو انگریزوں نے اسلام قبول کر لیا' میں نے ایک کا نام محمد سلیم اور دوسرے کا نام محمد عابد رکھا' اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دونوں نماز وغیرہ سیکھ رہے ہیں۔ علامہ سرخسی کی جس عبارت کا حوالہ سن کر دو انگریز اسکالر مسلمان ہو گئے' وہ تقریباً ایک ہزار سال سے ''مبسوط'' میں چھپ رہی ہے' لیکن اس عبارت کو منظر عام پر لانے اور اس کو ٹیسٹ ٹیوب بے بی پر منطبق کرنے اور اسلامی فقہ کی ہمہ گیری اور آفاقیت کو اجاگر کرنے کا سہرا' شارح صحیح مسلم کے سر ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۵)



## ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے مسئلہ پر بغیر کسی سابق تحریر کے شارح کی تحقیق

شارح نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے مسئلہ پر بحث کے اختتام پر مانعین کے اشکالات کے تفصیلی جوابات بھی دیئے ہیں اور مانعین بالعموم جن آیات سے استدلال کرتے ہیں ان کا مستند تفاسیر کی روشنی میں صحیح محمل بھی بیان کیا ہے۔

مسئلہ زیر بحث پر شارح نے جو بحث رقم کی ہے' وہ اس اعتبار سے اور تعجب خیز ہو جاتی ہے کہ اس قدر تفصیلی اور تحقیقی بحث کے لئے شارح کے پیش نظر کوئی اور تحقیق یا تحریر نہیں تھی۔ بس اجتہادی بصیرت اور وسعتِ نظر ہی آپ پر اللہ عزوجل کا بہت بڑا انعام ہے' جس کی روشنی میں آپ نے فی البدیہہ اس مسئلہ پر بحث و تحقیق رقم فرمائی۔ خود بحث کے دوران ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''فتاویٰ اسلامیہ مصریہ اور پاکستان کے مشہور اور معروف' قدیم و جدید فتاویٰ میں سے کسی نے اس مسئلہ پر بحث نہیں کی۔ ۱۹۸۷ء کے اخیر میں اسلامی نظریاتی کونسل کے علماء نے اس مسئلہ پر بحث کی تھی' اس کونسل کے ایک رکن میرے پاس مشورے کے لئے آئے تھے' میں نے البحر الرائق سے یہ حوالہ بھی نکال کر دیا کہ خارجی ذریعہ سے شوہر کا پانی اس کی بیوی کے رحم میں پہنچا دیا جائے تو

ہر چند کہ یہ طریقہ نادر الوقوع ہے' لیکن اس سے نسب ثابت ہو جائے گا"۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۳۹)

بحث کے اختتام پر لکھتے ہیں:

"اس موضوع پر میں نے جو کچھ لکھا ہے' چونکہ یہ ابتداءً اور ارتجالاً لکھا ہے اور میرے سامنے اس موضوع پر کوئی اور تحقیق نہیں ہے' اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی نقص یا خطاء کا پہلو ہو' بہر حال میں نے جو کچھ لکھا ہے' اگر یہ حق و صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر اس میں کوئی سقم اور خطاء ہے تو اس کا سبب میرا ناقص مطالعہ اور سوء فہم ہے۔

بہ کثرت عصری مسائل میں سے چند مسائل کا تعارف اور ان پر تبصرہ میں نے پیش کر دیا ہے' یہ واضح کرنے کے لئے کہ شرح صحیح مسلم میں چند مخصوص اور محدود ابحاث پر ہی اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ تحقیقی اور اجتہادی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے دورِ حاضر کے پیدا کردہ جدید مسائل پر بھی مدلل' مبرہن اور مفصل گفتگو کی گئی ہے۔ میری اپنی ذاتی کیفیت یہ تھی کہ میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی' پیوند کاری' پوسٹ مارٹم اور اس جیسے دیگر عنوانات سے واقف بھی نہیں تھا' پھر اچھے اساتذہ کی صحبت پائی تو بطور "علم الیقین" ان مسائل کا کچھ تعارف ہوا' بعد ازاں توفیقِ ایزدی سے شرح صحیح مسلم میں ان مسائل کو "عین الیقین" کے طور پر دیکھنے کا موقع ملا اور اب الحمد للہ! ان مسائل پر حسبِ استطاعت گفتگو اور تبصرہ کر کے "حق الیقین" کے مرتبہ پر فائز ہوں۔۔۔۔ اور ایک میں ہی نہیں۔۔۔۔۔ مجھ جیسے کتنے ہی تشنگانِ علم نے اس بحرِ مواج سے اپنی پیاس بجھائی ہو گی۔۔۔ کتاب اور مانی الکتاب سے محبت رکھنے والے کتنے ہی اہل ذوق نے اپنے ذوقِ مطالعہ کی تسکین پائی ہو گی۔

اللہ رب کریم اس شرح کے فیوض کو ہمیشہ ہمیشہ جاری و ساری رکھے اور شارح کے لئے دنیا و آخرت میں اسے نافع اور رافع بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

## مذاہبِ اربعہ کی تفصیل اور مسلکِ احناف کی ترجیح

مذاہبِ اربعہ سے مراد وہ چار مذاہب ہیں' جو آج اکناف و اطرافِ عالم میں رائج ہیں' جن کے برحق ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ آج' مذاہب اربعہ کے باقی ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات بھی تحریری' تصنیفی اور تالیفی صورت میں موجود ہیں' جن سے دنیا بھر میں استفادہ کیا جا رہا ہے۔

میری معلومات کے مطابق مذاہب اربعہ کی تعلیمات اور مسائل پر دنیا بھر میں تین طرح کی تصنیفات موجود ہیں' بعض تصانیف وہ ہیں جو ہر مذہب کے علماء و مشائخ نے اپنے امام کے اقوال اور ان کے دلائل کی تقویت اور توضیح کے بیان میں تحریر فرمائیں' بعض تصانیف وہ ہیں جو چاروں ائمہ کے مذہب اور موقف کے بیان میں تحریر کی گئیں' لیکن دلائل سے ان میں کوئی بحث نہیں کی گئی جیسے الافصاح عن معانی الصحاح ' مؤلفہ الوزیر عون الدین ابن ہبیرہ متوفی ۵۶۰ھ۔ جبکہ بعض تصانیف وہ ہیں جن میں باقاعدہ' ہر امام کے مذہب کو بیان کرنے کے ساتھ اس کے دلائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسے بدایۃ المجتہد' مؤلفہ قاضی ابو الولید ابن رشد مالکی متوفی ۵۹۵ھ' المغنی' مؤلفہ علامہ ابو محمد ابن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ اور دیگر کئی کتابیں ہیں جو مذاہب اربعہ کے بیان میں تصنیف کی گئیں۔

### اردو زبان میں مذاہب اربعہ کو بیان کرنے میں شرح صحیح مسلم کی خصوصیت

لیکن ایک بات یہاں قابلِ غور ہے! کہ آج تک۔۔۔۔۔ ایسا کوئی مجموعہ باقاعدہ (کلی یا جزوی طور پر) تیار نہیں ہوا تھا جس میں فقہی مذاہب کو دلائل کے ساتھ (یا بغیر دلائل ہی کے) اردو زبان میں بیان کیا گیا ہو' اور جس سے اردو پڑھنے سمجھنے والے استفادہ

کرتے۔ بحمدہ تعالیٰ اس خلا کو شرح صحیح مسلم نے پر کیا' بایں طور کہ اس میں متعدد مقامات پر چاروں ائمہ کے مذاہب کو بیان کیا گیا ہے۔ اب ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اردو زبان میں مذاہب اربعہ کا کلی نہ سہی' جزوی ذخیرہ اگر موجود ہے تو وہ ''شرح صحیح مسلم'' ہے۔ اور یہ بھی اہل سنت وجماعت کے میدانِ تحقیق وتصنیف کا بلاشبہ ایک انوکھا شاہکار ہے۔

## مذاہب اربعہ کو بیان کرنے میں دیگر شروح حدیث کا اسلوب

میرے پیشِ نظر جو شروح حدیث ہیں' ان میں سے بھی بعض میں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں' لیکن زیادہ تفصیل اور دلائل سے بحث نہیں کی گئی۔ ان شروح میں نزهۃ القاری شرح بخاری کا انداز بہت بہترین ہے' اس میں جہاں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں' وہاں ان کے دلائل اور احناف کے جواب کی توضیح بھی کر دی گئی ہے' لیکن بالالتزام چاروں ائمہ کے مذاہب بیان نہیں کئے گئے' کہیں دو ائمہ کا مذہب ہی بیان کر کے دلائل پر بحث کی گئی ہے۔ گو کہ شرح صحیح مسلم میں بھی بیشتر مقامات پر تین ائمہ کے مذاہب بھی بیان کئے گئے ہیں۔۔۔۔ لیکن اکثر مقامات پر چاروں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں۔

## شرح صحیح مسلم میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل پر بحث ونظر اور مذہب احناف کی ترجیح

اسی طرح مذاہب ائمہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ بیشتر مقامات پر ائمہ ثلاثہ کے دلائل اور ان پر بحث ونظر بھی کی گئی ہے' اور ساتھ ہی مذہب احناف پر متعدد دلائل کو جمع کر کے ائمہ ثلاثہ کے موقف پر مذہب احناف کی ترجیح کو ثابت کیا گیا ہے۔ ذیل میں چند مثالیں اس حوالہ سے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس شرح میں مذہب احناف کی ترجیح کو ثابت کرنے کے لیے کس اسلوب سے بحث کی گئی ہے اور دلائل قائم کئے گئے ہیں:

## کلماتِ اقامت کی تعداد میں مذہب احناف کی دیگر فقہی مذاہب پر ترجیح

کلماتِ اقامت کی تعداد میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اقامت کے کلمات گیارہ ہیں جبکہ احناف کے نزدیک کلماتِ اقامت کی تعداد ۱۷ ہے۔ امام نووی نے احناف کے اس موقف کو شاذ قرار دیا ہے۔

شارح صحیح مسلم' سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب کی ترجیح کو ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بکثرت احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اذان اور اقامت دونوں میں الفاظ اذان کو دو بار پڑھا جائے۔ ملاحظہ فرمایئے:

امام ترمذی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

عن عبد الله بن زيد قال كان اذان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم شفعا شفعا فی الاذان والاقامة.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اذان اور اقامت دونوں میں کلمات اذان اور کلمات اقامت دو دو بار پڑھے جاتے تھے۔

(جامع ترمذی ص ۵۵)

امام ترمذی نے اپنی جامع اور امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں متعدد اسانید کے ساتھ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

الاقامة سبع عشرة كلمة.

اقامت میں سترہ کلمات ہیں۔

(جامع ترمذی ص ۵۵' سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۷۳)

امام ابوداؤد اپنی سند کے ساتھ ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو نماز کے لئے ایک مقررہ وقت پر جمع کرنے کے طریقے پر غور کر رہے تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک انصاری صحابی آئے اور عرض کیا:

یا رسول الله انی لما رجعت لما رایت من اهتمامك رایت رجلا کان علیه ثوبان اخضران فقام علی المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها یقول قد قامت الصلوة فقال رسول الله ﷺ لقد اراك الله خیرا فمر بلالا فلیؤذن.

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۷۴)

یا رسول اللہ! جب میں آپ کو طریقۂ وقت مقرر کرنے کے بارے میں متفکر دیکھ کر گیا تو اس کے بعد میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس نے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ شخص مسجد میں کھڑا ہوا تھا، اس نے اذان دی، پھر وہ تھوڑی دیر بیٹھا اور پھر اس نے اذان کی مثل کلمات کہے اور اخیر میں قد قامت الصلوٰۃ بھی کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا: بلال کو یہ کلمات بتلا کر ان سے اذان دلواؤ۔

حافظ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

کان عبد الله بن زید الانصاری یؤذن النبی ﷺ یشفع الاذان والاقامة.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۳۸)

حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اذان دیتے تھے اور اذان اور اقامت میں دو، دو بار کلمات کہتے تھے۔

نیز حافظ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

ان بلالا کان یثنی الاذان والاقامة.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۳۸)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت میں دو بار کلمات کہتے تھے۔

امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

عن بلال انه کان یثنی الاذان والاقامة.

(شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۹۴)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت میں دو بار کلمات کہتے تھے۔

علامہ زرقانی نے امام ابن حبان کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الاذان والاقامة واحدة.

(شرح المواہب اللدنیہ ج ۳ ص ۳۷۱)

اذان اور اقامت کا ایک ہی طریقہ ہے۔

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذان اور اقامت سکھلائی اور فرمایا کہ اقامت کے یہ سترہ کلمات ہیں:

والاقامة سبع عشرة کلمة الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوة حی علی الصلوة، حی علی الفلاح حی علی الفلاح، قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة، الله اکبر الله اکبر، لا اله الا الله.

اقامت کے یہ سترہ کلمات ہیں: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر، اشهد ان لا الٰہ الا اللہ اشهد ان لا الٰہ الا اللہ، اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح حی علی الفلاح، قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ، اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ۔

(سنن ابن ماجہ ص ۵۲، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۷۳)

ان تمام روایات کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ نقل کرنے کے بعد شارح لکھتے ہیں:

احناف کثرہم اللہ کا مسلک ان تمام احادیث کے مطابق ہے۔ اس لئے اقامت کے بارے میں علامہ نووی کا احناف کے مسلک کو شاذ قرار دینا درست نہیں ہے، بلکہ تحقیق یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ کا مسلک خود شاذ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے مؤذنین اور عہد صحابہ و تابعین کے مؤذنین کے طریقے کے مخالف ہے، حتی کہ علامہ کاسانی تحریر فرماتے ہیں کہ:

وقال ابراهيم النخعي كان الناس يشفعون الاقامة حتى خرج هولاء يعني بني امية فافردوا الاقامة و مثله لا يكذب واشار الى كون الاقامة بدعة. (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۴۸، مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ ہمیشہ سے مسلمان کلمات اقامت دو دو مرتبہ کہتے آئے تھے۔ یہاں تک کہ بنو امیہ نے خروج کیا اور کلماتِ اقامت کو ایک ایک بار کہنا شروع کیا اور یہ عمل بدعت ہے۔

الحمدللہ ان تمام حوالوں سے احناف ایدہم اللہ کے مسلک کی حقانیت آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ روشن ہوگئی"۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۸۰)

## ثبوتِ رضاعت میں دودھ کی چسکیوں کے متعلق مذہبِ احناف کی ترجیح

رضاعت کتنی چسکیوں سے ثابت ہوتی ہے؟ اس بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ امام نووی لکھتے ہیں" کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور امام شافعی کا نظریہ یہ ہے کہ پانچ چسکیوں سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ جمہور صحابہ، فقہاء تابعین اور مجتہدین کا نظریہ یہ ہے کہ ایک قطرہ چوسنے سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی نظریہ ہے"۔

علامہ نووی نے اس کے بعد امام شافعی کے دلائل ذکر کیے ہیں اور احناف کے دلائل پر رد کیا ہے۔ شارح، احناف کے موقف کی ترجیح کو ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

احناف کے نزدیک مطلقاً دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، خواہ ایک چسکی لی جائے اس پر قرآن مجید کی حسب ذیل آیات ہیں:

وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ. (النساء: ۲۳) اور تمہاری مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے۔

اس آیت میں بغیر کسی مقدار کی قید کے دودھ پلانے والی عورتوں کو مائیں فرمایا ہے۔ علامہ نووی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ استدلال اس وقت ہوتا جب یہ آیت اس طرح ہوتی:

اللاتی ارضعنکم امهاتکم. جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے وہ تمہاری مائیں ہیں۔

اولاً یہ اعتراض صحیح نہیں ہے کہ احناف کا استدلال آیت کے عموم اور اطلاق سے ہے، ثانیاً اس آیت کی تاویل یہ ہے:

اللاتی ارضعنکم محرمات لاجل انهن ارضعنكم. تمہاری مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے، محرم ہیں کیونکہ انہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ. (النساء: ۲۳) اور تمہاری رضاعی بہنیں (محرم) ہیں۔

آیت کے اس جزء میں بھی رضاعت کے ساتھ کوئی قید نہیں ہے اور مطلقاً ایک عورت کا دودھ پینے والیوں کو رضاعی بہنیں فرمایا

ہے' خواہ ایک قطرہ دودھ پیا ہو' اور جن اخبار آحاد میں یہ ہے کہ ایک چسکی سے حرمتِ رضاعت نہیں ہوتی' وہ قرآن مجید کی ان آیات کے مزاحم اور معارض نہیں ہو سکتیں' ان کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ان احادیث کا حکم منسوخ ہو گیا ورنہ قرآن مجید کے عموم اور اطلاق کے مقابلے میں ان احادیث پر عمل نہیں کیا جائے گا"۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۲۲)

قرآن حکیم سے استدلال کرنے کے بعد شارح نے کتب حدیث سے نو (۹) روایات نقل کی ہیں اور مذہب احناف کی ترجیح کو ثابت کیا ہے۔

آخر میں لکھتے ہیں:

"قرآن مجید' احادیث صحیحہ' آثار صحابہ اور اقوال تابعین کی تلویحات اور تصریحات سے یہ واضح ہو گیا کہ حرمتِ رضاعت میں پانچ چسکیوں کی قید معتبر نہیں ہے اور مطلقاً دودھ پینے سے خواہ' وہ ایک چسکی ہو' حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور اس سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فکر کی گہرائی اور گیرائی ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے حرمتِ رضاعت میں اس چیز کو معیار بنایا ہے جو قرآن اور حدیث کے عموم اور اطلاق اور صحابہ اور تابعین کے ارشادات کی عین اتباع ہے"۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۲۵)

## خیارِ عتق کے مسئلہ میں مذہبِ احناف کی دیگر مذاہب پر ترجیح

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر کسی باندی کو آزاد کیا جائے اور اس وقت اس کا شوہر غلام ہو تو اسے اختیار ہے کہ اس کے نکاح میں رہے یا اس نکاح کو فسخ کر دے۔ اور اگر اس وقت اس کا شوہر آزاد تھا تو اب باندی کو اختیار نہ ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ جب لونڈی کو آزاد کیا جائے تو اس کو ہر حال میں اختیار ملے گا' خواہ شوہر غلام ہو یا آزاد۔

شارح صحیح مسلم لکھتے ہیں:

اس اختلاف کا سبب دراصل اس بات میں اختلاف ہے کہ جس وقت حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کیا گیا تھا' اس وقت ان کے شوہر "مغیث" غلام تھے یا آزاد' ائمہ ثلاثہ کی تحقیق یہ ہے کہ وہ اس وقت غلام تھے اور امام ابوحنیفہ کی تحقیق یہ ہے کہ وہ اس وقت آزاد تھے"۔

بنائے اختلاف واضح کرنے کے بعد شارح نے بہت تفصیل کے ساتھ اور متعدد حوالہ جات کی روشنی میں ۱۴ روایات (احادیث و آثار) کے ذریعے سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب کی ترجیح ثابت کی ہے۔

آخر میں لکھتے ہیں: "ہم نے ٹھوس شواہد اور بکثرت احادیث' آثار اور اقوال تابعین سے ثابت کر دیا ہے کہ اس مسئلے میں ائمہ ثلاثہ کے مقابلے میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہی صحیح روایات اور قوی دلائل سے ثابت ہے"۔

## لُقطہ[1] کو صدقہ کرنے کے مسئلہ میں مذہبِ احناف کی ترجیح

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مدتِ اعلان پوری ہونے کے بعد لقطہ کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر ملتقط غریب ہے تو وہ اس کو اپنے اوپر صدقہ کر سکتا ہے' اور اگر ملتقط غنی ہے تو وہ اس کو اپنے اوپر صرف نہیں کر سکتا' بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اس کو صدقہ کر دے۔ شارح صحیح مسلم نے امام اعظم کے اس موقف کی تائید اور تقویت میں متعدد حوالہ جات کے ساتھ بارہ (۱۲) احادیث و آثار نقل کر کے مذہب احناف کی ترجیح کو ثابت کیا ہے۔

---

[1] لُقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو کہیں پڑا ہوا مل جائے۔ اور ایسے مال کا حکم یہ ہے کہ اگر اٹھانے والا سمجھے کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گا تو اٹھا لینا مستحب ہے اور یہ اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو تلاش نہ کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

آخر میں لکھتے ہیں: "ان تمام احادیث اور آثار سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نظریہ کی تائید اور تقویت ہوتی ہے کہ اعلان کے بعد لقطہ کا صدقہ کرنا واجب ہے اور غنی کے لئے اپنے نفس پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ اور ائمہ ثلاثہ نے حضرت ابی بن کعب کو جن روایات سے استدلال کیا ہے، وہ مؤول ہیں اور تاویل یہ ہے کہ حضرت ابی اس وقت خود صدقہ کے مستحق تھے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں لقطہ خرچ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ائمہ ثلاثہ نے حضرت ابی کو لقطہ کے خرچ کرنے کی اجازت سے جو استدلال کیا ہے، اس کے (فقہاء احناف کی جانب سے دیئے گئے) جوابات کا خلاصہ یہ ہے کہ اوّلاً تو حضرت ابی کا غنا ثابت نہیں، کیونکہ ان کے پاس مال ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مال بقدر نصاب ہو، ثانیاً حضرت ابی زمانۂ نبوی میں غریب اور صدقہ کے مستحق تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت ابی پر بھی زمین صدقہ کریں، جیسا کہ صحیح بخاری اور سنن بیہقی میں ہے۔ ثالثاً اگر بالفرض وہ مالدار اور غنی ہوں تو ہوسکتا ہے کہ وہ اتنے مقروض ہوں کہ خود صدقہ کے مستحق ہوں، رابعاً ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو وہ لقطہ بطور قرض دیا ہو۔ خامساً ہوسکتا ہے کہ وہ لقطہ کسی کافر حربی کا مال ہو، اس لئے ان کو خرچ کرنے کی اجازت دی ہو۔ سادساً یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ان کی خصوصیت ہو یا بحیثیت امام آپ کی خصوصیت ہو۔ سابعاً دوسری احادیث اور آثار

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اور پڑے ہوئے مال کو اپنے لیے اٹھانا حرام ہے۔ پڑا ہوا مال جو شخص اٹھائے اس پر لازم ہے کہ وہ اس کا اعلان کرے۔ (بہار شریعت جزء ۱۰) یہاں پر دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے، ایک اس چیز کی مالیت اور دوسری اعلان کرنے کی جگہ:

(۱) پڑی ہوئی چیز اگر ۶۱۲٫۳۶ گرام چاندی یا اس سے زیادہ کی مالیت کی ہو تو ایک سال تک اس کا اعلان کیا جائے۔ اگر وہ اس مقدار سے کم مالیت کی ہو تو ۶۱۸٫۳۰۰ گرام چاندی تک ایک ماہ اعلان کی جائے۔ اگر وہ اس مقدار سے بھی کم مالیت کی ہو تو ۱۸۵۴٫۹ گرام چاندی سے لے کر ۶۱۸٫۳۰۰ گرام چاندی تک دس دن اعلان کرے اور اگر وہ چیز ۰۶۱۸٫۳ گرام چاندی سے لے کر ۱۸۵۴٫۹ گرام چاندی تک کی مالیت کی ہو تو تین دن اعلان کرے اور اگر وہ چیز ۵۱۰۳٫۰۰ گرام چاندی یا اس سے زیادہ کی مالیت کی ہو تو ۰۶۱۸٫۳ گرام چاندی کی مالیت تک ایک دن اعلان کرے اور اگر وہ چیز ۵۱۰۳٫۰۰ گرام چاندی کی مالیت سے بھی کم ہو تو دائیں بائیں کسی فقیر کو دے دے۔

(فتح القدیر ج ۶ ص ۱۱۳، شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۲۰)

(۲) فقہاء نے لکھا ہے کہ پڑی ہوئی چیز کو اگر کوئی اٹھائے تو وہاں اعلان کرے جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ آج کل لوگ بازاروں میں، مارکیٹوں میں اور دیگر مقامات پر جمع ہوتے ہیں۔ جب فقہاء نے یہ مسئلہ لکھا تھا اس وقت شہر چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے اور زندگی اس قدر مصروف نہیں ہوتی تھی، اور اب کراچی جیسے شہر میں جو کئی ہزار مربع کلومیٹر پر محیط ہے اور ایک کروڑ سے زائد آبادی پر مشتمل ہے، ایک آدمی کے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ ایک سال یا ایک ماہ یا ایک ہفتہ تک روزانہ مارکیٹوں اور بازاروں میں جا کر کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرتا پھرے۔ آج کل کے دور میں لقطہ کے اعلان اور تشہیر کی آسان اور قابل عمل صورت یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز ملی ہو وہ اس کا اعلان اخبارات، ریڈیو اور ٹی۔ وی میں کرا دے اور یہ چیزیں ابلاغ عام کا بہت مؤثر ذریعہ ہیں۔ اور اعلان اس طرح ہو کہ چیز کا نام بتا دیا جائے اور کہہ دیا جائے کہ جس شخص کی یہ چیز ہو وہ علامات اور نشانیاں بتا کر مجھ سے وصول کرلے۔ اگر ایک بار اعلان کے بعد اس چیز کا مالک نہ آئے تو سال میں کئی بار وقفہ وقفہ سے اعلان کرایا جا سکتا ہے یا یوں کرے کہ شہر میں شائع ہونے والے تمام معروف اخبارات میں ایک ایک کر کے اعلان بھیجے، اگر اس کا نتیجہ نہ نکلے تو ریڈیو کے ذریعے اعلان کروائے اور اگر اس کا بھی نتیجہ نہ نکلے تو ٹی۔ وی سروس سے اعلان کرائے اور اگر پھر بھی کوئی مالک نہ آئے تو اعلان کرنے والے کو چاہیے کہ ایک سال میں وقفہ وقفہ کے ساتھ ان تمام ذرائع سے اعلان کروائے تاکہ حدیث شریف کا منشاء صورۃً اور معنیً دونوں طرح پورا ہو جائے اور اس کی حجت تمام ہو جائے اور ایک سال کے بعد بھی اگر مالک نہ آئے تو پھر وہ اس کو صدقہ کر دے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۲۱)"

صحابہ میں غنی پر لقطہ کے خرچ کی ممانعت ہے اور حضرت اُبی کی روایت میں اس کی اباحت ہے اور جب تحریم اور اباحت میں تعارض ہو تو تحریم کو ترجیح ہوتی ہے۔

(شارح لکھتے ہیں:) ''اس حدیث کی اس طرز سے جو تشریح کی گئی ہے اور ائمہ ثلاثہ کی دلیل کے جو جوابات ذکر کیے گئے ہیں' اس سے فقہ حنفی کی گہرائی اور گیرائی کا اندازہ ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فقہ حنفی کو زیادہ سے زیادہ فروغ عطا فرمائے' والحمد للہ رب العالمین''۔

(شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۲۶)

ان چند مثالوں سے شارح کا اسلوب واضح ہو گیا کہ آپ ائمہ اربعہ کا علیحدہ علیحدہ موقف بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دلائل پر بحث ونظر بھی کرتے ہیں اور پھر اپنی کاوش سے مذہب احناف کی مؤید آیات اور احادیث و آثار کو بھی ذکر فرماتے ہیں۔اس سے جہاں ائمہ ثلاثہ کے مذہب پر احناف کے مذہب کی ترجیح ثابت ہوتی ہے وہاں ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو اپنے آپ کو اہل حدیث یا غیر مقلدین کہلاتے ہیں اور سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب مہذب پر طعن کرتے ہیں اور اسے بزعم خویش قرآن وسنت کا مخالف قرار دیتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ شارح نے ان مسائل میں بھی جو غیر مقلدین کے ہاں بہت اہتمام اور شدت کے ساتھ معمول بہا ہیں' ان پر بھی احادیث قویہ کا ایک جم غفیر پیش کر کے بتایا ہے کہ چند مخصوص احادیث پر عمل کر کے آدمی اہل حدیث نہیں بن جاتا' بلکہ اس کے لئے حدیث اور فن حدیث پر کامل دسترس اور فکر ونظر کی گہرائی درکار ہوتی ہے۔

## رفع یدین' آمین بالجہر اور قرأت خلف الامام ایسے مسائل میں شارح کا غیر مقلدین پر مفصل اور مدلل رد

چنانچہ شارح نے غیر مقلدین کے متعدد مسائل کے رد میں احادیث کثیرہ صحیحہ کو جمع کر کے مذہب احناف کی حقانیت کو ظاہر و باہر اور ثابت کیا ہے۔مثلاً رفع یدین کے مسئلہ میں احناف کے موقف پر جامع ترمذی' سنن ابی داؤد' طحاوی' مصنف ابن ابی شیبہ اور دیگر معتمد کتب حدیث سے بارہ روایات نقل کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' خلفاء راشدین اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا ثابت ہے۔چنانچہ آخر میں لکھتے ہیں:

''ان احادیث اور آثار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن زبیر اور دیگر کثیر صحابہ اور فقہاء تابعین کے متعلق تصریح آ گئی ہے کہ وہ تکبیر تحریم کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے اور یہی فقہاء احناف کثرہم اللہ کا مذہب ہے''۔(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۱۵)

اسی طرح غیر مقلدین کے اہم مسئلہ ''سینہ پر ہاتھ باندھنے'' سے متعلق احادیث پر شارح نے بحث ونظر بھی کی ہے اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے مذہب کی ترجیح کو ثابت کرنے کے لئے سات احادیث و آثار پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے چاہئیں۔(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۲۰)

اسی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے متعلق ۱۰ کتب حدیث سے ۱۸ روایات پیش کر کے مذہب احناف کی ترجیح ثابت کی ہے۔(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۰۵) نیز قراءت خلف الامام کے مسئلہ پر تقریباً ۱۸ صفحات پر مشتمل تفصیلی بحث کے دوران' امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کے ثبوت میں ۲۷ روایات پیش کی ہیں اور مذہب احناف کی حقانیت کو دلائل کے نور سے جگمگایا ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۳۹)

## مذاہب اربعہ کی تفصیلات

میں نے اس بحث کے آغاز میں ذکر کیا تھا کہ شرح صحیح مسلم میں اکثر مقامات پر چاروں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں اور بہت سے مقامات پر تین ائمہ کے مذاہب بھی بیان کئے گئے ہیں (بایں طور کہ کہیں امام احمد یا امام مالک کا موقف ذکر نہیں کیا گیا' ''شاید'' اس وجہ سے کہ اس مقام پر امام مالک یا امام احمد کا قول وہی ہو جو دیگر ائمہ کا ہے) اس طرح کے تمام مقامات کو ملا کر میرے شمار کے مطابق پوری شرح صحیح مسلم میں کم و بیش ۳۳۵ مقامات پر مذاہب اربعہ کو بیان کیا گیا ہے' جن میں سے تقریباً ۱۴۰ مقامات پر مذاہب اربعہ کو ہر مذہب کی اصل کتاب کے مکمل حوالہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور باقی مقامات پر کسی ایک کتاب یا دو کتابوں سے چاروں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً اگر امام نووی نے کسی مسئلہ میں مذہب اربعہ کو بیان کیا ہے یا علامہ عینی یا علامہ سرخسی وغیرہم نے مذاہب اربعہ کو یکجا بیان کر دیا ہے تو شارح نے اس کتاب ہی کے حوالہ سے مذاہب کو نقل فرمایا ہے۔ البتہ ساتھ میں یہ شاندار اضافہ ضرور کیا ہے کہ مثلاً امام نووی نے مذاہب بیان کرتے ہوئے احناف پر کوئی اعتراض کیا ہے یا ان کی تضعیف کی ہے' تو شارح نے متعدد مقامات پر مستقل عنوان کے تحت امام نووی وغیرہ کا رد کرنے اور مذہب حنفی کو ثابت کرنے کے لئے کثیر تعداد میں دلائل جمع فرمادیئے ہیں۔ (کما مر و ظهر و ثبت انفا)

اب راقم الحروف ذیل میں' مذاہب اربعہ کے ان مقامات کو نقشہ کی صورت میں بالتفصیل واضح کرنا چاہتا ہے' جن میں شارح نے ہر مذہب کی اصل کتاب (اور کئی مقامات پر ایک سے زائد کتب) کے مکمل حوالہ جات کے ساتھ ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے مذاہب کو بیان کیا ہے:

## شرح صحیح مسلم میں مذاہب اربعہ کے بیان کا تفصیلی نقشہ

| نمبر شمار | متعلقہ مسئلہ | صفحہ نمبر | نمبر شمار | متعلقہ مسئلہ | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| | (جلد اوّل) | | ۱۲ | قراءت خلف الامام | ۱۱۲۵ |
| ۱ | کفار و بد عقیدہ کا ساتھ صلہ رحمی اور نیکی کرنا | ۳۰۷ | ۱۳ | نماز میں بسم اللہ کو جہراً پڑھنا | ۱۱۴۹ |
| ۲ | شب معراج دیدار الٰہی عزّ وجلّ | ۷۰۲ | ۱۴ | آمین کہنا | ۱۱۸۹ |
| ۳ | غرہ اور تحجیل کا طول | ۹۰۰ | ۱۵ | اعضائے سجود | ۱۲۸۸ |
| ۴ | ڈاڑھی کا حکم | ۹۲۴ | ۱۶ | تشہد | ۱۳۰۸ |
| ۵ | قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا | ۹۳۸ | | (جلد دوم) | |
| | | | ۱۷ | رفع سبابہ | ۱۶۶ |
| ۶ | کتے کے جوٹھے برتن کو پاک کرنا | ۹۵۶ | ۱۸ | اوّل وقت میں نماز پڑھنا | ۲۴۲ |
| ۷ | حیض و طہر کی مدت | ۹۹۱ | ۱۹ | عشاء کا وقت | ۲۶۴ |
| ۸ | اقامت کے دوران حی علی الفلاح پہ کھڑا ہونا | | ۲۰ | فجر کا مستحب وقت | ۲۷۲ |
| | | ۱۰۹۸ | ۲۱ | جماعت کا حکم | ۲۸۴ |
| ۹ | رفع یدین کی حد | ۱۱۰۴ | ۲۲ | فاسق کی امامت | ۳۰۶ |
| ۱۰ | رفع یدین کی تعداد | ۱۱۰۸ | ۲۳ | قنوت نازلہ | ۳۱۹ |
| ۱۱ | نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ | ۱۱۱۹ | ۲۴ | قنوت فجر | ۳۲۶ |

| نمبر شمار | متعلقہ مسئلہ | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۵ | قضاء نماز کی اذان | ۳۴۴ |
| ۲۶ | مسافتِ قصر | ۳۶۱ |
| ۲۷ | مدتِ قصر | ۳۷۵ |
| ۲۸ | وجوبِ قصر | ۳۷۸ |
| ۲۹ | جمع بین الصلوتین | ۴۱۱ |
| ۳۰ | رکعاتِ نفل | ۴۳۲ |
| ۳۱ | وتر کا حکم | ۴۷۴ |
| ۳۲ | رکعاتِ وتر | ۴۷۹ |
| ۳۳ | قنوتِ وتر | ۴۸۶ |
| ۳۴ | رکعاتِ تراویح | ۴۹۴ |
| ۳۵ | عیدین کا حکم | ۶۵۶ |
| ۳۶ | تکبیراتِ عیدین | ۶۵۷ |
| ۳۷ | تکفین | ۷۹۳ |
| ۳۸ | نماز جنازہ کا طریقہ | ۷۹۶ |
| ۳۹ | دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا | ۸۰۴ |
| ۴۰ | حرام اور نجس اشیاء سے علاج | ۸۳۸ |
| ۴۱ | قرض کا زکوٰۃ سے منہا ہونا | ۸۹۶ |
| ۴۲ | صدقۂ فطر کا حکم | ۹۰۳ |
| ۴۳ | رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر زکوٰۃ | ۱۰۱۰ |
| | (جلد ثالث) | |
| ۴۴ | رؤیتِ ہلال | ۴۷ |
| ۴۵ | اختلافِ مطالع | ۸۷ |
| ۴۶ | جمعہ کا روزہ | ۱۳۲ |
| ۴۷ | میت کی طرف سے روزہ رکھنا | ۱۳۸ |
| ۴۸ | عمرہ کا حکم | ۲۲۲ |
| ۴۹ | احرام کی کیفیت | ۲۴۴ |
| ۵۰ | میقات سے گزرنے کا حکم | ۲۸۲ |
| ۵۱ | محرم کا خشکی کا شکار کھانا | ۳۱۳ |
| ۵۲ | موذی جانوروں کو قتل کرنا | ۳۵۰ |
| ۵۳ | افراد، تمتع اور قران | ۴۰۴ |
| ۵۴ | مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین | ۵۲۰ |
| ۵۵ | مزدلفہ میں قیام | ۵۲۷ |
| ۵۶ | حج میں سر منڈانے کا حکم | ۵۴۰ |
| ۵۷ | رمی، قربانی اور حلق کی ترتیب | ۵۵۵ |
| ۵۸ | معذور السیر بدی کا حکم | ۵۸۱ |
| ۵۹ | حج بدل کا حکم | ۶۳۹ |
| ۶۰ | بغیر زوج یا محرم کے عورت پر حج کی فرضیت | ۶۵۳ |
| ۶۱ | کافر کا مسجد میں داخل ہونا | ۶۷۹ |
| ۶۲ | ولی کے بغیر عورت کا عقدِ نکاح | ۸۲۲ |
| ۶۳ | عزل کا حکم | ۸۷۹ |
| ۶۴ | اسقاطِ حمل | ۸۹۲ |
| ۶۵ | ثبوتِ رضاعت کے لیے چسکیوں کی مقدار | ۹۲۰ |
| ۶۶ | مسئلہ کفاءت | ۹۸۲ |
| ۶۷ | بیک وقت تین طلاقوں کا بدعی ہونا | ۱۰۲۰ |
| ۶۸ | خاوند کے لاپتا ہونے کا حکم | ۱۰۹۵ |
| ۶۹ | نادار کا، زوجہ کو نفقہ نہ دینے پر تفریق کا حکم | ۱۱۰۲ |
| | (جلد رابع) | |
| ۷۰ | بیع تعاطی | ۱۰۹ |
| ۷۱ | بیع پر بیع | ۱۳۲ |
| ۷۲ | نجش کا حکم | ۱۳۳ |
| ۷۳ | تلقی جلب | ۱۳۸ |
| ۷۴ | شہری کو دیہاتی کا مال بیچنا | ۱۴۳ |
| ۷۵ | مصراۃ کی بیع | ۱۴۹ |
| ۷۶ | بیع قبل القبض | ۱۶۱ |

| نمبر شمار | متعلقہ مسئلہ | صفحہ نمبر | نمبر شمار | متعلقہ مسئلہ | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۷۷ | ناپ اور تول کے بغیر بیع کرنا | ۱۶۳ | ۱۰۳ | نر کو جفتی کے لیے کرایہ پر دینا | ۲۹۳ |
| ۷۸ | خیارِ مجلس | ۱۷۳ | | (جلد خامس) | |
| ۷۹ | عرایا کی تفسیر | ۱۹۹ | ۱۰۴ | اہلیت اجتہاد کی شرائط | ۶۱ |
| ۸۰ | مکانوں کا کرایہ | ۲۵۸ | ۱۰۵ | قاضی کے لیے اہلیت اجتہاد کی شرائط | ۶۶ |
| ۸۱ | فروخت شدہ پھلوں کو نقصان لاحق ہونے پر | | ۱۰۶ | گناہ کبیرہ اور صغیرہ | ۱۶۶ |
| | تاوان کا ذمہ | ۲۷۱ | ۱۰۷ | لقطہ کے اعلان کی مدت | ۲۲۰ |
| ۸۲ | گھر کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا | ۳۱۰ | ۱۰۸ | مدت اعلان کے پورا ہونے کے بعد لقطہ کا | |
| ۸۳ | بیع عینہ | ۳۷۶ | | مصرف | ۲۲۲ |
| ۸۴ | ربٰو الفضل کی علت حرمت | ۳۹۴ | ۱۰۹ | جہاد کی اقسام میں اختلاف | ۲۵۱ |
| ۸۵ | محلِ عقد | ۴۱۵ | ۱۱۰ | سجدۂ شکر | ۵۷۶ |
| ۸۶ | بیع میں شرط لگانا | ۴۲۲ | ۱۱۱ | عورت کا ستر | ۶۱۷ |
| ۸۷ | عمریٰ کا حکم | ۴۸۶ | ۱۱۲ | اجنبی مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی طرف | |
| ۸۸ | ایصالِ ثواب | ۵۰۴ | | دیکھنا | ۶۵۲ |
| ۸۹ | میت کی طرف سے نذر کو پورا کرنا | ۵۳۵ | ۱۱۳ | مساجد میں عورتوں کا جانا | ۶۷۴ |
| ۹۰ | نذرِ معصیت پر لزومِ کفارہ | ۵۴۵ | ۱۱۴ | فاسق کی خلافت اور قضاء | ۷۹۴ |
| ۹۱ | غیر اللہ عزوجل کی قسم کھانا | ۵۶۲ | ۱۱۵ | بلوغت کا معیار | ۸۳۰ |
| ۹۲ | قسم میں تاویل اور توریہ | ۵۸۳ | ۱۱۶ | ریس کا مقابلہ منعقد کرانا | ۸۳۷ |
| ۹۳ | قسامت کی فقہی تعریف میں اختلاف | | ۱۱۷ | جوئے کا حکم | ۸۴۳ |
| ۹۴ | ڈاکو کا صرف ڈرانا اور اس کی سزا | ۶۲۷ | ۱۱۸ | حقیقی اور حکمی شہید سے متعلق احکام میں | |
| ۹۵ | ڈاکو کا صرف مال لوٹنے کی سزا | ۶۴۹ | | اختلاف | ۹۴۷ |
| ۹۶ | ڈاکو کا صرف قتل کرنے کی سزا | ۶۵۲ | | (جلد سادس) | |
| ۹۷ | ڈاکو کا قتل کرنے اور مال لوٹنے کی سزا | ۶۵۳ | ۱۱۹ | جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی اس کا | |
| ۹۸ | تاوان کا حکم | | | حکم | ۵۵ |
| ۹۹ | عورت کی نصف دیت | ۶۵۴ | ۱۲۰ | معراض سے کٹے ہوئے شکار کا حکم | ۶۲ |
| ۱۰۰ | زنا کی تعریف میں اختلاف | ۶۹۰ | ۱۲۱ | کچلیوں سے پھاڑنے والے درندوں اور ناخنوں | |
| ۱۰۱ | تعزیر کی مقدار | ۷۱۸ | | سے مارنے والے پرندوں کا حکم | ۸۱ |
| ۱۰۲ | جانور کے کیے ہوئے نقصان میں اختلاف | ۸۸۰ | ۱۲۲ | سمندر میں طبعی موت مر کر سطح آب پر آنے | |

| نمبر شمار | متعلقہ مسئلہ | صفحہ نمبر | نمبر شمار | متعلقہ مسئلہ | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| | والی مچھلی کا حکم | ۹۰ | ۱۳۲ | سفید بالوں کو رنگنا | ۴۱۷ |
| ۱۲۳ | گوہ کھانے کے متعلق اختلاف | ۱۱۱ | ۱۳۳ | تصویر کا حکم | ۴۶۴ |
| ۱۲۴ | ٹڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق اختلاف | ۱۱۳ | ۱۳۴ | تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینا | ۵۷۱ |
| ۱۲۵ | قربانی کے حکم میں اختلاف | ۱۲۷ | ۱۳۵ | چوسر اور شطرنج کا حکم | ۷۳۶ |
| ۱۲۶ | قربانی کرنے کا آخر وقت | ۱۳۰ | ۱۳۶ | صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سبّ وشتم کرنے والے کا حکم | ۱۲۱۴ |
| ۱۲۷ | ضأن کے معنی میں اختلاف | ۱۴۲ | | (جلد سابع) | |
| ۱۲۸ | بھنگ کا شرعی حکم | ۲۰۶ | ۱۳۷ | زیارت قبور للنساء | ۲۳۷ |
| ۱۲۹ | تمباکو نوشی کا حکم | ۲۱۵ | ۱۳۸ | مسجد میں کافر کا داخل ہونا | ۸۷۵ |
| ۱۳۰ | لباس کا حکم | ۳۲۷ | ۱۳۹ | بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنا | ۸۸۵ |
| ۱۳۱ | ٹخنوں سے نیچے تک لمبے لباس کا حکم | ۳۹۲ | ۱۴۰ | ولی کے لئے یتیم کا مال کھانے میں اختلاف | ۱۰۳۳ |


# عقائدِ اہل سنت کا مدلّل بیان اور دیگر مسالک کا مہذب رد

یہ امر کسی پر مخفی نہیں کہ اہل سنت و جماعت اور دیگر مسالک (دیوبندی، وہابی (غیر مقلدین)، شیعہ وغیرہم) کے درمیان عرصۂ دراز سے اعتقادی اختلاف اور تنازع چلا آ رہا ہے۔ اپنے معتقدات کو ثابت کرنے اور فریق مخالف کے ابطال میں جانبین کی طرف سے باقاعدہ کتب ورسائل کی تصنیف، مناظرے اور تقاریر پہلے بھی ہوئیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ ان تمام امور سے کوئی فائدہ ہوا یا نہیں، اس سے قطع نظر، یہ ضرور ہوا کہ فریقین کے درمیان اختلاف اور تنازع کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گیا۔ اور اب جو صورتحال درپیش ہے، اس کے پیش نظر مستقبل کے حوالہ سے بھی کوئی توقع نہیں رکھی جاسکتی کہ یہ اختلافات کم ہو جائیں گے یا ختم ہو جائیں گے۔۔۔ اس کی وجہ اور بنیاد شاید یہ ہو کہ ہم نے قرآن حکیم کے اس فرمان پر عمل کو ترک کر دیا:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ. (النحل:۱۲۵)

آپ اپنے رب کے راستے کی طرف (لوگوں کو) تدبیر اور عمدہ نصیحت سے بلائیے اور ان سے بحث (ومناظرہ) اس انداز سے کیجئے جو بہت پسندیدہ اور شائستہ ہو۔

اس آیت مبارکہ میں حق بات کی طرف بلانے اور (ضرورت پڑنے پر) بحث ومناظرہ کرنے کا جو طریقہ بیان کیا جارہا ہے وہی طریقہ دراصل مؤثر، مفید اور شرعاً مطلوب ہے۔ ہمارا طریقہ بحث ودعوت (بصورت تصنیف وتحریر وتقریر) ہرگز ایسا نہیں ہے، جس کو اس آیت کا مصداق ٹھہرایا جاسکے، جانبین سے بحث ومباحثہ اور تردید ومناظرہ کا جو طریقہ آج رائج ہے، وہ تہذیب، شائستگی، حکمت اور تدبیر سے کوسوں دور ہے۔ جس دور میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مخالفین کا شدت اور سختی کے ساتھ رد فرمایا، وہ دور اور تھا۔

اب زمانہ' زمانے کا ڈھنگ' زمانے کا طرز اور اندازِ فکر سب کچھ تبدیل ہو چکا ہے۔ سو بحث و مباحثہ اور ردو قدح کا انداز بھی ہمیں تبدیل کرنا ہوگا۔ آج کا ذوق مطالعہ ان تحریرات و تصنیفات کو قطعاً مسترد کر چکا ہے جو غیر مہذب اور غیر شائستہ لب و لہجہ کی حامل ہوں۔ اس کے برعکس وہ تصنیفات جو اپنے دعوے کے اثبات میں مدلّل اور تردیدِ غیر میں مہذب لہجہ کی حامل ہوں' وہ اپنے تو اپنے' مخالفین کے یہاں بھی قابلِ قدر اور قابلِ احترام ہوتی ہیں۔ گو کہ ایسی تحریرات اور تصنیفات و تالیفات بہت قلیل ہیں' لیکن جنگ وجدال کے اس دور میں ایسی تحریرات کا پایا جانا بھی بہت غنیمت اور قابلِ تعریف ہے۔ ایسی ہی تصنیفات میں ایک مشہور و معروف نام شرح صحیح مسلم کا بھی ہے' جس میں اہل سنت و جماعت کے عقائد اور معمولات کو مبالغہ آرائی اور غلو جیسی صفات ذمیمہ سے بچا کر بہت معتدل اور مدلّل انداز میں بیان کیا گیا ہے' اسی طرح دیگر مسالک کے رد میں بھی اول تا آخر تہذیب و شائستگی اور جدال احسن کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ میرے نزدیک ایسی ہی تحریرِ فی زمانہ موثر اور انقلاب آفرین تحریر ہے۔

شرح صحیح مسلم پر طعن کیا جاتا ہے کہ اس میں اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ٹھوس دلائل کے ساتھ زیادہ بحث نہیں کی گئی اور اہل سنت کے علاوہ دیگر مسالک پر ماسوا چند مقامات کے نہ گرفت کی گئی ہے' نہ ان کا رد کیا گیا ہے۔۔۔۔؟

میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں اعتراضات غلط اور ناقابل تسلیم ہیں۔ پہلا اعتراض تو اس لئے غلط ہے کہ شرح صحیح مسلم میں متعدد مقامات پر اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو بہت مضبوط' محکم اور تفصیلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور ان پر محققانہ انداز میں بحث کی گئی ہے' مبالغہ آرائی اور غلو کا قطعاً مظاہرہ کیے بغیر اسے نکتۂ اعتدال پر لانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے ممکنہ حد تک اختلافات کا خاتمہ ہو۔ اور دوسرا اعتراض اس لئے غلط ہے کہ میرے شمار کے مطابق شرح صحیح مسلم میں کم و بیش اسی (۸۰) مقامات پر دیگر مسالک پر گرفت کی گئی اور دلائل و براہین کے ساتھ ان کا رد کیا گیا ہے' جیسا کہ عنقریب واضح ہوگا۔

راقم ذیل میں دونوں عنوانات کے حوالہ سے چند مثالیں پیش کر رہا ہے' تا کہ حقیقت اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر و باہر اور روشن ہو جائے:

## شرح صحیح مسلم اور عقائد و معمولاتِ اہلِ سنت کی تحقیق

شرح صحیح مسلم میں' اہل سنت و جماعت کے متعدد عقائد و معمولات پر مدلّل اور مفصل بحث کی گئی ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ عقائد و معمولات قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں۔ اور ان کو فاسد یا باطل قرار دینا قطعاً غلط ہے۔ ذیل میں اس سلسلے کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:



### مسئلہ حاضر و ناضر کی تحقیق

حاضر و ناضر کا مسئلہ ہمارے اور دیگر مسالک کے علماء کے درمیان بہت متنازع فیہ مسئلہ ہے۔ شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ کو بہت تحقیق اور دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسلوب تحقیق یہ ہے کہ سب سے پہلے اہل سنت و جماعت کے موقف کی وضاحت کی ہے اور بتایا ہے کہ زیر بحث مسئلہ میں ہمارا دعویٰ کیا ہے؟ بعد ازاں ۲۵ ماخذ کی روشنی میں اپنے دعوے اور موقف پر بہت سلیس انداز میں دلائل فراہم کیے ہیں حتیٰ کہ ان مشائخ کی عبارات بھی پیش کی ہیں جو دیگر مسالک کے علماء کے نزدیک بھی مسلّم ہیں' بلکہ خود دیگر مسالک کے علماء کی عبارات سے بھی اپنے موقف کی تائید پیش کی ہے۔ شارح کی یہ بحث جلد اوّل میں ہے اور (ص ۷۴۸ سے لے کر ۷۶۲ تک) ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

## قبروں پر پھول ڈالنے کی تحقیق

قبروں پر پھول ڈالنا اہل سنت و جماعت کے معمولات میں سے ہے۔ دیگر مسالک کے علماء اس سے بھی روکتے اور منع کرتے ہیں۔ شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ پر بھی خلاصۂ دلائل کے تناظر میں تحقیقی بحث فرمائی ہے اور کتب حدیث' ان کی شروح اور مستند کتب فقہ سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ قبور پر سبز شاخوں اور پھولوں کا رکھنا سنت ہے۔ بحث کے دوران بلیغ انداز میں علماء دیوبند (شیخ انور شاہ کشمیری' شیخ بدر عالم میرٹھی اور شیخ شبیر احمد عثانی) پر رد بھی فرمایا ہے۔ یہ بحث بھی جلد اوّل میں ہے اور ۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۸۱)

## اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ کی تحقیق

ہمارے اور دیگر مسالک کے علماء کے درمیان ایک معروف نزاعی مسئلہ اختیارات مصطفیٰ ﷺ بھی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر بیعت لی تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں نوحہ نہیں کروں گی' لیکن زمانۂ جاہلیت میں فلاں قبیلہ والوں نے میرے ساتھ نوحہ میں معاونت کی تھی' اس لئے ان کی میت پر نوحہ کرنے کی مجھے اجازت دے دیں' تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۴) اس حدیث کے ماتحت شارح صحیح مسلم نے نبی اکرم ﷺ کے اختیارات پر مفصل اور مدلل بحث کی ہے اور کم وبیش ۲۳ احادیث صحیحہ سے آپ ﷺ کے اختیارات کو ثابت کیا ہے۔ مضمون کی اہمیت اور جامعیت کے پیش نظر شارح کی مکمل عبارت نقل کر رہا ہوں' تاکہ معلوم ہو جائے کہ عقائد اہل سنت پر "ٹھوس دلائل" کیسے ہوتے ہیں؟ شارح لکھتے ہیں:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ آپ عمومی احکام سے جس فرد کو چاہیں خاص کر لیں چھ ماہ کے بکرے کی قربانی بالعموم جائز نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کو چھ ماہ کے بکرے کی قربانی کی اجازت دے دی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۳' مطبوعہ کراچی)

مسجد نبوی میں کسی کے گھر کے (چھوٹے) دروازہ کی اجازت نہیں لیکن حضرت ابو بکر کو دروازہ رکھنے کی اجازت دے دی۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۱۶' مطبوعہ کراچی)

حرم مکہ کے درختوں کو کاٹنا بالعموم ممنوع ہے لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی درخواست پر رسول اللہ ﷺ نے اذخر کاٹنے کی اجازت دیدی۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲' مطبوعہ کراچی)

ہر عورت کو شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن سوگ کرنا لازم ہے لیکن حضرت اسماء بنت عمیس پر یہ سوگ معاف فرما دیا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۲۵' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

مہر شرعی کا کم از کم دس درہم از قبیل مال ہونا ضروری ہے۔ لیکن ایک صحابی کے لئے ناداری کی وجہ سے صرف تعلیم قرآن کو مہر قرار دیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۸۷' مطبوعہ لاہور)

ایک صحابی اور ایک صحابیہ کا باہمی رضامندی سے بغیر کسی مہر کے نکاح فرما دیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۸۸' مطبوعہ لاہور)

روزہ کے کفارہ کو صدقہ کرنا واجب ہے لیکن ایک صحابی کے لئے ناداری کی وجہ سے روزہ کے کفارہ کو خود انہیں کے لئے کھانا جائز قرار دیا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۹' مطبوعہ کراچی)

دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے بالعموم رشتہ رضاعت ثابت نہیں ہوتا لیکن حضرت سالم کو بلوغت کے بعد جوانی میں سہلہ

بنت سہیل نامی ایک صحابیہ کا دودھ پینے کی اجازت دے دی اور حضرت سہلہ کو ان کی رضاعی ماں بنا دیا۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۶۹ 'مطبوعہ کراچی)

مردوں کے لئے ریشم پہننے کو بالعموم حرام فرمایا لیکن حضرت زبیر اور حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ کو خارش کی بناء پر ریشم پہننے کی اجازت دی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۶۸ 'مطبوعہ کراچی)

مردوں کے لئے سونا بالعموم حرام کر دیا لیکن حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت دی۔

(المصنف ج ۸ ص ۲۸۱ 'مطبوعہ کراچی)

بغیر جہاد کیے کسی شخص کو مال غنیمت سے حصہ نہیں ملتا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (آپ کی صاحبزادی) کی تیمارداری میں مشغول رہنے کی بناء پر غزوۂ بدر میں شرکت کے بغیر مال غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۳ 'مطبوعہ کراچی)

قاضی کے لئے تحائف لینا بالعموم جائز نہیں لیکن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو تحائف لینے کی اجازت دے دی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۲۸ 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

میت پر نوحہ کرنا منع کرتا ہے لیکن جب حضرت ام عطیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ زمانہ جاہلیت میں آل فلاں نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی اب میرے لیے ان پر نوحہ کرنا ضروری ہے تو آپ نے ان کو ان کے لئے نوحہ کرنے کی اجازت دے دی۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۸۵ 'مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت)

ہر مسلمان پر روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے لیکن آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو طلوع آفتاب کے وقت روزہ رکھنے کی اجازت دے دی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۲۸ 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

رمی جمرات کے دوران منیٰ میں رات گزارنا ضروری ہے لیکن بنو عباس اور بنو ہاشم کے ذمہ زمزم کا پانی پلانے کی خدمات تھیں اس لیے آپ نے انہیں ان ایام میں رات کو منیٰ سے جانے کی اجازت دے دی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۲۸ 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

نکاح کے لئے کم از کم دس درہم مہر ضروری ہے لیکن حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لئے صرف ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کو مہر قرار دیا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۲۸ 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صرف حالت جنگ میں نماز کو قصر کرنے کی اجازت دی ہے:

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا. (النساء: ۱۰۱)

اگر تم کفار کے حملہ کے خوف کی وجہ سے نماز قصر کر لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

لیکن آپ نے ہر سفر شرعی میں قصر کو واجب کر دیا خواہ حالت امن ہو یا حالتِ جنگ۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱ 'مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید نے بیٹی' ازواج اور چچا کے لئے ترکہ سے معین حصص کے ساتھ میراث کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے لیکن آپ نے اپنے ترکہ سے ورثاء کو حصص دینے سے منع فرما دیا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۳۵ 'مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید نے ہر نماز کے لئے الگ الگ وقت معین کیے ہیں:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝

ہر نماز (الگ الگ) وقت معین میں فرض کی گئی ہے۝

(النساء: ۱۰۳)

لیکن آپ نے دوران حج عرفات میں عصر کو ظہر کے وقت میں اور مغرب کو عشاء کے وقت میں جمع کرنا فرض کر دیا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲۶ '۲۲۵ 'مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید نے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی لازم کی:

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ. (البقرہ: ۲۸۲) اور تم اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنا لو' پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں۔

لیکن آپ نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی اکیلی اور تنہا گواہی کو کافی قرار دیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۵۲ 'مطبوعہ لاہور)

قرآن مجید نے ہر مسلمان کو اپنی پسند کی چار عورتوں سے شادی کی اجازت دی:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ. (النساء: ۳) جو عورتیں تمہیں پسند ہوں' ان سے نکاح کرلو! دو دو سے' تین تین سے' اور چار چار سے۔

لیکن آپ نے حیاتِ فاطمہ میں حضرت علی کو ابو جہل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دیا۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۸۳ 'مطبوعہ لاہور)

قرآن کریم نے وضوء میں پیروں کے دھونے کو فرض قرار دیا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. (المائدہ: ۶) اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور کہنیوں سمیت ہاتھوں کو اور سر پر مسح کرو اور پیروں کو ٹخنوں سمیت دھوؤ۔

لیکن آپ نے پیروں کو دھونے کی جگہ موزوں پر مسح کو بھی جائز قرار دیا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۳ 'مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید نے حالت جنابت (جب غسل فرض ہو) میں مسجد میں داخل ہونے سے بالعموم منع فرمادیا:

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا. (النساء: ۴۳) حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کرلو' مسجد کے قریب نہ جاؤ الا یہ کہ مسجد کو عبور کرنا ہو۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حالتِ جنابت میں مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دی۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۵۳۵ 'مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ہم نے اس بات پر بکثرت مثالیں پیش کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ اختیار دیا ہے کہ آپ عمومی احکام سے جس کو چاہیں خاص فرمالیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو احکامِ شرعیہ کے صرف بیان کرنے کے لئے ہی نہیں بلکہ احکام شرعیہ کا واضع اور شارع بنا کر بھیجا ہے۔

احادیث مبارکہ سے بھرپور دلائل پیش کرنے کے بعد شارح نے علامہ عبدالوہاب شعرانی' علامہ نووی شافعی' علامہ وشتانی مالکی' علامہ سنوسی مالکی' حافظ ابن حجر عسقلانی' علامہ علی قاری حنفی' قاضی شوکانی (غیر مقلد)' نواب صدیق حسن بھوپالی (غیر مقلد) کے حوالہ سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اختیارات کو ثابت کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ:

ان تمام علماء کی عبارات سے معلوم ہو گیا کہ اہل اسلام کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منصب صرف پیغام رسانی اور صرف

احکامِ شریعت کا بیان کرنا نہیں ہے' بلکہ اس کے ساتھ ساتھ احکامِ شرعیہ کو مقرر کرنا' تحلیل اور تحریم اور عموماتِ شرعیہ میں احکام اور افراد کی تخصیص کرنا بھی منصب نبوت میں داخل ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۷۸۷)

## نبی اکرم ﷺ کا یوم میلاد منانے کی تحقیق

میلاد النبی ﷺ کا مسئلہ جو کہ بدقسمتی سے ہمارے اور مخالفین کے درمیان زیادہ ہی نزاعی صورت اختیار کر چکا ہے' اس پر بھی شارح صحیح مسلم نے مفصل تحقیق اور مدلل بحث رقم فرمائی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

**ذاك يوم ولدت فيه وانزل علي فيه.** اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۶۸)

اس حدیث کے تحت شارح نے میلاد النبی ﷺ کے مسئلہ پر تمام جہات اور تمام گوشوں کو بہت سہل انداز میں دلائل کے ساتھ واضح کیا ہے۔ اسلوب تحقیق یہ ہے کہ سب سے پہلے یوم میلاد النبی ﷺ کی خوشی اور محافل میلاد کی شرعی حیثیت واضح کی ہے۔ بعد ازاں قرآن حکیم' کتب احادیث' ان کی شروح' کتب سیرت و تاریخ حتیٰ کہ مخالفین کی کتب سے میلاد النبی ﷺ کا جواز اور استحسان ثابت کیا ہے۔ پھر میلاد النبی ﷺ پر علامہ حلبی شافعی' علامہ شامی' علامہ علی قاری' حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری حنفی رضی اللہ عنہ کا نظریہ اور دلائل نقل کیے گئے ہیں۔ آخر میں شیخ رشید احمد گنگوہی اور نواب صدیق حسن بھوپالی کا رد اور محفل میلاد کی ابتداء پر بحث کی گئی ہے۔ میرے شمار کے مطابق اس مسئلہ میں ۳۰ ماخذ کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے اور یہ بحث ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۱۶۹)

## انبیاء و اولیاء سے توسل و استمداد اور ندائے یارسول اللہ کی تحقیق

انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام سے توسل اور استمداد و استعانت بھی ہمارے اور مخالفین کے درمیان ایک اختلافی اور نزاعی مسئلہ ہے۔ شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ پر بھی بہت محققانہ گفتگو فرمائی ہے اور قوی ترین دلائل کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور اولیاء کرام سے توسل اور استمداد و استعانت جائز اور درست ہے۔

اسلوب تحقیق کے بیان سے قبل اس مسئلہ میں شارح کا موقف واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ شارح کے نزدیک افضل' اولیٰ اور تقاضائے عبودیت یہی ہے کہ ہر معاملہ میں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جائے' اسی سے سوال کیا جائے' اسی سے دعا کی جائے' ہاں انبیاء علیہم السلام' بزرگانِ دین اور حضور سید المرسلین محمد مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگنا اقرب الی الاجابۃ (قبولیت کے زیادہ قریب) ہے۔ شارح کی دلیل اپنے موقف پر یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

**اذا سئلت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله.** (جامع ترمذی ص ۳۶۱) جب تم سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔

اس حدیث کی بناء پر شارح کے نزدیک اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جائے اور اسی سے مدد طلب کی جائے۔ اگرچہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا بھی شرعاً جائز اور درست ہے۔ یہی موقف علامہ عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ العالی کا بھی ہے۔ چنانچہ شارح نے اپنی تائید میں آپ کی عبارت بھی نقل کی ہے' لکھتے ہیں:

ہمارے فاضل معاصر علامہ محمد عبدالحکیم صاحب شرف لکھتے ہیں:

البتہ یہ ظاہر ہے کہ جب حقیقی حاجت روا' مشکل کشا اور کارساز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تو احسن اور اولیٰ یہی ہے کہ اسی سے مانگا جائے اور اسی سے درخواست کی جائے اور انبیاء واولیاء کا وسیلہ اس کی بارگاہ میں پیش کیا جائے' کیونکہ حقیقت' حقیقت ہے اور مجاز' مجاز ہے' یا بارگاہ انبیاء واولیاء سے درخواست کی جائے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ ہماری مشکلیں آسان فرما دے اور حاجتیں برلائے۔ اس طرح کسی کو غلط فہمی بھی پیدا نہیں ہوگی اور اختلافات کی خلیج بھی زیادہ وسیع نہیں ہوگی۔

(ندائے یارسول اللہ ﷺ ص ۱۲)

شارح کے موقف کی وضاحت کے بعد زیر بحث مسئلہ پر شارح کا اسلوب تحقیق یہ ہے کہ سب سے پہلے مستند لغات کی روشنی میں وسیلہ کا معنی بیان کیا ہے' پھر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کی ذوات سے توسل کے متعلق امام محمد ابن جذری' علامہ علی قاری' شیخ ابن تیمیہ اور قاضی شوکانی کی عبارات پیش کی ہیں' اس کے بعد واضح کیا ہے کہ "سیدنا آدم علیہ السلام نے بھی نبی اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی' خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے وسیلہ سے دعا فرمائی اور آپ ﷺ نے اپنے اور دیگر سائلین کے وسیلہ سے دعا کرنے کی ترغیب فرمائی"۔ اس کے بعد یہ واضح کیا کہ "سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے قحط سالی کے خاتمہ کے لئے رسول اللہ ﷺ سے دعا کرنے کی درخواست کی"۔ بعد ازاں توسل بعد از وصال کے متعلق علامہ سید محمود آلوسی حنفی' شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی' غیر مقلد عالم شیخ وحید الزماں اور قاضی شوکانی کا نظریہ اور ان کی مکمل عبارات پیش کی ہیں۔ درمیان میں توسل بعد از وصال پر ابن تیمیہ کے اعتراضات کا تفصیلی جائزہ بھی لیا ہے۔ توسل پر بحث کرنے کے بعد ساتھ ہی استمداد و استعانت پر احادیث مبارکہ اور فقہائے اسلام کے نظریات بھی بیان کیے ہیں اور اس کے متصل ندائے یا محمد ﷺ کے مسئلہ کو بھی واضح کیا گیا ہے اور خود علماء دیوبند (شیخ رشید احمد گنگوہی' شیخ محمود الحسن' شیخ سرفراز گکھڑوی اور شیخ تھانوی) کی عبارات سے ندائے یارسول اللہ ﷺ اور توسل کا جواز ثابت کیا ہے۔

اس پوری بحث کے درمیان میں شارح نے اس حقیقت کو بھی بے نقاب کیا ہے کہ جس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ایک نابینا شخص کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی کہ تم اچھی طرح وضوء کر کے دو رکعت ادا کرنے کے بعد یہ دعا کرنا:

اللھم انی اسالک و اتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعہ فی.

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد (ﷺ) میں آپ کے وسیلہ سے اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ نبی ﷺ کو میرے لئے شفاعت کرنے والا بنا دے۔

اس میں یا محمد کے الفاظ ہیں جو کہ خود نبی ﷺ نے تعلیم فرمائے اور یہ حدیث ترمذی اور دیگر کتب حدیث میں ہے۔ (جامع ترمذی ص ۵۱۵' سنن ابن ماجہ ص ۹۹' مسند احمد ج ۴ ص ۱۳۸' مستدرک ج ۱ ص ۵۱۹ (بحوالہ شرح صحیح مسلم) لیکن نور محمد کارخانہ تجارت کتب اور مطبع مجتبائی والوں نے اس حدیث سے "یا محمد" کے الفاظ نکال دیئے ہیں' حالانکہ ابن تیمیہ' قاضی شوکانی' امام نووی اور امام محمد ابن جذری وغیرہم نے اس حدیث کو امام ترمذی کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور اس میں "یا محمد" کے الفاظ موجود ہیں۔ یقیناً یہ مطبع مجتبائی اور نور محمد کارخانہ تجارت کتب کی بدترین خیانت اور بددیانتی ہے۔

بہر کیف مذکورہ تمام مسائل (توسل، استمداد و استعانت اور ندائے غیر اللہ) کو شارح نے بہت ہی تفصیل سے بیان کیا ہے اور میرے شمار کے مطابق ان تمام مسائل پر کم و بیش ۴۵ ماخذ کی روشنی میں بحث کی ہے۔ نیز یہ تفصیلی بحث ۳۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۷، ص ۵۵)

## شرح صحیح مسلم اور دیگر مسالک کا مہذب رد

شروع میں عرض کر چکا ہوں کہ شرح صحیح مسلم میں متعدد مقامات پر مخالفین اہلسنت کا رد کیا گیا ہے۔ اور دلائل کے ساتھ ان کی مختلف عبارات پر گرفت کی گئی ہے۔ نیز تردید میں بھرپور شائستگی اور تہذیب کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس سلسلے کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

## اولیاء اللہ کے مزارات کے ساتھ مسجد بنانے پر سید مودودی کے اعتراضات اور شارح کے جوابات

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا۝ (الکھف: ۲۱)

وہ لوگ جو اپنے کام پر غالب تھے انہوں نے کہا ہم تو ضرور ان (غار والوں) پر ایک مسجد بنائیں گے۝

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تفہیم القرآن میں سید مودودی نے قبور صالحین کے جواز میں مسجد کی تعمیر کو سختی سے منع کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "الذین غلبوا علی امرھم لنتخذن علیھم مسجدا"۔ سے مراد وہی لوگ ہیں جو سچے پیروانِ مسیح کے مقابلہ میں عیسائی عوام کے رہنما اور سربراہ کار بنے ہوئے تھے اور مذہبی و سیاسی امور کی باگیں جن کے ہاتھوں میں تھیں، یہی لوگ دراصل شرک کے علم بردار تھے اور انہوں نے ہی فیصلہ کیا کہ اصحاب کہف کا مقبرہ بنا کر اس کو عبادت گاہ بنایا جائے۔

مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے قرآن مجید کی اس آیت کا بالکل الٹا مفہوم لیا ہے۔ وہ اسے دلیل ٹھہرا کر مقابرِ صلحاء پر عمارتیں اور مسجدیں بنانے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہاں قرآن ان کی اس گمراہی کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جو نشانی ان ظالموں کو بعث بعد الموت اور امکانِ آخرت کا یقین دلانے کے لیے دکھائی گئی تھی اسے انہوں نے ارتکابِ شرک کے لیے ایک خداداد موقع سمجھا اور خیال کیا کہ چلو، کچھ اور ولی پوجا پاٹ کے لیے ہاتھ آ گئے۔ پھر آخر اس آیت سے قبورِ صالحین پر مسجدیں بنانے کے لیے کیسے استدلال کیا جا سکتا ہے نبی ﷺ کے یہ ارشادات اس کی نہی میں موجود ہیں:

لعن الله تعالى زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج. (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ ابن ماجہ)

اللہ نے لعنت فرمائی ہے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانے اور چراغ روشن کرنے والوں پر۔

الا وان من كان قبلكم كانوا يتخذون قبورا نبياء هم مساجد فاني انهكم عن ذلك. (مسلم)

خبردار رہو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے، میں تمہیں اس حرکت سے منع کرتا ہوں۔

لعن الله تعالى اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبياء هم مساجد. (احمد، بخاری، مسلم، نسائی)

اللہ نے لعنت فرمائی یہود اور نصاریٰ پر، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔

ان اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات

ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ اگر ان میں کوئی مرد صالح ہوتا تو

بنوا علی قبرہ مسجدا و صور وافیہ تلك الصور اولئك شرار الخلق یوم القیمة. (احمد بخاری مسلم نسائی)

اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر مسجدیں بناتے اور اس کی تصویریں تیار کرتے تھے۔ یہ قیامت کے روز بدترین مخلوقات ہوں گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تصریحات کی موجودگی میں کون خدا ترس آدمی یہ جرأت کر سکتا ہے کہ قرآن مجید میں عیسائی پادریوں اور رومی حکمرانوں کے جس گمراہانہ فعل کا حکایۃً ذکر کیا گیا ہے اس کو ٹھیک وہی فعل کرنے کے لیے دلیل و حجت ٹھہرائے؟

(تفہیم القرآن ج ۳ ص ۱۸)

شارح صحیح مسلم اس مسئلہ پر سید مودودی کی گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سید مودودی صاحب کے دلائل کی تین بنیادیں ہیں۔ اول اصحاب کہف کی یاد میں ان کے غار کے پاس مسجد بنانے والے سچے پیروان مسیح کے مقابلہ میں مشرکانہ پوجا پاٹ کے رسیا عوامی رہنما تھے، ثانی قرآن کریم نے اس فعل کو گمراہی قرار دیا، ثالث احادیث میں اس فعل سے منع کیا گیا ہے"۔

اس کے بعد شارح نے بالترتیب تینوں بنیادوں کا مدلل انداز میں رد کیا ہے۔ چنانچہ پہلی بنیاد کو تفسیر کبیر، تفسیر ابوالسعود اور روح المعانی کی عبارات سے رد کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"مستند مفسرین کی ان عبارات سے واضح ہو گیا کہ: "الذین غلبوا علی امرھم لنتخذن علیھم مسجدا". کی تفسیر میں مودودی صاحب نے بغیر حوالوں کے جو کچھ لکھا ہے وہ ان کی خیال آفرینی ہے، خود ساختہ اور طبع زاد تفسیر ہے اور غلط تفسیر ہے"۔

سید مودودی کی دوسری بنیاد کا آیۂ کریمہ: "الذین غلبوا علی امرھم" کے پس منظر کی روشنی میں مختصراً رد کرنے کے بعد تیسری بنیاد کا مفصل رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مودودی صاحب کی فکر کی تیسری بنیاد یہ ہے کہ احادیث میں ہے: اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد (سجدہ گاہ) بنا لیا۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۰۱)

ٹھیک ہے، ہم بھی کہتے ہیں کہ قبروں کو عبادۃً سجدہ کرنا شرک اور تعظیماً سجدہ کرنا حرام ہے، قبر کا طواف کرنا حرام ہے، اس کے سامنے جھکنا حرام ہے، قبر کو چومنا مکروہ ہے۔ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ کا رسالہ الزبدۃ الزکیہ اور فتاویٰ رضویہ ج ۴، کتاب الجنائز کا مطالعہ کافی مفید ہے۔

لیکن حدیث شریف میں قبروں کو سجدہ کرنے کی ممانعت ہے اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ صالحین کی قبروں کے جوار میں ان سے خیر و برکت حاصل کرنے کے لیے مسجد نہیں بنانی چاہیے۔

کعبہ سے بڑی دنیا میں کوئی مسجد نہیں ہے اور اس کے جوار میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کی قبریں ہیں۔ محمد جار اللہ متوفی ۹۵۰ھ لکھتے ہیں:

ومن فضائل الحجر ان فیہ قبر اسماعیل و امہ ھاجر. (الجامع اللطیف ص ۸۹)

حطیم کعبہ کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس میں حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ کی قبریں ہیں۔

کعبہ کے بعد سب سے بڑی مسجد، مسجد نبوی ہے اور اس کے جوار میں روضۂ انور ہے۔ علاوہ ازیں مستند فقہاء اسلام نے صالحین کے جوار میں مسجد بنانے کو جائز قرار دیا ہے۔

اس کے بعد شارح نے علامہ شہاب الدین خفاجی' علامہ ابن حجر عسقلانی' علامہ قسطلانی' علامہ علی قاری' شیخ انور شاہ کشمیری' شیخ شبیر احمد عثمانی' علامہ وشتانی مالکی اور علامہ سنوسی مالکی کے حوالہ سے قبور صالحین کے جوار میں تعمیر مسجد کا جواز ثابت کیا ہے اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ شیخ مودودی کی تیسری بنیاد کا رد کیا ہے۔ آخر میں شارح لکھتے ہیں:

اس تحقیق و تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ مودودی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ امام رازی' علامہ ابو السعود' علامہ آلوسی' علامہ ابن حجر عسقلانی' علامہ احمد قسطلانی' علامہ وشتانی' علامہ سنوسی' ملا علی قاری' شیخ عبد الحق' شیخ انور شاہ کاشمیری' شیخ شبیر احمد عثمانی کی تصریحات کے خلاف لکھا ہے اور تفہیم القرآن میں انہوں نے امت مسلمہ کو جو راستہ دکھلایا ہے وہ اکابر اسلام' اسلاف امت حتیٰ کہ اکابر دیوبند کے بھی خلاف ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۲)

## نوحہ کی اجازت کی تاویل میں شیخ عثمانی کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف کفر کی نسبت کرنا اور شارح کا اس پر رد

میت پر نوحہ کرنے سے متعلق صحیح مسلم کی روایت پیچھے گذر چکی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں کو نوحہ نہ کرنے پر بیعت لی' تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں نوحہ نہیں کروں گی' لیکن زمانہ جاہلیت میں فلاں قبیلہ والوں نے میرے ساتھ نوحہ کرنے میں معاونت کی تھی' اس لیے ان کی میت پر نوحہ میں تعاون کرنے کی مجھے اجازت دے دیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

اس حدیث سے واضح طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اختیارات ثابت ہوتے ہیں' لیکن مخالفین اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں۔ چنانچہ شیخ شبیر احمد عثمانی نے بھی اس حدیث میں تاویل کا سہارا لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

والا حسن عندی ان یقال انه علیه الصلوة و السلام علم انما لابد ان تفعل النیاحة علی ال فلان وانما بقی التخییر فی الترتیب ای ان یبایعها علی الاسلام قبل النیاحة او یعکس الامر فیجوز لها تقدیم النیاحة علی المبایعة لا باحة فعلها بل لاحتمال اخف الضررین واختیار اهون البلیتین و تفریغ قلبها عن دواعی الجاهلیة حتی تبایع علی الاسلام بکلیتها. (فتح الملہم ج ۲ ص ۴۸۳)

میرے نزدیک بہترین بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ معلوم تھا کہ فلاں خاندان پر نوحہ ضرور کیا جائے گا اور صرف ترتیب میں اختیار باقی رکھا گیا یعنی کیا ام عطیہ کے نوحہ کرنے سے پہلے ان سے اسلام پر بیعت لی جائے یا بالعکس معاملہ کیا جائے؟ آپ نے ام عطیہ کی بیعت اسلام پر ان کے نوحہ کرنے کو مقدم رکھا اس وجہ سے نہیں کہ نوحہ کا فعل جائز تھا بلکہ اس لیے کہ ایمان لانے سے پہلے نوحہ کرنے کا ضرر ایمان لانے کے بعد نوحہ کرنے کے ضرر سے خفیف اور کم ہے' اس لیے آپ نے کم درجہ کی مصیبت کو اختیار کیا تا کہ ان کا دل جاہلیت کے کاموں سے بالکل خالی ہو جائے' اس کے بعد وہ اسلام کی مکمل طور پر بیعت کریں۔

شیخ شبیر احمد عثمانی کی اس عبارت پر شارح گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شیخ عثمانی کی بیان کردہ یہ توجیہ اصول اسلام کے خلاف ہے' کیونکہ کفر سے بڑی کوئی مصیبت ہے نہ ضرر' اور کفر کے مقابلہ میں نوحہ کرنا یقیناً بہت خفیف اور ہلکا ہے اور جب آپ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اجازت دے دی تو نوحہ کرنا سرے سے معصیت ہی نہ رہا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کفر پر راضی ہونا اور کفر کو پسند کرنا بھی کفر ہے۔ خواہ ایک لمحہ کے لیے ہو۔ (خط کشیدہ عبارت پر مختلف عبارات

پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ) شیخ عثمانی کی مزعوم ''زیادہ حسین توجیہ'' اصول اسلام کی روشنی میں درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی طرف کفر کی نسبت ہے' العیاذ باللہ! ہم ایسے تعصب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جس کی بناء پر کوئی شخص کسی ایسی قبیح تاویل کا شکار ہو' جس کا مآل اور وبال رسول اللہ ﷺ کی طرف کفر کی نسبت ہو۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۷۸۸)

## حدود کے کفارہ ہونے نہ ہونے میں علماء دیوبند (شیخ کشمیری' شیخ محمود الحسن اور شیخ تقی عثمانی)۔۔۔۔۔۔کا نظریہ اور شارح کا اس پر رد و تبصرہ

حدود کفارہ ہوتی ہیں یا نہیں ؟ اس سلسلہ میں فقہ حنفی کی تقریباً تمام مستند کتب میں یہ صراحت موجود ہے کہ فقہائے احناف کے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہوتیں۔ اس کے باوجود شیخ انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں لکھا ہے کہ مجھ پر ابھی تک واضح نہیں ہوا کہ اس میں احناف کا مذہب کیا ہے؟ (فیض الباری ج ۱ ص ۸۶ 'مطبوعہ مطبع حجازی مصر)

شیخ کشمیری کی تائید کرتے ہوئے شیخ تقی عثمانی نے بھی فتح الملہم کے تکملہ میں لکھ دیا کہ:

مشہور تو یہی ہے کہ فقہائے احناف کے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہوتیں' لیکن ہمارے شیخ المشائخ انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں اس کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ احناف کی طرف یہ نسبت تسامح پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام طحاوی نے اس مسئلہ میں کسی اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔ (تکملہ فتح الملہم ج ۲ ص ۵۱۷ 'مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی)

ان دونوں سے زیادہ حیران کن گفتگو شیخ محمود الحسن دیوبندی کی ہے۔ انہوں نے تو مسئلہ ہی لپیٹ دیا ہے۔ اور سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کو رد کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ:

احناف نے کہا ہے کہ حق یہ ہے کہ حدود کفارہ ہوتی ہیں۔ اگرچہ ہمارے امام نے یہ کہا ہے کہ حدود کفارہ نہیں ہوتیں اور جس حدیث میں یہ ہے کہ مجھے پتا نہیں کہ حدود کفارہ ہے کہ نہیں' اس سے امام ابو حنیفہ کا استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

(تقریرات ترمذی مع جامع ترمذی ص ۶۵۸)

شارح صحیح مسلم نے بالترتیب (شیخ کشمیری' شیخ عثمانی اور شیخ محمود الحسن) کی مذکورہ عبارات پر زبردست اور دلچسپ گرفت فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں:

علامہ ابوبکر جصاص' علامہ آلوسی اور علامہ زین الدین ابن نجیم' علامہ کمال الدین ابن ہمام' علامہ جلال الدین خوارزمی علامہ زیلعی' علامہ شرنبلالی' علامہ ابو سعود' علامہ حصکفی' علامہ شامی' علامہ شبلی اور فتاوی عالمگیری کے حوالوں سے ہم بیان کر چکے ہیں کہ فقہاء احناف کے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہوتیں اور ہمیں اس پر سخت حیرت ہے کہ فقہاء احناف کی اس قدر کثیر اور واضح تصریحات کے باوجود شیخ انور شاہ کشمیری نے لکھا ہے کہ حدود کے کفارہ ہونے یا نہ ہونے کے متعلق فقہاء احناف کا موقف مجھ پر اب تک منکشف نہیں ہوا' لکھتے ہیں:

ولم یتحقق عندی ما مذهب الحنفية بعد. مجھ پر ابھی تک یہ واضح نہیں ہوا کہ اس میں حنفیہ کا کیا مذہب ہے۔

شیخ انور شاہ کشمیری کو یہ اشکال لاحق ہوا ہے کہ علامہ عینی نے اس مسئلہ پر کوئی گفتگو نہیں کی' اور امام طحاوی نے بھی اس مسئلہ پر کوئی بحث نہیں کی اور علامہ کاسانی نے بدائع الصنائع میں لکھا ہے کہ حدود کفارہ ہوتی ہیں۔ (فیض الباری ج ۱ ص ۸۶)

ہر چند کہ امام طحاوی اور علامہ عینی نے اس مسئلہ پر بحث نہیں کی تاہم اور اکابر حنفیہ نے تو تصریح کی ہے کہ فقہاء احناف کے

نزدیک حدود کفارہ نہیں ہوتیں' اس لیے اس مسئلہ میں تردد کی کوئی وجہ نہیں ہے' رہا یہ کہ علامہ کاسانی نے لکھا ہے کہ حدود کفارہ ہوتی ہیں تو اس میں وہی تاویل کی جائے گی جو حدیث شریف میں تاویل کی گئی ہے یعنی جب حد جاری ہوتے وقت توبہ کر لی تو حد کفارہ ہو جائے گی' تاکہ علامہ کاسانی کی عبارات دیگر اکابر احناف کے معارض نہ ہو اور نہ قرآن مجید کے خلاف ہو۔

شیخ تقی عثمانی نے بھی تمام اکابر احناف کو رد کر کے شیخ انور شاہ کشمیری کی تائید کی ہے۔(تکملہ فتح الملہم ج ۲ ص ۵۱۷)

شیخ عثمانی اور شیخ کشمیری نے صرف یہ دیکھ کر کہ امام طحاوی نے اس مسئلہ میں اختلاف کا ذکر نہیں کیا یا علامہ عینی نے اس مسئلہ پر بحث نہیں کی نجانے کیوں اس حقیقت کو فراموش کر دیا کہ فقہ حنفی کی تمام معتبر اور مستند کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہیں' نیز صریح قرآن میں ہے کہ اگر ڈاکوؤں نے توبہ نہیں کی تو حد جاری ہونے کے بعد بھی ان کو آخرت میں عذاب ہوگا' اور علامہ ابن ہمام اور علامہ ابن نجیم نے کہا ہے کہ قرآن مجید کی آیت قطعیہ کا یہ حکم ہے کہ بغیر توبہ کے حدود کفارہ نہیں ہیں اور حدیث میں ہے کہ حدود کفارہ ہیں اور حدیث ظنی ہے پس ظنی کو قطعی کے تابع کرنا چاہیے نہ کہ اس کے برعکس قطعی یعنی قرآن کو حدیث کے تابع کیا جائے۔اس لیے حدیث میں یہ تاویل کی جائے کہ اگر توبہ کر لی جائے تو حدود کفارہ ہوں گی ورنہ نہیں۔اور یہ بالکل معقول بات ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ کے اصول کے مطابق ہے اور تمام اکابر احناف نے اسی کو لکھا ہے اگر علامہ عینی یا امام طحاوی نے یہ مسئلہ نہیں لکھا تو کیا فرق پڑتا ہے انہوں نے اس کے خلاف تو نہیں لکھا اگر وہ خلاف بھی لکھتے تو اس کو رد کر دیا جاتا پھر سخت حیرت ہے کہ جو بات قرآن مجید کے مطابق ہے' امام اعظم کے اصول کے موافق اور جمہور اکابر احناف کی تصریح ہے اس کو مبنی بر مسامحہ اور مردود قرار دیا جائے۔!

شیخ محمود الحسن دیو بندی نے اس مسئلہ پر جو گفتگو کی ہے وہ شیخ انور شاہ کشمیری کی عبارت سے بھی زیادہ حیرت ناک ہے انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہیں لیکن ان کے نزدیک چونکہ امام ابوحنیفہ کا یہ قول حدیث کے خلاف ہے' اس لیے انہوں نے امام ابوحنیفہ کے قول کو رد کیا ہے۔(تقریرات ترمذی مع جامع ترمذی ص ۶۵۸)

ہائے میرے خدا! ان حضرات نے اس مسئلہ میں فقہ حنفی کی کتابوں کو کیوں نہیں دیکھا جن میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کا نظریہ قرآن مجید کی آیت محاربہ (المائدہ: ۳۳-۳۴) پر مبنی ہے نہ کہ حضرت ابوہریرہ کی روایت پر' اور اس حدیث کو فقہاء احناف نے قرآن مجید کے موافق کر کے اقتران بالتوبہ پر محمول کیا ہے۔امام ابوحنیفہ کا قول حدیث کے خلاف ہے نہ فقہاء احناف کے اقوال مسامحہ پر مبنی ہیں۔اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ پر رحمتیں نازل فرمائے وہ پہلے قرآن مجید سے حکم حاصل کرتے ہیں اور اگر کوئی حدیث بظاہر قرآن مجید کے خلاف ہو تو حدیث میں تاویل کر کے اس کو قرآن مجید کے موافق کرتے ہیں اور اگر اقوال صحابہ بظاہر حدیث کے خلاف ہوں تو ان اقوال میں تاویل کر کے ان کو حدیث کے موافق کرتے ہیں۔(شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۸۷۸)

## قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصیحابی فرمانے سے شیخ تھانوی اور شیخ عثمانی کا علم رسالت کی نفی کرنا۔۔۔
## اور شارح کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو ثابت کرنا

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد مرتد ہو گئے تھے' وہ جب حوض کوثر پر آئیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: یہ میرے صحابہ ہیں۔آپ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے' یہ لوگ آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے (زیادہ تر احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ:

انك لا تدری ما احدثوا بعدك. آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا بدعات نکالیں۔

تب آپ ﷺ فرمائیں گے:

**سحقا سحقا.** (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۹) انہیں دور لے جاؤ' انہیں دور لے جاؤ!

• اس حدیث کو بنیاد بنا کر مخالفین یہ استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ علم نہیں تھا کہ صحابہ میں سے کون اسلام پر قائم رہا اور کون بعد میں مرتد ہو گیا اور یہ کہ آپ ﷺ' قیامت تک کے تمام لوگوں کے اسلام اور کفر کا حال نہیں جانتے تھے۔

شارح صحیح مسلم نے اس استدلال کا تفصیل سے رد کیا ہے اور حدیث مذکور کے تحت فتح الملہم میں شیخ شبیر احمد عثمانی نے جو تقریر کی ہے' اس پر بھی گرفت فرمائی ہے اور آخر میں شیخ تھانوی کا بھی بلیغ انداز میں رد فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:

شیخ تھانوی نبی ﷺ سے علم غیب کی نفی ثابت کرنے کے بیان میں لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں ہے کہ بعض امتوں کی نسبت میں حضور اقدس ﷺ سے کہا جائے گا:

**انك لا تدری ما احدثوا بعدك.** آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا بدعات نکالیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے بعض ازمنہ تک بھی کہ آخر عمر سے بہت متاخر ہے آپ پر بعض کونیات ظاہر نہیں ہوئے نہ بالذات نہ بالعطاء۔ (بسط البنان مع حفظ الایمان ص ۱۷)

تھانوی صاحب کی تصریح کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں کے کفر اور ارتداد کا علم نہیں تھا' حالانکہ قرآن مجید کے مطابق میدان حشر میں کافروں اور مرتدوں کی علامات ہر شخص پر عیاں اور بیاں ہوں گی' ان کے چہرے کالے اور غبار آلود ہوں گے' آنکھیں پتھرائی ہوئی نیلگوں ہوں گی اور وہ زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہوں گے' اور ان کی علامات کی وجہ سے ان کی پہچان کا تعلق علم غیب کی بجائے علم شہادت سے ہوگا' اور میدان حشر میں موجود ہر شخص جان لے گا کہ کافر کون ہے اور مسلمان کون ہے' کس قدر حیرت کی بات ہے کہ علم رسالت کے انکار میں یہ لوگ اس قدر جری ہو گئے کہ علم غیب تو الگ رہا اب یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے علم شہادت کی بھی نفی کرنے لگے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۵۲۷)

## شیخ گنگوہی کا سالگرہ منانے کو جائز اور یوم میلاد النبی ﷺ منانے کو ناجائز کہنا اور شارح کا اس پر رد

اہل سنت و جماعت کے نزدیک میلاد النبی ﷺ منانا بھی جائز ہے اور کسی کا یا اپنی سالگرہ کرنا بھی جائز ہے' کیونکہ سالگرہ منانے میں نعمت کا شکر ادا کرنا ہے اور میلاد منانے میں نعمتوں کی نعمت پر شکر بجا لانا ہے۔ شیخ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک سالگرہ منانا تو جائز ہے' لیکن نبی اکرم ﷺ کا میلاد منانا جائز نہیں ہے۔ ذیل میں فتاویٰ رشیدیہ سے شیخ گنگوہی کے دو فتوے ملاحظہ ہوں۔

سوال: سالگرہ بچوں کی اور اس کی خوشی میں اطعام الطعام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سالگرہ میں یادداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا اور بعد سال کے کھانا لوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے۔

سوال: انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایات صحیحہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے' تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۴۔ ص ۲۴۴' بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۴۱۲)

شارح صحیح مسلم نے شیخ گنگوہی کے دوسرے فتوے پر پانچ وجوہ سے گرفت فرمائی ہے اور ان کی دلیل مذکور (تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے) کا قرآن حکیم اور فقہ کی روشنی میں مکمل رد فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

شیخ گنگوہی کا یہ استدلال اس باب کی حدیث کے صریح خلاف ہے' نبی ﷺ نے نیک کام پر دعوت دینے کو اجر وثواب کا موجب قرار دیا ہے اور قیامت تک اس عمل پر کرنے والوں کے اجر کی بشارت دی ہے' اور اس پر تمام فقہاء کا اجماع ہے اور شیخ گنگوہی لکھتے ہیں کہ تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے' یعنی کسی مستحب اور نیک کام کی دعوت دینا منع ہے' ہوسکتا ہے کہ شیخ گنگوہی نے فقہاء کرام کی اس عبارت سے مغالطہ کھایا ہو کہ نوافل کی جماعت کے لیے تداعی مکروہ تنزیہی ہے' سو یہ استدلال بھی صحیح نہیں ہے' کیونکہ یہاں کراہت تنزیہی کی علت تداعی نہیں ہے' کیونکہ چار یا چار سے زیادہ آدمیوں کا جماعت کے ساتھ نفل پڑھنا فقہاء احناف کے نزدیک مطلقاً مکروہ تنزیہی ہے' خواہ تداعی ہو یا نہ ہو' اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فقہاء احناف کے نزدیک جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض یا واجب کے ساتھ مسنون ہے اس لیے نفل کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں:

ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة. نوافل کو جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت نہیں ہے۔

(ردالمحتار ج ۱ ص ۶۶۴' مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول' ۱۳۲۷ھ)

شیخ گنگوہی کے استدلال کے باطل ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ فقہاء احناف کے نزدیک نوافل کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے' مکروہ تحریمی یا حرام نہیں ہے' اس لیے یہ ناجائز نہیں ہے' سو بر تقدیر تنزل بھی یہ کہنا کب صحیح ہوگا کہ انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے' تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔

اس استدلال کے بطلان کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر کسی نیک کام کے لیے لوگوں کو دعوت دینا منع ہو تو مساجد اور دینی مدارس کے لیے چندہ کرنا' دینی جلسوں میں شرکت کے لیے لوگوں کو دعوت دینا' سیرت کے جلسوں کے اشتہار چھاپنا اور دوسرے صدہا نیک کاموں کے لیے لوگوں کو دعوت دینا' منع اور ناجائز ہوگا۔

اس استدلال کے بطلان کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ کسی نیک کام پر دعوت دینے کو ناجائز کہنا قرآن مجید کی اس وعید کا مصداق ہے:

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ O (القلم: ۱۲) بھلائی سے بہت روکنے والا' حد سے بڑھنے والا سخت گناہگار O

اور اس استدلال کے بطلان کی پانچویں وجہ اس باب کی احادیث کی مخالفت ہے رسول اللہ ﷺ نے تو نیک کام پر دعوت دینے کو اجر وثواب کا موجب قرار دیا اور شیخ گنگوہی نے نیک کام پر دعوت دینے کو ناجائز لکھا: فیا للاسف.

(شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۱۳)

میں نے زیر بحث دونوں عنوانات پر شرح صحیح مسلم سے واضح ترین مثالیں پیش کر دی ہیں' ان کی روشنی میں بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس شرح میں اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو کس انداز سے بیان کیا گیا ہے اور دیگر مسالک کے علماء پر کس شائستگی کے ساتھ گرفت کی گئی ہے۔

اب ذیل میں' راقم شرح صحیح مسلم کے ان مقامات کا تفصیلی نقشہ پیش کرنا چاہتا ہے' جن میں دیگر مسالک کے علماء کا رد کیا گیا ہے اور ان کی کس عبارت یا دلیل یا نظریہ پر گرفت کی گئی ہے۔

# شرح صحیح مسلم میں مخالفین کے رد کی تفصیلات کا مفصل نقشہ

## جلد اوّل

| نمبر شمار | نام | متعلقہ مسئلہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ مودودی | نبی ﷺ کا اعلان نبوت سے پہلے نسب سے متصف ہونا | ۲۶۷ |
| ۲ | شیخ تھانوی | شب معراج اجسام انبیاء کا مثالی بجائے اصلی ہونا | ۷۴۸ |
| ۳ | شیخ شبیر احمد عثمانی | قبر پر سبز شاخ اور پھول رکھنا | ۹۸۶ |
| ۴ | شیخ شبیر احمد عثمانی | نبی ﷺ کا مرتدین کو حوض پر اصحابی کہنا | ۹۰۴ |
| ۵ | شیخ بدر عالم میرٹھی | قبر پر سبز شاخ اور پھول رکھنا | ۹۸۶ |
| ۶ | شیخ انور شاہ کشمیری | قبر پر سبز شاخ اور پھول رکھنا | ۹۸۶ |
| ۷ | شیخ اسماعیل دہلوی | حالت نماز میں نبی ﷺ کی تعظیم | ۱۲۰۸ |
| ۸ | شیخ اسماعیل دہلوی | نماز میں نبی ﷺ کا تصور مبارک | ۱۳۳۰ |
| ۹ | شیخ رشید احمد گنگوہی | تشہد میں نبی ﷺ پر قصداً اسلام عرض کرنا | ۱،۱۶۸ |
| ۱۰ | غیر مقلدین | ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا | ۱۳۳۳ |



## جلد ثانی

| نمبر شمار | نام | متعلقہ مسئلہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ رشید احمد گنگوہی | غیر مسلموں کا مسجد بنانا | ۳۳ |
| ۲ | مفتی محمد شفیع دیوبندی | غیر مسلموں کا مسجد بنانا | ۴۰ |
| ۳ | شیخ اسماعیل دہلوی | مسئلہ شفاعت | ۴۰ |
| ۴ | شیخ رشید احمد گنگوہی | قبور مسلمین پر مسجد بنانا | ۶۵ |
| ۵ | شیخ مودودی | جوار قبر میں مسجد بنانا | ۸۲ |
| ۶ | شیخ تھانوی | فضلات کریمہ کی طہارت | ۱۴۶ |
| ۷ | شیخ ابن قیم جوزی | نماز کے بعد دعا کرنا | ۱۹۵ |

| نمبر شمار | نام | متعلقہ مسئلہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۸ | شیخ انور شاہ کشمیری | مسئلہ وقت ظہر | ۲۳۹ |
| ۹ | شیخ انور شاہ کشمیری | قنوت نازلہ | ۳۲۲ |
| ۱۰ | شیخ بدر عالم میرٹھی | قنوت نازلہ | ۳۲۲ |
| ۱۱ | شیخ شبیر احمد عثمانی | قنوت نازلہ | ۳۲۲ |
| ۱۲ | ڈاکٹر غلام جیلانی برق | مسئلہ روایت اصحاب بیر معونہ | ۳۳۲ |
| ۱۳ | شیخ عزیز الرحمٰن | مسئلہ مسافت قصر | ۳۷۱ |
| ۱۴ | مفتی محمد شفیع دیوبندی | مسئلہ مسافت قصر | ۳۷۲ |
| ۱۵ | غیر مقلدین | بیس رکعات تراویح | ۵۰۲ |
| ۱۶ | علماء دیوبند | اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام | ۵۴۹ |
| ۱۷ | ڈاکٹر جیلانی برق | احادیث کو ماننا | ۶۰۲ |
| ۱۸ | ڈاکٹر جیلانی برق | سورج کا قرنین شیطان کے درمیان طلوع وغروب | ۶۱۱ |
| ۱۹ | شاہ محمد جعفر پھلواری | موسیقی | ۶۹۵ |
| ۲۰ | شیخ انور شاہ کشمیری | علم رسالت ﷺ پر علم غیب کا اطلاق | ۷۳۸ |
| ۲۱ | شیخ شبیر احمد عثمانی | اختیارات مصطفیٰ | ۷۸۸ |
| ۲۲ | نواب صدیق حسن بھوپالی | بدعت حسنہ | ۹۴۳ |
| ۲۳ | شیخ مودودی | نبی ﷺ کا مسیح دجال کے متعلق علم | ۱۹۰ |



## جلد ثالث

| نمبر شمار | نام | متعلقہ مسئلہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ اسماعیل دہلوی | امتناع النظیر | ۹۰ |
| ۲ | شیخ رشید احمد گنگوہی | محفل میلاد مصطفیٰ | ۱۸۸ |
| ۳ | نواب صدیق حسن بھوپالی | محفل میلاد مصطفیٰ | ۱۸۸ |
| ۴ | ڈاکٹر غلام جیلانی برق | وحی خفی کی حیثیت وحجیت | ۲۴۷ |
| ۵ | شیخ رشید احمد گنگوہی | کوا کھانا | ۳۵۶ |
| ۶ | شیخ ابن تیمیہ | حج کو فسخ کر کے عمرہ کا احرام باندھنا | ۴۲۴ |
| ۷ | علماء دیوبند | ذاتی اور عطائی قدرت | ۵۰۰ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۸ | شیخ عبدالرحمٰن مبارکپوری | نابالغ کے حج کا حکم | ۶۴۵ |
| ۹ | ملا ابن بطال | نابالغ کے حج کا حکم | ۶۴۵ |
| ۱۰ | قاضی شوکانی | نابالغ کے حج کا حکم | ۶۴۵ |
| ۱۱ | شیخ انور شاہ کشمیری | زمانہ امن میں عورت کا تنہا سفر کرنا | ۶۶۰ |
| ۱۲ | شیخ بدر عالم میرٹھی | زمانہ امن میں عورت کا تنہا سفر کرنا | ۶۶۰ |
| ۱۳ | شیخ ابن تیمیہ | شیخ ابن تیمیہ کے فاسد عقائد | ۷۴۶ |
| ۱۴ | شیخ ابو جعفر طوسی | حرمت متعہ | ۸۰۵ |
| ۱۵ | شیخ مودودی | بیک وقت تین طلاقیں | ۱۰۲۱ |
| ۱۶ | شیخ ابن تیمیہ | بیک وقت تین طلاقیں | ۱۰۲۴ |
| ۱۷ | شیخ ابن قیم جوزی | بیک وقت تین طلاقیں | ۱۰۲۴ |
| ۱۸ | شیخ مودودی | رسول اللہ کا شہد سے امتناع | ۱۰۵۵ |
| ۱۹ | شیخ تقی عثمانی | مطلقہ ثلاثہ کے لیے نفقہ و سکنیٰ کا حکم | ۱۰۸۹ |
| ۲۰ | شیخ تھانوی | مفقود الخبر کی بیوی کا حکم | ۱۱۰۸ |

## جلد رابع

| نمبر شمار | نام | متعلقہ مسئلہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ مزمل حسین (مفتی بنوری ٹاؤن) | انعامی بانڈز | ۱۱۷ |
| ۲ | شیخ مودودی | انعامی بانڈز | ۱۲۰ |
| ۳ | شیخ محمد تقی عثمانی | ہنڈی کی بیع | ۱۲۶ |
| ۴ | شیخ محمد قاسم نانوتوی | مسئلہ ختم نبوت | ۴۵۱ |
| ۵ | اہل تشیع | وراثت رسول اکرم | ۵۲۱ |
| ۶ | شیخ محمد تقی عثمانی | نذر معصیت | ۵۴۸ |
| ۷ | شیخ کاشمیری | نذر معصیت | ۵۵۰ |
| ۸ | شیخ محمد تقی عثمانی | قسم میں تاویل اور توریہ | ۵۸۷ |
| ۹ | شیخ مودودی | سیدنا سلیمان علیہ السلام کے متعلق ایک حدیث | ۵۹۰ |
| ۱۰ | قاضی شوکانی | عورت کی دیت | ۷۲۱ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | شیخ انور شاہ کشمیری | حدود کا کفارہ نہ ہونا | ۸۷۸ |
| ۱۲ | شیخ محمد تقی عثمانی | حدود کا کفارہ نہ ہونا | ۸۷۸ |
| ۱۳ | شیخ محمود الحسن دیوبندی | حدود کا کفارہ نہ ہونا | ۸۷۸ |

## جلد خامس

| نمبر شمار | نام | متعلقہ مسئلہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ تھانوی | عرس وغیرہ میں یوم کی تعیین | ۱۵۸ |
| ۲ | شیخ ابن تیمیہ | معجزۂ ردِ شمس | ۳۲۱ |
| ۳ | ملا باقر مجلسی | لفظ وراثت سے وراثت نبوت کا مراد لینا | ۴۰۲ |
| ۴ | ملا باقر مجلسی | سیدنا علی مرتضی اور خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہما | ۴۵۸ |
| ۵ | شیخ مودودی | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لکھنا | ۵۳۱ |

## جلد سادس

| نمبر شمار | نام | متعلقہ مسئلہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | مفتی محمد شفیع دیوبندی | بندوق کی گولی سے شکار کا حکم | ۶۴ |
| ۲ | شیخ عزیز الرحمن | مسجد میں قربانی کی کھال لگانا | ۱۵۵ |
| ۳ | شیخ مودودی | ڈاڑھی میں قبضہ | ۴۳۹ |
| ۴ | شیخ شبیر احمد عثمانی | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز محشر مرتدین کو اصحابی کہنا | ۷۴۹ |
| ۵ | شیخ تھانوی | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز محشر مرتدین کو اصحابی کہنا | ۷۵۱ |
| ۶ | علماء شیعہ | تعداد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین | ۸۶۱ |
| ۷ | علماء شیعہ | خلفاء ثلاثہ کی خلافت | ۸۹۷ |

## جلد سابع

| نمبر شمار | نام | متعلقہ مسئلہ | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ ابن تیمیہ | سیدنا آدم علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا | ۶۰ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲ | شیخ ابن تیمیہ | توسل بعد از وصال | ۷۱ |
| ۳ | شیخ شبیر احمد عثمانی | حضرت یونس علیہ السلام پر اعتراضات | ۳۰۶ |
| ۴ | شیخ گنگوہی | سالگرہ منانا جائز' اور میلاد النبی منانا۔۔۔؟ | ۴۱۲ |
| ۵ | شیخ ابن عبد الوہاب نجدی | شیخ نجد کا مسلمانوں کو کافر قرار دینا | ۶۳۳ |

## متقدمین ومتاخرین اور معاصرین سے اختلاف رائے

شرح صحیح مسلم کی انفرادی حیثیت کا ایک عنوان یہ بھی ہے کہ اس میں متقدمین ومتاخرین اور معاصرین علماء ومشائخ سے دلائل کے ساتھ اختلاف رائے کیا گیا ہے اور ذہنی وفکری جمود کو توڑ کر اس حقیقت کو آشکارا کیا گیا ہے کہ "اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسوا کوئی بھی شخصیت اپنے کلام میں معصوم نہیں ہے اور عصمتِ کلام صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے"۔

چونکہ شرح صحیح مسلم پر ایک طعن اس حوالہ سے بھی کیا جاتا ہے کہ "اس میں متعدد مقامات پر اکابر علماء ومشائخ سے اختلاف کیا گیا ہے جو کہ اکابر کی شان میں توہین کے مترادف ہے"۔ سو ہم ذیل میں اولاً اختلاف رائے کی حقیقت اور حیثیت پر بحث کریں گے۔ ثانیاً شرح صحیح مسلم سے اختلاف رائے کی چند مثالیں پیش کریں گے۔

### اختلافِ رائے کی تحقیق

کسی سے اختلاف رائے یا اختلاف قول کا ہونا کوئی انوکھی یا تعجب خیز بات نہیں ہے۔ عہد صحابہ سے لے کر تا حال' اہل علم وفکر کے درمیان اختلاف رائے کی بے شمار مثالیں اور نظائر موجود ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان اختلاف رائے ہوا' تابعین وصحابہ کے درمیان اختلاف ہوا' تابعین کا آپس میں اختلاف ہوا' ائمہ مجتہدین ومحققین' غرض سلفاً خلفاً تمام اکابر رحمہم اللہ اجمعین کے درمیان اختلاف رائے واقع ہوا' اور اس کو کبھی کسی نے ناجائز یا محظور وممنوع نہیں کہا' بلکہ تمام اکابر' از خود ایک دوسرے سے ادب واحترام کے ساتھ بلا نکیر ونزاع اختلاف کرتے چلے آئے۔ یوں ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اختلاف رائے کے جائز اور درست ہونے پر کم از کم اجماع سکوتی ضرور منعقد ہے۔

اب ہم ذیل میں قدرے تفصیل سے کام لیتے ہوئے صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین ومحققین کے مابین اختلاف رائے کی مثالیں پیش کر رہے ہیں تاکہ مسئلہ مکمل طور پر واضح اور روشن ہو جائے:

## (۱) صحابۂ کرام کے درمیان اختلافِ رائے

### (۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابن عباس اور دیگر اصحاب سے اختلاف

شب معراج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رب تعالیٰ کو دیکھنے کے بارے میں کثیر صحابہ کرام خصوصاً سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ موقف تھا کہ نبی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اخرج الترمذی من طریق الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس قال رای محمد ربه و روی ابن خزیمة باسناد قوی عن انس قال رای محمد ربه و به قال سائر اصحاب ابن عباس و کعب الاحبار والزهری و صاحب معمر واخرون وحکی عبد الرزاق عن معمر عن الحسن انه حلف ان محمدا رای ربه.

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ محمد نے اپنے رب کو دیکھا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے قوی اسناد کے ساتھ حضرت انس کے حوالہ سے یہی بیان کیا ہے۔ اور حضرت ابن عباس کے تمام شاگرد' کعب الاحبار' امام زہری' صاحب معمر اور دیگر کا بھی یہی موقف تھا' حضرت حسن یہی بات' حلف کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔

(عمدۃ القاری ج ۱۳ ص ۳۵۰' مطبوعہ دار الحدیث ملتان)

اس کے برعکس سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس شخص کو کاذب قرار دیتی تھیں جو یہ کہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عن مسروق قال قلت لعائشة رضی اللہ عنہا: هل رای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربه؟ فقالت لقد قف شعری مما قلت این انت من ثلث من حدثکهن فقد کذب من حدثك ان محمدا رای ربه فقد کذب ثم قرات لا تدرکه الابصار وهو یدرك الابصار وهو اللطیف الخبیر وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب الی اخر الحدیث. (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۲۰' صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۸' جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۳۷)

حضرت مسروق کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ بات کہنے سے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' تمہیں تین باتوں سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ جو شخص تمہیں یہ تین باتیں بتائے' وہ جھوٹا ہے۔ جو تمہیں یہ بتائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے' وہ جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ''آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا احاطہ فرماتا ہے اور وہ باریک بین باخبر ہے''۔ اور کسی انسان کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے (براہ راست) گفتگو فرمائے' (ہاں!) وحی کے طور پر یا کسی پردے کے پیچھے سے یا کسی پیغام رساں کو بھیج کر۔

## (۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے اختلاف

حضرت عمر فاروق اور آپ کے صاحبزادے حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) میت پر نوحہ کرنے اور رونے سے منع کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کرتے تھے:

ان المیت یعذب ببعض بکاء اهله علیه. (بخاری ج ۱ ص ۱۷۱)

بیشک میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر اور ابن عمر کے حوالہ سے یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا:

یرحم الله عمر لا والله ماحدث رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الله یعذب المومن ببکاء احد ولکن قال ان الله یزید الکافر عذابا ببکاء اهله علیه قال

اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے' خدا کی قسم! رسول اللہ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ کسی کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے'' بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ

وقالت عائشة حسبكم القرآن ولا تزر وازرة وزر اخرى. (بخاری ج ۱ ص ۱۷۲)

بیشک اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے زیادہ فرما دیتا ہے' پھر فرمایا: تمہیں قرآن حکیم ہی کافی ہے: "اور کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے"۔

اور حضرت ابن عمر کے بارے میں فرمایا:

رحمه الله ابا عبد الرحمان سمع شيئا فلم يحفظه' انما مرت على رسول الله جنازة يهودى وهم يبكون عليه فقال انتم تبكون وانه ليعذب.

اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمان (ابن عمر) پر رحم فرمائے' انہوں نے سنا لیکن یاد نہیں رکھا' (ہوا یہ تھا کہ) کسی یہودی کا جنازہ نبی کے پاس سے گزرا' جس پر لوگ رو رہے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم رو رہے ہو حالانکہ اس کو عذاب دیا جا رہا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فقالت عائشة يغفر الله لابى عبد الرحمان اما انه لم يكذب ولكنه نسى او اخطأ.

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۳)

تو حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمان پہ رحم فرمائے' انہوں نے کذب بیانی تو نہیں کی' ہاں! وہ بھول گئے یا ان سے خطا ہو گئی۔

## (۳) حضرت ابن عمر سے حضرت عائشہ کا ایک اور اختلاف

حضرت ابن عمر کا موقف یہ تھا کہ محرم جب خوشبو لگائے تو اس کے جسم سے خوشبو نہیں آنی چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

يرحم الله ابا عبد الرحمن كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيطوف على نساءه ثم يصبح محرما ينضح طيبا. (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۱)

اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمان پہ رحم فرمائے' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی اور آپ تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے پھر احرام باندھ لیتے تھے (اور) خوشبو آ رہی ہوتی تھی۔

## (۴) حضرت ابن عمر کا اپنے والد ماجد حضرت عمر سے اختلاف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص عمرہ اور حج ایک ساتھ ادا کرے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو جائز قرار دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

انه سمع رجلا من اهل الشام وهو يسال عبد الله ابن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال عبد الله ابن عمر هى حلال فقال الشامى ان اباك قد نهى عنها فقال عبد الله ابن عمر ارايت ان كان ابى نهى عنها وصنعها رسول الله امر ابى يتبع ام امر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟ فقال الرجل بل امر رسول الله فقال لقد صنعها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۴۱)

انہوں نے شام کے رہنے والے ایک شخص کو حضرت ابن عمر سے حج کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا تو حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ جائز ہے۔ اس نے کہا: آپ کے والد ماجد تو اس سے منع فرماتے تھے' تو حضرت ابن عمر نے کہا: میرے والد منع کرتے تھے' حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح کیا ہے۔ میں اپنے والد کی پیروی کروں یا اللہ کے رسول کی؟ اس شخص نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہے تو آپ ہی کی اتباع کی جائے گی۔

## (۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا جمہور صحابہ سے اختلاف

امام بخاری ذکر کرتے ہیں:

لم یر ابن عباس بالقراء ة للجنب باسا.

حضرت ابن عباس، جنبی شخص کے لیے قرأت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۴)

اس کے برعکس حضرت علی، حضرت عمر اور دیگر کئی صحابہ وتابعین یہ روایت کرتے تھے کہ:

لا یقرء الجنب القرآن.

جنبی (ناپاک) شخص قرآن مجید نہیں پڑھ سکتا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۹۷، رقم الحدیث: ۱۰۷۸ تا ۱۰۸۷)

## (۶) حضرت عبداللہ بن مسعود کا حضرت عثمان غنی سے اختلاف

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن زید نخعی کہتے ہیں:

صلی بنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بمنی اربع رکعات فقیل فی ذالک لعبد اللہ بن مسعود فاسترجع ثم قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنی رکعتین وصلیت مع ابی بکر الصدیق بمنی رکعتین وصلیت مع عمر بن الخطاب بمنی رکعتین فلیت حظی من اربع رکعات رکعتان متقبلتان. (صحیح بخاری ج ۱ ص ۷۴)

ہمیں حضرت عثمان نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں، اس کا تذکرہ حضرت ابن مسعود کے پاس کیا گیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش چار رکعتوں کی بجائے دو مقبول رکعتیں میرا حصہ بن جائیں۔

## (۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اختلاف

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

کنت عند عبد اللہ وابی موسی فقال لہ ابو موسی ارایت یا ابا عبد الرحمن اذا اجنب فلم یجد ماء کیف یصنع فقال عبد اللہ لا یصلی حتی یجد الماء فقال ابو موسی فکیف تصنع بقول عمار حین قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یکفیک قال الم تر عمر لم یقنع بذالک منہ فقال ابو موسی فدعنا من قول عمار کیف تصنع بھذا الایة فما دری عبد اللہ ما یقول فقال انا لو رخصنا لھم فی ھذا لاوشک اذابرد علی احدھم الماء ان یدعہ و یتیمم.

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۰)

میں حضرت ابن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ابوموسیٰ نے ابن مسعود سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا خیال ہے آپ کا جب کوئی شخص ناپاک ہو جائے اور اسے پانی نہ ملے تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: وہ جب تک پانی نہ پائے اس وقت تک نماز نہ پڑھے حضرت ابوموسیٰ نے کہا: تو پھر آپ حضرت عمار کے قول کا کیا کریں گے جب ان سے تیمم کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لیے کافی تھا، تو حضرت ابن مسعود نے کہا: یہ بھی دیکھئے کہ حضرت عمر نے ان کے قول پر اکتفاء نہیں کیا تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: اچھا چلیں ہم عمار کے قول کو ایک طرف رکھتے ہیں، آپ اس آیت کا کیا کریں گے؟ (فان لم تجدوا ماء فتیمموا) تو حضرت ابن مسعود کو اس

کا کوئی جواب سمجھ میں نہ آیا اور انہوں نے کہا: اگر ہم اس طرح رخصت دے دیں تو جب بھی کسی شخص کو پانی ٹھنڈا لگے گا' وہ تیمم کرنے لگے گا۔

## (۸) حضرت زید بن ثابت' حضرت علی' حضرت ابن مسعود اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف

حضرت زید بن ثابت' حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل تھے کہ دادا کے ہوتے ہوئے سگے بہن بھائی اور باپ شریک بھائی بہن میراث پائیں گے۔ جبکہ حضرت ابوبکر صدیق اور دیگر کئی صحابہ کرام (حضرت عبد اللہ بن عباس' حضرت عبد اللہ بن زبیر' حضرت عبد اللہ بن عمر' حضرت حذیفہ بن الیمان' حضرت ابوسعید الخدری' حضرت ابی بن کعب' حضرت معاذ بن جبل' حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت ابوہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم وغیرہم) کا موقف یہ تھا کہ سگے بھائی بہن بھی اور باپ شریک بھائی بہن بھی دادا کے ہوتے ہوئے میراث نہیں پائیں گے۔ یہی قول مفتیٰ بہ ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا موقف ہے۔

علامہ سراج الدین محمد بن عبد الرشید سجاوندی حنفی لکھتے ہیں:

قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و من تابعہ من الصحابۃ بنو الاعیان و بنو العلات لا یرثون مع الجد وھذا قول ابی حنیفۃ و بہ یفتی وقال زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یرثون مع الجد وھو قولھما و قول مالک والشافعی رحمھما اللہ تعالٰی۔

حضرت ابوبکر صدیق اور دیگر آپ کے موافقین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ سگے بہن بھائی اور باپ شریک بھائی بہن' دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوں گے۔ یہی امام اعظم کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وارث ہوں گے۔ صاحبین اور امام مالک و امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی موقف ہے۔

(سراجی' باب مقاسمۃ الجد ص ۲۹)

## (۹) حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابوذر غفاری کے درمیان اختلاف

آیتِ مبارکہ:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (التوبہ: ۳۴)

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

کے متعلق حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابوذر کے درمیان اختلاف تھا' حضرت امیر معاویہ کا کہنا یہ تھا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جبکہ حضرت ابوذر کا موقف یہ تھا کہ یہ آیت ان کے اور ہمارے دونوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن وہب بیان کرتے ہیں:

مررت بالربذۃ فاذا انا بابی ذر فقلت لہ ما انزلک منزلک ھذا قال کنت بالشام فاختلفت انا و معاویۃ فی الذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ قال معاویۃ نزلت فی اھل الکتاب فقلت نزلت فینا وفیھم فکان بینی و بینہ

میرا' ربذہ سے گزر ہوا تو وہاں حضرت ابوذر سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا چیز آپ کو اس جگہ میں لے آئی' انہوں نے بتایا کہ میں شام میں تھا' وہاں میرے اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان آیتِ مبارکہ "والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ" کے متعلق اختلاف ہو

فی ذالك فكتب الی عثمان يشكونی فكتب الی عثمان ان اقدم المدينة فقدمتها فكثر علی الناس حتی كانهم لم يرونی قبل ذالك فذكرت ذالك لعثمان فقال لی ان شئت تنحيت فكنت قريبا فذاك الذی انزلنی هذا المنزل ولو امروا علی حبشيا لسمعت واطعت. (صحیح بخاری ج۱ ص۱۸۹)

گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور میرا موقف یہ تھا کہ یہ آیت ان کے اور ہمارے دونوں کے متعلق نازل ہوئی ہے' میرے اور ان کے درمیان یہ اختلاف چل رہا تھا کہ انہوں نے حضرت عثمان کو میرے متعلق ایک شکایتی خط لکھا تو حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کا فرمایا' میں وہاں گیا تو میرے گرد بہت سارے لوگ جمع ہو گئے' جیسے انہوں نے پہلے مجھے کبھی دیکھا نہ ہو۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صورتحال سے آگاہ کیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اگر تم چاہو تو ایک گوشۂ عافیت میں چلے جاؤ (یہ تمہارے لیے بہتر ہے) اور تم قریب ہی رہو گے۔ (تو بھائی!) یہ وجہ ہے میرے یہاں اقامت پذیر ہونے کی۔ اور (سن لو!) اگر وہ لوگ مجھ پر کسی حبشی کو امیر بناتے تو میں اس کی بھی بات سنتا اور اطاعت کرتا۔

## (۲) تابعین کا صحابۂ کرام سے اختلافِ رائے

### (۱): حضرت عطاء' طاؤس اور مجاہد کا حضرت عائشہ' حضرت علی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے اختلاف

ام المومنین سیدہ عائشہ' حضرت علی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل تھے کہ حج کے بعد عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۱۳۰۱۵' ۱۳۰۱۶' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

اس کے برعکس بعض تابعین (حضرت عطاء' حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہم) کا موقف یہ تھا کہ حج کے بعد عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۱۳۰۲۲' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

### (۲) حضرت عطاء کا جمہور صحابہ کرام سے اختلاف

حضرت علی' حضرت حذیفہ اور کئی صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کا یہ موقف تھا کہ جمعہ صرف شہر میں جائز ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۵۰۶۰' ۵۰۵۹' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت) اس کے برعکس حضرت عطاء تابعی' گاؤں میں جمعہ قائم کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۵۰۷۰' ۵۰۶۹' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

### (۳) حضرت طاؤس' حضرت حسن بصری اور حضرت عطاء کا حضرت انس اور حضرت ابن عمر سے اختلاف

حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل تھے کہ زمین کو کرائے پر دینا جائز ہے۔

(مصنف عبدالرزاق' رقم الحدیث: ۱۴۵۳۷' ۱۴۵۳۶' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

اس کے برعکس بعض تابعین (حضرت طاؤس' حضرت حسن اور حضرت عطاء) اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق' رقم الحدیث: ۱۴۵۳۹' ۱۴۵۳۸' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

## (۴) ائمہ تابعین کا حضرت عبداللہ بن عمر سے اختلاف

امام عبدالرزاق بن ہمام اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

سئل ابن شهاب عن المتوفى عنها وهي حامل على من نفقتها؟ قال: كان ابن عمر يرى نفقتها ان كانت حاملا او غير حامل فيماترك زوجها فابى الائمة ذالك وقضوا بان لا نفقة لها.

حضرت ابن شہاب سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اس کا نفقہ کس پر ہوگا؟ حضرت ابن شہاب نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے بتایا کہ اس کا نفقہ شوہر کے ترکہ سے ادا کیا جائے گا' خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ تو ائمہ نے اس کا انکار کیا اور (قول ابن عمر کے برعکس) یہی فیصلہ دیا کہ اس کے لیے نفقہ نہیں ہے۔

(مصنف عبد الرزاق' رقم الحدیث: ۱۲۱۳۸' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

## (۵) حضرت سعید بن جبیر اور دیگر تابعین کا حضرت عبداللہ بن مسعود سے اختلاف

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ حج فرض ہے اور عمرہ کی ادائیگی سنت ہے۔ امام محمد ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

قال عبد الله الحج فريضة والعمرة تطوع.

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: حج فرض ہے اور عمرہ کی ادائیگی فرض نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۳۶۴۶' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

اس کے برعکس حضرت سعید بن جبیر اور دیگر تابعین (حضرت عطاء' طاؤس اور مجاہد) عمرہ کو بھی فرض قرار دیتے تھے۔ امام محمد ابن ابی شیبہ ہی روایت کرتے ہیں:

سئل سعيد بن جبير عن العمرة واجبة هي؟ قال نعم.

حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا گیا کہ عمرہ واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں!

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۳۶۵۴' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

عن عطاء و طاؤس و مجاهد قالوا الحج والعمرة فريضتان.

حضرت عطاء' طاؤس اور مجاہد حج و عمرہ دونوں کو فرض کہتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۳۶۵۱' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

# (۳) تابعین کا اپنے درمیان اختلافِ رائے

## (۱) حضرت عطاء طاؤس' مجاہد اور حضرت حماد و منصور میں اختلاف

حضرت عطاء' طاؤس اور مجاہد رضی اللہ عنہم غیر متوضی (بے وضو) شخص کو طواف کی اجازت نہیں دیتے تھے' جبکہ حضرت حماد اور حضرت منصور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے (یعنی اجازت دیتے تھے)۔

امام محمد بن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عن عطاء و طاؤس و مجاهد قالوا لا تطوف بالبيت الا و انت على وضوء.

حضرت عطاء' طاؤس اور مجاہد نے فرمایا کہ تم بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے مگر جبکہ تم باوضوء ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۱۴۳۴۶ 'مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

عن شعبة قال سالت حمادا ومنصورا وسليمن عن الرجل يطوف بالبيت على غير طهارة فلم يروا به باسا. (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۱۴۳۴۹)

حضرت شعبہ کہتے ہیں میں نے حماد' سلیمان اور منصور سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بغیر طہارت حاصل کئے طواف کرتا ہے تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

## (۲) حضرت حماد اور حضرت حکم میں اختلاف

حضرت حماد اور حضرت حکم کے درمیان مسائل میں بہت اختلاف ہوا ہے۔ ذیل میں فقط دو مثالیں پیش خدمت ہیں:

امام محمد ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں:

سالت الحكم وحمادا عن الرجل يلحق بارض العدو اتتزوج امرء ته؟قال احدهما لا!وقال الاخر نعم. (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۷۶۸۷)

میں نے حکم اور حماد سے پوچھا کہ کوئی شخص دشمن کے علاقے میں چلا جائے تو آیا وہ ان کی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ ایک نے کہا: ہاں اور ایک نے کہا: نہیں۔

سالت الحكم و حمادا عن الكلام اذا خرج الامام حتى يتكلم واذا نزل قبل ان يصلى فكرهه الحكم وقال حماد لاباس به.

(مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۵۳۱۷)

میں نے حکم اور حماد سے سوال کیا کہ امام خطبہ کے لیے باہر نکل آئے اور خطبہ شروع کر دے' اور جب منبر سے اتر آئے اور ابھی نماز شروع نہ کی ہو' ان دونوں اوقات میں بات چیت کرنا کیسا ہے؟ تو حکم نے اسے مکروہ فرمایا اور حماد نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

## (۳) حضرت عطاء' طاؤس اور حضرت حسن بصری و شریح کے درمیان اختلاف

حضرت عطاء اور طاؤس اس بات کے قائل تھے کہ مسجد میں حد لگانا مکروہ ہے اور مساجد کے اندر حدود کو جاری اور نافذ نہیں کیا جائے گا۔

امام محمد ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عن عطاء انه كره او كان يكره الجلد فى المساجد. (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۲۸۶۴۱)

حضرت عطاء' مساجد میں کوڑے لگانے کو مکروہ جانتے تھے۔

عن طاؤس رفعه قال لا تقام الحدود فى المساجد. (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۲۸۶۴۲)

حضرت طاؤس مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ مساجد میں حدود کو قائم نہیں کیا جائے گا۔

اس کے برعکس حضرت حسن اور شریح' مسجد میں حدود جاری کرنے کو جائز قرار دیتے تھے' بلکہ حضرت شریح خود' مساجد میں حدود جاری فرمایا کرتے تھے۔

امام محمد ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عن الحسن قال تقام الحدود فى المسجد كلها الا القتل. (مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث: ۲۸۶۴۷)

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ قتل کے سوا تمام حدود مسجد میں قائم کی جا سکتی ہیں۔

عن شریح انہ کان یقیم الحدود فی المساجد. (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث:۲۸۶۴۹)

حضرت شریح مسجد کے اندر حدود جاری فرماتے تھے۔

## (۴) ائمہ مجتہدین ومحققین کے درمیان اختلاف رائے

ائمہ مجتہدین خصوصاً ائمہ اربعہ (علیہم الرحمۃ) کے درمیان بے شمار مسائل میں اختلاف ہوا' بلکہ یوں کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ مذاہب اربعہ کا وجود اسی اختلاف رائے کا مرہونِ منت اور اس کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح ایک مذہب کے ائمہ کے درمیان بھی اختلاف رائے کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ہمارے مدارسِ عربیہ حنفیہ میں منیۃ المصلی سے لے کر ہدایہ اخیرین تک طلبہ یہی پڑھتے ہیں کہ فلاں مسئلے میں امام محمد نے امام اعظم ابوحنیفہ سے اختلاف کیا' فلاں مسئلے میں امام اعظم نے ان سے اختلاف کیا' فلاں میں امام ابو یوسف یا امام زفر نے امام اعظم سے اختلاف کیا' یہ تمام مثالیں اس بات کی دلیل ہیں کہ ائمہ مجتہدین کے درمیان بھی بہت اختلاف رائے اور اختلاف اقوال ہوا ہے۔ حتیٰ کہ اسی مذہب کے محققین اور دیگر علماء کے درمیان اختلاف رائے اور انہی علماء کے' اپنے امام اور دیگر اکابر سے اختلاف رائے پر کتب فقہ کے متون اور شروح وتعلیقات واضح دلیل ہیں۔ اس سلسلے میں جن محققین علماء کے نام بطور مثال پیش کیے جاسکتے ہیں ان میں محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام' خاتم المحققین علامہ شامی' علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی' علامہ بدرالدین عینی حنفی' امام ابن حجر عسقلانی شافعی' خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی شافعی اور امام فخر الدین رازی وغیرہم کے نام سرِفہرست ہیں۔ ان کی تحقیقات وتحریرات پڑھ کر بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اکابر سے اختلاف رائے کا ہونا کوئی حیرت انگیز اور انہونی بات نہیں ہے۔ ہمارے متاخرین علماء میں اس سلسلے کی سب سے واضح اور بین مثال اعلیٰحضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا قادری حنفی رحمہ اللہ کی شخصیت ہے۔ آپ کی تحریرات وتحقیقات بھی ہمارے اس دعوے پر شاہد عادل ہیں کہ اکابر علماء ومشائخ سے علمی اختلاف کرنا جائز ہے اور اس میں ان اکابر کی توہین اور تحقیر نہیں ہے۔ فتاویٰ رضویہ شریف سے لے کر مختلف رسائل تک کی تحریرات میں آپ نے بے شمار اکابر علماء ومحققین سے اختلاف فرمایا ہے۔ اس حقیقت کی مزید وضاحت کے طور پر ذیل میں ہم مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کے مقالہ سے اور مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ سے عبارات پیش کر رہے ہیں:

## فاضل بریلوی کا اکابر سے اختلاف اور مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کی تصریح

مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے علمی ذخائر میں یہ تلاش کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آپ نے کس کس سے اختلاف کیا' بلکہ اصل دقت طلب کام یہ ہے کہ وہ کونسا فقیہ ہے جس سے مولانا نے بالکل اختلاف نہ کیا ہو' اگر ایسا کوئی شخص نکل آیا تو یہ ایک بڑی تحقیق ہو گی۔ مولانا' ایک مجتہد کی طرح ہر ذی علم سے اختلاف کرتے ہیں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف میں ایک اہم بات یہ ہے کہ جب یہ اختلاف کسی کوشش سے رفع ہی نہیں ہوتا تب ایک مجتہد کی طرح آپ فریق مخالف کے غلطی پر ہونے کا ظن غالب کر لیتے ہیں اور اس کے بعد پھر کوئی رعایت اور سہل گیری' یا کسی مروت کے قائل نہیں رہتے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا بہت اہم کارنامہ یہ ہے کہ وہ متقدمین و متاخرین فقہاء واصولیین پر نہایت فراخدلی سے تنقید فرماتے ہیں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ' صاحب فتح القدیر کو جگہ جگہ "محقق علی الاطلاق" لکھتے ہیں مگر جب یہی محقق علی الاطلاق وضوء میں بسم اللہ ذکر الٰہی کو واجب عملی قرار دیتے ہیں تو مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اقول لم یات المستدل بشیء حتی سمع ما سمع. (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۱)

مستدل (ابن ہمام) نے کوئی معقول دلیل پیش نہیں کی' یہاں تک کہ جو سنا گیا وہ سننا پڑا۔

پھر فرماتے ہیں: اور مسئلہ تسمیہ اولاً تنہا محقق کی اپنی بحث ہے کہ نہ ائمہ مذہب سے منقول نہ محققین مابعد میں مقبول۔ خود ان کے تلمیذ علامہ قاسم بن قلطو بغا نے فرمایا کہ ہمارے شیخ کی جو بحثیں خلاف مذہب ہیں ان کا اعتبار نہ ہوگا۔ (مفتی شجاعت علی قادری لکھتے ہیں:) مذکورہ بالا سطور سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) اگر کسی عالم کے پاس قوی دلائل ہیں تو وہ اپنے پیش روسے حق اختلاف رکھتا ہے خواہ وہ کتنا ہی محقق علی الاطلاق کیوں نہ ہو۔

(۲) ائمہ مذہب (جیسے ابوحنیفہ وابو یوسف وامام محمد) سے بھی اختلاف زمانہ کے باعث اختلاف جائز ہے۔

(۳) مولانا رحمۃ اللہ علیہ نہایت روشن دماغ تھے۔ وہ محققین سے اختلاف کرتے بلکہ ائمہ مذہب سے بھی اختلاف زمانہ کے باعث اختلاف کو جائز قرار دیتے۔ اس طرح آپ نے بعد والے اہل علم کے لیے یہ گنجائش باقی رکھی ہے کہ اگر اختلاف زمانہ سے ان کے بیان کردہ مسئلہ پر مزید بحث کی جاسکتی ہے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ یعنی اگر کسی مسئلہ پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے بحث کی ہو اور اس کے بارے میں اپنی تحقیق پیش کی ہو تو بعد والے محققین کے لیے راہیں مسدود نہیں ہو جاتیں بلکہ روشن ہو جاتی ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ ایک محقق کا کام انسانی ذہنوں میں گرہیں لگانا نہیں بلکہ ان گرہوں کا کھولنا ہے"۔

(مقدمہ فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۰،۳۰،۲۴ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۲۵)

## فقیہ اعظم مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری کی تصریح

"ہمارے مجدد برحق کے صدہا نہیں بلکہ ہزارہا تطفلات ہیں جو صرف متاخرین نہیں بلکہ متقدمین حضرات فقیہ النفس امام قاضی خاں وغیرہ کے اقوال و فتاویٰ شرعیہ پر ہیں، جن میں اصول ستہ کے علاوہ سبقتِ قلم وغیرہ کی صریح نسبتیں بھی مذکور ہیں، اور یہ بھی نہاں نہیں کہ ہمارے مذہب مہذب میں مجددین حضرات معصوم نہیں تو تطفلات کا دروازہ اب کیوں بند ہو گیا؟ کیا کسی مجدد ہی کی کوئی تصریح ہے یا کم از کم اتنی ہی تصریح ہو کہ اصول ستہ کا زمانہ اب گزر گیا، لہٰذا لکیر کا فقیر بننا اب فرضِ عین ہو گیا، کیا تازہ حوادث و نوازل کے متعلق احکام شرعی موجود نہیں کہ ہم بالکل صم بکم بن جائیں اور عملاً اغیار کے ان کافرانہ مزعومات کی تصدیق کریں کہ معاذ اللہ اسلام فرسودہ مذہب ہے، اس میں روزمرہ ضروریاتِ زندگی کے جدید ترین ہزارہا تقاضوں کا کوئی حل ہی نہیں" **ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم**"۔ (فتاویٰ نوریہ ج ۳ ص ۵۳۳)

(جلد اوّل میں تحریر فرماتے ہیں:) اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں اکابر مشائخ عظام پر بکثرت تطفلات کا ذکر فرمایا، حتیٰ کہ پہلی ہی جلد میں انیس صد سے بھی زیادہ ذکر کیے ہیں، مثلاً ص ۸۲ م جلد ۱ میں فرمایا:

**سبق قلم من الامام فقیہ النفس رحمہ اللہ تعالٰی رحمة واسعة ورحمنا بہ فی الدنیا والاخرة آمین۔**

امام فقیہ النفس کا قلم تجاوز کر گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتِ واسعہ فرمائے اور ان کی برکت سے ہم پر بھی دنیا و آخرت میں رحمت فرمائے۔ آمین۔

اور پھر نہایت زریں ارشاد فرمایا:

**ولا غرو فلکل جواد کبوة ولکل صارم نبوة ولا عصمة الا لکلام الا لوهیة ثم النبوة.**

(فتاویٰ نوریہ ج ۱ ص ۶۷۶)

(امام مذکور سے اگر میں نے اختلاف کیا ہے) تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ ہر تیز رفتار گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے اور ہر تیز تلوار بھی کُند ہو جاتی ہے اور عصمت صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول کے کلام کو حاصل ہے۔

مذکورہ دونوں عبارات جلیلہ سے واضح ہوگیا کہ امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے اپنے اکابر علماء ومشائخ سے بکثرت اختلاف رائے فرمایا ہے۔اوراس اختلاف کے دوران کسی کے فقیہ اعظم یا محقق علی الاطلاق ہونے کا قطعاً لحاظ نہیں فرمایا' بلکہ دلائل و براہین کے ساتھ ان کی تحقیق کو غیر مقبول قرار دیا ہے۔

مذکورہ دونوں عبارات میں بالترتیب مفتی سید شجاعت علی قادری اور مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری علیہما الرحمۃ نے فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے جو مثالیں پیش کی ہیں' ان میں صرف محققینِ احناف سے اختلاف رائے کا تذکرہ ہے' راقم ذیل میں ایک ایسی مثال پیش کررہا ہے' جس میں مجدد برحق امام احمد رضا قادری حنفی رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین (امام اعظم ابوحنیفہ' امام مالک اور امام احمد بن حنبل) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے موقف سے اختلاف فرمایا ہے۔اس مثال کی تقریر سے قبل یہ سمجھنا چاہیے کہ:

بیوع کی مختلف اقسام میں ایک قسم ''بیع عینہ'' بھی ہے۔بیع عینہ سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کسی سے ایک ہزار روپیہ قرض لینا چاہتا ہے اور وہ شخص اس کو بغیر سود لیے قرض دینا نہیں چاہتا اب وہ سود سے بچنے کے لیے یہ حیلہ کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو ایک ہزار روپے کی کوئی چیز پندرہ سو میں چھ ماہ کے ادھار پر فروخت کردیتا ہے' پھر بعد میں اسی شخص سے وہ چیز ایک ہزار روپے نقد دے کر خرید لیتا ہے' اس طرح ضرورت مند کو فوری طور پر ایک ہزار روپیہ مل گیا اور قرض دینے والے کو ۶ ماہ بعد پانچ سو روپے زائد مل جائیں گے۔

بہت سے صحابہ کرام اس بیع کو جائز قرار دیتے تھے اور ائمہ مجتہدین میں سے امام ابو یوسف اور امام شافعی اس کو جائز فرماتے تھے۔جبکہ سیدہ عائشہ صدیقہ' حضرت عبد اللہ ابن عباس' حضرت انس بن مالک' حضرت عبد اللہ بن عمر' حضرت امام اعظم ابوحنیفہ' امام مالک اور امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس بیع کو حرام قرار دیتے تھے۔حتیٰ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے جب اس بیع کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

ابلغی زید بن ارقم ان اللہ تعالی ابطل حجہ و جہادہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

تم زید بن ارقم کو یہ خبر پہنچا دو کہ انہوں نے رسول اللہ کے ساتھ جو حج اور جہاد کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کو باطل کردیا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۸ ص ۱۸۵' ہدایہ اخیرین ص ۵۷)

اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

ھذا البیع فی قلبی کامثال الجبال ذمیم اخترعہ اکلۃ الربا.

اس بیع کی برائی میرے دل میں پہاڑوں کے برابر ہے' اسے سود خوروں نے گھڑ لیا ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار ج ۷ ص ۴۸۱' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ناجائز قرار دینے والے ان تمام اکابر (صحابہ وائمہ مجتہدین وغیرہم) کے موقف کے برعکس' سیدی امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے اس بیع کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ملاحظہ فرمایئے:

لانہ لا یکرہ الا تنزیھا فکذا ھذا ولا یھولنک قول امام محمد انہ یجدہ مثل الجبل فانہ قال مثلہ بل اشد منہ فی العینۃ وما ثبت لھا الا کراھۃ التنزیہ قال فی رد المحتار عن الطحطاوی عن ابی یوسف العینۃ جائزۃ ماجور من عمل بھا کذافی مختار الفتاوی ھندیہ وقال محمد ھذا البیع فی قلبی

اور یہ اس لیے کہ بیع عینہ نہیں مگر مکروہ تنزیہی ہے تو ایسے ہی یہ بھی۔اور امام محمد کا یہ ارشاد کہ وہ ان کے نزدیک پہاڑ کی طرح گراں ہے' تجھے ہول میں نہ ڈالے کہ انہوں نے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی سخت تر بیع عینہ میں فرمایا ہے۔اور اس کے لیے ثابت نہ ہوئی مگر کراہت تنزیہہ۔رد المحتار میں طحطاوی اس میں عالمگیری' اس میں مختار الفتاوی' اس میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہے کہ

کامثال الجبال ذمیم اخترعه اکلة الربا وقال علیه الصلوة والسلام اذا تبایعتم العینة واتبعتم اذ ناب البقرة ذللتم وظهر علیکم عدوکم قال فی الفتح ولا کراهة فیه الاخلاف الاولی لما فیه من الاعراض عن مبرة القرض اه واقره علیه فی البحر والنهر الدر والشر نبلالیة وغیرها وقال ایضا فی فتح القدیر قال ابو یوسف لا یکره هذا البیع لانه فعله کثیر من الصحابة رضی اللہ عنہم وحمد واعلی ذالک ولم یعدوه من الربا اه. (کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم ص ۵۸ 'مطبوعہ منظمۃ الدعوۃ الاسلامیہ)

عینہ جائز ہے۔ اس کے کرنے والے کوثواب ملے گا۔ اور امام محمد نے فرمایا: اس بیع کی برائی میرے قلب میں پہاڑوں کے برابر ہے' اسے سودخوروں نے ایجاد کیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بطور عینہ خرید وفروخت کرو' اور بیلوں کی دم کے پیچھے چلو تو ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تم پر غالب آ جائے گا۔ فتح القدیر میں فرمایا: عینہ میں کوئی کراہت نہیں' سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لیے کہ اس میں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے۔ انتھی۔ اور اسے البحر الرائق اور النہر الفائق اور در مختار اور شرنبلالیہ وغیر ہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں ہے: امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لیے کہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے کیا اور اس کی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔ انتھی۔

(ترجمہ از حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن' کفل الفقیہ الفاہم مترجم ص ۷۲ 'مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن' لاہور)۔

اختلاف رائے کی حیثیت اور حقیقت کو واضح کرنے کے لیے میں نے ۱۸ مثالیں' سطور بالا میں پیش کی ہیں' ان کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ صحابہ کرام' تابعین' ائمہ مجتہدین اور علماء محققین' سب کے درمیان لاتعداد مسائل وجزئیات میں اختلاف ہوا اور کسی نے اس کو فریق ثانی کی توہین یا بے ادبی پر محمول نہیں کیا سو اسی طرح اگر بعد کا کوئی شخص تحقیق ودلائل اور ادب واحترام کے ساتھ اپنے متقدمین یا معاصرین سے کسی مسئلہ میں اختلاف رائے رکھتا ہے تو اسے اکابر کی توہین قرار دینے کی بجائے صحابہ کرام' تابعین' ائمہ مجتہدین اور علماء محققین کی اتباع پر ہی محمول کیا جائے گا۔ بصورتِ منع' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر کے کلام کو معصوم قرار دینا لازم آئے گا۔ ولا عصمة الالکلام الالوهیة ثم النبوة. کذا قال الامام احمد رضاخان علیه الرحمة والرضوان۔[1]

---

[1] اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی بشر معصوم نہیں اور غیر معصوم سے کوئی نہ کوئی کلمہ غلط یا بے جا صادر ہونا کچھ نادر کالمعدوم نہیں' پھر سلف صالحین وائمہ دین سے آج تک اہل حق کا یہ معمول رہا ہے۔

کل ماخوذ من قوله و مردود علیه الاصاحب هذا القبر صلی اللہ علیہ وسلم. (فتاویٰ رضویہ (قدیم) ج ۶ ص ۲۸۳ 'فتاویٰ رضویہ (جدید) ج ۱۵ ص ۴۶۷)

اس روضۂ پاک والے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا ہر ایک کا قول مقبول بھی ہوتا ہے اور مردود بھی۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے فتاویٰ عزیزیہ میں لکھا ہے کہ پیر کے نام کا بکرا حرام ہے' خواہ بہ وقت ذبح تکبیر کہی جائے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان سے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی اس عبارت کے متعلق سوال کیا گیا' آیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟ تو اعلیٰ حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا: اس مسئلہ میں حق یہ ہے کہ نیت ذابح کا اعتبار ہے' اگر اس نے اراقۃ دم تقرباً الی اللہ کی (یعنی جانور کے لیے خون بہایا) اور وقت ذبح نام الٰہی لیا جانور بنص قطعی قرآن عظیم حلال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اختلاف نہ فرماتے' ان تمام (صحابہ کرام' تابعین' ائمہ مجتہدین اور محققین) کا اپنے سے زیادہ وسیع العلم اکابر سے اختلاف فرمانا' ان کے اس عقیدے کی واضح دلیل اور اس کا اظہار ہے کہ:

**لا عصمة الالكلام الالوهية ثم النبوة.** اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کا کلام معصوم نہیں ہے۔

نیز اس بات کی تائید اور توثیق ہے کہ کم علم والا' اپنے سے زیادہ علم والے سے دلائل کی بنیاد پر اختلاف کر سکتا ہے۔ چنانچہ جس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (میت پر رونے کے مسئلہ میں) اختلاف فرمایا' اس کے تحت علامہ ابن حجر مکی شافعی نے بھی لکھا ہے کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ نے حضرت عمر کی جلالتِ علمی اور وسعت علمی کے باوجود ان سے اختلاف کیا' اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مجتہد دلیل کا پابند ہوتا ہے' اور اس بنیاد پر وہ غیر کو خطاء پر بھی قرار دے سکتا ہے اور اس کے موقف کے مبنی بر خطاء ہونے پر قسم بھی کھا سکتا ہے (جیسے حضرت عائشہ نے حضرت عمر سے اختلاف کرتے ہوئے قسم کھائی) اگرچہ فریقِ ثانی' اپنے اختلاف کرنے والے سے زیادہ جلیل اور وسیع علم رکھتا ہو۔

علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم جب علامہ ابن حجر مکی شافعی سے ان کی کسی غیر صحیح بات پر اختلاف کرتے ہیں تو شافعی حضرات ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ "علامہ ابن حجر مکی بہت بڑے عالم دین ہیں' شیخ الاسلام اور مفتی الانام ہیں' تم جیسوں کو ان پر اعتراض کرنا جائز نہیں ہے"۔ (علامہ علی قاری فرماتے ہیں:) یہ شافعی حضرات تقلید کی پستی سے باہر نہیں آئے' تقیید کی قید سے آزاد نہیں ہوئے اور میدانِ تحقیق میں وارد نہیں ہوئے (اگر یہ کھلے دماغ سے کام لیں تو یہ جان لیں گے کہ) علامہ ابن حجر مکی شافعی کی ذکر کردہ عبارت میں ہی ان کے ہمارے اختلاف رائے پر ناراضگی اور اعتراض کا واضح رد ہے۔

علامہ ابن حجر مکی کی مذکورہ عبارت کو علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے مرقات میں نقل فرمایا ہے اور اس کے تحت مندرجہ بالا تقریر قلم بند فرمائی ہے۔ ذیل میں علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری کی مکمل عبارت ملاحظہ ہو:

**قال ابن حجر وفيه ان المجتهد اسير الدليل وان له لاجل ذالك ان يخطئ غيره وان يحلف** اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ مجتہد دلیل کے تابع ہوتا ہے' جس کی بنیاد پر اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے غیر کو خطاء

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. تمہیں کیا ہوا کہ تم اس کو نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔

(الانعام:۱۱۹)

تفصیل فقیر کے رسالہ سبل الاصفیاء میں ہے' شاہ صاحب سے اس مسئلہ میں غلطی ہوئی اور وہ نہ فقط (یعنی جانور کا خون اللہ کے لیے بہایا) فتاویٰ بلکہ تفسیر عزیزی میں بھی ہے اور نہ ایک ان کا فتاویٰ بلکہ کسی بشر غیر معصوم کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں سے کچھ متروک نہ ہو۔ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

**كل ماخوذ من قوله و مردود عليه الاصاحب هذا القبر** صلی اللہ علیہ وسلم. اس روضہ پاک والے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا ہر شخص کا قول مقبول بھی ہے اور مردود بھی۔ (فتاوی رضویہ (قدیم) ج ۸ ص ۳۵۶' فتاوی رضویہ (جدید) ج ۲۰ ص ۲۹۵)

صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین وغیر ہم کے درمیان اختلاف رائے کی کچھ مثالیں اوپر ذکر کی جا چکی ہیں' اس مسئلہ پر مزید مثالوں اور بحث و تحقیق کے لیے دیکھئے: تبیان القرآن' ج ۱ ص ۵۸۲' ج ۲ ص ۸۰۷' ج ۵ ص ۱۲۲' شرح صحیح مسلم ج ۴ ابتدائیہ از مصنف۔

على خطائه وان كان اجل منه و اوسع علما ان عمر كذالك مع عائشة رضی اللہ عنہا اه. فيه دليل صريح ونقل صحيح يصلح للرد على بعض المنتسبين الى فقه الشافعي من اهل زماننا المعترضين علينا ممن لم يخرج عن حضيض التقليد و لم يتخلص من قيد التقييد ولم يبرز فى ميدان التحقيق والتاييد عند اعتراضنا على ابن حجر اذا وقع له كلام غير سديد بان مثلك لا يجوز له الاعتراض على شيخ الاسلام مفتى الانام ابن حجر الذى هو جبل من جبال العلم عند الائمة الاعلام.

(مرقات شرح مشکوۃ ج ۴ ص ۲۲۹ 'مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ' کوئٹہ)

پر قرار دے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس کے غلط ہونے پر قسم کھائے' اگر چہ وہ (مد مقابل) اس سے زیادہ علم میں جلالت اور وسعت کا حامل ہو' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ حضرت عائشہ سے بہت زیادہ تھا (اب علامہ علی قاری فرماتے ہیں:) اس عبارت میں واضح دلیل اور صحیح نقل ہے' جس کی بناء پر ہمارے زمانے کے بعض شافعی علماء کا رد ہوسکتا ہے جو ہمارے علامہ ابن حجر پر اعتراض کرنے پر معترض ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "تم جیسوں کے لیے شیخ الاسلام اور مفتی الانام ابن حجر پر اعتراض کرنا جائز نہیں ہے' وہ تو علماء اعلام کے نزدیک علم کا پہاڑ ہیں"۔ یہ (شافعی علماء معترضین) تقلید کی پستی اور تقیید کی قید سے باہر نہیں آئے اور نہ ہی میدان تحقیق و تائید میں وارد ہوئے ہیں۔ (اگر یہ تقلید کی پستیوں سے نکل کر میدان تحقیق میں آئیں تو کبھی ایسے اعتراض نہ کریں)۔

مذکورہ تمام تر تصریح و تبیین اور ایضاح و تفصیل کے بعد یہ شبہ یا خدشہ باقی نہیں رہنا چاہیے کہ شرح صحیح مسلم میں اکابر علماء و مشائخ سے اختلاف رائے کیوں کیا گیا ہے' کیا شارح صحیح مسلم' اکابر سے زیادہ علم رکھتے ہیں' کیا اکابر کو ان دلائل کا علم نہیں تھا' وغیر ذالک من الشبہات۔

اب ہم ذیل میں شرح صحیح مسلم سے چند مثالیں پیش کر رہے ہیں' جن میں شارح نے اکابر سے اختلاف فرمایا ہے اور اپنے دلائل پیش کئے ہیں۔ ان مثالوں کی روشنی میں بخوبی اندازہ ہوگا کہ شارح کا اختلاف' بلا تحقیق اور توہین آمیز ہے۔۔۔یا۔۔۔محققانہ اور مؤدبانہ۔

## شارح صحیح مسلم کا اکابر سے اختلاف رائے



### (۱) علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ سے اختلاف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی باہمی جنگوں کے متعلق اہل سنت و جماعت کا یہ موقف اور مسلک ہے کہ یہ جنگیں محض اجتہاد کی بناء پر ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے اجتہاد میں خطاء کو معاف کر دیا ہے اور احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہے کہ جو اپنے اجتہاد میں درستگی پر ہو اس کو دو اجر ملیں گے اور جو خطاء پر ہوگا وہ ایک اجر کا مستحق ہوگا۔ فلہٰذا کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرے' خواہ اس کو معلوم ہو جائے کہ جنگوں میں فلاں' حق پر تھا اور فلاں' حق پر نہیں تھا۔۔۔۔یہی موقف اور مسلک اس جنگ کے بارے میں بھی ہے جو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوئی کہ اس میں حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں مجتہد تھے' فرق یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے اجتہاد میں خطاء لاحق ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد میں صائب تھے' نتیجۃً حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اجر کے مستحق ہیں اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ

نے اس مسئلہ میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کو بھی تسلیم نہیں کیا اور ان کی اجتہادی خطاء پر اجر وثواب کو بھی تسلیم نہیں کیا۔ علامہ عینی کی عبارت درج ذیل ہے:

قال الكرماني على رضي الله تعالى عنهٗ ومعاوية كلاهما كانا مجتهدين غاية مافي الباب ان معاوية كان مخطئا في اجتهاد ونحوه انتهى قلت: كيف يقال: كان معاوية مخطئا في اجتهاده فما كان الدليل في اجتهاده؟ وقد بلغه الحديث الذي قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ويح ابن سمية تقتله الفئة الباغية وابن سمية هو عمار بن ياسر وقد قتله فئة معاوية افلا يرضى معاوية سواء بسواء حتى يكون له اجر و احد؟ (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۳۴۸ 'مطبوعہ دار الحدیث' ملتان)

علامہ کرمانی فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ دونوں مجتہد تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ اپنے اجتہاد میں خطاء پر تھے۔ (علامہ عینی فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: یہ کیسے جائز ہوسکتا ہے کہ حضرت معاویہ اپنے اجتہاد میں خطاء پر تھے' ان کے اجتہاد پر کیا دلیل ہے؟ حالانکہ انہیں یہ حدیث پہنچ چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "افسوس! ابن سمیہ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی"۔ اور "ابن سمیہ" عمار بن یاسر ہیں اور ان کو حضرت معاویہ کے گروہ نے قتل کیا۔ کیا معاویہ برابر برابر ہونے پر راضی نہیں ہیں کہ ان کو ایک اجر مل جائے!

شارح صحیح مسلم' علامہ عینی علیہ الرحمۃ سے اختلاف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

میں کہتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت برحق ہے اور ہمارے ایمان کا جزو ہے' لیکن حضرت علی کی محبت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر غیظ وغضب کا اظہار کرنا اور ان کے فضائل اور ان کے اجر وثواب کا انکار کرنا تشیع اور رفض کا دروازہ کھولنا ہے' اور راہِ اعتدال اور مسلک اہل سنت وجماعت سے تجاوز کرنا ہے' اللہ تعالیٰ علامہ بدر الدین عینی کی مغفرت فرمائے انہوں نے حضرت معاویہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جب ان کو یہ حدیث پہنچ چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر کے متعلق فرمایا تھا: "اس کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی" اور حضرت معاویہ کے گروہ نے ہی حضرت عمار کو قتل کیا تھا اور اس قتل کے بعد تو نص صریح سے حضرت علی کے موقف کا حق ہونا واضح ہوگیا تھا حالانکہ اس واقعہ کے بعد بھی حضرت معاویہ نے اپنے موقف سے رجوع نہیں کیا!

علامہ عینی کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمار کی شہادت سے پہلے تو حضرت معاویہ کے اجتہاد پر کوئی اعتراض نہیں ہے' ہاں حضرت عمار کی شہادت کے بعد حق ضرور واضح ہوگیا تھا لیکن حضرت معاویہ کو یہاں بھی التباس اور اشتباہ ہوگیا' انہوں نے کہا کہ حضرت عمار کی شہادت کا باعث حضرت علی ہیں' اگر حضرت علی' حضرت عثمان کا قصاص لے لیتے تو جنگ کی نوبت آتی نہ حضرت عمار شہید ہوتے' حضرت معاویہ کی یہ تاویل صحیح نہیں ہے لیکن یہ تاویل بھی ان کی اجتہادی خطاء پر مبنی ہے۔

علامہ بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری کے شروع میں خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اجتہادی خطاء کا اعتراف کیا ہے وہ درج ذیل حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

ويح عمار تقتله الفئة الباغية يدعوهم الى الجنة و يدعونه الى النار.

افسوس عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا' وہ اس گروہ کو جنت کی طرف بلائے گا اور وہ لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے۔

اس حدیث پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت عمار' حضرت علی کی طرف سے لڑے تھے اور ان کو حضرت معاویہ کے گروہ نے قتل کیا تھا تو کیا حضرت معاویہ کا گروہ باغی اور دوزخ کی طرف دعوت دینے والا تھا؟ اس کے جواب میں علامہ عینی لکھتے ہیں:

علامہ مہلب' علامہ ابن بطال اور ایک جماعت نے یہ جواب دیا ہے کہ حضرت عمار کو خوارج نے قتل کیا تھا' اور بعض علماء نے یہ

جواب دیا ہے کہ حضرت عمار کو کفار قریش نے قتل کیا تھا لیکن یہ دونوں جواب صحیح نہیں ہیں' صحیح جواب یہ ہے کہ ہر چند کہ حضرت عمار کو حضرت معاویہ کے گروہ نے قتل کیا تھا لیکن وہ مجتہد تھے اور ان کا گمان یہ تھا کہ وہ جنت کی دعوت دے رہے ہیں اور واقعہ اس کے برعکس تھا اور اپنے ظن کی اتباع کرنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں ہے' اگر تم یہ کہو کہ جب مجتہد صحیح اجتہاد کرے تو اس کو دو اجر ملتے ہیں اور اگر غلط اجتہاد کرے تو ایک اجر ملتا ہے تو یہاں کیا معاملہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے اقناعی جواب دیا ہے اور صحابہ کے حق میں اس کے خلاف کہنا لائق نہیں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی تعریف کی ہے اور ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے' قرآن مجید میں ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ. (آل عمران:۱۱۰) تم بہترین امت ہو۔

مفسرین نے بیان کیا ہے اس سے مراد صحابہ ہیں۔

علامہ عینی سے اختلاف اور ان کے ایرادات کے جواب کے بعد شارح نے جامع ترمذی' شرح الشفاء (للعلامۃ القاری) اور البدایہ والنہایہ کی روشنی میں کم وبیش ۱۸ روایات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل اور ان کی شان وعظمت کے بیان میں ذکر کی ہیں۔ آخر میں لکھتے ہیں:

ظاہر ہے کہ میں علامہ بدر الدین عینی کے علم وفضل اور ان کے ورع وتقویٰ کے مقابلہ میں ان کے پیروں کی دھول کی نسبت بھی نہیں رکھتا لیکن علامہ عینی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر جس غیظ وغضب کا اظہار کیا اور ان کے اجتہاد اور اجتہادی خطاء پر اجر وثواب کا انکار کیا تو عظمت صحابہ اور حضرت معاویہ کی محبت کا یہ تقاضا تھا کہ میں حضرت معاویہ سے علامہ عینی کے اعتراض کو دور کروں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مرتبہ اور مقام کو واضح کروں جب عبد اللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ عمر بن عبد العزیز افضل ہیں یا حضرت معاویہ؟ تو عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک پر جو غبار پڑا تھا عمر بن عبد العزیز سے وہ غبار بھی ہزار درجہ افضل ہے' اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں کو معاف فرمائے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷' ص ۷۹۱)

## (۲) امام ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمۃ سے اختلاف

''شرح صحیح مسلم اور اہم تحقیقی مسائل'' کے عنوان سے روایت ''تلك الغرانيق العلى'' پر بحث گزر چکی کہ'' امام ابو منصور ماتریدی' امام بیہقی' امام فخر الدین رازی' قاضی بیضاوی' امام نووی' علامہ کرمانی' علامہ بدر الدین عینی' علامہ قسطلانی اور علامہ سید محمود آلوسی حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام محققین نے اس روایت کو قطعاً رد کر دیا ہے''۔ معروف اہل علم واہل تحقیق میں سے صرف علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کی اصل کو تسلیم کیا ہے۔ عبارت درج ذیل ہے:

ومعناهم كلهم فى ذالك واحد و كلها سوى طريق سعيد بن جبير اما ضعيف والامنقطع لكن كثرة الطرق تدل على ان للقصة اصلا.

(فتح الباری ج ۹ ص ۳۶۸' مطبوعہ دار الفکر' بیروت)

(ذکر کردہ) تمام روایات کا معنی ایک ہی ہے' سوائے اس روایت کے جو حضرت سعید بن جبیر سے آئی ہے' سب کی سب ضعیف ہیں یا منقطع' لیکن ان روایات کا کثرتِ طرق سے مروی ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس قصہ کی کوئی نہ کوئی اصل موجود ہے۔

شارح صحیح مسلم' امام عسقلانی سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علمِ حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی کا مقام بہت بلند ہے اور ہم ان کی عظمتوں کی گردِ راہ کو بھی نہیں پا سکتے لیکن اس کے باوجود

معذرت کے ساتھ یہ کہنے کی جسارت کرتے ہیں کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے انقطاع کی صراحت کے ساتھ یہ حدیث بزار اور ابن مردویہ کی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے پھر کلبی' سدی' نحاس' ابن اسحاق' طبری' ابن ابی حاتم اور ابن منذر کی اسانید کے ساتھ بھی حضرت ابن عباس سے اس روایت کا ذکر کیا ہے اور یہ تصریح بھی کی ہے کہ یہ اسانید ضعیف اور انقطاع سے خالی نہیں ہیں۔ ہماری گذارش یہ ہے کہ یہ روایت اپنی تمام اسانید کے ساتھ صرف حضرت ابن عباس سے مروی ہے' ان کے علاوہ کسی اور صحابی سے یہ روایت مروی نہیں ہے۔ اگر بالفرض یہ روایت صحیح ہوتی تو یہ واقعہ ان عجیب وغریب امور پر مبنی ہونے کی وجہ سے بکثرت صحابہ سے مروی ہوتا۔ جبکہ اس روایت کے مطابق اس وقت بکثرت صحابہ موجود تھے پھر صرف حضرت ابن عباس ہی اس کو کیوں روایت کرتے ہیں؟ دوسری گذارش یہ ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے اور ہجرت کے وقت حضرت ابن عباس کی عمر صرف تین سال تھی تو کیا ایک یا دو سال کی عمر میں حضرت ابن عباس نے اس واقعہ کا مشاہدہ کیا تھا! اس روایت کو وضع کر کے حضرت ابن عباس کی طرف منسوب کرنے والوں نے اس وقت ابن عباس کی عمر پر بھی غور نہیں کیا' تیسری گذارش یہ ہے کہ اس روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے شیطان نے یہ کلمات (تلك الغرانيق العلى الخ) کہلوا لیے تو حضرت جبریل نے آ کر کہا آپ نے وہ بات کہی جس کو میں لے کر نہیں آیا اور نہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی اس پر آپ رنجیدہ ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے حزن وملال کو زائل کرنے کے لیے سورۂ حج کی یہ آیت نازل فرمائی (وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی) اور سورۂ حج مدنی ہے اور سورۂ نجم سن کر مشرکوں کے سجدے کا واقعہ ہجرت سے کئی سال پہلے کا ہے تو گویا آپ کو جو اس واقعہ سے رنج وملال ہوا اس کو زائل کرنے کے لیے کئی سال بعد سورۂ حج کی یہ آیت نازل ہوئی' یہ بات منطق کے بھی خلاف ہے اور اس من گھڑت روایت کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس میں یہ ہے کہ آپ رنجیدہ ہوئے تو حضرت جبریل یہ آیت لے کر آئے۔ چوتھی گذارش یہ ہے کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن مجید کو پہنچانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمداً' خطاً' نسیاناً' سہواً کسی طرح غلطی نہیں ہو سکتی پھر یہ کیسے متصور ہو سکتا ہے کہ بقول اس روایت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے العیاذ باللہ! کفریہ کلمات صادر ہو گئے۔ پانچویں گذارش یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطان کا جبر کرنا کسی مسلمان کے نزدیک متصور نہیں ہے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان نے یہ کلمات آپ سے کہلوا لیے ہوں' ہم اس روایت سے ہزار بار اللہ کی پناہ مانگتے ہیں!۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۵۹)

## (۳) علامہ شامی علیہ الرحمۃ سے اختلاف

ناپاک چیزوں سے تعویذ لکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ شارح کا موقف یہ ہے کہ ناجائز ہے۔ سند المحققین علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے صاحب ہدایہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "طلب شفاء کے لیے خون کے ساتھ ناک اور پیشانی پر سورۂ فاتحہ کو لکھنا جائز ہے اور اگر یہ غالب گمان ہو کہ پیشاب کے ساتھ لکھنے سے شفاء ہوگی تو پیشاب کے ساتھ لکھنا بھی جائز ہے لیکن یہ منقول نہیں ہے"۔

شارح صحیح مسلم' علامہ شامی' صاحب ہدایہ وغیرہما سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تعویذ لکھتے وقت یہ چیز ملحوظ رکھنی چاہیے کہ پاک چیز سے تعویذ لکھا جائے' کسی ناپاک چیز سے تعویذ لکھنا جائز نہیں ہے' بعض لوگ مرغ کے خون سے تعویذ لکھتے ہیں' یہ جائز نہیں ہے' ہر جاندار کا بہنے والا خون ناپاک ہے اور ناپاک چیز کے ساتھ قرآن مجید کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسماء لکھنا جائز نہیں ہے۔ مجھے بہت حیرت اور افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ علامہ شامی نے ایک نہایت افسوس ناک بات لکھی ہے:

وكذا اختاره صاحب الهداية في التجنيس ناپاک چیز سے علاج کرنا ناجائز ہے' صاحب ہدایہ نے

فقال لو رعف فكتب الفاتحة بالدم على جبهته وانفه جاز للاستشفاء و بالبول ايضًا ان علم فيه شفاء لكن لم ينقل و هذا لان الحرمة ساقطة عند الاستشفاء كحل الخمر و الميتة للعطشان والجائع اه من البحر. (ردالمحتار ج۱ ص۱۹۴)

تجنیس میں بھی اختیار کیا ہے' انہوں نے کہا اگر کسی آدمی کی نکسیر پھوٹ گئی اور اس نے خون کے ساتھ اپنی ناک اور پیشانی پر سورۂ فاتحہ کو لکھ دیا تو یہ طلب شفاء کے لیے جائز ہے' اور اگر یہ غالب گمان ہو کہ پیشاب کے ساتھ لکھنے سے شفاء ہوگی تو پیشاب کے ساتھ لکھنا بھی جائز ہے' لیکن یہ منقول نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ طلب شفاء کی وجہ سے حرمت ساقط ہو جاتی ہے' جیسے بھوکے اور پیاسے کے لیے خنزیر کھانا اور شراب پینا حرام نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورۂ فاتحہ لکھنے والے کا ایمان خطرہ میں ہے' اگر کسی آدمی کو روزِ روشن سے زیادہ یقین ہو کہ اس عمل سے اس کو شفاء ہو جائے گی تب بھی اس کا مر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورۂ فاتحہ لکھنے کی جرأت کرے۔ اللہ تعالیٰ ان فقہاء کو معاف کرے' بال کی کھال نکالنے اور جزئیات مستنبط کرنے کی عادت کی وجہ سے ان سے یہ قول شنیع سرزد ہو گیا' ورنہ ان کے دلوں میں قرآن مجید کی عزت اور حرمت بہت زیادہ تھی۔ (شرح صحیح مسلم ج۶ ص۵۵۶)

## (۴) مغفرت ذنب کے مسئلہ میں متعدد اہل علم وفضل سے اختلاف

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًاO لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ. (الفتح:۲'۱)

(اے حبیب) بے شک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائیO تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرما دے۔

اس آیت مبارکہ میں ''ذنب'' کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف کی گئی ہے' اس حوالہ سے بعض علماء محققین اس طرف گئے ہیں کہ اس آیت میں ذنب سے رسول اللہ ﷺ کے وہ امور مراد ہیں جو''حسنات الابرار سيئات المقربين'' کے بموجب بظاہر ''خلاف اولیٰ'' ہیں۔ اور بعض علماء محققین اس طرف گئے ہیں کہ اس آیت میں ''ذنب'' کی نسبت بظاہر نبی کی طرف ہے' حقیقۃً اس سے آپ کی امت کے ذنوب مراد ہیں۔ حضرت عطاء خراسانی' شیخ کمی وغیرہما اور متاخرین علماء میں بالتخصیص اعلیٰ حضرت امام اہل سنت محدث بریلوی رضی اللہ عنہم کا یہی موقف ہے۔ شارح صحیح مسلم کا موقف وہ ہے جو اولاً ذکر ہوا' یعنی ذنب کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف ہی ہے اور اس سے آپ ﷺ کے وہ امور مراد ہیں جو''بظاہر خلاف اولیٰ'' ہیں۔ (اس مسئلہ کی مزید تفصیل ''مجتہدات و تفردات'' کے عنوان سے آگے آرہی ہے۔)

شارح صحیح مسلم' ان تمام علماء سے' جنہوں نے آیتِ مذکورہ میں ''ذنب'' کی نسبت امت کے متقدمین اور متاخرین کی طرف کی ہے' اختلاف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

بعض ثقہ اور مستند علماء نے بھی عطاء خراسانی اور شیخ کمی کے اقوال کی اتباع میں یہ ترجمہ کیا:۔

ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر.

تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے۔

ظاہر ہے ان علماء نے انتہائی نیک نیتی اور حسن عقیدت سے یہ ترجمہ کیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کی عصمت پر حرف نہ آئے'

ہمارے دل میں ان علماء کا غایت درجہ احترام ہے اور علمی اعتبار سے ہم ان کی گرد راہ کے بھی برابر نہیں ہیں' لیکن اس کے باوجود ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے' کیونکہ یہ ترجمہ لغت' اطلاقات قرآن' نظم قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر عقلی خدشات اور ایرادات بھی ہیں' ہمارے نزدیک جواب کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف جو ذنب کی نسبت کی ہے اس نسبت کو قائم اور برقرار رکھتے ہوئے ذنب کے معنی میں تاویل کی جائے اور یہ کہا جائے کہ ذنب سے مراد بہ ظاہر خلاف اولیٰ یا بظاہر ترک افضل ہے یا اس سے مراد وہ امور ہیں جن کو آپ اپنے مقام رفیع اور نظر عالی کے اعتبار سے ذنب قرار دیتے تھے اور فی نفسہٖ وہ امور گناہ تھے نہ ترک اولیٰ' ہمارے نزدیک اللہ کی بیان کردہ اضافت کے خلاف اس آیت میں اگلوں اور پچھلوں کے گناہ مراد لینا صحیح نہیں ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۲۴)

مسئلہ پر مزید تفصیلی بحث کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں:

ہم نے سورۂ فتح کی مذکور الصدر آیت کے ترجمہ پر جو اس قدر تفصیل سے بحث کی ہے اس کا یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ ہم اپنے اکابر علماء کے تراجم کی غلطیاں نکال رہے ہیں اور سوء ادب کے مرتکب ہو رہے ہیں بلکہ ہماری اس تحقیق کو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے طریقہ کی اتباع پر محمول کرنا چاہیے' جس طرح اعلیٰ حضرت نے اپنے اکابر کی غلطیوں پر گرفت کی اور اس کو تطفل سے تعبیر فرمایا' سو اس معاملہ کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے' نیز تحقیق اور تفحص کے دروازے بند نہیں ہوئے ہیں' اگر ہمیں اپنے اکابر کی عبارات میں کوئی بات خلاف تحقیق نظر آئے تو ہمیں فراخ دلی اور وسیع النظری کے ساتھ یہ مان لینا چاہیے کہ یہ بات خلاف تحقیق ہے اور یہی حق پرستی کی علامت ہے' ہمیں آج تک اپنے مخالفین سے یہ گلہ رہا ہے کہ وہ اپنے اکابر کی غلط عبارات کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور غلط اور بے جا تاویلات کر کے ان عبارات کو صحیح بنانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہوئے ہیں او یہ چیز اکابر پرستی ہے' حق پرستی نہیں ہے۔

ہم نے اپنے اکابر کے جس ترجمہ پر تنبیہ کی ہے وہ ترجمہ ہر چند کہ لغت' اسلوب قرآن' احادیث صحیحہ' آثار صحابہ' مستند علماء کے اقوال اور خود ان اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے' لیکن اس کو زیادہ سے زیادہ خلاف تحقیق کہا جا سکتا ہے یا علمی تسامح پر محمول کیا جا سکتا ہے' اس سے زائد کچھ نہیں' اس ترجمہ کی اصل عطاء خراسانی اور شیخ مکی کے اقوال میں موجود ہے' ہمارے علماء نے حسن نیت اور خوش عقیدگی کی بناء پر یہ ترجمہ اختیار کیا' اگرچہ اس ترجمہ کی بنیاد کمزور اور غلط ہے لیکن ان مترجمین کی نیت بہرحال مستحسن اور محمود تھی اللہ تعالیٰ ان محترم ہستیوں کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

کسی مسلم بزرگ ہستی' مقتدر عالم دین' بلند پایہ محقق اور مایہ ناز فقیہ اور محدث سے اگر کوئی ایک آدھ علمی فروگذاشت ہو جائے تو اس سے ان کی جلالت علمی اور قدر و منزلت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا' بلکہ وہ بدستور آسمان علم کے آفتاب نصف النہار ہی رہتے ہیں اور علماء اور فقہاء کے ایسے تسامحات کی مثالیں خیر القرون سے لے کر عہد حاضر تک کے سب محققین اور مجتہدین کے ہاں مل جائیں گی اور اگر ان سب کو یکجا کیا جائے تو ایک وقیع دفتر تیار ہو جائے گا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۴۶)

❁❁❁❁❁

# مجتہدات وتفردات

مجتہدات وتفردات سے مراد شرح صحیح مسلم کی وہ ابحاث ہیں جو شارح کی اپنی ذہنی کاوش، جودتِ طبع، غور وفکر اور تتبع وتلاش کا نتیجہ ہیں۔ خصوصاً ان ابحاث میں شرح صحیح مسلم کا زاویہ فکر بالکل منفرد اور ممتاز نظر آتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ ''کسی بھی تفسیر و حدیث اور فقہی کاوش کو اسی میزان پر پرکھ کر اس کا مقام متعین کرنا چاہیے کہ آیا اس میں سابقہ ائمہ ومجتہدین کی تحقیقات اور اجتہادی کاوشوں پر کیا اضافہ کیا گیا ہے؟ کون کون سے نئے مسائل کو مسلمہ اصولوں پر منطبق کر کے اجتہادی بصیرت سے کام لیا گیا ہے؟ دراصل ایسے علمی کام کو ہی تخلیقی کاوش قرار دیا جا سکتا ہے''۔

شرح صحیح مسلم اس حوالہ سے اپنی معاصر شروح پر کامل تفوق اور برتری کی حامل ہے۔ انہی ابحاث کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ شرح صحیح مسلم میں شرح کے معروف انداز کو نہ تو یکسر ترک کیا گیا ہے نہ بالکلیہ اسے اپنایا گیا ہے۔ بلکہ دونوں میں حسین امتزاج اور اعتدال کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے علماء متقدمین رحمہم اللہ کے اسلوب شرح کو سلیس اردو کے قالب میں ڈھال کر شرح کے ایک نئے رخ اور اسلوب کو متعارف کرایا گیا ہے۔

شرح صحیح مسلم جن مجتہدات وتفردات کی حامل ہے ان میں گو کہ جدید مسائل بھی شامل ہیں، مگر راقم ان پر علیحدہ عنوان کے تحت گفتگو کر چکا ہے۔ ان کے ماسوا دیگر مجتہدات وتفردات (جن کے حوالہ سے میں اس مقام پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں) وہ وہ ہیں جن پر تفصیلی اور مجتہدانہ بحث اسی شرح کی خصوصیت ہے، باوجود اس کے کہ وہ جدید نہیں ہیں مثلاً مسجد میں نماز جنازہ، مغفرت ذنب، ڈاڑھی میں قبضہ کا وجوب، ندائے یا محمد ﷺ، فاسق کی امامت، غزوہ بدر میں فرشتوں کا نزول، بغیر سترے کے نمازی کے آگے سے گزرنا وغیر ذالک۔ میں ان میں سے چند مسائل پر ذیل میں اختصار کے ساتھ گفتگو کروں گا تا کہ ظاہر ہو جائے کہ شرح صحیح مسلم کو دیگر شروح حدیث کے درمیان کیا حیثیت ومقام، مرتبہ ومنزلت اور درجہ حاصل ہے:

## (۱) ندائے یا محمد ﷺ

یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نام مبارک کے ساتھ پکارا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسالہ ''تجلی الیقین'' میں اس کو سختی سے منع فرمایا اور حرام قرار دیا ہے۔

(تجلی الیقین ص ۲۶، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور، بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۹۹۳)

شارح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان حدیثِ جبرئیل کی شرح میں ''قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام'' کے تحت لکھتے ہیں:

''خیال رہے کہ اب حضور کو صرف ''یا محمد'' کہہ کر پکارنا حرام ہے، رب فرماتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ. الخ (النور: ۶۳) تم رسول کے پکارنے کو ایسا نہ بنا لو جیسا تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

یہ واقعہ غالباً اس آیت کے نزول سے پہلے ہوا یا فرشتے اس آیت سے علیحدہ ہیں، مرقات''۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۵)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور کو نام لے کر نہ پکارا: یا یھا النبی' یا یھا الرسول سے پکارا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا ابا القاسم کہہ کر پکار سکتے ہیں کہ یہ حضور کا لقب ہے جیسے رسول اللہ' نبی اللہ' مگر یا محمد کہہ کر نہیں پکار سکتے کہ محمد حضور کا نام شریف ہے' دیکھو مرقات"۔

(مراۃ المناجیح ج ٦ ص ٤٠٦)

## شرح صحیح مسلم کی بحث اور ماخذ

شرح صحیح مسلم میں اس مسئلہ پر دو جگہ بحث کی گئی ہے۔ پہلی جلد میں اور ساتویں جلد میں۔ ساتویں جلد میں ١٤ ماخذ کی روشنی میں ١٠ صفحات پر بحث کی گئی ہے اور پہلی جلد میں ٢٥ ماخذ کی روشنی میں ١٢ صفحات پر بحث کی گئی ہے۔ اس مسئلہ میں شارح نے جن ماخذ کی روشنی میں اپنے اجتہاد کو تقویت دی ہے' وہ کثیر ہونے کے ساتھ ساتھ معتمد اور مستند بھی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

القرآن الحکیم' تفسیر کبیر (امام فخر الدین رازی)' صحیح بخاری (امام محمد بن اسماعیل بخاری)' صحیح مسلم (امام مسلم بن حجاج قشیری)' جامع ترمذی (امام ابوعیسیٰ ترمذی)' سنن ابن ماجہ (امام ابوعبداللہ ابن ماجہ)' مسند احمد (امام احمد بن حنبل)' الادب المفرد (امام محمد بن اسماعیل بخاری)' مسند ابویعلی (حافظ احمد بن علی المثنی)' مصنف عبد الرزاق (امام عبد الرزاق بن ہمام)' کنز العمال (علامہ علی متقی ہندی برہان پوری)' سنن کبریٰ (امام احمد بیہقی)' اتحاف السادۃ المتقین (علامہ سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی)' المطالب العالیہ (امام ابن حجر عسقلانی)' مسند ابوعوانہ (امام ابوعوانہ اسفرائنی)' العلل المتناہیہ (امام ابن جوزی)' البدایۃ والنہایہ (حافظ عماد الدین ابن کثیر)' الکامل فی التاریخ (علامہ ابوالحسن ابن اثیر)' مرقاۃ المفاتیح (علامہ علی بن سلطان محمد القاری الحنفی)' تجلی الیقین (امام احمد رضا محدث بریلوی)' روح المعانی (علامہ السید محمود آلوسی الحنفی البغدادی)' الشفاء (علامہ قاضی عیاض مالکی)' مجموع الفتاوی (شیخ ابن تیمیہ)' جلاء الافہام (شیخ ابن قیم جوزی)' تحفۃ الاحوذی (شیخ عبد الرحمان مبارکپوری)' فتح الملہم (شیخ شبیر احمد عثمانی)۔

## شارح کا موقف

ندائے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شارح کا موقف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "یا محمد" کہہ کر نداء کرنا جائز ہے۔ کیونکہ نداء کا معنی ہے: منادیٰ کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ ہم "یا محمد" کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ حاصل کرنے کا قصد کرتے ہیں' نیز "محمد" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی ہے اور آپ کی صفت بھی' سو اگر اس لفظ سے آپ کی صفت کا قصد کر کے نداء کی جائے تو کوئی اشکال ہی نہیں ہے' اور کبھی نداء کسی کو یاد کرنے کے لیے بھی کی جاتی ہے لہٰذا "یا محمد" اگر بہ طور ذکر کہا جائے یا اظہار مسرت کے لیے نعرہ لگاتے ہوئے یا محمد کہا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

## شارح کے دلائل

قرآن حکیم سے شارح کا استدلال اسی آیت سے ہے جس سے علماء مانعین استدلال فرماتے ہیں۔ یعنی:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا. (النور: ٦٣)

تم رسول کے بلانے کو اپنے درمیان ایسا نہ بنالو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

## علماء مانعین اور شارح کا استدلال

علماء مانعین فرماتے ہیں کہ "اس آیت مبارکہ میں دعاء کا معنی بلانا اور پکارنا ہے اور اس کی "رسول" کی طرف اضافت' اضافت

الی المفعول ہے۔یعنی رسول اللہ ﷺ کو پکارنا اس طرح نہ بنالو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کو یا محمد اور یا ابا القاسم کہا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی تعظیم کے لیے ان کو اس سے منع فرمایا اور لوگ یا نبی اللہ، یا رسول اللہ کہا کرتے تھے''۔

شارح کا استدلال یوں ہے کہ اس آیت میں لفظ دعاء کی اضافت ''رسول'' کی طرف اضافت الی الفاعل ہے۔معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تمہیں بلائیں تو ان کے بلانے کو ایسا نہ بنالو جیسا تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔شارح کے نزدیک یہی صورت (اضافت الی الفاعل) نظم آیت کے زیادہ قریب ہے۔علامہ سید محمود آلوسی حنفی اور امام فخر الدین رازی شافعی[1] نے اسی صورت کو ''نظم آیت کے زیادہ قریب'' قرار دیا ہے۔(روح المعانی ج ۱۸ ص ۲۲۴، تفسیر کبیر ج ۶ ص ۳۱۰)

شارح کے دیگر دلائل احادیث سے ہیں جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، انبیاء کرام علیہم السلام، سیدنا جبریلِ امین اور خود اللہ عزوجل کا ''یا محمد'' کہہ کر نداء کرنا ثابت ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے، بچے اور خدام راستوں میں پھیل گئے اور وہ نعرے لگا رہے تھے: ''**یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ**''۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۹)

امام ابن کثیر نے البدایۃ والنہایہ میں اور حافظ ابن اثیر نے الکامل میں نقل فرمایا کہ جنگِ یمامہ میں مسلمان وہ نعرے لگا رہے تھے جو ان کا شعار تھا۔''**وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ**'' اور ان کا شعار اس دن ''**یا محمداہ**'' کہنا تھا۔

(البدایۃ والنہایہ ج ۶ ص ۳۲۴، الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۲۴۶)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پیر سن ہو گیا، کسی شخص نے کہا: آپ اس کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: یا محمد (ﷺ)۔

(الادب المفرد للامام بخاری ص ۲۶۲، الشفاء للقاضی عیاض المالکی جزء ثانی ص ۱۸، عمل الیوم واللیلۃ ص ۶۷)

خود رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو یہ دعاء تعلیم فرمائی:

**اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعہ فی.**

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد نبی رحمت (ﷺ) کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔اے محمد ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اس حاجت میں اپنے رب کی طرف سے متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔اے اللہ! نبی ﷺ کو میرے لیے شفاعت کرنے والا بنا دے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

اس حدیث کو شیخ ابن تیمیہ نے جامع ترمذی، سنن نسائی اور متعدد کتب حدیث کے حوالوں سے نقل کیا ہے۔

(مجموع الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۶۷)

حضرت سیدنا موسیٰ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۱۲۱) اور سیدنا ابراہیم (کنز العمال ج ۲ ص ۲۵۲) علیہم السلام نے معراج کے موقع پر ''یا محمد'' کہا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: (قربِ قیامت میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے)

[1] امام رازی نے سورۃ الحج تک تفسیر فرمائی ہے۔باقی حصہ علامہ قمولی نے مکمل کیا ہے۔شارح نے تبیان میں سورۃ الحج کے اختتام پر وضاحت کر دی ہے۔

''لئن قام علی قبری فقال یا محمد لا جیبنہ''. اگر وہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر ''یا محمد'' کہیں گے تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا۔ (مسند ابو یعلیٰ ج ۶ ص ۱۰۱' المطالب العالیہ لابن حجر ج ۴ ص ۳۴۹)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تجلی الیقین اور انوار الانتباہ میں بکثرت احادیث و آثار اور اقوال علماء ذکر فرمائے ہیں' جن سے ندائے یا محمد کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

(انوار الانتباہ ص ۳۲ تا ۴۶' تجلی الیقین ص ۳۵' ۴۵' ۴۷' ۸۲' ۸۴' مطبوعہ فرید بک اسٹال' لاہور)

نیز متعدد احادیث قدسیہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا محمد کہہ کر نداء فرمائی۔ اس سلسلے میں شارح نے صحیحین سے لے کر تجلی الیقین (از امام اہل سنت رضی اللہ عنہ) تک' گیارہ ماخذ کی روشنی میں ۲۰ احادیث قدسیہ تحریر فرمائی ہیں۔ اور ان تمام دلائل و براہین کی روشنی میں اپنے نقطۂ نظر کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا ہے اور علماء مانعین (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے بہت ادب اور احترام کے ساتھ اختلاف فرمایا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۹۹۲)

## ندائے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواز پر ایک نظیر۔۔۔ راقم کی طرف سے

عارف باللہ شیخ نور الدین عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ السامی' شرح جامی (بحث منادیٰ) میں تحریر فرماتے ہیں:

**اذا قلت یا محمداہ فکانک تنادیہ و تقول لہ تعال فانا مشتاق الیک.** (شرح جامی ص ۹۰' مطبوعہ ملتان)

جب تو کہے گا: ''یا محمداہ'' تو گویا تو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائیے' میں آپ کے دیدار کا مشتاق ہوں۔

ندائے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شارح کی تفصیلی اور تحقیقی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام پاک کے ساتھ بلانا ممنوع ہے۔ ہاں آپ کو نامِ پاک کے ساتھ کسی مصیبت میں یا کسی اور وجہ سے پکارنا یا آپ کو یاد کرنا یا خوشی میں آپ کا نعرہ لگانا' سو وہ شرعاً جائز اور درست ہے' جیسا کہ بیان کردہ دلائل سے واضح اور ظاہر ہو چکا۔

## (۲) ڈاڑھی میں قُبضہ کا وجوب

یہ مسئلہ بھی شارح کے مجتہدات سے متعلق ہے۔ مشہور موقف کے مطابق ڈاڑھی کا کم از کم ایک مشت تک ہونا واجب اور ضروری ہے۔ اس سے ایک آدھ انگل بھی کم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ شارح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:

چار انگشت واجب' اس سے قدرے زیادہ جائز ہے' بہت زیادہ مکروہ ہے۔ چار انگشت سے کم کرنا سخت منع اور منڈوانا حرام' نیز ہندوؤں کا اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۷۶)

صاحب نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ بھی ایک مشت ڈاڑھی رکھنے کو واجب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''مشرکین کی مخالفت کرو' ڈاڑھیوں کو وافر رکھو اور مونچھوں کو پست کراؤ'' کے تحت آپ لکھتے ہیں:

اس حدیث میں مشرکین سے مراد مجوس ہیں اس لیے کہ وہی ڈاڑھی کترواتے یا مونڈاتے تھے۔ ''وفروا'' اور بعض حدیثوں میں ''واعفوا'' وارد ہے۔ امر وجوب کے لیے ہے۔ لہٰذا ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ ڈاڑھی کا بڑھانا واجب ہے۔ حدیث کا اطلاق اس کا مقتضی ہے کہ ڈاڑھی کتنی بھی بڑی ہو جائے قطعاً نہ کاٹی جائے' لیکن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹتے تھے اور یہ ''مالا یدرک الا بالسماع'' ہے۔ اس لیے ملحق بالمرفوع ہے۔ یعنی اس پر محمول ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن ہی کر اس پر عمل کیا ہے' اس لیے ''اعفوا اللحی'' والی حدیث کی اس سے تخصیص درست ہے'

تو حاصل یہ نکلا کہ ایک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔اسی لیے امام ابن الہمام نے فتح القدیر میں فرمایا:

اما الاخذ منھا وھی دون ذالك فلم یبحه احد. (نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۴۰)

ڈاڑھی اگر ایک مٹھی سے کم ہوتو اس کے کاٹنے کو کسی نے جائز نہیں کہا۔

## ڈاڑھی میں قبضہ سے متعلق شارح کی بحث اور موقف

شارح نے اس عنوان پر بھی دو جگہ مفصل بحث فرمائی ہے۔جلد اول میں اور جلد ششم میں۔جلد اول میں ۲۱ ماخذ کی روشنی میں ۸ صفحات پر بحث کی گئی ہے جبکہ جلد ششم میں تقریباً ۳۵ ماخذ کی روشنی میں ۱۸ صفحات پر بحث کی گئی ہے۔

شارح کا موقف اس سلسلے میں یہ ہے کہ ''مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈاڑھی منڈانے کی مخالفت کا حکم دیا ہے اور چونکہ احکام میں عرف و عادت کا اعتبار ہوتا ہے اس لیے ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ڈاڑھی (کم از کم) اتنی ہونی چاہیے جس پر عرف[1] میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے' خواہ وہ ایک آدھ انگل کم ہو۔معمولی اور خفیف سی ڈاڑھی یا خشخشی ڈاڑھی پر عرف اور عادت میں مطلقاً ڈاڑھی کا اطلاق نہیں ہوتا۔اس کو خشخشی ڈاڑھی یا فرنچ کٹ ڈاڑھی کہتے ہیں۔لہٰذا ایسی ڈاڑھی رکھنے سے' ڈاڑھی کے حکم پر عمل نہیں ہوگا۔اور ایک مشت تک ڈاڑھی رکھنا فقہاء کرام کی تصریحات کا مطابق سنت ہے' اور بظاہر یہ سنت غیر مؤکدہ ہے کیونکہ قبضہ کی تاکید کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔تاہم عام مسلمانوں کو عموماً اور علماء و مشائخ کو خصوصاً لمبی ڈاڑھی رکھنا چاہیے' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک دراز اور گھنی تھی جو سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں آپ کی کامل اتباع کی جائے' اس مسئلے میں افراط و تفریط سے بچنا چاہیے' ڈاڑھی دراز اور گھنی رکھنی چاہیے' لیکن اگر کسی مسلمان کی ڈاڑھی قبضہ سے کم ہو تو اس کو فاسق معلن کہنے' شریعت میں مداخلت کرنے اور مسلمان کی عزت اور حرمت کو پامال کرنے سے گریز کرنا چاہیے''۔(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۳۱)

## شارح کی تحقیق اور دلائل

شارح کی تحقیق کے مطابق ڈاڑھی میں ایک مشت کو سب سے پہلے شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واجب اور ضروری قرار دیا' جبکہ تمام فقہاء احناف (علیہم الرحمۃ) نے قُبضہ (ایک مشت) کو سنت لکھا ہے۔اس سلسلے میں شارح نے امام اعظم سے لے کر علامہ شامی تک درج ذیل ۱۱ مستند اور معتمد کتب کا حوالہ دیا ہے:

ہدایہ اولین' فتح القدیر' بنایہ فی شرح الہدایہ' البحر الرائق' تبیین الحقائق' حاشیۃ الدرر والغرر' مرقاۃ المفاتیح' درمختار' فتاویٰ شامی' حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی' فتاویٰ عالمگیری۔

ان تمام کتب میں یہ ہے کہ ڈاڑھی میں قدر مسنون قُبضہ (ایک مشت) ہے۔علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے مسند امام اعظم کی شرح میں قُبضہ کو مستحب قرار دیا ہے۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فقہاء کے ''قدر مسنون'' فرمانے میں یہ تاویل کی ہے کہ فقہاء کا قُبضہ کو سنت قرار دینے کا معنی یہ ہے کہ قُبضہ کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔شارح کے نزدیک یہ تاویل درست نہیں ہے' کیونکہ فقہاء کی ان عبارات میں تاویل اس وقت درست ہوتی جب ڈاڑھی میں ایک مشت کا وجوب کسی دلیل سے ثابت ہوتا اور اس کے باوجود فقہاء نے اس کو سنت فرمایا ہوتا۔جبکہ یہاں معاملہ یہ ہے کہ ڈاڑھی میں قُبضہ کا وجوب کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے' بلکہ اس کا سنت ہونا دلائل سے ثابت ہے۔لہٰذا عبارات فقہاء میں تاویل نہیں کی جائے گی۔

[1] عرف سے مراد ان لوگوں کا عرف ہے جو متدین اور متشرع ہوں۔فساق' فجار یا بد مذہبوں کا عرف مراد نہیں۔کما بینہ الشارح لھذا الفقیر

شارح نے بحث کے دوران مختلف اشکالات کے جوابات بھی دیئے ہیں مثلاً:

(۱) یہ اشکال کہ فقہاء کرام کا ڈاڑھی میں قُبضہ کی مقدار کو سنت کہنا ایسا ہی ہے کہ جیسے نماز عید کو باوجود واجب ہونے کے سنت کہا گیا ہے۔(ای وجوبہ ثبت بالسنۃ)؟

شارح نے بہت تفصیل کے ساتھ اس اشکال کا جواب دیا ہے' خلاصۂ جواب یہ ہے کہ اولاً: نماز عید کے متعلق امام اعظم علیہ الرحمۃ سے دو روایات منقول ہیں' ایک میں نماز عید کو واجب کہا ہے اور ایک میں سنت۔ صاحب ہدایہ وغیرہ نے واجب کے قول کو ترجیح دی ہے اور سنت والی روایت کی توجیہ یہ کی کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے۔ سو اگر ڈاڑھی میں قُبضہ سے متعلق بھی امام اعظم علیہ الرحمۃ کے دو قول ہوتے (ایک وجوب کا اور ایک سنت کا) تب مسئلۂ زیرِ بحث کا قیاس اس پر درست ہوتا۔ اس کے برخلاف امام اعظم سے لے کر علامہ شامی تک تمام فقہاء نے قُبضہ کو سنت یا مستحب لکھا ہے۔

ثانیاً: نماز عید کو متاخرین فقہاء نے بالاتفاق واجب نہیں کہا' بعض نے اس کو بمنزلۂ واجب کہا ہے اور بعض نے سنت کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اور بعض نے کہا ان میں کوئی تعارض نہیں ہے' کیونکہ سنت سے مراد سنتِ مؤکدہ ہے اور وہ بمنزلۂ واجب ہے۔ لہٰذا زیرِ بحث مسئلہ کو مسئلۂ عید پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) ایک اشکال یہ ہے کہ ڈاڑھی میں قُبضہ کو اگر واجب نہ قرار دیا جائے تو ڈاڑھی کی اہمیت ختم ہو جائے گی اور لوگ ڈاڑھی کو قُبضہ سے کم کرنے لگیں گے؟

اس اشکال کا جواب شارح نے یہ دیا ہے کہ اولاً: اس طرح تو تمام سنن اور مستحبات کو واجب قرار دینا چاہیے ورنہ ان کی اہمیت کم ہو جائے گی اور لوگ ان پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔

ثانیاً: فرض پر عمل' خوفِ خدا سے ہوتا ہے اور سنت پر عمل' محبتِ رسول ﷺ سے ہوتا ہے' تو بجائے اس کے کہ ہم احکام شرح میں ترمیم کریں' لوگوں میں خوفِ خدا اور محبتِ رسول ﷺ کا جذبہ بیدار کرنا چاہیے' تاکہ لوگ فرائض و سنن پہ عمل کریں۔ لمبی ڈاڑھی رکھنے کا مدار قُبضہ کے واجب قرار دیئے جانے پر نہیں ہے بلکہ اس کا مدار رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔(شرح صحیح مسلم ج۶ ص ۴۵۰)

مسئلہ زیرِ بحث کے متعلق مختلف گوشوں اور پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کے بعد اپنے معمول اور اسلوب کے مطابق آخر میں لکھتے ہیں:

"کثیر مطالعہ اور عمیق غور و فکر کے بعد احادیث' آثار اور جمہور فقہا کے اقوال سے ہم نے یہی سمجھا ہے۔ اگر یہ حق و صواب ہے تو اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے القاء اور فیضان ہے۔ اور اگر یہ غلط اور باطل ہے تو یہ میری فکر کی غلطی ہے اور مطالعہ کی کمی ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہیں"۔ (شرح صحیح مسلم ج۶ ص ۴۵۱)

اس عبارت میں خط کشیدہ الفاظ قابلِ غور ہیں۔ ہر تحقیق کے آخر میں شارح کا یہی اسلوب رہا ہے کہ آپ اپنے موقف کی تمام تر صحت و صداقت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور خطاء و نسیان کا ذمہ دار اپنی ذات' اپنی فکر اور اپنے مطالعہ کو ٹھہراتے ہیں۔ نیز اس راہِ تحقیق میں اسلاف کی محبت و عقیدت کو بھی اظہارِ حق سے مانع نہیں بننے دیتے بلکہ تمام محبتوں کے کمالِ اعتراف کے ساتھ ان سے اختلاف رائے رکھتے ہوئے اپنے مافی الضمیر کو الفاظ کے قالب میں ڈھال کر صفحۂ قرطاس پہ پھیلا دیتے ہیں۔ ایک محتاط اور وسیع الظرف محقق کی یہی شان ہوتی ہے۔

## (۳) مسئلہ مغفرتِ ذنب

مغفرتِ ذنب کا مسئلہ فی زمانہ بہت زیادہ مختلف فیہ اور معرکۃ الآراء بن چکا ہے۔ بہت کچھ اس پر لکھا گیا اور بہت کچھ لکھا جارہا

ہے۔ چونکہ خارج میں نزاع کچھ زیادہ ہی بڑھ چکا ہے اس لیے راقم اس سلسلے میں ہونے والے تمام اختلافات تنازعات اور اقوال و آراء سے قطع نظر کر کے اس مقام پر فقط شارحین حدیث کا موقف اور دلائل اور بعدہٗ شارح صحیح مسلم کے موقف اور دلائل کا خلاصہ پیش کر رہا ہے:

## مسئلہ مغفرتِ ذنب اور صاحب مراۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا موقف

شارح مشکوۃ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ باب الاعتصام فصل اوّل کی حدیث: ۶ کی شرح میں:

**قد غفر الله ما تقدم من ذنبه وما تاخر.** بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرما دیئے۔

کے تحت لکھتے ہیں:

خیال رہے کہ یہ کلام قرآن کریم سے ماخوذ ہے: "**لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر**"۔ اس آیت کی بہت توجیہیں کی گئی ہیں۔ مگر قوی بات یہ ہے کہ ذنب سے مراد لغزش ہے نہ کہ گناہ۔ عشق کہتا ہے "**ذنبك**" سے مراد امت کے گناہ ہیں جن کا بخشوانا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ذمہ ہے۔ جیسے پیروی کرنے والا وکیل کہتا ہے کہ آج میرا مقدمہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۵)

## مسئلہ مغفرتِ ذنب اور صاحب نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا موقف

مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ صحیح بخاری کتاب الایمان کے "**باب قول النبی ﷺ انا اعلمکم بالله**" کے تحت:

**ان الله قد غفرلك ما تقدم من ذنبك وما تاخر.** بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرما دیئے۔

کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"**ان الله قد غفرلك**" کا مطلب ہم نے یہ بتایا کہ آپ معصوم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذنب کے معنی گناہ کے بھی ہیں اور الزام کے بھی۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول مذکور ہے:

**وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ**ۤ (الشعراء: ۱۴) اور ان کا مجھ پر الزام ہے مجھے اندیشہ ہے کہیں قتل نہ کر دیں ۝

غفر کے معنی چھپانے کے ہیں۔ عباب میں ہے "**الغفر تغطية**"۔ اور اس کے معنی ڈھانکنے کے بھی ہیں۔

اب "**قد غفر الله الخ**" کا مطلب یہ ہوا کہ آپ پر جتنے بھی الزامات لگے یا لگائے جائیں گے سب کو اللہ تعالیٰ نے مٹا دیا۔ ماضی کے الزامات کا مٹایا جانا ظاہر ہے اور آئندہ کے الزاموں پر ماضی کا اطلاق اس لیے ہے کہ ان کا مٹایا جانا یقینی ہے۔ عرض کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اللہ عزوجل نے گناہوں سے پاک اور معصوم رکھا ہے حتیٰ کہ دشمنوں نے جو الزام لگائے ان کو بھی محو فرما دیا اور آئندہ بھی جو لگائے جائیں گے کالعدم ہیں۔

عام طور پر ذنب کے معنی گناہ کے کیے جاتے ہیں اور غَفَرَ کے معنی بخشنے کے۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ سے گناہ کا صدور ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمایا۔ اب اگر کسی کو یہی اصرار ہو کہ ذنب کے معنی گناہ ہی کے ہیں تو اس کی توجیہ یہ ہے کہ غفر کے اصل معنی چھپانا اور ڈھانکنا ہے۔ عینی میں ہے:

**الغفر فی اللغة الستروفی العباب الغفر** غَفَرَ کا معنی لغت میں چھپانا ہے عباب میں غفر کا معنی ڈھانکنا

التغطية. (ج ۱ص ۱۱۶) ہے۔

اس تقدیر پر اس کا معنی وہی ہوگا جو ہم نے کیا یعنی گناہوں سے محفوظ رکھا۔ قسطلانی میں ہے:

ای حال بينك وبين الذنوب فلا تاتيها لان الغفر الستر. (نزھۃ القاری ج ۱ص ۱۳۳۱) — یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو گیا اس لیے آپ سے گناہ صادر نہ ہوا۔

## صاحب نزہۃ القاری کی عبارتِ مذکورہ اور اسی سلسلے کی شرح صحیح مسلم سے ایک عبارت

صاحب نزہۃ القاری کی ذکر کردہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ذنب کا معنی یا تو الزام ہے یا گناہ۔ اگر اس کا معنی ''الزام'' لیا جائے تو غَفَرَ کا معنی ہوگا دور کرنا۔ اور اگر ذنب کا معنی گناہ کیا جائے تو غَفَرَ کا معنی ہوگا ڈھانکنا' محفوظ رکھنا۔ پہلی صورت میں ''ان الله قد غفرلك ما تقدم من ذنبك وما تاخر'' کے معنی ہوگا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر لگائے گئے اگلے اور پچھلے الزامات دور فرما دیئے۔

دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو آج سے پہلے اور آج کے بعد بھی گناہ سے محفوظ رکھا۔

شارح صحیح مسلم نے بھی اپنی شرح میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے مغفرتِ ذنب کا مذکورہ محمل بیان فرمایا ہے' آپ لکھتے ہیں:

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ مغفرت کے معنی ستر ہیں اور ہمارے حق میں مغفرت ذنوب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہماری ذوات اور ہمارے عذاب کے درمیان اپنی رحمت کو حائل کر دے اور انبیاء کے حق میں مغفرت ذنوب کا مفہوم یہ ہے کہ ان کی ذوات اور ان کے مفروضہ گناہوں کے درمیان اللہ اپنی عصمت اور حفاظت کو حائل کر دے۔ اس اعتبار سے اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی اور پچھلی زندگی کو گناہوں سے معصوم اور محفوظ کر دیا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۷)

## مسئلہ مغفرتِ ذنب اور صاحب فیوض الباری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ کا موقف

علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ بھی حدیثِ مذکور ''ان الله قد غفرلك ما تقدم من ذنبك وما تاخر'' کے تحت مغفرت ذنب سے متعلق اقوالِ مشائخ اور اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ جمہور مفسرین ومحدثین وائمہ دین اس امر پر متفق ہیں کہ حضور اکرم ﷺ معصوم ہیں۔ تفسیرات احمدیہ میں آیت ''لا ينال عهدي الظالمين'' کے تحت لکھا ہے کہ:

لا خلاف لاحد في ان نبيناﷺ لم يرتكب صغيرة ولا كبيرة طرفة عين قبل الوحي وبعده كما ذكره ابو حنيفة في الفقة الاكبر. — اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے ایک لحہ کے لیے بھی قبل نبوت و بعد نبوت کسی صغیرہ وکبیرہ گناہ کا ارتکاب نہیں کیا۔ جیسا کہ فقہ اکبر میں سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ نے تصریح فرمائی ہے۔

نیز علامہ قاضی عیاض' ابو اسحاق وعلامہ تقی الدین سبکی ودیگر علماء وائمہ دین نے تصریح کی ہے کہ حضور علیہ السلام سے کوئی گناہ خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ سہواً ہو یا عمداً صادر نہیں ہوا۔ چنانچہ آیت ''ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر'' کے علماء نے متعدد معانی کیے

ہیں۔

(۱) علامہ سبکی و شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس معنی کی تحسین و تعریف کی کہ آیت کسی لغزش یا گناہ کے وقوع کی اطلاع نہیں دیتی۔ بلکہ از راہِ تکریم و تشریف یہ فرمایا گیا کہ اگر کسی گناہ کا امکان بھی فرض کر لیا جائے تو وہ بھی بخش دیا گیا۔ وہ کہتے ہیں۔ مقصودِ کلام اثباتِ ذنب اور اس کا غفران نہیں بلکہ اس جگہ مطلقاً نفی ذنب مراد ہے۔

(۲) صاحب روح البیان نے فرمایا کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ازلی و ابدی طور پر گناہوں سے پاک و منزہ ہیں۔

(۳) بعض مفسرین نے کہا کہ اس آیت میں حضور علیہ السلام کے صدقہ میں امت کے گناہوں کی بخشش کی اعلان ہے۔

(عینی ج ۱ ص ۱۹۵)

(۴) بعض نے کہا کہ ذنب سے مراد ترک اولیٰ ہے یعنی افضل کی بجائے فاضل کو اختیار کرنا۔ اور یہ بات انبیاء کی جلالتِ شان کی وجہ سے ان کے حق میں گویا ذنب ہے آیت میں اسی کی بخشش کا اعلان ہے:

حسنات الابرار سیئات المقربین. نیکوکاروں کی نیکیاں مقرب بندوں کے سامنے سیئات کا درجہ رکھتی ہیں۔ (عینی ج ۱ ص ۱۹۵)

(۵) علامہ قاضی عیاض نے لفظ مغفرت کو تبریہ از عیوب کے معنی میں لیا:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًاO لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًاO وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًاO (الفتح: ۱۔۳)

بے شک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرمائے اور آپ پر اپنی نعمت کو مکمل فرمائے اور آپ کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی قوی مدد فرمائے۔

(۱) یہ آیت سورہ فتح کی ہے۔ جس میں فتح مبین کی خبر دی گئی ہے اور اس فتح مبین کے نتائج بیان کئے گئے ہیں یعنی (۲) مقدم و مؤخر ذنب کا غفران (۳) اتمام نعمت (۴) صراط مستقیم کی ہدایت (۵) نصر عزیز کی یاوری و معیت۔

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس فتح سے مراد صلح حدیبیہ و بیعت الرضوان ہے۔ بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ "انا فتحنا لك" کا نزول صلح حدیبیہ کے انجام پر ہوا۔ حضرت براء ابن عازب سے روایت ہے کہ گروہ صحابہ معاہدہ حدیبیہ و بیعت الرضوان کے دن کو یوم الفتح قرار دیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری)

سب کو معلوم ہے کہ صلح حدیبیہ جن شرائط پر ہوئی۔ وہ انتہائی دبی ہوئی شرطیں تھیں۔ خود صحابہ کرام کو بھی اس کا احساس تھا۔ مگر اس کے باوجود قرآن حکیم نے اسی صلح حدیبیہ کو فتح مبین سے تعبیر کیا۔ کیونکہ اس معاہدہ سے جانبین کی آمد و رفت کی راہ کھلی۔ مسلمانوں کو کفار میں تبلیغ کا موقعہ ملا۔ دس سال تک قریش نے جنگ نہ کرنے کا عہد کیا۔ اسلام کے لیے یہ ہی فتح مبین تھی کہ اشاعتِ اسلام کی دشواریاں دور ہوئیں اور جھوٹے شکوک زائل ہوئے۔

یہ تو ہے فتح مبین کا پس منظر۔ اب آیت کے لفظ پر غور کیجیے:

معصیۃ: اس نافرمانی کو کہتے ہیں جس میں قصد و ارادہ ہو۔ "المعصیة عدول عن الحکم انحراف من الطاعة مخالفة الامر"۔ خطاء صواب کی ضد ہے۔ اس کے معنی نادرست کے ہیں۔ اور ذنب جس کے معنی دُم ہیں تو اشتقاق اوسط کے اصول پر ذنب بفتح و سکون ثانی کے معنی بھی متبادر ہو جاتے ہیں۔ یعنی ہر وہ الزام جو کسی پر لگا دیا جائے۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ الفاظ

آئے ہیں:

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ○ اور انہوں نے مجھ پر ایک الزام لگایا ہوا ہے' میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے○ (الشعراء:۱۴)

یہاں ذنب بمعنی الزام ہے اور غفر کے معنی مٹانے اور چھپانے کے آتے ہیں۔ لہٰذا جب آیت مذکورہ بالا میں لفظ معصیۃ نہیں ہے۔ تو ایسی صورت میں کیا ضروری ہے کہ یہاں ذنب کے معنی گناہ کے لیے جائیں۔ پس اس تشریح کی روشنی میں ذنب کے معنی الزام قول کے ہیں غفر کے معنی مٹانے کے ماتقدم سے مراد وہ الزامات ہیں جو کفار نے حضور علیہ السلام پر قبل ہجرت لگائے یعنی یہ کاہن ہیں' شاعر و ساحر ہیں وغیرہ وغیرہ اور ماتاخر سے مراد وہ اتہامات ہیں جو انہوں نے حضور علیہ السلام پر بعد از نبوت لگائے کہ یہ فسادی ہیں' مکہ کو اجاڑنے والے اور بھائی بھائی میں جدائی ڈالنے والے ہیں وغیرہ وغیرہ (معاذ اللہ) تو اب آیت کا مطلب یہ ہوا کہ حدیبیہ کی فتح مبین کا پہلا ثمرہ یہ ہوگا کہ وہ اگلے پچھلے تمام الزامات مٹ جائیں گے جو آپ پر کفار نے لگا رکھے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے یہ نتائج اس صلح سے بہت جلد مرتب ہو گئے۔

صلح حدیبیہ کے انعقاد کے بعد جو تبلیغ قریش اور حلفاء قریش میں رکی ہوئی تھی وہ موانعات دور ہو گئے۔ لوگ اسلام کو سمجھنے لگے۔ بصارت کھلی۔ بصیرت بیدار ہوئی۔ اور ان تمام الزامات و اتہامات کی لغویت کا خود ان لوگوں کو بہ ندامت انفعال اقرار کرنا پڑا۔

آیت کی یہ توجیہ بہت ہی نفیس ہے اور اس توجیہ پر فتح مبین اور مغفرت ذنب کے درمیان نہایت نفیس مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ آیت کا مفہوم یہ ہے:

''ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی۔ اس کے ذریعہ اللہ نے آپ کے لیے پہلے اور پچھلے الزامات و اتہامات کو مٹا دیا''۔

(فیوض الباری ج ۱ ص ۱۶۱)

عبارت مذکورہ میں علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ نے مغفرتِ ذنب سے متعلق جو موقف اختیار فرمایا ہے' بعینہٖ یہی موقف ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ کا بھی مختار ہے۔ اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ذنب کا ایک معنی الزام بھی ہے اور غفر کے معنی مٹانا۔ اس صورت میں ''**ان اللہ قد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تاخر**'' کا معنی ہوگا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر لگائے گئے اگلے اور پچھلے تمام الزامات کو دور کر دیا ہے۔

## مغفرتِ ذنب اور صاحب ایضاح البخاری کا موقف

ہمارے دیگر شارحین کے مقابلے میں صاحب ایضاح البخاری شیخ فخر الدین دیو بندی نے اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے قدرے تفصیل سے کام لیا ہے اور تقریباً پانچ صفحات پر اس مسئلہ کی تفصیل بیان کی ہے۔

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اس امر پر تو اجماع ہے کہ پیغمبر سے کبیرہ کا صدور نہیں ہو سکتا۔ صغیرہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ ماتریدیہ اور دیگر مشائخ علیہم الرحمۃ اس پر متفق ہیں کہ پیغمبر قبل از نبوت بھی ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ ہوتا ہے۔ اب اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام معصوم ہیں تو ''**ان اللہ قد غفرلک یا لیغفرلک اللہ**'' میں کس چیز کی مغفرت کا وعدہ فرمایا جا رہا ہے؟ اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں:

پہلا جواب یہ ہے کہ اس میں ''**ذنبک**'' سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی معافی مراد ہے۔ لیکن یہ معنی کیونکر درست ہو سکتا ہے جبکہ آیتِ مبارکہ ''**لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر**'' کے نازل ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

عرض کی: ''هنيئالك يا رسول الله ﷺ'' ۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کو مبارک ہو۔ ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہو گا' ''فمايفعل بنا؟'' پس ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟

تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ''هو الذى انزل السكينة فى قلوب المؤمنين (الخ) اور ليدخل المؤمنين والمؤمنات (الخ)''.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس سوال و جواب سے معلوم ہوا کہ ''ذنبك'' کی نسبت امت کی طرف بہت بعید ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہر شخص کا ذنب اس کے درجہ اور مرتبہ کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ عوام الناس کا ذنب اور ہے' صالحین اور صدیقین کا ذنب اور ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا ذنب اور۔ لہٰذا یہاں ''حسنات الابرار سيئات المقربين'' کے تحت ذنب سے ترک اولیٰ اور ترک افضل مراد ہے۔

تیسرا جواب انتہائی متردد انداز میں دیا گیا ہے۔ چوتھا جواب وہی ہے جو نزہۃ القاری کے حوالہ سے ہم اوپر ذکر کر چکے۔

پانچواں جواب یہ ہے کہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کو کل بروز محشر تمام اولین و آخرین کی شفاعت کرنی ہے اور مخلوق میں آپ کی ذات کو وہاں مرکزی حیثیت حاصل ہو گی' اس لیے انبیاء کرام علیہم السلام پر آپ کا تفوق ظاہر کرنے کے لیے ضروری تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک ایسی شاہی دستاویز ہو' جس سے آپ کا دل مضبوط رہے۔ چنانچہ فرما دیا: ''ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر''۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کا ہر عمل مقبول اور محبوب ہے۔

چھٹا جواب یہ ہے کہ مغفرت ذنوب سے آپ کے تکلف کو دور کرنا مقصود تھا' مثلاً صالحین میں ایسے بزرگان گزرے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ اگر ایک لحہ بھی ایسا گزر جائے جس میں خداوند قدوس کا مشاہدہ نہ ہو تو موت آ جائے۔ تو پھر پیغمبر علیہ السلام کے مشاہدہ کا کیا عالم ہو گا اور جب ہمہ وقت اسی خیال کا غلبہ ہو کہ خدائے تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو ظاہر ہے کہ لیٹنے میں بھی تکلف ہو گا' قضائے حاجت وغیرہ کے لیے کشف میں بھی تکلف ہو گا۔ اسی طرح اور بہت سارے معاملات ہیں۔ اس بناء پر فرمایا گیا کہ آپ ﷺ ضیق (تنگی) میں کیوں پڑتے ہیں' جن چیزوں کو آپ ذنوب سمجھ رہے ہیں وہ اصلاً ذنوب نہیں ہیں بلکہ یہ ''تعظیم کاریگران معاف'' کی قبیل سے ہے۔

(ایضاح بخاری ج ۱ ص ۲۵۶)

## مغفرتِ ذنب اور شارح صحیح مسلم کا موقف

گذشتہ تمام شارحین کے مقابلہ میں شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور اپنی شرح میں دو مقامات پر بحث فرمائی ہے۔ چھٹی جلد میں اور ساتویں جلد میں۔ چھٹی جلد میں ۱۶ ماخذ کی روشنی میں ۱۰ صفحات پر بحث کی گئی ہے اور ساتویں جلد میں کم وبیش پچاس ماخذ کی روشنی میں ۲۷ صفحات پر بحث کی گئی ہے۔

شارح کا موقف اس مسئلہ میں یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر اعتبار سے معصوم ہیں۔ اور لفظ ''ذنب'' کو جب آپ ﷺ کی طرف نسبت دے کر بولا جائے گا تو یہ نسبت آپ ہی کی طرف رہے گی اور اس سے آپ ﷺ کے بہ ظاہر خلاف اولیٰ کام مراد ہوں گے۔

شارح' اپنے موقف کی تفصیل اور وضاحت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نبی ﷺ معصوم ہیں۔ نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد سہواً یا عمداً' صغیرہ یا کبیرہ آپ سے کبھی کوئی گناہ صادر نہیں ہوا نہ حقیقۃً نہ صورۃً' ہم نے اس بحث میں ہر جگہ ذنب کا ترجمہ بہ ظاہر خلاف اولیٰ کاموں یا بہ ظاہر مکروہ تنزیہی کے ارتکاب سے کیا ہے اور بظاہر کی

قیداس لیے لگائی ہے کہ حقیقت میں آپ کا کوئی کام خلاف اولیٰ یا مکروہ تنزیہی نہیں ہے۔ بعض اوقات آپ نے کسی کام سے منع فرمایا پھر خوداس کام کو کیا تا کہ امت کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ کا اس کام سے منع کرنا تحریم کے لیے نہیں تھا تنزیہہ کے لیے تھا مثلاً آپ نے فصد لگانے (رگ کاٹ کو خون چوس کرنکالنا) کی اجرت دینے سے منع فرمایا اور حضرت ابو طیبہ نے آپ کو فصد لگائی تو آپ نے ان کو دو صاع (آٹھ کلوگرام) طعام دینے کا حکم دیا۔ (جامع ترمذی ص ۲۰۴ 'مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

اگر آپ حضرت طیبہ کو فصد لگانے کی اجرت نہ دیتے تو ہم کو یہ کیسے معلوم ہوتا کہ یہ اجرت دینا جائز ہے اور ممانعت تنزیہ کے لیے ہے' یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ فصد کی اجرت دینا ہمارے لیے مکروہ تنزیہی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مکروہ تنزیہی نہیں ہے' کیونکہ احکام کی حلت اور حرمت بیان کرنا' آپ کے فرائض نبوت سے ہے اور اس میں آپ کا اجر وثواب فرض کا اجر وثواب ہے' اس نکتہ کے پیش نظر ہم نے اس کو بہ ظاہر مکروہ تنزیہی لکھا ہے' اسی طرح بعض اوقات آپ نے کسی کام کا افضل اور اولیٰ طریقہ بتایا اور پھر اس کے خلاف کیا' یہ بھی اسی طرح بہ ظاہر خلاف اولیٰ ہے حقیقت میں خلاف اولیٰ نہیں ہے' مثلاً آپ نے فرمایا سفیدی پھیلنے کے بعد فجر کی نماز پڑھنے سے زیادہ اجر ہوتا ہے اور آپ نے خود منہ اندھیرے بھی فجر کی نماز پڑھی ہے۔

(جامع ترمذی ص ۴۹ 'مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

اگر آپ کسی کام سے منع فرما کر یہ بتلا دیتے کہ اس کا خلاف بھی جائز ہے اور خود اس کام کو نہ کرتے' تب بھی مسئلہ تو معلوم ہو جاتا لیکن اس کام میں آپ کی اقتداء کا شرف حاصل نہ ہوتا' بہر حال قرآن مجید اور احادیث میں جہاں آپ کی طرف مغفرت ذنوب کی نسبت کی گئی ہے وہاں ذنوب سے مراد بہ ظاہر خلاف اولیٰ یا بہ ظاہر مکروہ تنزیہی کام ہیں اور مغفرت سے مراد آپ کے درجات کی بلندی اور آپ کو قرب خاص سے نوازنا ہے اور دنیا میں آپ کو یہ بتلا دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آخرت میں کن انعامات سے نوازے گا تا کہ آپ روز قیامت اطمینان اور تسلی کے ساتھ امت کی شفاعت کر سکیں اور یہ وہ عظیم نعمت ہے جو آپ کے علاوہ کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حافظ ابن کثیر نے تصریح کی ہے۔ (شرح صحیح مسلم' ج ۶ ص ۶۹۷)

## شارح کے دلائل

شارح کی اپنے موقف پر پہلی دلیل "نظم قرآن" سے ہے۔ یعنی جس نظم کے ساتھ آیت مبارکہ "لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر" نازل ہوئی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ "ذنب" کی نسبت اسی کی طرف برقرار رکھی جائے جس کی طرف قرآن نے نسبت کی ہے۔ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے "انا فتحنالك فتحا مبینا" سے "وینصرك الله نصرا عزیزا" تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست پانچ نعمتیں عطا فرمانے کا ذکر فرمایا ہے:

(۱) فتح مبین (۲) مغفرتِ ذنب (۳) اتمامِ نعمت

(۴) الصراط المستقیم پر ثابت قدمی (۵) قوی نصرت اور امداد

ان پانچ انعامات میں اگر مغفرتِ ذنب کی نسبت امت کی طرف کی جائے تو لازم آ جائے گا کہ چار نعمتیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں اور (درمیان میں) ایک آپ کی امت کے لیے ہے۔۔۔۔ اسی طرح پانچوں انعامات میں حرف خطاب (ک) ذکر کر کے خصوصیت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تمام انعامات کو نسبت دی ہے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ تمام نعمتوں میں مخاطب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مراد بھی آپ ہی کی ذات ہے سوائے مغفرتِ ذنب کے' کہ اس میں مخاطب تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن مراد آپ کی امت ہے تو اس سے آیتِ کریمہ کا تسلسل' ربط اور نظم برقرار نہیں رہے گا۔

شارح کی دوسری دلیل وہ احادیث ہیں جن میں خود رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) نے مغفرتِ ذنب کی نسبت کو آپ ﷺ کی طرف مقرر اور ثابت رکھا۔ اس سلسلے میں شارح نے جامع ترمذی، مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، تفسیر ابن کثیر، در منثور، مجمع الزوائد، دلائل النبوۃ، مسند ابو یعلیٰ، مشکوٰۃ المصابیح، مصنف عبدالرزاق اور دیگر کتب حدیث کی روشنی میں متعدد روایات نقل کی ہیں۔ اور اس کے بعد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں مغفرتِ کلی کو نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت قرار دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی علامہ ابن کثیر، علامہ نبہانی اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کی تصریحات نقل کی ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کا فرمان "لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر" آپ ﷺ کی ان خصوصیات میں سے ہے، جن میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، نیز آپ ﷺ کے سوا کسی نبی یا رسول کے بارے میں قرآن نے مغفرتِ کلی کا اعلان نہیں فرمایا، یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن آپ ﷺ کے سوا تمام انبیاء ومرسلین کو اپنی اپنی فکر دامن گیر ہوگی۔ اور پہلے مرحلے میں تمام انبیاء ومرسلین شفاعت سے گریزاں ہوں گے، لیکن رسول اللہ ﷺ اس ہولناک ماحول میں بھی نہایت اطمینان کے ساتھ "انا لها" فرمائیں گے۔ اور صرف آپ ہی شفاعتِ کبریٰ فرمائیں گے"۔ اس سلسلے میں شارح نے جن علماء کی عبارات نقل کی ہیں ان سب میں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت بہت صریح اور جامع ہے، میں اس کو یہاں پر شرح صحیح مسلم سے من و عن نقل کر رہا ہوں تا کہ شارح کا موقف مزید واضح ہو جائے:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی رسول اللہ ﷺ کے خصائص کے بیان میں لکھتے ہیں:

و ازاں جملہ آنست کہ آمرزیدہ شد آں حضرت علیہ السلام را ما تقدم من ذنبہ وما تاخر، شیخ عز الدین بن عبد السلام گفتہ رحمہ اللہ تعالیٰ از خصائص آں حضرت ست کہ خبر دادہ شد اورا در دنیا بمغفرت و نقل کردہ نشد کہ وے تعالیٰ خبر داد ہیچ یکے را از انبیاء بمانند ایں تا آنکہ گویند روز قیامت نفسی نفسی انتہی یعنی اگرچہ ہمہ انبیاء مغفور اندو تعذیب انبیاء جائز نیست ولیکن بتصریح خبر دادہ نشد ہیچ یکے را بایں فضیلت و اخبار کردہ نشد بداں و تصریح آں مخصوص بحضرت محمد است ﷺ کہ از غم و اندیشہ خود فارغ شدہ بخاطر جمع بحال امت مے پردازد و بشفاعت در مغفرت ذنوب ورفع درجات ایشاں میکو شد۔

اور رسول اللہ ﷺ کی جملہ خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ کے تمام مقدم اور موخر ذنوب کو بخش دیا گیا ہے، شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ نبی ﷺ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کو دنیا میں مغفرت کی خبر دے دی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے باقی انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو یہ خبر نہیں دی ہے، اسی وجہ سے وہ قیامت کے دن نفسی نفسی کہیں گے (علامہ عز الدین کی عبارت ختم ہوئی، اس کے بعد شیخ محقق لکھتے ہیں:) یعنی اگرچہ تمام انبیاء مغفور ہیں اور انبیاء کو عذاب ہونا ممکن نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی صراحۃً خبر نہیں دی، اور کسی نبی کو بھی اس فضیلت کی خبر نہیں دی، اور مغفرت کی تصریح صرف حضرت محمد ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے، تا کہ آپ اپنے متعلق تشویش سے فارغ ہو کر تسلی کے ساتھ امت کے گناہوں کی مغفرت اور ان کے درجات کی بلندی کی شفاعت میں کوشش کریں۔

نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

پس گفتہ شدم آں حضرت را برائے چہ

پس آں حضرت سے عرض کیا گیا کہ آپ عبادت و ریاضت

میکنی ایں همه ریاضت و میکشی ایں همه تعب و عنا و حالانکه آمر زیده شده است برائے تو همه گناهاں تو آنچه پیش رفته و آنچه پس آمده گفت اگر گناهاں همه بخشیده باشد آیا پس نباشم من بنده شکر گوینده بر نعمت هائے حق خصوصاً ایں نعمت عظیم که مغفرت ذنوب است.

میں اس قدر کوشش وتھکاوٹ کو کیوں اختیار کرتے ہیں حالانکہ آپ کے تمام گناہ (یعنی ترک افضل یا خلاف اولیٰ) بخش دیئے گئے ہیں خواہ وہ پہلے کے ہوں یا بعد کے؟ آپ نے فرمایا اگر تمام گناہ بخش دیئے گئے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے والا نہ بنوں! خصوصاً مغفرت ذنوب کی اس عظیم نعمت پر۔

(اشعۃ اللمعات ج ا ص ۵۲۰ 'مطبوعہ لکھنؤ)

شارح کی اپنے موقف پر آخری دلیل علماء اہل سنت (خصوصاً اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وہ عبارات ہیں' جن میں مغفرتِ ذنب کی نسبت رسول اللہ ﷺ ہی کی طرف کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں شارح نے صحیح بخاری سے حدیثِ شفاعت نقل کر کے شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی' امام فضل حق خیر آبادی اور شارحِ بخاری علامہ غلام رسول رضوی علیہم الرحمۃ کا ترجمہ نقل فرمایا ہے۔ جس میں ان تینوں اکابر نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قول: ''ایتوا محمدا ﷺ فقد غفرله ما تقدم من ذنبه وما تاخر''۔ کے ترجمہ میں ذنب کی نسبت کو نبی اکرم ﷺ کی طرف برقرار رکھا ہے اور ذنب کا ترجمہ ''گناہ'' سے کیا ہے[1] اسی طرح امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مبارکہ: ''وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ O'' کے ترجمہ میں نسبتِ خطاء کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف برقرار رکھا ہے۔ اور یوں ترجمہ فرمایا ہے: ''اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا''۔ (الشعراء: ۸۲)

اسی طرح ایک مقام پر بہت صراحت کے ساتھ مغفرتِ ذنب کی نسبت کو حضور ﷺ کی طرف ثابت فرمایا' چنانچہ شیخ رشید احمد گنگوہی نے نبی ﷺ کے علم غیب پر اعتراض کیا کہ: خود فخر عالم ﷺ فرماتے ہیں: ''والله لا ادری ما یفعل بی ولا بکم''۔ یعنی بخدا میں از خود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ (ترجمہ از شارح)

امام احمد رضا قادری حنفی قدس سرہ العزیز اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

''خود قرآن عظیم واحادیث صحیحہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود' کہ جب آیتِ کریمہ: ''لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر''. یعنی تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ' اتری' صحابہ نے عرض کی: ''هنيئالك يا رسول الله لقد بين الله لك ماذا يفعل بك فماذا يفعل بنا؟'' یارسول اللہ ﷺ آپ کو مبارک ہو! خدا کی قسم اللہ عزوجل نے یہ تو صاف صاف فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا' اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔ اس پر یہ آیت اتری: ''ليدخل المؤمنين (الی قوله تعالى) فوزا عظيما''. تاکہ داخل کرے اللہ' ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' ہمیشہ رہیں گے ان میں اور مٹا دے ان سے ان کے گناہ اور یہ اللہ کے ہاں بہت بڑی مراد پانا ہے' یہ آیات اور ان کے امثال بے نظیر

[1] اس مقام پر شارح نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک ذنب کا تعلق جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہو تو پھر اس کا ترجمہ خلاف اولیٰ یا اجتہادی خطاء سے کرنا چاہیے۔ اور جن بزرگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عصمت کے اعتقاد کے باوجود ذنب کا ترجمہ گناہ کیا وہ ان کے علمی تسامح پر محمول ہے انبیاء علیہم السلام کی عظمت اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب کسی آیت یا حدیث میں ان کے متعلق ذنب کا لفظ ہو تو اس کا ترجمہ گناہ نہ کیا جائے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۴۲)

اور یہ حدیثِ جلیل شہیر' ایسوں کو کیوں بھائی نہیں دیتیں''۔ (انباء المصطفیٰ ص ۹۔ ۸' مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

الاحقاف' آیت نمبر ۹ (وما ادری ما یفعل بی ولا بکم) کے تحت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور جاء الحق میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہما الرحمۃ والرضوان نے بھی حدیثِ مذکور (جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے نقل فرمائی) کو تحریر کر کے مغفرتِ ذنب کی نسبت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ثابت اور برقرار رکھا ہے۔ (جاء الحق ص ۹۴' مطبوعہ پنجاب الیکٹرک پریس گجرات)

## خلاصۂ کلام

شارح نے اپنے موقف پر نظم قرآن' احادیثِ مبارکہ اور علماء مفسرین ومحدثین وعلماء اہلسنت کی عبارات سے استدلال کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ آیت مبارکہ: ''لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر''. میں مغفرتِ ذنب کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور آپ ہی کی یہ خصوصیت ہے۔ نیز جو علماء ومشائخ آیتِ مبارکہ میں مغفرتِ ذنب کی نسبت کو امت کی طرف لے جاتے ہیں' شارح نے ان سے اختلاف فرمایا ہے اور جو ''ذنب'' کا ترجمہ گناہ سے کرتے ہیں ان سے بھی اختلاف رائے فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب۔

اجتہادی اور انفرادی ابحاث میں سے چند مسائل کا بطور مثال کے میں نے مختصر تعارف پیش کر دیا ہے۔ ان کی روشنی میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ شرح صحیح مسلم نے اپنے قارئین کو تحقیق اور تدقیق کی راہوں سے بھی روشناس کرایا ہے اور ساتھ ہی اس حقیقت کو بھی آشکارا کیا ہے کہ تحقیق واجتہاد کے دروازے پہلے بھی کھلے ہوئے تھے' اب بھی کھلے ہوئے ہیں اور ہمیشہ کھلے رہیں گے' انہیں بند کرنے کا اختیار اور اتھارٹی کسی کو نہیں دی گئی۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ۔۔۔۔ مجالِ تحقیق واجتہاد میں صرف وہی شخص وارد ہو گا جو دلائل و براہین کے زیور سے آراستہ ہو گا' اکابر کی تحقیقات پر گہری نظر کا متحمل ہو گا اور اپنے زمانے اور حالات کے مقتضیٰ کو بخوبی پہچانتا ہو گا۔

اس عظیم حقیقت کو منوانے میں شرح صحیح مسلم نے کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے' اس کے لیے کسی خارجی شہادت کی حاجت نہیں ہے' خود اس شرح کی اجتہادی اور تحقیقی مباحث ہی اس پر شاہدِ عادل ہیں۔

راقم ان تمام حقائق کے ساتھ ساتھ انتہائی شرح صدر کے ساتھ اس بات کو لکھنے میں بھی کوئی تامل اور تردد قطعاً محسوس نہیں کرتا کہ جس طرح شارح نے اپنے مجتہدات ودیگر مباحث میں مختلف علماء ومشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے علمی اختلاف کر کے اس بات کو سمجھایا ہے کہ ہم اپنے اکابر اور مشائخ کو تمام تر علم وفضل اور اعزاز واکرام کے باوجود ''بشر'' ہی مانیں اور ''بشر'' ہی سمجھیں' اسی طرح ہم تمام تر علمی' تحقیقی اور اجتہادی کمال کے باوجود ''شارح'' کو بھی ایک بشر ہی سمجھتے ہیں۔ جس طرح متقدمین علماء ومشائخ کی تحقیقات ومجتہدات میں خطاء اور تسامح کے امکانات موجود تھے' اسی طرح شارح کے مجتہدات بھی خطاء ومسامحہ سے منزہ نہیں ہیں' اگر کسی مسئلہ میں علماء اپنی تحقیق اور اجتہاد سے متقدمین علماء ومشائخ کی کسی تحقیق یا موقف سے اختلاف رائے کر لیں تو اس سے متقدمین کی علمی عظمت ورفعت اور فضل وکمال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ علیٰ ھذا القیاس اگر شرح صحیح مسلم کے مندرجات سے بھی دلائل کی بنیاد پر کوئی اختلافِ رائے رکھتا ہے تو یقیناً یہ قابلِ ستائش اور لائق تحسین بلکہ سلفِ صالحین اور خود شارح کی اتباع پر محمول ہو گا۔

اور یہ اصلاً اُسی حقیقت کا اعتراف اور اظہار ہو گا کہ تمام اہل علم وفضل اپنے مکمل اعزازات واکرامات کے باوجود بشر اور انسان ہی تھے' خطاء اور تسامح سے نہ وہ معصوم ومامون تھے' نہ شارح' نہ کوئی اور' خود شارح نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ ان فقہاء کے درجات بلند کرے' وہ یقیناً تفقہ اور تقویٰ میں ہم سے بہت بلند اور برتر تھے اور ہم ان کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچتے لیکن اس کے باوجود وہ' بشر اور انسان تھے اور اجتہادی خطاؤں سے منزہ نہیں تھے اور نہ ہم ہیں' اگر چند مسائل میں ان کی

اجتہادی خطاء نکل آئے تو اس سے ان کی علمی عظمتوں میں کوئی فرق نہیں آتا' وہ یقیناً علمی دنیا میں فقہ کے آفتاب اور ماہتاب ہیں''۔(شرح صحیح مسلم ج ا ص ۱۳۰)

# چند دیگر خصائص

یہاں پر ہم شرح صحیح مسلم کی چند وہ خصوصیات واضح کرنا چاہ رہے ہیں جو زیادہ معروف تو نہیں ہیں لیکن اس شرح کے مطالعہ کرنے والے پر مخفی بھی نہیں ہیں اور ان خصوصیات کی بنیاد پر بھی شرح صحیح مسلم کے مقام و مرتبہ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔تفصیلات ملاحظہ فرمایئے:

## احادیث مبارکہ سے مسائل کا استنباط واستخراج

قرآن حکیم کی تفسیر کا ایک کمال یہ ہے کہ مفسر زیر بحث آیت پر مختلف گوشوں اور زاویوں سے گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ اس آیت سے مختلف مسائل کا استنباط کرے' اسی طرح شرح حدیث کا بھی ایک بہت بڑا کمال یہ ہے کہ شارح' زیر بحث حدیث کی تشریح و تفصیل کے ساتھ ساتھ اس حدیث سے مختلف مسائل کا استخراج کرے۔اس سے جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام بے مثال کی جامعیت اور ہمہ گیریت آشکارا ہوتی ہے وہاں ساتھ ہی مفسر اور شارح کی وسعت نظری' فکر کی گہرائی و گیرائی اور تحقیق استعداد و صلاحیت کا بھی بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے اور یہی خوبی مفسر کی تفسیر اور شارح کی شرح کے مقام و مرتبہ میں خاطر خواہ اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

## شرح صحیح مسلم اور دیگر شروح کا اسلوب

راقم کے پیش نظر جو شروح ہیں' ان میں سے ایضاح البخاری میں استنباط مسائل کا کوئی عنوان یا سلسلہ مجھے نظر نہیں آیا۔البتہ مراۃ المناجیح میں بیشتر مقامات پر مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے حدیث زیر بحث کی شرح میں مسائل کا ذکر فرمایا ہے' کہیں اختصار کے ساتھ اور کہیں کچھ تفصیل کے ساتھ۔اسی طرح نزہۃ القاری میں بعض مواقع پر حدیث کی شرح میں' فوائد کا عنوان ڈال کر بالترتیب والترقیم مسائل کا استخراج کیا گیا ہے۔فیوض الباری کا اسلوب بھی عمدہ ہے۔اس میں متعدد مقامات پر ''فوائد و مسائل'' کے عنوان سے زیر بحث حدیث کی روشنی میں ترتیب وار اور عام فہم انداز میں مسائل کا استنباط کیا گیا ہے۔

ان تمام شروح کے تناظر اور تقابل میں شرح صحیح مسلم کو دیکھا جائے تو اس کا مقام نمایاں اور ممتاز نظر آتا ہے۔اس میں متعدد مقامات پر زیر بحث احادیث کے ماتحت مسائل کا استنباط و استخراج کیا گیا ہے۔اور تمام ہی مقامات پر باقاعدہ حدیث کے باب کا عنوان اور باب نمبر کا تعین کر کے ترتیب کے ساتھ نمبر وار مسائل مستنبطہ کا ذکر کیا گیا ہے' نیز اس بات کا بھی التزام کیا گیا ہے کہ مسائل مستنبطہ میں سے اگر بعض مسائل عمدۃ القاری یا فتح الباری یا شرح مسلم للنووی یا جس شرح سے ماخوذ ہیں وہاں اس کا حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔نیز بعض مقامات پر جہاں کثیر تعداد میں مسائل کا استخراج کیا گیا ہے وہاں شارح نے باقاعدہ اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ ان مسائل میں سے کون سے کس شرح حدیث سے ماخوذ ہیں اور کون سے یا کتنے میری ذہنی کاوش اور غور و فکر کا نتیجہ ہیں۔ذیل میں عنوان مذکور پر شرح صحیح مسلم کے طول و عرض سے چند مثالیں ملاحظہ فرمایئے:

## سیدنا عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مسائل کا استنباط

صحیح مسلم' کتاب الایمان کا باب: ''الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنة''۔ کی حدیث جس میں سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ موجود ہے کہ ان کی آنکھوں میں کچھ تکلیف واقع ہوگئی تھی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں پیغام بھیجا کہ:

انی احب ان تاتینی تصلی فی منزلی فاتخذہ مصلی . (حضور!) میری تمنا ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کے لیے متعین کر لوں۔

اس حدیث شریف کی شرح میں مسائل کا استنباط کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:

حدیث نمبر ۵۷ میں ہے: حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نابینا ہوگئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اسے مصلّٰی بنالوں۔ اس حدیث سے حسب ذیل مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔ اس کے بعد شارح نے اس حدیث سے ۲۵ مسائل مستنبطہ کا ذکر فرمایا۔ (شرح صحیح مسلم ج۱ ص۴۱۱)

## سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزارنے کی حدیث سے۔۔۔۔

## مسائل کا استنباط

صحیح مسلم' کتاب صلوۃ المسافرین کے باب: ''صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودعائہ باللیل''. کی تفصیلی حدیث جس میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رات ٹھہرنے کا واقعہ ہے' اس کی شرح میں مسائل مستنبطہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام مسلم نے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزارنے کا واقعہ پندرہ اسانید کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس واقعہ سے متعدد احکام شرعیہ مستفاد ہوتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس کے بعد شارح نے ۶۹ مسائل ذکر فرمائے۔ ۶۴ مسائل ذکر فرمانے کے بعد شارح نے درمیان میں ایک بات لکھی ہے' وہ قابل غور اور لائق مطالعہ ہے فرماتے ہیں:

علامہ بدرالدین عینی نے اس حدیث سے ۲۶ احکام شرعیہ مستنبط کیے ہیں جن میں سے ۲۱ فوائد ہم نے ذکر کر دیے ہیں اور ۴۳ فوائد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم خاص سے مجھ پر منکشف کیے ہیں وللہ الحمد علی ذالک۔ علامہ عینی کے ذکر کردہ جن پانچ فوائد کو ہم نے ذکر نہیں کیا ان میں سے ایک ہماری نظر میں صحیح نہیں اور چار بالکل ظاہر تھے ان کی تفصیل یہ ہے۔ (تفصیل لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:) بہرحال اگر ان پانچ فوائد کو بھی ملا لیا جائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث سے ۶۹ احکام شرعیہ مستنبط ہوئے۔ اور یہ ہماری نظر میں ہیں' ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک عمل میں جس قدر حکمتیں' فوائد اور احکام شرعیہ ہوتے ہیں۔ ان کو کما حقہٗ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج۲ ص۵۲۲)

## ''الولاء لمن اعتق'' والی حدیث سے مسائل کا استنباط

صحیح مسلم'' کتاب العتق کے باب بیان ان الولاء لمن اعتق'' کی ایک حدیث جس میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا ذکر

ہے کہ ان کے شوہر غلام تھے' رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا (کہ وہ ان کے نکاح میں رہیں یا نہ رہیں)۔ حضرت بریرہ نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا۔ الی اخر الحدیث۔

اس حدیث کی مختلف عنوانات کے تحت شرح کرنے کے بعد آخر میں مسائل مستنبطہ کے عنوان کے تحت فقہاء اسلام کے حوالہ سے شارح نے ۱۶۲ مسائل کا ذکر فرمایا ہے۔ آخر میں لکھتے ہیں:

اس حدیث سے فقہاء اسلام نے اس سے بھی زیادہ مسائل مستنبط کیے ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ بعض فقہاء نے اس سے ۴۰۰ مسائل مستنبط کیے ہیں۔ علامہ نووی نے لکھا ہے کہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن جریر نے اس حدیث کے مسائل پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ ہمیں چونکہ اس کتاب میں اختصار مطلوب تھا' اس لیے ہم نے صرف ۱۶۲ مسائل کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے اکثر مسائل ہم نے فتح الباری کی مختلف ابحاث سے چنے ہیں اور بعض مسائل ہماری ذہنی کاوش اور جودت طبع کا نتیجہ ہیں۔

(شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۷۲)

مقام غور ہے کہ گذشتہ مثال میں شارح نے علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا کہ "انہوں نے حدیث ابن عباس سے ۲۶ احکام شرعیہ مستنبط کیے ہیں جن میں سے ۲۱ فوائد ہم نے ذکر کردیئے ہیں اور ۴۳ فوائد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم خاص سے مجھ پر منکشف کیے ہیں"۔ اور اس مثال میں علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف فتح الباری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ "اکثر مسائل ہم نے فتح الباری کی مختلف ابحاث سے چنے ہیں اور بعض مسائل ہماری ذہنی کاوش اور جودت طبع کا نتیجہ ہیں"۔

ان دونوں عبارات میں مسائل مستنبطہ کے متعلق علامہ عینی اور علامہ ابن حجر کا حوالہ دے کر شارح نے جہاں اپنی مکمل دیانتداری کا ثبوت فراہم کیا ہے' وہاں ساتھ ہی "تحدیث نعمت" کے طور پر یہ بھی واضح کردیا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے استنباط کردہ ۶۹ مسائل میں سے ۴۳ مسائل اور حدیث بریرہ رضی اللہ عنہا کے استنباط کردہ ۱۶۲ مسائل میں سے بعض مجھ پر اللہ تعالیٰ کے کرم خاص اور میری ذہنی کاوش اور جودت طبع کا نتیجہ ہیں۔ وللہ در الشارح الفہام!

## اسلوب حوالہ جات اور ماخذ ومراجع

کسی بات کو بیان کرکے اس کا مکمل حوالہ پیش کرنے کو دیانتداری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گذشتہ ادوار میں بھی اور اب بھی ایسے اہل قلم بکثرت ملیں گے جو کسی کی بات من وعن نقل کرنے کے باوجود اس کا حوالہ دینے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ تحقیق وتصنیف کے میدان میں یقیناً یہ ایک بہت بڑی خیانت ہے۔ بعض مصنفین ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی کی بات نقل کرنے کے بعد حوالہ تو دیتے ہیں مگر حوالہ مکمل نہیں ہوتا۔ ہر ایک کا اپنا انداز ہے' اپنا طریقہ ہے اور اپنا اسلوب ہے۔

شرح صحیح مسلم کا اسلوب اس اعتبار سے بالکل منفرد اور انوکھا ہے۔ اس میں جہاں کسی کی عبارت نقل کی گئی ہے۔ وہاں عبارت کے اوپر بالعموم صاحب عبارت کا مکمل نام لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد مکمل عبارت کا متن یا اس کا ترجمہ تحریر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں جس کتاب سے وہ عبارت لی گئی ہے' اس کا مکمل حوالہ دیا گیا ہے۔ یعنی کتاب اور صاحب کتاب کا پورا نام' جلد اور صفحہ نمبر' کتاب کا مطبع اور متعدد مقامات پر سن طباعت بھی تحریر کیا گیا ہے۔ مثلاً:

علامہ ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی متوفی ۳۷۰ھ' احکام القرآن ج ۲ ص ۶۳' مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور' ۱۴۰۰ھ۔

علامہ یحیٰی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ' شرح مسلم ج ۲ ص ۴۷' مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی' ۱۳۷۵ھ۔

حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ' الاستیعاب ج ۸ ص ۱۷۱' مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت' ۱۴۰۲ھ۔

"وغیر ذالک من الامثلة الکثیرة المنتشرة فی اوراق ھذا الشرح الفخیم"۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ قاری کو عبارت پڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ صاحب کتاب کس دور میں گذرے ہیں۔ اور اگر کوئی کتب تفسیر و حدیث سے شغف رکھنے والا ہو تو وہ مکمل حوالہ مل جانے کی بدولت اصل ماخذ تک بآسانی پہنچ سکتا ہے۔ شرح صحیح مسلم کی یہ خصوصیت بلاشبہ شارح کی محنت شاقہ اور جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اس گئے گذرے دور میں آج کسی بات پر محض کتاب کا نام لے لینا کافی نہیں سمجھا جاتا' بلکہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اپنے مدعیٰ پر مکمل حوالہ دیا جائے۔ سو یہ خصوصیت شرح صحیح مسلم کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے قارئین کو وہ سب کچھ فراہم کیا جو ان کی ضرورت تھا۔

## دیگر شروح حدیث میں حوالہ جات کا اسلوب

دیگر شروح حدیث میں حوالہ جات کا اس قدر اہتمام و التزام کوسوں نظر نہیں آتا۔ مراۃ شرح مشکوٰۃ میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا اسلوب یہ ہے کہ آپ جب دلیل کے طور پر کوئی حدیث شریف نقل فرماتے ہیں تو کتاب کا نام آغاز میں ذکر فرما دیتے ہیں' مثلاً ترمذی میں ہے' مسند احمد میں ہے وغیر ذالک۔ اور جب کسی کی عبارت نقل فرماتے ہیں تو آخر میں عبارت کے اختتام پر قوسین کے اندر فقط کتاب کا نام درج فرما دیتے ہیں۔ مثلاً: مرقاۃ' اشعۃ اللمعات وغیرہ۔

صاحب نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا اسلوب مراۃ سے کافی بہتر ہے۔ آپ جب کسی کتاب کا ذکر فرماتے ہیں تو ساتھ جلد اور نمبر لکھ دیتے ہیں یا اس کتاب کے نام پر حاشیہ لگا کر نیچے جلد' صفحہ لکھ دیتے ہیں۔

فیوض الباری اور ایضاح البخاری میں کوئی معین طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ کہیں جلد نمبر بیان کر دیا تو کہیں نہیں' متعدد مقامات پر صفحہ اور جلد دونوں بیان کیے گئے ہیں اور کہیں دونوں بیان نہیں کیے گئے۔ ان تمام شروحات کے درمیان شرح صحیح مسلم کا اسلوب اور طریقہ کار بلاشبہ لائق تعریف و تحسین اور نئے لکھنے والوں کے لیے قابل تقلید ہے۔

## شرح صحیح مسلم اور دیگر شروح حدیث میں ماخذ و مراجع

اسی طرح مآخذ و مراجع کے اعتبار سے بھی اگر شرح صحیح مسلم کا دیگر شروح حدیث کے ساتھ تقابل کیا جائے تو شرح صحیح مسلم ہی نمایاں مقام لیے نظر آتی ہے۔ میرے پیش نظر جو شروح ہیں' ان میں سے کسی کے آغاز یا آخر میں اس بات کو بیان نہیں کیا گیا کہ اس کتاب میں کن کن علماء و ائمہ کی کون کون سے تصانیف اور تحریرات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ شرح صحیح مسلم وہ واحد شرح ہے جس کی ساتوں جلدوں میں سے ہر جلد کے آخر میں کم و بیش ۱۵ یا ۱۸ صفحات پر مشتمل مآخذ و مراجع کی تفصیلی فہرست موجود ہے۔ اور یہ فہرست اس انداز سے مرتب کی گئی ہے کہ صرف اس کو پڑھ کر ہی عام قاری کئی باتیں معلوم کر سکتا ہے۔ مثلاً:

۱۔ مستند (مشہور و غیر مشہور) تفاسیر کون کون سی ہیں؟ لکھنے والا کون ہے اور کس دور کا ہے؟ وہ تفسیر کب چھپی؟ کہاں سے چھپی؟

۲۔ حدیث شریف کی معتمد (معروف و غیر معروف) شروح کونسی ہیں؟ لکھنے والا کون ہے' کس دور کا ہے؟ وہ شرح کب اور کہاں سے چھپی؟

۳۔ علم حدیث پر معروف کتب کونسی ہیں؟ کون سی کس محدث نے لکھی؟ کب اور کہاں سے چھپی؟

۴۔ علم فقہ پر علماء احناف کی اہم کتابیں کون سی ہیں؟ علماء شافعیہ کی اہم تصانیف کون سی ہیں؟ علماء مالکیہ کی اور علماء حنابلہ کی اہم تصانیف کون سی ہیں؟ علماء شیعہ کی فقہ و حدیث پر کون سی تصانیف ہیں؟ کتاب کا پورا نام کیا ہے؟ کس سنہ میں کہاں سے طبع ہوئی؟ الغرض معلوم علوم و فنون (اسماء الرجال' لغت' سیرت' عقائد و کلام' اصول حدیث اور اصول فقہ وغیرہ) پر اہم تصانیف کے

بارے میں تعارفی معلومات کے لیے شرح صحیح مسلم کی فہرست ہی کافی ہے۔

دوسری اہم بات قاری کو یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس کتاب کے آخر میں میں یہ فہرست دیکھ رہا ہوں اس کتاب میں کس قدر کتب و تصانیف کی طرف رجوع کیا گیا اور انہیں پیش نظر رکھا گیا ہے' اور یہ کہ اس کتاب کے مندرجات کس قدر قابل اعتماد' مضبوط' محکم اور مستند ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف علام نے حنفی ہونے کے ناطے صرف علماء احناف کی تصانیف کی طرف رجوع نہیں کیا' بلکہ احناف سے لے کر حنابلہ تک اور اہل سنت سے لے کر غیر مقلدین' دیو بندی اور اہل تشیع تک کی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ مدلل و مبرہن گفتگو رقم فرمائی ہے۔ **فجزاه الله عنا وعن جميع المسلمين۔**

## شرح صحیح مسلم اور ماخذ و مراجع کی تعداد

زیر بحث عنوان کی مناسبت سے آخر میں اجمالی طور پر یہ تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ شرح صحیح مسلم میں جن کتب تفسیر و حدیث وفقہ وغیرہ کو ماخذ بنایا گیا ہے' ان کی تعداد کتنی ہے؟ تا کہ شرح صحیح مسلم کا مقام اس حیثیت سے مزید واضح ہو جائے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

کتب احادیث:۵۵۔ کتب تفسیر:۴۰۔ شروح حدیث:۴۰۔ کتب اسماء الرجال:۲۰۔ کتب لغت:۲۲۔ کتب فضائل و سیرت:۴۷۔ کتب فقہ حنفی:۸۲۔ کتب فقہ شافعی:۱۱۔ کتب فقہ مالکی:۸۔ کتب فقہ حنبلی:۹۔ کتب فقہ ظاہریہ (غیر مقلدین):۵۔ کتب مذاہب اربعہ:۷۔ کتب شیعہ:۳۰۔ کتب عقائد وکلام:۱۳۔ کتب اصول حدیث:۱۶۔ کتب اصول فقہ:۱۱۔ متفرقات (کم وبیش):۶۵' شرح صحیح مسلم کے مندرجات اور ہر جلد کے آخر میں متعلقہ فہرستِ ماخذ' راقم کی مذکورہ تمام باتوں پر واضح دلیل ہے۔ من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔

## صحیح مسلم کی ہر کتاب کا تحقیقی تعارف

شرح صحیح مسلم کو دیگر شروح حدیث کے درمیان اس اعتبار سے بھی نمایاں مقام حاصل ہے کہ اس میں صحیح مسلم شریف کی ہر کتاب (کتاب الایمان' کتاب الصلوٰۃ' کتاب الحدود وغیرہ) کا ابتداء نہایت جامع اور تحقیقی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ میرے پیش نظر جو شروح حدیث ہیں' ان میں سے ہر ایک کا اسلوب الگ ہے۔

## دیگر شروح حدیث اور شرح صحیح مسلم کا اسلوب

مراۃ شرح مشکوٰۃ میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کسی بھی کتاب کے آغاز میں اس کتاب کے عنوان کی مختصر لغوی اور اصطلاحی اور اعرابی تشریح فرما دیتے ہیں۔ بعض اوقات فقہی تشریح بھی فرما دیتے ہیں۔ نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری میں مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا اسلوب مراۃ سے بلند ہے۔ آپ بعض اوقات صحیح بخاری کی کسی کتاب کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہیں' جیسے کتاب الایمان۔ اور بعض اوقات زیادہ تفصیل نہیں فرماتے۔ لیکن بہر حال تعارف کو واضح کر کے پیش کرتے ہیں۔ ایضاح البخاری کا انداز بھی تقریباً نزہۃ القاری کی طرح ہے۔ کہیں بہت زیادہ تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے' کہیں اختصار کے ساتھ۔ ان شروح میں فیوض الباری کا انداز سب سے بہتر ہے۔ اس میں متعدد مقامات پر باب کے تعارف میں ''فوائد و مسائل'' کا عنوان قائم کر کے فقہی مسائل کو بالتفصیل اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

شرح صحیح مسلم کا اسلوب ان سب سے منفرد اور علیحدہ ہے۔ کم وبیش ہر کتاب کا تعارف اس انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا اس کتاب کے آغاز سے پہلے ہی اپنے ذہن میں معلومات کا ایک جامع' مرتب اور مدلل ذخیرہ جمع کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس شرح میں صحیح مسلم کی کسی بھی کتاب کا تعارف درج ذیل طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔

(۱) کتاب کے عنوان کی مستند لغات کی روشنی میں باحوالہ تحقیق (۲) اس عنوان کے متعلق قرآن حکیم کی متعدد آیات مع ترجمہ (۳) مستند کتب حدیث سے احادیث کا باترجمہ اور باحوالہ عظیم ذخیرہ (۴) عنوان کے متعلق اکثر و بیشتر مستند کتب فقہ سے حوالہ جات کے ساتھ فقہی احکام۔ بسا اوقات مذاہب اربعہ کا مدلل اور باحوالہ عبارات کے ساتھ واضح بیان۔

کتاب کے عنوان کا اس نہج پر تحقیقی اور تفصیلی تعارف کسی اور شرح میں نظر نہیں آتا۔ بطور مثال چند کتابوں کے عنوانات کا اجمالی تعارف ملاحظہ فرمائیے۔

## صحیح مسلم کی ہر کتاب کے تحقیقی تعارف پر شرح صحیح مسلم سے چند مثالیں

کتاب الطہارۃ: (۱) لغت کی مستند کتاب ''تاج العروس'' کی روشنی میں طہارت کے لغوی معنی کی تحقیق (۲) طہارت کے متعلق قرآن حکیم سے ۱۳ آیات مع ترجمہ و مختصر تفسیر (۳) طہارت سے متعلق صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، طحاوی اور دیگر مستند کتب حدیث سے تقریباً ۱۲۳ احادیث، مکمل حوالہ اور ترجمہ کے ساتھ (۴) امام غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف احیاء العلوم کی روشنی میں طہارت کے مراتب اور درجات کا بیان۔ (ج ۱ ص ۸۴۹)

کتاب الزکوٰۃ: (۱) نہایہ اور عمدۃ القاری کی روشنی میں زکوٰۃ کا لغوی اور اصطلاحی معنی (۲) قرآن حکیم کی مختلف آیات اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں زکوٰۃ کی ۲۲ حکمتیں (۳) صحیح احادیث مبارکہ اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی روشنی میں فرضیت زکوٰۃ کی تاریخ (۴) کس مال پر کتنی زکوٰۃ ہے؟ جانوروں کی زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے گی؟ نقشہ کی صورت میں مکمل تفصیل (۵) قرآن حکیم کی آیات اور صحیح احادیث کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت (۶) نظام زکوٰۃ کی مرکزیت کا بیان (ج ۲ ص ۸۷۵)

کتاب الاعتکاف: (۱) مفردات امام راغب کی روشنی میں اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی (۲) فقہ حنفی کی معتمد کتاب بدائع کی روشنی میں اعتکاف کی تعریف اور اقسام (۳) شرح مسلم للنووی کی روشنی میں اعتکاف کے متعلق مذاہب ائمہ (۴) عمدۃ القاری کی روشنی میں اعتکاف سے متعلق احناف کا نظریہ (۵) رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف، جو کہ سنت مؤکدہ ہے اس کی شرائط وغیرہ سے فقہاء نے بحث نہیں کی، شارح کی شرح المہذب للنووی کی روشنی میں تحقیق (۶) المبسوط للسرخسی کی روشنی میں فرض اعتکاف کے احکام (۷) بدائع الصنائع کی روشنی میں نفل اعتکاف کے احکام (۸) گرمی کی وجہ سے اعتکاف میں غسل کے حکم کی تفصیل (۹) بدائع، عالمگیری اور ہدایہ کی روشنی میں صحت اعتکاف کی شرائط (۱۰) اعتکاف کے وقت آغاز اور دیگر امور کی تفصیل۔ (ج ۲ ص ۲۲۰)

کتاب البیوع: (۱) المفردات اور البحر الرائق کی روشنی میں بیع کا لغوی اور شرعی معنی (۲) بیع و شراء کے حوالہ سے نظام سرمایہ داری اور نظام اشتراکیت کا تعارف (۳) نظام سرمایہ داری کو پروان چڑھانے میں سود کا کردار (۴) سود کے استحصالی نظام کو ختم کرنے میں اسلام کی ہدایات (قرآن و حدیث کی روشنی میں) (۵) نظام سرمایہ داری کو پھیلانے میں احتکار، سٹہ، ملاوٹ اور جعلی اشیاء کا کردار (۶) ان تمام خامیوں کی روک تھام کے لیے اسلام کی ہدایات (قرآن و حدیث کی روشنی میں) (۷) سوشلزم اور کمیونزم کا نقطہ اتحاد اور ان میں فرق (۸) سوشلزم کی مزعوم طبقاتی مساوات اور اس کے مقابلہ میں اسلام کی اصولی مساوات (۹) سوشلسٹ نظام کی ڈکٹیٹر شپ۔ (ج ۴ ص ۹۳)

کتاب الجہاد والسیر: (۱) تاج العروس کی روشنی میں جہاد کے لغوی معنی کی تحقیق (۲) احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتب، عمدۃ القاری، بدائع الصنائع، عنایہ، فتح القدیر، فتح الباری، اکمال اکمال المعلم اور کشف القناع کی روشنی میں جہاد کا شرعی معنی (۳) المبسوط للسرخسی کی روشنی میں فرضیت جہاد کے تدریجی مراحل کی تفصیل (۴) احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتب سے

جہاد کی اقسام میں چاروں ائمہ کے مسلک کی وضاحت (۵) جہاد کب فرضِ عین ہوتا ہے اور کب فرضِ کفایہ؟ (۶) فتاویٰ عالمگیری کی روشنی میں جہاد کے مباح ہونے کی شرائط (۷) علامہ ابن قدامہ حنبلی کی معروف کتاب ''المغنی'' سے وجوب جہاد کی شرائط۔
(ج ۵ ص ۲۴۸)

کتاب الاشربۃ: (۱) لغت کی مستند کتب لسان العرب، تاج العروس اور اقرب الموارد کی روشنی میں خمر کا لغوی معنی (۲) خمر کی حرمت پر قرآن حکیم اور با حوالہ احادیثِ صحیحہ سے دلائل (۳) تفسیر قرطبی کی روشنی میں تحریم خمر کی تاریخ (۴) المغنی کی روشنی میں خمر اور دیگر نشہ آور مشروبات سے متعلق مذاہب فقہاء اور ان کے دلائل (۵) درمختار اور فتاویٰ عالمگیری کی روشنی میں امام اعظم کا نظریہ (۶) ہدایہ کی روشنی میں خمر کے متعلق معروف ۱۰ ابحاث کا بیان (۷) وہ نشہ آور مشروبات جو خمر نہ ہوں، ان کی قلیل مقدار کے جواز پر قرآن کریم اور ۸ مستند کتب احادیث سے دلائل (۸) جس مشروب کی تیزی سے نشہ کا خدشہ ہو، اس میں پانی ملانے کے بعد اس کو پینے کے جواز پر تقریباً ۱۶ کتب حدیث سے استدلال (۹) فتاویٰ شامی اور المبسوط کی روشنی میں نبیذ کی تعریف، نبیذ شدید اور مثلث کے حلال ہونے پر احناف کے دلائل کی تفصیل (۱۰) عمدۃ القاری کی روشنی میں حدیث ''ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام'' کی تحقیق (۱۱) بھنگ کا لغوی معنی (تاج العروس کی روشنی میں) اور اس کے نقصانات (اشعۃ اللمعات کی روشنی میں) (۱۲) احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتب سے بھنگ کے شرعی حکم کی تفصیل اور مذاہب ائمہ (۱۳) حشیش اور افیون کی تحقیق۔ افیون کا شرعی حکم (۱۴) تمباکو نوشی کی تفصیلات (اس کی تاریخ، نقصانات، خواتین میں تمباکو نوشی کے مضر اثرات)۔ تمباکو نوشی کے متعلق فقہاء احناف، فقہاء شافعیہ، فقہائے مالکیہ اور فقہائے حنابلہ کا موقف، تمباکو نوشی کے متعلق مصری علماء کی تحقیق، شارح کی تحقیق اور موقف (۱۵) الکوحل اور اسپرٹ کی تحقیق (۱۶) ایلو پیتھک ادویہ، پرفیومز اور الکوحل کی قلیل مقدار کے جواز کی تفصیل۔ (ج ۶ ص ۱۷۹ تا ۲۲۳)

کتاب العلم: (۱) حکماء اور متکلمین کے موقف کے مطابق علم کی تعریف (۲) محدثین کی اصطلاح میں علم کی تعریف (۳) روح المعانی، عمدۃ القاری، البحر الرائق، تاج العروس، مختصر المعانی اور دیگر مستند کتب کے حوالہ جات کے ساتھ مروجہ علوم دینیہ کی تعریفات (۴) قرآن حکیم سے ۱۰ آیاتِ مبارکہ اور مستند کتبِ حدیث سے کم وبیش ۱۳۳ احادیث کی روشنی میں علم کی فضیلت (۵) جامع الترمذی، عمدۃ القاری، تفسیر کبیر، تفسیر بیضاوی اور روح المعانی کی روشنی میں ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' کی تحقیق (۶) ۱۶ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اہلِ علم کے فضائل اور اخروی درجات، اور ۶ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اہل علم کے حقوق کا بیان (۷) احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں اہل علم کے اختلاف کا باعثِ رحمت اور یُسر ہونا (۸) طلب علم کے متعلق بعض مشہور احادیث کی تحقیق (۹) ۱۹ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اہل علم کو تحذیر اور نصیحت۔ (ج ۷ ص ۳۷۲)

راقم نے اس شرح کے تفوق اور برتری کو ثابت کرنے کے لیے شرح صحیح مسلم کی سات جلدوں کی مناسبت سے سات مثالیں پیش کرنے پر اکتفاء کیا ہے، ورنہ اس شرح کے تمام تحقیقی تعارفات جمع کرنے کی صورت میں ایک مکمل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

مذکورہ سات مثالیں فقط اجمالی خاکہ کی شکل میں، میں نے پیش کی ہیں، جن کی روشنی میں بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ دیگر شروح حدیث اور اس شرح کے درمیان کیا فرق ہے؟ اور یہ کہ اس شرح میں احادیث مبارکہ پر گفتگو سے قبل کتاب کے عنوانات کا کس قدر ہمہ گیر انداز میں تفحص، تتبع اور تحقیق وتدقیق کے ساتھ مفصل اور سیر حاصل تعارف پیش کیا گیا ہے۔

## دعائے ضرر اور بد دعا

ہمارے ہاں عام طور پر شارحین یا اور دیگر صاحبان تصنیف اپنی کتب میں جب رسول اللہ ﷺ کی کسی کے خلاف دعا کا ذکر

کرتے ہیں تو اسے "بددعا" سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً فلاں کے لیے حضور ﷺ نے بددعا فرمائی یا فلاں کے لیے حضور ﷺ نے بددعا نہیں فرمائی۔

مشکوٰۃ المصابیح "باب فی اخلاقہ و شمائلہ ﷺ" کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا:

یارسول اللہ ﷺ :ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ.

اس حدیث شریف کا ترجمہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

عرض کیا گیا: یارسول اللہ (ﷺ) مشرکین پر بددعا کیجئے' فرمایا: میں بددعا کرنے والا نہ بھیجا گیا' میں تو رحمت ہی بھیجا گیا ہوں۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۲۷' مطبوعہ ضیاء القرآن' لاہور)

صحیح بخاری' کتاب العلم کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ عورت جب پانی (منی) دیکھے تو غسل کرے۔ یہ سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ چھپالیا اور عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا:

نعم! تربت یمینك فبم یشبهها الولد.　ہاں ہوتا ہے۔ تیرا ہاتھ گرد آلود ہو۔ (اگر ایسا نہ ہو) تو پھر بچہ ماں سے کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۴)

اس حدیث شریف میں حضور ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "تربت یمینك"۔ اس کی شرح کرتے ہوئے صاحب نزہۃ القاری لکھتے ہیں: یہ جملہ بددعا اور زجر کے لیے ہے الخ۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۴۹۶)

صاحب ایضاح البخاری اس جملہ کی شرح میں لکھتے ہیں: یہ جملہ بددعا کا ہے' لیکن بددعا مراد نہیں ہوتی۔

(ایضاح البخاری ج ۲ ص ۵۱)

اسی طرح جب حضور ﷺ نے کفار کے نام لے لے کر فرمایا:

اللهم علیك بقریش اللهم علیك بقریش اللهم علیك بعمرو بن هشام و عتبة بن ربیعة و شیبة بن ربیعة والولید بن عتبة وامیة بن خلف و عقبة بن ابی معیط و عمارة بن الولید.　اے اللہ! تو قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! تو قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ تو عمرو بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عتبہ' امیہ بن خلف' عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کی گرفت فرما۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۷۴)

اس مقام پر بھی شارحین نے یہی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بددعا فرمائی۔ (فیوض الباری' شرح البخاری ج ۱ پارہ: ۱' ص ۷۴ ۴)

## شرح صحیح مسلم کا مقام

ان تمام شروح کے درمیان شرح صحیح مسلم کا یہ عظیم الشان امتیاز ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی کسی کے خلاف دعا کو کہیں بھی "بددعا" کے الفاظ سے تعبیر نہیں کیا گیا۔ جہاں کہیں بھی ایسا موقع آیا ہے وہاں دعائے ضرر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یا کوئی اور ایسا لفظ جو آپ ﷺ کے زیادہ سے زیادہ شایانِ شان ہو۔ چنانچہ شارح اس حوالہ سے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے جو بعض مواقع پر کچھ مشرکوں کے لیے دعائے ضرر فرمائی ہے اس کو بددعا سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی طرف کسی بھی اعتبار سے لفظِ بد کو استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۵۲)

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے جلد خامس میں لکھتے ہیں:

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو احزاب کی شکست اور ان کے قدم اکھڑنے کی دعا فرمائی ہے اس کو بددعا کہنا جائز نہیں ہے اور ایسا کہنا رسول اللہ ﷺ کی سخت توہین ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا کوئی قول یا فعل "بد" نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ بے شک اللہ کے رسول (ﷺ) میں تمہارے لیے حسین نمونہ (عمل) ہے۔ (الاحزاب:۲۱)

اللہ تعالیٰ تو رسول اللہ ﷺ کے افعال کو حسین فرمائے اور کوئی شخص آپ کا امتی ہو کر آپ کے کسی فعل کو "بد" کہے یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے۔ جس شخص نے بھی آپ ﷺ کی کسی دعا کو بد کہا اس کو توبہ کرنی چاہیے۔ اس قسم کی دعاؤں کے لیے بالعموم دعائے ضرر کہنا چاہیے یا بالخصوص ترجمہ کیا جائے' مثلاً: آپ ﷺ نے دعا فرمائی: "اللهم عليك بابی جهل"۔ تو یوں ترجمہ کیا جائے: آپ نے دعا فرمائی اے اللہ تو ابوجہل کو پکڑ یا آپ نے ابوجہل کی گرفت کے لیے دعا فرمائی۔ اسی طرح یہاں ترجمہ کیا جائے کہ آپ نے مشرکین کی جماعتوں کی شکست کی دعا فرمائی۔ عام طور پر مترجمین اس قسم کے کلمات کا ترجمہ "بددعا" کرتے ہیں۔ بعض معاصرین نے بھی اس قسم کے کلمات کا ترجمہ بددعا کیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ رسول اللہ ﷺ کا ہر قول اور ہر فعل بد ہونے سے پاک اور بری ہے۔ بعض معاصرین لکھتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے کفار کے لیے بددعا فرمائی۔ نیز لکھتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے روز مشرکوں کے لیے بددعا کی۔ اور لکھتے ہیں: ابوجہل بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عقبہ' امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے بددعا کی۔ (تفہیم البخاری ج ۴ ص ۴۸۴' ۴۸۳' ۴۸۲' ۴۸۱)

بعض معاصرین اور ایسے تمام مترجمین پر لازم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے افعال حسنہ کو بد کہنے سے توبہ کریں اور اپنی تصانیف سے ان کلمات کو نکال دیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۰۰)

شارح کی اس عبارت کی روشنی میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ شرح صحیح مسلم نے جہاں اپنے قارئین کو تحقیق و تدقیق اور اجتہاد کی کٹھن راہوں کے نشیب و فراز سے آگاہی بخشی' پیش آمدہ مسائل کے حل کی طرف فکر کے دھارے کو موڑا' فرامین نبویہ (علی صاحبہا التسلیم والتحیہ) سے استخراج مسائل کا سلیقہ سمجھایا' دل و دماغ کے مستور اور محجوب گوشوں کو بے نقاب کر کے انہیں وسعت بخشی وہاں یہ بھی سمجھا دیا کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ کا کیا ادب اور احترام ہے' آپ ﷺ سے جن چیزوں کو نسبت حاصل ہو جائے ان کا کیا مقام اور مرتبہ ہے۔ "لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ" کا دائرہ کس قدر وسیع ہے۔

عبارت مذکورہ کے خط کشیدہ جملے بھی بہت قابل غور ہیں' ان میں کس قدر عشق و محبت کا غلبہ ہے' کس قدر لذت اور مٹھاس ہے' اس کو حقیقۃً وہی شخص محسوس کر سکتا ہے' جس کا دل محبت رسول ﷺ سے سرشار ہو' مجھ جیسے ناآشنا تو ان جملوں پر محض داد ہی دے سکتے ہیں۔

## شرح صحیح مسلم کی شہرت و مقبولیت

کسی بھی کتاب کا یہ پہلو بھی کس قدر تابناک اور قابل رشک ہوتا ہے کہ وہ مصنف کی زندگی میں اس کی نگاہوں کے سامنے ہی شہرت اور مقبولیت کے مرتبہ کو پہنچ جائے۔ کئی کتابیں ہمارے سامنے ایسی موجود ہیں جو لکھی گئیں' چھاپی گئیں اور پڑھی گئیں' لیکن ایک مرتبہ کے بعد قارئین کی بے رغبتی نے اس کتاب کو دوبارہ چھپنے کا موقع نہ دیا۔۔۔ کئی کتابیں ایسی ہیں جو ادق اور مشکل ترین اسلوب بیان کے باعث تلقی بالقبول کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکیں۔۔۔ کئی کتابیں ایسی ہیں جو اپنے متعصبانہ' معاندانہ اور جارحانہ انداز بیان کے

باعث قارئین کے سنجیدہ مزاج' اہل علم اور سلجھے ہوئے طبقہ سے دور رہیں۔ الغرض کسی بھی کتاب کی شہرت اور مقبولیت کو گھٹانے کے جتنے اسباب ہو سکتے ہیں ان سب کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ خواہ وہ تفاسیر کی شکل میں ہو' شروح حدیث کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں ہو۔ اس کے برعکس ہمارے ہاں ایسی کتابوں کی بھی کمی نہیں جو موثر و مدلل اسلوب بیان' مندرجات کی وسعت' انداز بیان کے اعتدال' قارئین کی فراوانیٔ رغبت اور شدت اشتیاق کے باعث بارہا طبع ہوئیں' پڑھی گئیں' مقبول ہوئیں' معروف ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے قارئین کا ایک وسیع ترین حلقہ تیار ہو گیا۔۔۔۔ انہی کتابوں میں ایک کتاب 'شرح صحیح مسلم'' بھی ہے۔

اس شرح کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ شرح صحیح مسلم کا اسلوب بیان انتہائی سہل اور سلیس ہونے کے ساتھ ساتھ باوقار اور سنجیدہ بھی ہے' تعصب' غلو' مبالغہ آرائی اور جارحیت جیسی مذموم صفات اس میں دور دور تک نظر نہیں آتیں' دلائل و براہین سے اس کا دامن لبریز ہے' موضوعات و مشمولات بہت وسیع اور کشادہ ہیں۔ آیات قرآنیہ کی تفسیر' احادیث نبویہ کی شرح اور مسائل فقہیہ سے لے کر جدید مسائل کے موضوعات اس شرح کا خاصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر اردو شروح حدیث کے مقابلہ میں اس شرح نے شہرت و مقبولیت بھی زیادہ پائی۔ بالخصوص اہل علم و اہل فکر اور سنجیدہ مزاج قارئین نے اسے بہت سراہا اور پسند کیا' نیز کراچی' کراچی سے پاکستان اور پاکستان سے نکل کر بیرون ممالک بھی اس شرح نے اپنا پیغام پہنچایا۔ بلاشبہ یہ شارح کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ ان کی زندگی میں ان کے سامنے شرح صحیح مسلم کے کئی ایڈیشن طبع ہو کر ملک اور بیرون ملک پہنچ گئے۔ (مارکیٹ میں اس وقت نواں ایڈیشن چل رہا ہے)

جلد اول کے آغاز میں خود شارح صحیح مسلم' اللہ عزوجل کے اس عظیم احسان کا اعتراف اور اس پر شکر ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں نے جب شرح صحیح مسلم کو بہت تفصیل کے ساتھ لکھنا شروع کیا تھا تو بعض دوستوں نے کہا آپ مختصر لکھتے تو یہ مکمل ہو جاتی' پتا نہیں' عمر وفا کرے یا نہ کرے اور اس کی تکمیل ہو سکے یا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بے پایاں احسان ہے کہ شرح صحیح مسلم نہ صرف یہ کہ میری زندگی میں مکمل ہوئی بلکہ طبع ہو گئی اور اس کے کئی ایڈیشن نکل گئے۔ اور برصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ' امریکہ اور افریقہ کے دور دراز علاقوں تک یہ کتاب پہنچ گئی اور اس کتاب کو پڑھا گیا اور ہر طبقہ میں اس کی پذیرائی ہوئی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۷ ۳)

شارح کا یہ دعویٰ کہ "برصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ' امریکہ اور افریقہ کے دور دراز علاقوں تک یہ کتاب پہنچ گئی'' اس کی تصدیق و تائید کے لیے قائد اہل سنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی کے درج ذیل تاثرات ملاحظہ ہوں:

## قائد اہل سنت امام نورانی کی تصدیق و تائید



میں ملک سے باہر بہت سے مقامات پر جاتا رہا ہوں' ابھی حال ہی میں اپنے بعض احباب اور دوستوں کے ساتھ کینیڈا بھی گیا تھا۔ اس مرتبہ مجھے تعجب ہوا' جب میں کینیڈا کے شہر "دون کاؤور'' گیا۔ دون کاؤور' کینیڈا کا آخری کونا ہے جو پیسفک اوشن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس مرتبہ جب میں گیا تو ایک صاحب نے مجھے اپنے گھر پر کھانے کے سلسلے میں مدعو کیا تو مجھے وہاں یہ دیکھ کر انتہائی خوشی اور مسرت ہوئی کہ دنیا کے اس کنارے پر شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ غلام رسول سعیدی کی شرح صحیح مسلم اس گھر میں موجود تھی۔

یہ اگست کا واقعہ ہے اور ابھی ستمبر میں' میں ناروے گیا۔ ناروے شمال کی طرف سے دنیا کا آخری کونا ہے۔ اس ملک میں کبھی کوئی مسجد نہیں تھی۔ ورلڈ اسلامک مشن (ناروے) نے چار پانچ سال کی جدوجہد کے بعد اپنی زمین خرید کر میناروں اور گنبد والی پہلی مسجد بنائی۔ اسی سال ستمبر میں اس مسجد کا افتتاح تھا۔ مسجد کے ساتھ ایک عظیم الشان لائبریری بھی تھی۔ مجھے یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ دنیا

کے اس کنارے پر بھی لائبریری میں جہاں اک طرف پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب کا ترجمۂ کنز الایمان انگریزی زبان میں موجود تھا تو دوسری طرف ماشاء اللہ حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کی شرح صحیح مسلم بھی وہاں موجود تھی۔

(صدارتی خطاب ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ/۲۰ دسمبر ۱۹۹۷ء پیراڈائز ہوٹل کراچی تقریب تعارف و سپاس "تبیان القرآن") (ماخوذ از حیات سعید ملت مؤلفہ مولانا محمد ناصر خان چشتی)

# اقتباسات از تاثراتِ مشائخ

شرح صحیح مسلم کو اس حیثیت سے بھی امتیازی شان حاصل ہے کہ اس کے بارے میں ملک اور بیرون ملک کے مقتدر علماء و مشائخ نے اپنے گرانقدر علمی اور فکری تاثرات کا تحریری اظہار فرمایا ہے۔ میرے نزدیک ان علماء و مشائخ کے مختصر تاثرات بھی میری تفصیلی بحث پر بہت فائق اور بلند درجہ کے حامل ہیں۔ بعض تاثرات وہ ہیں جو شرح صحیح مسلم کی مختلف جلدوں کے آغاز میں چھپے ہوئے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا اظہار شرح صحیح مسلم کی تعارفی تقریب میں علماء نے فرمایا اور وہ مختلف اخبارات میں چھپے۔ پہلے ہم ان اہم تاثرات کے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جو شرح صحیح مسلم کے آغاز میں موجود ہیں اس کے بعد اخبارات میں چھپنے والے تاثرات اور اخباری بیانات پیش کریں گے:

## مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ

(مہتمم دار العلوم نعیمیہ کراچی و جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ذوالمجد والکرم حضرت علامہ غلام رسول سعیدی زیدت مکارمہم جلیل القدر محدث فقیہ مدرس خطیب اور صاحب طرز مصنف و محقق ہیں آپ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں آپ کے فاضل تلامذہ جو پاکستان اور بیرون پاکستان اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں اور آپ کی گراں قدر تصانیف جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکی ہیں آپ کا بہترین تعارف ہیں۔

فقیر نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باعث اس شرح کو مکمل نہیں پڑھا ہے مگر بقدرِ ضرورت اس کے اہم مقامات سے استفادہ کا شرف ضرور حاصل کیا ہے۔ دورانِ مطالعہ جو خوبیاں اس کی ابھر کر سامنے آئی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) فقہ حنفی پر احادیث سے استدلال اور اس کی ترجیح کے دلائل۔

(۲) اختلافی مسائل میں علمی اندازِ نگارش۔

(۳) جدید مسائل کی تحقیق اور ان پر بھرپور علمی تبصرے۔

(۴) پوری کتاب پیچیدہ خالص علمی اور تحقیقی مواد پر مشتمل ہونے کے باوجود سلاستِ بیان اور ادیبانہ تحریر کے باعث انتہائی دلچسپ اور دل آویز ہے۔

(۵) ایک بالغ نظر محقق اپنے معاصرین کی تحریروں سے بے خبر نہیں رہ سکتا علامہ نے معاصرین کی متعلقہ تحریروں کا عمیق مطالعہ کیا ہے اور ان پر بصیرت افروز تبصرے کیے ہیں جس حدیث پر کلام کیا ہے سیر حاصل کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۳۳)

# علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ

(شارح صحیح بخاری و شیخ الحدیث دار العلوم حزب الاحناف' لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شرح صحیح مسلم محقق عصر حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی زید مجدہ کی عظیم وجلیل القدر تالیف ہے جہاں تک میرے علم و نظر کا تعلق ہے ابھی تک صحیح مسلم کی اردو میں ایسی جامع شرح میری نظر سے نہیں گزری۔

میری نظر میں شرح صحیح مسلم' علم وعرفان اور تحقیق و تدقیق کا خزینہ ہے' علامہ موصوف نے محنت کی ہے اور واقعی محنت کی ہے اور مسائل جدیدہ پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے۔ علامہ موصوف نے جن بعض مسائل میں علماء حاضر اور ماسبق سے اختلاف کیا ہے تو یونہی نہیں کیا' بلکہ تحقیق و تفتیش کو دلائل و براہین سے مزین کر کے پیش کیا ہے' مسائل فروعیہ خصوصاً مسائل جدیدہ میں اہلِ علم کی ذوراؤں کا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر ان کی تحقیق سے کسی کو اختلاف ہے تو محض فتویٰ کی زبان سے نہیں بلکہ دلائل شرعیہ کی رو سے تنقید و تبصرہ کیا جائے تا کہ تصویر کے دونوں رخ سامنے آ جائیں۔ علماء میں حضرت علامہ موصوف نے شرح صحیح مسلم تالیف فرما کر علماء وطلباء و مدرسین اور عام مسلمانوں کے لیے فہم و تفہیم حدیث کا ایک دروازہ کھول دیا ہے' میری دعا ہے کہ مولا تعالیٰ جل مجدہ اپنے طیب و طاہر مقدس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل شرح صحیح مسلم کو مسلمانوں کے لیے مینارۂ نور بنائے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۷' ص ۳۲)

# علامہ مفتی منیب الرحمٰن مدظلہ العالی

(مہتمم دار العلوم نعیمیہ' کراچی و چیئرمین مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی' پاکستان)



میں دورانِ تصنیف مصنف سے انتہائی فکری قرب کی بناء پر شرح صدر کے ساتھ بانگ دہل یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ اس کتاب کی تصنیف اور ترتیب و تسوید کے دوران مصنف کا اندازِ فکر سو فیصد معروضی رہا ہے۔ بہت سے مسائل پر عمیق مطالعے کے باوجود حتمی رائے قائم کرنے سے قبل انہوں نے معاصر اہل علم سے علمی تبادلۂ خیال اور مذاکرے کا طریقۂ کار بھی اختیار کیا ہے' کئی مسائل ایسے بھی ہیں جن میں حق پر آ گہی کے بعد انہوں نے اپنی سابقہ رائے کو تبدیل کیا ہے اور درحقیقت ہر دور میں علماء حق کا شعار بھی یہی رہا ہے کہ نفسانیت اور انانیت کو قبول حق کی راہ میں انہوں نے کبھی حائل نہیں ہونے دیا۔

احادیث کی شرح کے دوران جو بھی علمی و فقہی مسئلہ زیر بحث آیا' مصنف نے اس امر کا التزام کیا ہے کہ اسلامی عقائد و نظریات اور اہل سنت و جماعت کے معمولات کو کتاب و سنت سے ثابت کیا جائے' مذاہب اربعہ اور حسب ضرورت فقہ جعفریہ کے موقف کو ان کی اصل' مستند اور مسلمہ کتب سے دلائل کے ساتھ نقل کر کے دیانتدارانہ تقابلی مطالعے (Comparative Study) کا موقع فراہم کیا ہے اور پھر فقہ حنفی کی وجوہ ترجیح کو کتاب و سنت سے واضح کیا ہے۔

دور جدید کے "مجتہد فیہ" مسائل سے مصنف نے پہلو تہی اختیار نہیں کی بلکہ ان کا قرآن وسنت کی روشنی میں وافی شافی حل پیش کیا ہے۔ یہ امر باعثِ اطمینان بلکہ لائقِ افتخار ہے کہ جدید مسائل کا حل پیش کرتے وقت مصنف نام نہاد متجددین (Innovators) اور مستشرقین سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ دلائل و براہین سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اسلام قیامت تک کے لیے قابل عمل اور واجب الاتباع دین ہے اور اس میں ایسے جامع اصول ہیں جو نت نئے پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا مصنف نے نئے "مجتہد فیہ" مسائل میں تجدد پسندی اور جمود و تجمد (Rigidity) یعنی افراط و تفریط دونوں سے ہٹ کر توازن و اعتدال کی راہ کو اختیار کیا ہے' اور اسلام کی حقانیت' ہمہ گیری اور وسعت پذیری کو دلائل حقہ' نصوص قرآن و حدیث' آثار صحابہ و تابعین اور اقوال ائمہ سے ثابت کیا ہے۔

بعض معاصر شراح حدیث کا یہ بھی وطیرہ ہے کہ وہ نہایت دیدہ دلیری سے شرح حدیث کے موقع پر بعض اکابر کے قول فیصل اور محاکے کو "ایجاد بندہ" اور ذاتی وشخصی رائے کے طور پر اصل ماخذ و مراجع کا حوالہ دیئے بغیر پیش کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ کار دورِ حاضر کے مروجہ و مسلمہ طرز تحقیق کے بالکل منافی ہے کیونکہ یہ ایک طرح کا علمی و ادبی سرقہ (Literary Theft) ہے جسے عربی ادب میں انتحال (Plagiarism) کہتے ہیں۔

لیکن الحمدللہ مصنف نے اس کے بالکل برعکس فقہی واجتہادی مسائل کے بارے میں متقدمین و معاصرین کی آراء کو اصل کے حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا ہے اور جہاں اختلاف رائے کی نوبت آئی ہے وہاں اپنا محاکمہ (Juristic Opinion) صراحت کے ساتھ پیش کیا ہے اور اپنی فقہی و علمی رائے کی برتری کو دلائل سے ثابت کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۸)

## علامہ محب اللہ نوری مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فریدیہ' بصیر پور)

سید المحدثین حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ کی شہرۂ آفاق تصنیف "صحیح مسلم" صدیوں سے اہل علم میں متداول اور مدارسِ اسلامیہ میں داخلِ نصاب ہے۔ اس کی متعدد شروح لکھی گئیں۔ زیر تبصرہ "شرح صحیح مسلم" (اردو) ان شروح میں ایک گراں قدر اضافہ ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اپنے موادِ تحقیق و تدقیق' فنی مباحث' گمراہ فرقوں کے رد' مسلک اہلسنت کی بادلائل تائید اور مسائل عصریہ پر گفتگو کے اعتبار سے آج تک دنیائے حدیث میں ایسی کوئی کتاب تحریر نہیں کی گئی' تو بے جا نہ ہوگا۔

یہ کتاب کئی خصوصیات کی حامل ہے۔ متنِ احادیث کا بڑا سلیس' عمدہ اور رواں ترجمہ' حدیث پر فنی بحث' قرآن واحادیث' آثار و اقوال تابعین سے استدلال' ائمہ اربعہ کے علاوہ دیگر فقہی مذاہب کی توضیح و تشریح کے بعد فقہ حنفی کی ترجیح پر زبردست دلائل اس انداز سے پیش کیے ہیں کہ قاری کو دل کی گہرائیوں سے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ فقہ حنفی قرآن وحدیث کا صحیح ترجمان ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ توضیح مسالک اصل متون اور بنیادی مآخذ سے کی گئی ہے۔ علامہ سعیدی کی جو بات بطور خاص پسند آئی وہ آداب رسالت اور عشق و محبت مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چاشنی ہے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے نامور علماء بھی جب بطور محدث کسی حدیث پر بحث کرتے ہیں تو بعض ایسی باتیں ان کے قلم سے نکل جاتی ہیں جن سے اعتراض تو شاید بظر ظاہر میں رفع ہو جاتا ہو مگر عظمتِ رسالت کا اہتمام او جھل ہو جاتا ہے مگر علامہ موصوف ایسے نازک مقامات پر اس انداز سے گفتگو کرتے ہیں کہ حدیث کی روح بھی نکھر کر سامنے آ

جاتی ہے اور عظمتِ مصطفٰے بھی مزید اجاگر ہو جاتی ہے۔

اس شرح کو دیگر شروح میں جو چیز ممتاز کرتی ہے وہ عصری مسائل پر سیر حاصل گفتگو ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ علامہ سعیدی نے نزاکتِ وقت کا احساس کرتے ہوئے مسائل عصریہ پر بحث کر کے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ آپ نے دورِ حاضر کے جدید مسائل پر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان کے محاسن کے لیے علیحدہ ایک مبسوط تحقیقی مقالے کی ضرورت ہے جو اہل علم کا کام ہے۔

مولانا کی تحقیقات سے بعض مقامات پر اختلاف ممکن ہے، مگر تعطل اور فکری جمود کے اس دور میں اس تخلیقی اور اجتہادی کاوش پر داد نہ دینا بخل اور ناانصافی ہوگی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۹)

## علامہ سید حسین الدین شاہ مدظلہ العالی

(مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین و علی الہ و اصحابہ اجمعین.**

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث مدظلہ، صاحبِ تصانیف کثیرہ ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں جنہیں قسامِ ازل نے اپنے حبیب لبیب باعثِ تخلیقِ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کا فیض دوسروں تک پہنچانے اور ان کے مفاہیم و مطالبِ عالیہ کو سہل انداز میں پیش کر کے عامۃ المسلمین کو بہرہ افروز کرنے کی سعادت پر مامور کر دیا ہے۔

حضرت مولانا کا اندازِ تحریر سہل اور عام فہم ہے۔ آپ بہترین ادیب، قلم برداشتہ لکھنے کے عادی اور اسالیب کلام پر قادر ہیں مگر اس کتاب میں الفاظ کی کثرت و تمکنت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ مطالب حدیث کو ہر طبقہ کے لوگوں کے فہم کے قریب لانا چاہتے ہیں، کیونکہ الفاظ کی تمکنت کے زور پر پھیلایا ہوا علم ذہن کو تو جلا بخش سکتا ہے مگر قلب کو متاثر نہیں کر سکتا۔

اسلام کی تعلیمات ایسی جامع اور کامل ہیں جو ہر دور کے مسائل کا حل پیش کرتی ہیں اور ہر روز پیش آنے والے بے شمار واقعات و حادثات کا حکمِ شرعی رجال امت اسلامی اصولوں کی روشنی میں پیش کرتے رہے ہیں اور پیش کرتے رہیں گے لیکن ان احکام کے لیے علل و اسباب کی تعیین، نو، پیکر مسائل کے لیے تمثیل و تشبیہ اور وجوہات کی تلاش میں اختلاف کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔

حضرت مولانا متقدمین علماء سے کسی مسئلہ میں اختلاف رائے کی صورت میں اپنی سوچ کا امانتدارانہ اظہار کرتے ہیں۔ بزرگوں کی تعظیم و توقیر میں فرق نہیں آنے دیتے اور نہ ہی تعلّی و ادّعا کا مظاہرہ کرتے ہیں گویا وہ صرف اتنا ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ دلائل کا مفہوم جو میں سمجھتا ہوں، اس کی وجہ سے میری رائے یہ ہے یا یوں مجھے بزرگوں کے خرمنِ علم سے خوشہ چینی کرنے والے کا بچگانہ ناز ہے۔ برتری کا دعویٰ نہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۰)

## علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث، دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف)

علامہ سعیدی نے اس عظیم شرح میں صرف اپنے زور بیان اور منفرد اسلوب نگارش کا لوہا ہی نہیں منوایا بلکہ تحقیق و تدقیق کے جواہر نفیسہ کے خزائن کی بے دریغ سخاوت کی ہے اور کتاب کے ہر صفحہ کو طالبانِ تحقیق کے لیے خوانِ یغما بنا دیا ہے اور تشنگانِ حقائق و معارف کے لیے اس کے ہر باب کو چشمۂ آبِ حیواں بنا دیا ہے' آپ نے اس لاثانی شرح کے ذریعہ جہاں علماء اہل سنت کی لاج رکھ لی ہے وہاں عوام اہل سنت پر بالخصوص اور عالم اسلام پر بالعموم احسان عظیم فرمایا ہے' اللہ تعالیٰ بطفیل مقربان بارگاہ ناز ان کی اس سعی جمیل کو قبول عام بخشے اور سرچشمۂ فیض عام بنائے۔

قدیم شارحین میں سے علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں جس طرح انوکھا نرالا اور دل فریب و دلکش و دل ربا اور روح پرور انداز و اسلوب اختیار کیا تھا' اس دور کے شارحین میں علامہ موصوف نے اردو زبان میں اس طرز نگارش کا احیاء فرمایا ہے' آپ کی معلومات میں علامہ سیوطی ایسی وسعت اور علامہ عسقلانی جیسی پختگی اور ضبط و اتقان کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے' مخالف کے نقطۂ نظر اور اس کے دلائل کی تقریر پھر اس پر مواخذہ و گرفت اور جوابی کارروائی اور نقض و ابرام میں علامہ سعد الدین تفتازانی کے انداز تلویح کا عکس نظر آتا ہے' بلاشبہ اس شرح نے لکھنے والوں کو نئی راہ و روش دکھلائی ہے اور نیا اسلوب بیان سکھایا ہے اور یہ شرح ہر شارح کے لیے مشعلِ راہ ہے بلکہ مینارہ نور ہے اور علامہ موصوف نے اس عظیم و وقیع شرح کے ذریعہ صرف اپنا محدث و مفسر اور اصولی و متکلم ہونا ہی تسلیم نہیں کرایا بلکہ جدید و قدیم پیچیدہ اور گھمبیر مسائل پر گہری نظر رکھنے والا فقیہ اور محقق ہونا بھی تسلیم کرا لیا ہے۔

یہ حقیقت محتاج بیان نہیں کہ کسی بھی مصنف کے ساتھ ہر قاری تمام مندرجات میں متفق نہیں ہو سکتا' نہ پہلے اس کی مثال ملتی ہے اور نہ ہی آئندہ اس کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر باب میں تحقیق حق اور احقاق صواب' خطاء و نسیان کے پتلے انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باہم اتحاد و اتفاق اور اخوت و مروت کے جذبہ سے دین قدیم کی خدمت اور اس کی ترویج و اشاعت میں مقدور بھر سعی اور جد و جہد کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۴۰)



## صاحبزادہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن محبوبی مدظلہ العالی

(مہتمم صفۃ الاسلام' بریڈ فورڈ برطانیہ)

پاک و ہند میں گزشتہ ایک صدی میں علوم دینیہ پر بہت زیادہ تحقیقی کام ہوا ہے اور اب ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان کے بعد اسلامی لٹریچر اور دینی و علمی سرمائے کے اعتبار سے اردو زبان دنیا کی کسی بھی زبان سے کسی بھی طور کم تر نہیں ہے۔ بلاشبہ اسلام کے دینی' علمی' تاریخی و ادبی سرمائے کو عربی سے اردو زبان میں منتقل کرنے میں علماء اہل سنت کا Contribution بہت نمایاں ہے اور بعض جہتوں سے تو اس حد تک تحقیقی کام ہوا ہے جو بجائے خود ماخوذ کے ماخذ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس سلسلے میں امام اہل سنت مجدد ملت علامہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز' صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور صدر الشریعۃ مولانا

امجد علی اور دیگر اکابر اہلسنت کے بار احسان تلے ہماری گردن سپاس و اعتراف ہمیشہ جھکی رہے گی۔

تاہم اس امر کا اعتراف کرنے میں ہمیں تامل نہیں کرنا چاہیے کہ تفسیر و شرح حدیث کے عنوان سے جس قدر علمی و تحقیقی کام ہونا چاہیے تھا' وہ ہمارے ہاں نہیں ہو سکا۔ دیگر وجوہ کے علاوہ اس کا ایک معقول سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے اکابر کی بیشتر توجہ عصری فتنوں کی سرکوبی کی جانب مرکوز رہی۔ اور اگر وہ اپنے عہد کے تقاضوں کا بروقت ادراک کر کے لادینیت' دہریت' انکار ختم نبوت' انکار حدیث اور توہین رسالت ایسے مہیب فتنوں کا قلع قمع نہ کرتے تو خاکم بدہن آج ہمارے عقائد اس قدر مصفّٰی و مزکّٰی شکل میں محفوظ نہ ہوتے اور نہ جانے کس کس نوع کی بدعقیدگیوں کی آلائش سے ہمارے عقائد ملوث ہو چکے ہوتے اور طرح طرح کے دام ہمرنگ زمین میں اس طرح پھنس چکے ہوتے کہ اس سے نکلنے کا راستہ بھی سجھائی نہ دیتا۔

للہ الحمد کہ اب وہ سب فتنے اپنی موت آپ مر چکے ہیں' قادیانیت کو اب پاکستان میں آئینی و قانونی طور پر کفر قرار دیا جا چکا ہے اور توہین رسالت پر مبنی کتب کے مصنفین کے پیروکار اب خود ہی اس گندگی کو مخمل کے صد در صد غلافوں میں لپیٹ کر چھپانے پر مجبور ہیں اور ''جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا'' کا علمی نمونہ ہم اپنی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں' بس ذرا اس مشاہدے کے لیے چشم بصیرت وا ہونی چاہیے۔

کرم بالائے کرم یہ کہ اب ہمارے مقتدر و محقق علماء کو تھوڑی سی فرصت ملی ہے اور امید واثق ہے کہ انشاء اللہ قلیل عرصے میں تفسیر و حدیث پر وقیع تحقیقی کام کا وافر ذخیرہ ہمارے علمی ورثے میں شامل ہو جائے گا اور اس سلسلے میں محقق العصر علامہ غلام رسول سعیدی کا نام انشاء اللہ علماء کے اس قافلے کے سرخیل و سالار کے طور پر تاریخ میں ہمیشہ ثبت رہے گا اور انہیں بقاء دوام نصیب ہو گا۔

اب ہم نہایت فخر و انبساط کے ساتھ بجا طور پر یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ حضرت علامہ نے شرح صحیح مسلم تصنیف فرما کر خدمتِ حدیث کا حق ادا کر دیا ہے' اس کتاب کو پڑھ کر ہماری تمام تمنائیں پوری ہو گئیں' سارے خواب شرمندہ تعبیر ہو گئے اور اب اس سلسلہ میں کوئی حسرت نہیں رہی۔ اس شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف احادیث کی شرح ہی نہیں ہے بلکہ حنفی مذاہب پر دلائل کا عظیم فقہی سرمایہ بھی ہے اور عصری مسائل پر ایک عظیم اجتہادی شاہکار ہے' اس کتاب میں حضرت مصنف عم فیضانہ' نے احادیث پر فنی بحث کے ساتھ ساتھ قدیم و جدید مسائلِ اعتقادیہ و فقہیہ پر موافق و مخالفین کے تمام دلائل عقلیہ و نقلیہ کو بیان کیا ہے اور پھر خداداد اجتہادی بصیرت سے روزِ روشن کی طرح اپنے موقف کو واضح کر دیا۔ دلائل عقلیہ و نقلیہ کے اس حسین' جامع اور کامل امتزاج کی وجہ سے حضرت مصنف عم فیضانہ صاحب ہدایہ کے ہم طرز و ہم رکاب نظر آتے ہیں۔ یقین واثق ہے کہ اس شرح کی تکمیل کے بعد شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ ہو جس پر اس کتاب میں سیر حاصل بحث نہ کر لی گئی ہو۔

میں دینی مدارس کے منتظمین اور اساتذہ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ وہ شرح صحیح مسلم کو ایک اضافی اور امدادی کتاب کی حیثیت سے باقاعدہ اپنے نصاب میں شامل کریں اور دورۂ حدیث کی تعلیم کے دوران طلبہ کو اس شرح کے علمی اور فقہی مباحث کا مطالعہ کرائیں اور انہیں یہ ہدایت کی جائے کہ وہ اس کی ابحاث میں مندرج حوالہ جات کو اصل کتابوں میں تلاش کریں تا کہ ان کی تحقیق و تجسس کی صلاحیت اجاگر ہو اس تجویز پر عمل کرنے سے ایک بہت بڑی کمی پوری ہو جائے گی۔

میں آخر میں رب ذوالجلال کے حضور اقدس میں بصد عجز و اخلاص التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے حبیب کریم رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل حضرت علامہ سعیدی مدظلہ کا سایہ اہل سنت پر صحت کاملہ کے ساتھ تا دیر قائم رکھے اور اسی سرعت کے ساتھ انہیں قرآن مجید' حدیث شریف اور فقہ اسلامی کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس راہ میں ان کی رکاوٹیں دور فرمائے اور ان کو وافر

سہولتیں عطا فرمائے اور ان کے دینی، علمی اور قلمی سرمایہ کو صدیوں تک اہلسنت اور عامۃ المسلمین کے لیے سرمایۂ افتخار بنادے اور ان کی تصانیف دینِ اسلام اور میراث علم و حکمت و نبوت کا ایسا سرچشمہ اور منبع قرار پائیں جن سے علم و حکمت کے سوتے تا قیامت پھوٹتے رہیں اور مجھے اور جملہ تشنگانِ علم اور طلبگارانِ ہدایت کو ان سے مستفید و مستفیض فرمائے'' آمین'' **وما ذلك على الله بعزيز انه على كل شىء قدير وانه يفعل ما يشاء وانه هو فعال لما يريد وانه سميع مجيب الدعوات ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم بجاه حبيبك محمد سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه اجمعين.** (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۴)

# شرح صحیح مسلم کی تقریب رونمائی'
## علماء اہل سنت کے تاثرات اور اخباری بیانات

(روزنامہ جنگ' کراچی اتوار ۱۱۹ اکتوبر ۱۹۹۵ء/ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ)

## علامہ سعیدی نے مسائل کا جدید حل پیش کیا' شاہ فرید الحق
## انگریزی ترجمہ کروایا جائے' خالد اسحٰق
## تقریب سے دانشوروں اور علماء کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز دانشوروں اور علمائے کرام نے دار العلوم نعیمیہ کے شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کی سات جلدوں میں ۸ ہزار صفحات پر محیط علمی و تحقیقی کاوش شرح صحیح مسلم کی تکمیل اس دور کا عظیم الشان اور ناقابل فراموش علمی کارنامہ قرار دیتے ہوئے علامہ سعیدی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ علامہ سعیدی نے اس علمی کارنامے کے ذریعے اجتہاد کے بند دروازے کو کھول کر اجتہادی جمود کو توڑ دیا ہے' اس تصنیف کی تکمیل پر اظہار تشکر کے لیے مقامی ہوٹل میں منعقد ہونے والی تقریب کی صدارت جمعیت علمائے پاکستان کے قائم مقام صدر پروفیسر شاہ فرید الحق نے کی جبکہ اس سے ممتاز قانون دان خالد اسحاق' پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق' مصنف علامہ سعیدی' ڈاکٹر عبد الرشید' مولانا منیب الرحمٰن' مولانا غلام دستگیر افغانی' مولانا جمیل احمد نعیمی' مولانا غلام احمد سیالوی' مولانا رفیق الحسنی اور مولانا محمد جنید قادری نے بھی خطاب کیا۔

پروفیسر شاہ فرید الحق نے صحیح مسلم کی یہ شرح لکھنے پر علامہ سعیدی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے اس شرح میں دلچسپ انداز بیان اختیار کر کے بڑا کمال کیا ہے جس کی وجہ سے اس خالص علمی کتاب کو پڑھتے ہوئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا انہوں نے اس کتاب میں جدید دور کے متعدد مسائل کا جدید انداز میں حل پیش کیا ہے جن کو عملی جامہ پہنایا جائے تو متعدد مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ خالد اسحٰق نے کہا ضرورت اس بات کی ہے کہ جو کچھ علمائے کرام لکھ رہے ہیں وہ جدید تعلیم یافتہ طبقے تک پہنچایا جائے اور جدید تعلیم یافتہ حضرات جو کچھ لکھ رہے ہیں ان کا تعارف علمائے کرام سے کرایا جائے انہوں نے کہا کہ مولانا سعیدی کے اس علمی کارنامے کو دوسری زبانوں خاص طور پر انگریزی میں پیش کرنے کا اہتمام کیا جائے' ڈاکٹر احسان الحق نے کہا کہ صحیح مسلم کی شرح اتنی

عرق ریزی محنت اور تحقیق کے ساتھ لکھ کر علامہ سعیدی نے زبردست کارنامہ انجام دیا ہے۔ علامہ سعیدی نے اپنے اکابرین سے بعض معاملات پر اختلاف کرنے کی روایت قائم کر کے جو مثال قائم کی ہے جب یہ شرح پڑھی جائے گی تو مسلک پرست علماء ان کی مخالفت اور علمی شخصیات ان کی حمایت کریں گی۔ ڈاکٹر عبدالرشید نے تجویز دی کہ اس شرح مسلم کو یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کیا جائے اور آئندہ اجلاس میں یہ تجویز منظور کی جائے۔

مصنف علامہ سعیدی نے کہا کہ میں نے یہ شرح صدق دل کے ساتھ یہ سوچ کر لکھی کہ جو کچھ لکھوں گا سچ اور حق لکھوں گا انہوں نے اس سلسلے میں ایک حدیث رسول ﷺ بیان کی کہ کسی خوف کی وجہ سے حق بات کہنے سے ہمت نہ ہاری جائے میں نے اسی حدیث کی روشنی میں اس نیت اور جذبے سے حق بات لکھی ہے میں نے بعض مسائل میں رجوع کر لیا ہے کیونکہ حق بات سامنے آنے کے بعد بعض باتوں سے رجوع کرنے کو میں عار نہیں بلکہ باعث فخر سمجھتا ہوں۔ مولانا غلام دستگیر افغانی نے تجویز پیش کی کہ شرح میں جن مسائل پر جدید انداز میں بحث کی گئی ہے انہیں الگ کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔

## روزنامہ نوائے وقت' کراچی

بدھ ۲۲ جمادی الاوّل ۱۴۱۶ھ/ ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۵ء

### شرح صحیح مسلم امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی
### دارالعلوم کے زیر اہتمام شرح صحیح مسلم کی ''تقریب تشکر'' کے موقع پر
### علماء وزعماء اور اسکالرز کے تاثرات

کراچی (وقائع نگار) آٹھ ہزار صفحات اور سات ضخیم مجلدات پر مشتمل موجودہ صدی کی معرکۃ الآراء علمی' تحقیقی اور فقہی تصنیف شرح صحیح مسلم کی ''تقریب تشکر'' ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ پروفیسر شاہ فرید الحق نے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ملک کے ممتاز علماء' محققین' اسکالرز اور زعماء نے کتاب اور مصنف کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کیے۔ پروفیسر شاہ فرید الحق نے کہا اقتصادیات اور عدل اجتماعی کے موضوع پر علامہ سعیدی کی تحقیقی کاوشوں سے استفادہ کر کے اسلامی فلاحی مملکت کا ایک جامع خاکہ ترتیب دیا جائے۔ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ شرح صحیح مسلم آئندہ کئی صدیوں تک امت مسلمہ کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔ یہ کتاب بظاہر حدیث کے موضوع پر ہے لیکن درحقیقت یہ تفسیر' حدیث' فقہ' اصول فقہ اور جدید مسائل پر ایک جامع انسائیکلو پیڈیا ہے جو دور حاضر کے محققین' وکلاء' اساتذہ' اہل فتویٰ اور اسکالرز کے لیے مینارہ نور کا کام دے گی۔ خالد اسحاق نے کہا کہ شرح صحیح مسلم کا انگریزی ترجمہ ہونا چاہیے اور اس کتاب کی علمی' تحقیقی اور افتاء کے شعبوں میں زیر تربیت اسکالرز تک رعایتی قیمت میں پہنچانے کے لیے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ ڈاکٹر احسان الحق نے کہا شرح صحیح مسلم میں جدید مسائل پر جو وقیع علمی مواد ملتا ہے وہ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کرنسی نوٹ پر ایک جامع نوٹ لکھ کر اسے زر اعتباری قرار دیا اور اس کی حقیقی قوت خرید اور قیمت کو محفوظ رکھنے کے لیے سود کی لعنت سے پاک بہترین حل تجویز کیا۔

ڈاکٹر عبدالرشید نے کہا کہ شرح صحیح مسلم کو جامعات کے ایم اے ایم فل اور ڈاکٹریٹ کی سطح پر نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا میرے بس میں ہوتو میں اس کتاب پر مصنف کو ایک کی بجائے پی ایچ ڈی کی دو ڈگریاں عطا کروں۔ مولانا جمیل احمد نعیمی نے کہا کہ علامہ سعیدی دارالعلوم نعیمیہ ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے سرمایہ افتخار ہیں اور ان کی تصنیفات ''شرح صحیح مسلم'' اور ''تبیان القرآن'' اراکین دارالعلوم کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کی روشنی میں کتاب وسنت اور فقہ حنفی کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی علمی دیانت کے مطابق جس بات کو حق وصواب سمجھا' اسے کسی ملامت کی پرواہ کیے بغیر لکھ دیا اور میرے پیش نظر ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث رہی کہ کسی خوف اور دباؤ کی وجہ سے اظہار حق سے گریز نہ کرو کیونکہ کسی کا دباؤ نہ موت کو نزدیک کرسکتا ہے اور نہ رزق کو کم کرسکتا ہے۔

## روزنامہ قومی اخبار' کراچی

(اتوار ۱۹ جمادی الاوّل ۱۴۱۶ھ/ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز دانشوروں اور علمائے کرام نے دارالعلوم نعیمیہ کے شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کی سات جلدوں میں ۸ ہزار صفحات پر محیط علمی وتحقیقی کاوش شرح صحیح مسلم کی تکمیل کو اس دور کا عظیم الشان اور ناقابل فراموش علمی کارنامہ قرار دیتے ہوئے علامہ سعیدی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ علامہ سعیدی نے اس علمی کارنامے کے ذریعے اجتہاد کے بند دروازے کو کھول کر اجتہادی جمود کو توڑ دیا ہے اس تصنیف کی تکمیل پر اظہار تشکر کے لیے مقامی ہوٹل میں منعقد ہونے والی تقریب کی صدارت جمعیت علمائے پاکستان کے قائم مقام صدر پروفیسر شاہ فرید الحق نے کی جب کہ اس سے ممتاز قانون دان خالد اسحاق' پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق' مصنف علامہ سعیدی ڈاکٹر عبدالرشید' مولانا منیب الرحمٰن' مولانا غلام دستگیر افغانی' مولانا جمیل احمد نعیمی' مولانا غلام احمد سیالوی اور مولانا رفیق الحسنی نے بھی خطاب کیا۔



## روزنامہ جسارت' کراچی

(بدھ ۲۲ جمادی الاوّل ۱۴۱۶ھ/ ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

### شرح صحیح مسلم صدیوں تک امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے گی علامہ سعیدی نے فکری جمود توڑ کر مسائل جدیدہ کے لیے اجتہاد کی راہ ہموار کی ہے۔ دارالعلوم نعیمیہ کے زیراہتمام ''تقریب تشکر'' کے موقع پر علماء اور اسکالرز کا خطاب

کراچی (پ ر) آٹھ ہزار صفحات اور سات ضخیم مجلدات پر مشتمل موجودہ صدی کی معرکۃ الآراء علمی' تحقیقی اور فقہی تصنیف شرح صحیح مسلم کی ''تقریب تشکر'' مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ پروفیسر شاہ فرید الحق نے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ملک کے ممتاز

علماء، محققین، اسکالرز اور زعماء نے کتاب اور مصنف کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کیے۔ پروفیسر شاہ فرید الحق نے کہا کہ علامہ نے خالص فنی، تحقیقی اور علمی موضوعات کو ایسے دلنشیں انداز میں بیان کیا ہے کہ وہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ضرورت اس امر کی ہے کہ اقتصادیات اور عدل اجتماعی کے موضوع پر علامہ سعیدی کی تحقیقی کاوشوں سے استفادہ کر کے اسلامی فلاحی مملکت کا ایک جامع خاکہ مرتب کیا جائے۔ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ شرح صحیح مسلم آئندہ کئی صدیوں تک امت مسلمہ کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔ علامہ سعیدی نے اپنے عہد کے فکری جمود کو توڑا ہے، امام اہلسنت کی روش پر چلتے ہوئے دلائل کی بنیاد پر جس بات کو حق وصواب سمجھا اسے بلاخوف وخطر صفحہ قرطاس پر ثبت کر دیا ہے۔ ممتاز ایڈووکیٹ اور مدبر خالد اسحاق نے کہا کہ شرح صحیح مسلم کا انگریزی میں ترجمہ ہونا چاہیے اور اس کتاب کو علمی، تحقیقی اور افتاء کے شعبوں میں زیر تربیت اسکالرز تک رعایتی قیمت میں پہنچانے کے لیے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ انہوں نے خود بھی اس کام میں بھرپور تعاون کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر احسان الحق نے کہا کہ شرح صحیح مسلم میں جدید مسائل پر جو وقیع علمی مواد ملتا ہے وہ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کتاب کسی مکتبہ فکر کی میراث نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا علمی، فکری اور فقہی اثاثہ ہے۔ ڈاکٹر عبد الرشید نے کہا کہ شرح صحیح مسلم کو جامعات کے ایم اے، ایم فل اور ڈاکٹریٹ کی سطح پر نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا میرے بس میں ہو تو میں اس کتاب پر مصنف کو ایک کے بجائے پی ایچ ڈی کی دو ڈگریاں عطا کروں۔ مولانا جمیل احمد نعیمی نے کہا کہ علامہ سعیدی دار العلوم نعیمیہ ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے سرمایہ افتخار ہیں اور ان کی تصنیفات شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن اراکین دار العلوم کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم اور اس کے حبیب کریم ﷺ کے فیضان کی روشنی میں کتاب وسنت اور فقہ حنفی کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی علمی دیانت کے مطابق جس بات کو حق وثواب سمجھا، اسے کسی ملامت کی پرواہ کیے بغیر لکھ دیا اور میرے پیش نظر ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث رہی کہ کسی خوف اور دباؤ کی وجہ سے اظہار حق سے گریز نہ کرو کیونکہ کسی کا دباؤ نہ موت کو نزدیک کر سکتا ہے اور نہ رزق کو کم کر سکتا ہے، اور میں نے اپنے ذہن کو ہمیشہ قبول حق کے لیے کھلا رکھا ہے اور میری کسی رائے یا موقف کے خلاف دلائل حق اگر سامنے آ جائیں تو انہیں قبول کرنے اور اپنے موقف سے رجوع کرنے کو بھی اپنے لیے باعث عار نہیں بلکہ باعث افتخار سمجھوں گا اور تفسیر میں بھی یہی معیار اور یہی شعار میرے پیش نظر رہے گا۔ مفتی محمد رفیق حسنی نے کہا کہ شرح صحیح مسلم نے ہماری فکر کو نئی جہت عطا کی ہے۔ برسوں سے بعض مسائل پر ہماری پی تلی رائے تھی، علامہ سعیدی کی تحقیقی کاوش کے نتیجے میں ہم ان پر نظر ثانی کے لیے آمادہ ہوئے ہیں مثلاً مسافت سفر شرعی کا مسئلہ، انجکشن سے روزہ ٹوٹنے کا مسئلہ، عصمت نبوت کے قطعی مسئلے سے متصادم بعض روایات کی نوعیت، رویت ہلال کے ثبوت سے لے کر اعلان تک کے مسائل وغیرہ۔ مولانا غلام دستگیر افغانی نے کہا کہ اس کتاب کی بعض مباحث کو الگ کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ مولانا غلام محمد سیالوی نے کہا کہ علامہ سعیدی نے اہلسنت اور پوری امت پر احسان کیا ہے اور ایسی تقریبات ''تشکر وتحسین'' پاکستان کے تمام شہروں میں منعقد ہونی چاہئیں۔ اجلاس میں مولانا محمد اقبال حسین نعیمی، حافظ محمد ازہر نعیمی، مولانا سید ناصر علی قادری، مولانا غلام نبی فخری، صاحبزادہ فرید الدین کاظمی، مولانا محمد رضوان قادری، مولانا محمد ابراہیم فیضی، مولانا بشیر احمد دہلوی، مولانا عبد الخالق نقشبندی، مولانا محمد جعفر، مولانا ولی اللہ، الحاج محمد رفیع، مولانا عبد الحمید، مولانا صحبت خان کوہاٹی، مولانا محمد اشرف حامدی، خواجہ محمد اشرف، مولانا جنید قادری، مولانا خالد محمود کاغانی اور دیگر علماء نے شرکت کی۔

# شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارتوں سے رجوع کی تفصیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

محدث اعظم سعید ملت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہم نے دینِ متین' مسلکِ حق اہل سنت و جماعت اور مسلک امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری قدس سرہم العزیز کی تحریری' تقریری اور تدریسی میدان میں جو خدمات انجام دی ہیں' وہ اظہر من الشمس ہیں' توضیح البیان' تذکرۃ المحدثین' شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن اس کی روشن مثالیں ہیں۔

علامہ سعیدی کی تصنیفاتِ جلیلہ شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ اتنی ضخیم کتابوں کے پاک و ہند سے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ شرح صحیح مسلم کی ایڈیشنز کی تعداد ایک درجن سے زائد ہے۔ یہ دونوں جلیل القدر تصنیفات علوم و معارف کا خزینہ' فقہی وکلامی ابحاث کا انسائیکلو پیڈیا ہیں۔

چونکہ علامہ صاحب نے ان دو مایۂ ناز تصانیف کے دوران تحقیقی اور معروضی انداز اختیار کیا' اس لیے بعض مسائل میں ان کے تفردات' علمی ونظری خلافیات اور بعض اکابر سے کسی ایک' دو یا چند مسائل میں اپنے دلائل کی بنیاد پر اختلاف رائے کا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے' ہمارا سارا دینی لٹریچر ان خلافیات سے بھرا پڑا ہے' لیکن ان علمی' فکری و تحقیقی اختلافات سے نہ تو اکابر کے احترام میں کمی آئی' نہ ان کی عظمت پر حرف آیا اور نہ بہ حیثیت امام' مقتدا و پیشوا ان کی مسلمہ حیثیت پر سوالیہ نشان آیا۔

اس سیاق وسباق میں بعض مسائل اور جزوی وفروعی امور میں علامہ صاحب نے اپنے دلائل کی بنیاد پر اپنی جو آراء شرح حدیث وتفسیر قرآن کے دوران لکھیں' ان کا عوام سے کوئی تعلق نہیں تھا' یہ علمی ابحاث تھیں اور انہیں محقق و مستند علماء کے درمیان دائر رہنا چاہیے تھا۔

لیکن اس تحقیقی منہج کے برعکس عوام اہل سنت' واعظین وائمہ وخطباء میں یہ مشہور کر دیا گیا کہ علامہ سعیدی نے مسلک اعلیٰ حضرت سے انحراف کیا ہے' جب کہ باوقار انداز میں علمی سطح پر کسی نے رابطہ نہیں کیا' منظر عام پر پروپیگنڈا کرنے والے اس منصب کے اہل نہ تھے کہ انہیں مخاطب کیا جائے۔

بالآخر دین ومسلک کا درد رکھنے والی ایک شخصیت حاجی محمد رفیق پردیسی برکاتی صاحب نے پہل کی' اور یہ محسوس کیا کہ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی اہل سنت کے لیے باعث افتخار ہیں' وہ ملت کا سرمایہ ہیں' ان کی تصانیف دین ومسلک کا عظیم المرتبت اثاثہ ہیں' اس لیے اس قضیے کو علمی انداز میں حل کر کے اس کا باب ہمیشہ کے لیے بند کر دینا چاہیے' انہوں نے علامہ سعیدی صاحب کے سامنے تجویز پیش کی اور علامہ صاحب نے اسے بہ طیب خاطر وبرضاء ورغبت شرح صدر سے قبول کیا۔ حَکَم کے طور پر مناظر اہل سنت حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہم اور محسن اہل سنت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہم کے اسماء گرامی پر اتفاق ہوا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ یہ دونوں حضرات اتفاق رائے سے کسی عبارت کے حذف یا لفظی ردوبدل کے بارے میں اخلاص کے ساتھ جو رائے دیں گے' اسے میں قبول کرلوں گا' کیونکہ یہ دونوں اکابر اُن کے لیے اَحَق اور اہل ہیں اور مصنف کے موقف و دلائل اور نفس مسئلہ کے ہمہ جہت پہلوؤں پر بھی ان کی نظر ہے' ۲۲ اگست ۲۰۰۵ء کو دار العلوم نعیمیہ میں اس سلسلے میں نشست ہوئی' جس میں ان

دونوں کے علاوہ علامہ غلام محمد سیالوی مہتمم شمس العلوم جامعہ رضویہ و ناظم امتحانات تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان' مولانا ممتاز احمد سدیدی' علامہ سید مظفر حسین شاہ اور حاجی محمد رفیق پردیسی برکاتی زید مجدھم بھی اس مجلس میں شریک ہوئے۔

ان حضرات نے جن عبارات و مقامات کی نشاندہی کی' ان پر گفتگو ہوئی' اس کے نتیجے میں چند جگہ سے عبارت کا کچھ حصہ حذف کر دیا گیا' بعض مقامات پر عبارات میں کچھ ترمیم و تبدیلی کر دی گئی اور چند جگہ ایک جملے کا اضافہ کر دیا گیا' اس کی مکمل تفصیل آپ کو آئندہ سطور میں مل جائے گی۔ اس متفقہ فیصلے کے بعد علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب مدظلہم کی طرف سے ایک عبارت علامہ سعیدی صاحب مدظلہم کے پاس ارسال کی گئی' علامہ صاحب نے جذبۂ اصلاح و اخلاص' مسلک کے عظیم تر مفاد' فیما بین المسلک وسیع تر تفاہم' تعاون اور ہم آہنگی کے فروغ کے لیے اس پر دستخط کر دیئے' ان کی رائے میں یہ ایک علمی امانت تھی اور شرح صحیح مسلم و تفسیر تبیان القرآن کی متعلقہ جلدوں کی اگلی اشاعت کا جب مرحلہ آتا جائے گا' یہ عبارتیں حذف' ترمیم یا اضافہ اس میں متعلقہ مقامات پر شامل کر دیا جائے گا۔ لیکن ہوا یہ کہ کراچی میں اس تحریر کے فوٹو اسٹیٹ کی تقسیم شروع ہو گئی اور شرپسند اذہان نے اس کی من پسند تشریحات و تفصیلات اور تبصرے شروع کر دیئے' حالانکہ تفصیل مسلک کیے بغیر یہ تحریر اندھیرے میں تیر چلانے والی بات ہے' اس لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس ساری داستان کی حقیقت بلا کم و کاست منظر عام پر آ جائے تا کہ بلیک میلر اور شرپسند اذہان کا راستہ بند ہو جائے اور جو کچھ طے پایا ہے' وہ ہر مخلص اور دین و مسلک کا درد رکھنے والے سنی کے علم میں آ جائے۔

## کسی مسئلے کی طرف رجوع کرنا شکست کی علامت نہیں بلکہ عظمت کی دلیل ہے

بعض لوگوں نے شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول سعیدی کے اس اعلان کو کہ انہوں نے شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کے بعض مسائل میں رجوع کر لیا ہے' شہر میں چھاپ کر تقسیم کیا ہے' شاید ان کے خیال میں کسی مصنف کا اس کی تصنیف کے کسی مسئلے سے رجوع کرنا اس کی شکست کی علامت ہے' حالانکہ یہ اُس کی شکست کی علامت نہیں بلکہ اس کی عظمت کی دلیل ہے' کیونکہ اس کے رجوع کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تکبر اور انانیت کا شکار نہیں ہیں' بلکہ حق کے متبع ہیں۔ سو علامہ غلام رسول سعیدی نے بعض مسائل میں رجوع کر کے یہ واضح کر دیا کہ وہ حق کے متبع ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بعض مواقع پر تعلیم امت کے لیے اپنی سابق رائے سے حضرت عمر کی رائے کی طرف رجوع فرما لیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع فرمالیا اور حضرت عمر نے ایک مسئلے میں حضرت علی کے قول کی طرف رجوع فرمالیا اور ایک مسئلے میں ایک بوڑھی عورت کے قول کی طرف رجوع فرمالیا اور ایک مسئلے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف رجوع فرمالیا۔ اسی طرح ائمہ مجتہدین میں سے چاروں ائمہ نے اپنے اپنے بعض اقوال سے رجوع فرمایا ہے' سو علامہ غلام رسول سعیدی نے بعض مسائل میں رجوع کر کے رسول اللہ ﷺ کی سنت' خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کے طریقے اور ائمہ مجتہدین کی پیروی کی ہے۔ ملامت کے لائق تو وہ لوگ ہیں جو حق واضح ہونے کے بعد بھی رجوع نہیں کرتے اور حق کی طرف رجوع کرنے والے صرف اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور حق کی اتباع کرنے والے ہیں۔ اب ہم اس سلسلے میں احادیث' آثار اور اقوال مجتہدین کو پیش کر رہے ہیں:

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھالیں اور

چربی کا تیل بنالیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی' اتنے میں حضرت عمر آ گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ نے ایسا کرنے کی اجازت دی تو سواریاں کم ہو جائیں گی' البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا لیجئے اور اس پر برکت کی دعا کیجئے' اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ برکت عطا فرمائے گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے' اور ایک چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا' پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوایا' کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جوار اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا' یہ سب چیزیں مل کر بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہوئیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں' چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے اور سب نے مل کر کھانا کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو شخص بھی اس کلمہ پر یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا' وہ شخص جنتی ہوگا۔

(صحیح مسلم' کتاب الایمان' رقم الحدیث: ۴۵' الرقم المسلسل: ۱۳۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ دیگر صحابہ کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے' اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے اور کافی دیر تک تشریف نہ لائے تو ہمیں خوف ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو' اس خیال سے ہم سب کھڑے ہو گئے' سب سے پہلے میں گھبرا کر آپ کی تلاش میں نکلا اور انصار بنی نجار کے باغ تک پہنچ گیا' میں باغ کے چاروں طرف گھومتا رہا' لیکن مجھے اندر جانے کے لیے کوئی دروازہ نہ ملا' اتفاقاً ایک نالہ دکھائی دیا' جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر کی طرف جا رہا تھا' میں لومڑی کی طرح سمٹ کر اس نالہ کے راستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ!' میں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ!' حضور نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے' پھر آپ اچانک اٹھ کر تشریف لے گئے' آپ کو واپسی میں دیر ہو گئی' اس وجہ سے ہمیں خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو تنہا دیکھ کر پریشان نہ کریں' ہم سب گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے میں آپ کی تلاش میں نکلا' پس میں اس باغ تک پہنچا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر باغ کے اندر آ گیا' باقی صحابہ میرے پیچھے آ رہے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نعلین مبارک مجھے عطا فرمائیں اور فرمایا: اے ابوہریرہ! میری یہ دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور باغ کے باہر جو شخص تم کو کلمہ طیبہ کی دلی یقین سے شہادت دیتا ہوا ملے' اس کو جنت کی بشارت دے دو' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ باغ کے باہر سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' انہوں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں ہیں' جو حضور نے مجھے اس لیے دی ہیں کہ جو شخص بھی مجھے یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہوا ملے' اس کو میں جنت کی بشارت دے دوں' یہ سن کر حضرت عمر نے میرے سینہ پر ایک ضرب لگائی' جس کی وجہ سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا' پھر حضرت عمر نے مجھ سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس جاؤ! پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر رونے لگا' ساتھ ہی حضرت عمر بھی پہنچ گئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوہریرہ! کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر سے ہوئی' میں نے ان کو آپ کا پیغام پہنچایا' انہوں نے میرے سینہ پر ضرب مار کر مجھے پیٹھ کے بل گرا دیا اور کہا: واپس چلے جاؤ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا' حضرت عمر نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا واقعی آپ نے ابوہریرہ کو اپنی جوتیاں دے کر بھیجا تھا کہ جو شخص اسے یقینِ قلب کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہوا ملے' اس کو یہ جنت کی بشارت دے دے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! حضرت عمر نے عرض کیا: حضور ایسا نہ

کریں' کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ پھر کلمہ پر ہی بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے' ان کو عمل کرنے دیجئے' آپ نے فرمایا: اچھا پھر انہیں عمل کرنے دو۔ (صحیح مسلم' کتاب الایمان' رقم الحدیث: ۵۲' رقم الحدیث بلاتکرار: ۳۱' الرقم المسلسل: ۱۴۶)

علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

حضرت عمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ضرب ماری' جس سے وہ گر گئے اور بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا: کیا واقعی آپ نے ابوہریرہ کو اپنی نعلین دے کر بھیجا تھا کہ جو شخص بھی یقین سے "لا الٰہ الا اللہ" کی گواہی دے اس کو جنت کی بشارت دے دو؟ اس سے حضرت عمر کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراض کرنا یا آپ کے حکم کو مسترد کرنا نہ تھا' کیونکہ اس پیغام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقصد صرف امت کی دلداری اور ان کو بشارت دینا تھا' حضرت عمر کی یہ رائے تھی کہ اس بشارت کو مخفی رکھنا بہتر ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ لوگ صرف کلمہ پڑھ لینے پر ہی تکیہ کر لیں اور اعمال سے غافل ہو جائیں اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے یہ رائے پیش کی تو آپ نے اس کو صحیح قرار دیا' اس حدیث میں اکابر کی اصاغر کی رائے سے موافقت کرنے کا بیان ہے' اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ اگر اصاغر کی رائے میں کوئی مصلحت ہو تو اکابر کو ان کی رائے کی طرف رجوع کر لینا چاہیے۔

(صحیح مسلم بشرح النواوی ج ۱ ص ۵۸۱' مکتبہ نزار مصطفیٰ' مکہ مکرمہ' ۱۴۱۷ھ)

اس سے پہلے ہم نے وہ احادیث بیان کی تھیں' جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی سابق رائے سے رجوع فرما کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو قبول فرما لیا۔ اب ہم وہ حدیث ذکر کر رہے ہیں کہ جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کی رائے کی طرف رجوع فرما لیا۔

امام بخاری محمد بن اسماعیل متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمامہ سے جنگ ہو رہی تھی تو اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس تھے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قرآن کے قاری شہید ہو گئے اور مجھے یہ خطرہ ہے کہ اگر اسی طرح قرآن کے قاری شہید ہوتے رہے تو ہمارے پاس سے بہت سارا قرآن جاتا رہے گا اور میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کو جمع کرنے کا حکم دیں' میں نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ اس کام کو کیسے کریں گے' جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے کہا: اللہ کی قسم! اس کام میں خیر ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مسلسل یہ مشورہ دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا اور میں نے دیکھا کہ حضرت عمر کی رائے درست تھی۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۹۸۶)

اسی طرح حضرت عمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع فرما لیا۔

امام ابن عبد البر القرطبی متوفی ۴۶۳ھ لکھتے ہیں:

سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کہ میں اس مسئلے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں' جس کے مشورے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ ہوں' انہوں نے کہا: ایک مجنونہ عورت کے ہاں چھ مہینے کے بعد بچہ پیدا ہو گیا' حضرت عمر نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی نے ان سے کہا: قرآن مجید میں ہے:

"وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا" (الاحقاف: ۱۵) وضع حمل کی مدت چھ ماہ بھی ہوتی ہے اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجنون سے حکم تکلیف اٹھا لیا ہے' یعنی وہ مکلف نہیں ہے' پھر حضرت عمر یہ کہتے تھے کہ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(الاستیعاب ج ۳ ص ۲۰۶' دارالکتب العلمیہ' بیروت)

شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں کہا کہ بہت زیادہ مہر نہ رکھا کرو تو ایک سیاہ چہرے والی عورت نے کہا کہ آیا آپ اپنی رائے سے یہ کہہ رہے ہیں یا اس کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ کیونکہ آپ کے قول کے خلاف قرآن مجید میں ہے:

''وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـا'' (النساء:۲۰) اور تم اپنی ازواج میں سے کسی کو ڈھیروں مال دے چکے ہو تو بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ یہ جواب سن کر حضرت عمر حیران رہ گئے اور کہا کہ ہر شخص کو عمر سے زیادہ علم ہے' حتیٰ کہ گھروں میں رہنے والی عورتوں کو بھی عمر سے زیادہ علم ہے۔

(المبسوط ج ۱۰ ص ۱۵۳۔ ۱۵۲' دارالمعرفہ بیروت' ۱۳۹۸ھ) (جامع العلم وفضلہ ج ۲ ص ۹۲۰)

اسی طرح بعض دیگر صحابہ نے بھی ایک دوسرے کے قول کی طرف رجوع کیا ہے:

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عن عکرمة ان اهل المدينة سالوا ابن عباس عن امراة طافت ثم حاضت قال لهم تنفر؟ قالوا لا تاخذ بقولك وندع قول زيد' قال اذا قدمتم المدينة فاسئلوا فقدموا المدينة فكان فی من سالوا ام سليم فذكرت حديث صفية.

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۱۷۵۹۔۱۷۵۸' صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۳۲۸' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:۴۱۹۹)

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سوال کیا کہ جس عورت نے طواف (زیارت) کرلیا ہو' پھر اس کو حیض آ جائے تو آیا وہ (طواف وداع کے بغیر) واپس جا سکتی ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: جا سکتی ہے' اہل مدینہ نے کہا: ہم آپ کے قول کی وجہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کو ترک نہیں کریں گے' (حضرت زید کہتے تھے کہ وہ طواف وداع کے بغیر نہیں جا سکتی)' حضرت ابن عباس نے فرمایا: جب تم مدینہ جاؤ تو اس مسئلہ کی تحقیق کر لینا' جب وہ مدینہ گئے تو انہوں نے اس کی تحقیق کی' اور حضرت ام سلیم سے بھی پوچھا تو انہوں نے حضرت صفیہ کی (یہ) حدیث بیان کی: (کہ ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ کو طواف وداع کیے بغیر جانے کی اجازت دی تھی)۔

جب اہل مدینہ کو حضرت صفیہ کی یہ حدیث مل گئی تو انہوں نے حضرت ابن عباس کے پاس جا کر حق کا اعتراف کرلیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

فرجعوا الى ابن عباس فقالوا وجدنا الحديث كما حدثتنا. (فتح الباری ج ۳ ص ۵۸۸' طبع لاہور)

پھر اہل مدینہ حضرت ابن عباس کے پاس گئے اور کہا: جس طرح آپ نے ہمیں حدیث سنائی تھی' ہمیں اسی طرح حدیث مل گئی۔

اور حضرت زید بن ثابت کو جب یہ حدیث مل گئی تو انہوں نے بھی رجوع فرمالیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی' امام مسلم اور امام نسائی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

قال فرجع اليه فقال ما راك الا قد صدقت لفظ مسلم وللنسائی کنت عند ابن عباس فقال له زيد بن ثابت انت الذی تفتی وقال فيه فسالها ثم رجع وهو يضحك فقال الحديث كما حدثتنی.

(فتح الباری ج ۳ ص ۵۸۸ 'طبع لاہور)

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رجوع کر لیا اور حضرت ابن عباس سے فرمایا: مجھے یہ یقین ہے کہ آپ نے سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہا' یہ صحیح مسلم کی عبارت ہے اور سنن نسائی میں یہ عبارت ہے: عکرمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا' ان سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: اس انصاری خاتون سے اس کے متعلق حدیث معلوم کر لو' حضرت زید نے ان سے حدیث پوچھی اور ہنستے ہوئے (اپنے قول سے) رجوع کر لیا اور کہا: جس طرح آپ نے بیان کیا تھا' اسی طرح حدیث ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کئی مسائل میں اپنے شاگردوں کے قول کی طرف رجوع کیا' امام مالک نے کئی اقوال میں رجوع کیا اور امام احمد اور امام شافعی کے ہر مسئلے میں دو قول ہیں' یعنی انہوں نے بعد والے قول میں اپنے پہلے قول سے رجوع کر لیا۔

علامہ سید ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز کے سوا کسی کتاب کے لیے عصمت کو مقدر نہیں فرمایا یا کسی اور کتاب کی عصمت پر راضی نہیں ہے' یہ صرف اسی کی کتاب کی شان ہے' جس کے حق میں فرمایا: ''لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ'' (حٰم السجدہ: ۴۲) اس کتاب میں باطل سامنے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے۔

سو قرآن مجید کے علاوہ دوسری کتابوں میں خطائیں اور لغزشیں واقع ہوتی ہیں' کیونکہ وہ انسان کی تصنیفات ہیں اور خطاء اور لغزش انسان کی سرشت ہے۔

علامہ عبد العزیز بخاری نے اصول بزودی کی شرح میں لکھا ہے کہ بویطی نے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ امام شافعی نے کہا: میں نے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے' میں نے اس میں صحت اور صواب کو ترک نہیں کیا' لیکن اس میں ضرور کوئی نہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہوگی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا'' (النساء: ۸۲) اور اگر قرآن اللہ کے غیر کی جانب سے ہوتا تو لوگ اس میں ضرور بہت سے اختلاف پاتے۔

لہٰذا تم کو اس کتاب میں جو بات کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ملے اس کو چھوڑ دو' کیونکہ میں کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف رجوع کرنے والا ہوں۔ مزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کی کتاب ''الرسالۃ'' ان کے سامنے اَسّی مرتبہ پڑھی اور ہر مرتبہ امام شافعی اس میں کسی خطاء پر مطلع ہوئے' بالآخر امام شافعی نے فرمایا: اب چھوڑ دو' اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار فرماتا ہے کہ اس کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب صحیح ہو۔

(رد المحتار علی الدر المختار ج ۱ ص ۱۰۴۔ ۱۰۳' دار احیاء التراث العربی بیروت' ۱۴۱۹ھ)

سو علامہ غلام رسول سعیدی نے بعض مسائل میں رجوع کر کے اپنے دامن کو ان نفوسِ قدسیہ کے مقدس دامن کے ساتھ وابستہ کر

لیا اور اپنے عجز و انکسار اور للّٰہیت کو واضح کر دیا' کیونکہ وہی شخص کسی مسئلہ میں رجوع نہیں کرتا' جو اپنے آپ کو ہمہ دان اور غلطیوں سے مبرا اور منزہ جانتا ہو اور ہر قسم کی خطاء سے پاک ہونا تو صرف اللہ عزوجل کی صفت ہے اور عصمت تو صرف نبی ﷺ کا خاصہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ فرماتے ہیں:

شاہ (عبدالعزیز محدث دہلوی) صاحب سے اس مسئلہ میں غلطی ہوئی اور وہ نہ فقط فتاویٰ بلکہ تفسیر عزیزی میں بھی ہے اور ایک نہ ان کا فتاویٰ بلکہ کسی بشر غیر معصوم کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں سے کچھ متروک نہ ہو۔ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''کل ماخوذ من قولہ ومردود علیہ الا صاحب ھذا القبر ﷺ'' ہر شخص کے قول سے کچھ لیا بھی جاتا ہے اور کچھ ردّ بھی کیا جاتا ہے ماسوا صاحب گنبد خضراء ﷺ کے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۵۶' مکتبہ رضویہ' کراچی)

ذیل میں ہم خود شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کے اپنے قلم سے اس مبنی بر اخلاص اور خوشگوار مجلس کی تفصیل درج کر رہے ہیں' جس سے ساری حقیقت واضح ہو جائے گی اور ابہامات دور ہو جائیں گے اور ''کلمۃ الحق ارید بھا الباطل'' کا سدّ باب ہو جائے گا۔ علامہ سعیدی مدظلہم کی تحریر پر آخر میں شرکاء مجلس' اکابر علماء کے توثیقی و تصدیقی دستخط بھی ثبت ہیں۔

# شرح صحیح مسلم کی تبدیل شدہ عبارات کی تفصیل

22 اگست 2005ء کو میرے پاس حسب ذیل علماء کرام تشریف لائے:

(1) استاذ العلماء مولانا محمد اشرف سیالوی

(2) مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

(3) مولانا غلام محمد سیالوی

(4) مولانا سید مظفر شاہ

(5) ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

ان معزز علماء کرام نے مجھے ''شرح صحیح مسلم'' اور ''تفسیر تبیان القرآن'' کی بعض عبارات کی طرف توجہ دلائی' جو ان کی رائے میں نامناسب تھیں' میں نے ان مؤقر علماء کرام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے' ان سے اتفاق کر لیا اور ان کے مشورے کے مطابق بعض عبارات کو تبدیل کر دیا' بعض عبارات کو حذف کر دیا' اور اس قسم کی دیگر عبارات کو میں نے از خود تبدیل کر دیا' اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) شرح صحیح مسلم ج 1 ص 1094 پر تبدیل کر کے یہ عبارت لکھ دی: ''اذان سے پہلے یا اس کے بعد آہستہ یا بلند آواز سے درود شریف پڑھنا' ارشادِ ربانی ''صلوا علیہ وسلموا تسلیماO'' کے عموم میں داخل ہے' خاص طور پر اذان کے بعد درود شریف پڑھنا مسلم شریف کی حدیث کے مطابق مامور بہ ہے' البتہ درود شریف کو اذان کا حصہ سمجھنا اور اذان کے ساتھ ضروری سمجھنا' کسی طرح بھی درست نہیں ہے' نیز اسی طرح مسنون طریقے کو تبدیل کر کے نیا طریقہ اختیار کرنا بھی کسی طرح مستحسن نہیں ہے۔

(2) شرح صحیح مسلم ج 2 ص 99-398 میں ''ارأیت الذی ینھٰی عبدًا اذا صلّٰی'' کی وعید میں دخول کا خطرہ ہے' جب کہ چلتی ٹرین میں نماز کے وقت میں نماز نہ پڑھی جائے' اس عبارت کو حذف کر دیا ہے۔

(3) شرح صحیح مسلم ج 4 ص 542 پر یہ اضافہ کر دیا ہے: اگر نذر ماننے والے کی یہ نیت ہو کہ مالی صدقے کی عبادت تو اللہ کی ہے اور

اس مال کا صدقہ شیخ کی درگاہ کے فقراء پر کیا جائے گا' اور اس کا ثواب شیخ کو پہنچایا جائے گا' تو صحیح ہے۔

(4) شرح صحیح مسلم ج4 ص544 پر یہ اضافہ کر دیا ہے: اولیاء کرام سے دعا کی درخواست کرنا جائز اور مستحسن ہے۔

(5) شرح صحیح مسلم ج5 ص100 میں تبدیلی کر کے اس طرح لکھ دیا ہے: یہ بھی آپ کا نور ہے اور اس کو بھی پھیلانے کی ضرورت ہے۔

(6) شرح صحیح مسلم ج5 ص111 پر یہ اضافہ کر دیا ہے: یاد رہے کہ یہ علوم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے بعض ہیں' ورنہ تمام مخلوق کے علوم سے زیادہ ہیں۔

(7) شرح صحیح مسلم ج5 ص73-472 میں قتال ملائکہ کے متعلق مصنف کی تحقیق کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی آراء کو شامل کر دیا ہے۔

(8) شرح صحیح مسلم ج6 ص451 میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے کہ قبضہ بھر ڈاڑھی سنت غیر مؤکدہ اور مستحب ہے۔

(9) شرح صحیح مسلم ج6 ص698' 694' 691 پر جہاں الفتح :2 میں کنز الایمان کے ترجمے کو لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے' اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ مرجوح ہے' یا راجح اور مختار نہیں ہے۔

(10) شرح صحیح مسلم ج7 ص322 میں ''یہ تمام جوابات باطل اور بے اصل ہیں'' کو تبدیل کر کے یوں لکھ دیا ہے: ''ان میں سے بعض جوابات مرجوح اور بعض باطل ہیں''۔

(11) شرح صحیح مسلم ج7 ص342-25' 324 میں کنز الایمان کے الفتح :2 کے ترجمے کو یہ لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ راجح اور مختار نہیں ہے یا یہ ترجمہ مرجوح ہے۔

(12) شرح صحیح مسلم ج7 ص335 میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے: ''یہ کہنا کہ مغفرت ذنب آپ کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کو حاصل ہوئی ہے' ان تمام احادیث کے خلاف ہے''۔

## تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات کی تفصیل

(1) تبیان القرآن ج3 ص138 میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے: پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ نور حسی سے حسی اندھیرا دور ہوتا ہے' اور علم اور ہدایت کے نور سے جہالت اور گمراہی دور ہوتی ہے۔ الخ۔

(2) تبیان القرآن ج4 ص70-569 اور اسی طرح آل عمران :127-124 میں قتال ملائکہ کی بحث میں مصنف کے مؤقف کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی عبارات شامل کر دی ہیں۔

(3) تبیان القرآن ج5 ص352 کی ابتدائی 6 سطروں کو حذف کر کے یہ عبارت لکھ دی ہے: نیز اس پر غور کرنا چاہیے کہ انبیاء اولیاء کو مستقل سمجھ کر ان سے مدد مانگنا شرک ہے' لیکن انہیں ایک وسیلہ' سبب اور مظہرِ امدادِ الٰہی جان کر ان کی طرف رجوع کرنا' کسی طرح ایمان اور اسلام کے خلاف نہیں ہے۔

# حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی صاحب کے پاس آنے والے علماء کے وفد کے تاثرات

**(۱) حضرت استاذ العلماء مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب دام ظلہٗ لکھتے ہیں:**

باسمہ سبحانہٗ وتعالیٰ!

حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی مدظلہ العالی نے جس وسعت ظرفی اور عالی ہمت کا مظاہرہ فرمایا وہ قابلِ صد ستائش اور لائق صد تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مقربان بارگاہِ قدس سرھم کے طفیل اجر جزیل اور جزائے جمیل عطاء فرمائے۔

[دستخط]

**(۲) حضرت استاذ العلماء مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری دام ظلہٗ لکھتے ہیں:**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

21 اگست 2005ء کو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی' مولانا غلام محمد سیالوی' مولانا سید مظفر شاہ' ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی کے ہمراہ راقم الحروف دار العلوم نعیمیہ' کراچی میں حاضر ہوا' وہاں راقم اور بعض دوسرے احباب نے چند عبارات کی نشاندہی کی اور شارح مسلم شریف ومفسر قرآن مولانا علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم العالیہ سے درخواست کی کہ ان عبارات کو حذف کر دیں یا تبدیل کر دیں' انہوں نے پورے شرح صدر کے ساتھ ہماری باتوں کو سنا اور ان عبارات کو حذف کر دیا یا تبدیل کر دیا اور یہ اُن کی عالی ظرفی اور عظمت کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت کو اتحاد و یگانگت کی اہمیت وضرورت کا صحیح ادراک عطا فرمائے۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری
۱۶ رجب ۱۴۲۶ھ

**(۳) حضرت علامہ مولانا غلام محمد سیالوی مدظلہٗ لکھتے ہیں:**

شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن کی جن بعض عبارات کو تبدیل کرنے یا حذف کرنے کی جانب استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہٗ کی توجہ مبذول کرائی گئی' حضرت علامہ موصوف نے نہ صرف وہ سب عبارات تبدیل یا حذف فرما دی ہیں بلکہ ازخود بھی جہاں دیگر مقامات پر اس قسم کی عبارات موجود تھیں' انہیں بھی تبدیل فرما دیا' میں نے وہ سارے متعلقہ مقامات ازخود دیکھ لیے ہیں' واضح رہے کہ اس کے علاوہ کسی اور عبارت کے بارے میں ان سے کسی قسم کی بات نہیں کی گئی' یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت علامہ موصوف نے عالم ربانی کا کردار ادا فرماتے ہوئے ہماری درخواست کو قبول فرمانے میں نہ کسی قسم کی ضد فرمائی اور نہ ہی انانیت کو مسئلہ بنایا بلکہ وسعتِ قلبی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے بہ خوشی شرف قبولیت بخشا۔ ان کے اس مخلصانہ تعاون پر میں دل کی گہرائیوں سے ان کا شکر گذار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لیے دعاگو ہوں تاکہ ان کے علمی ودینی فیض سے اہل سنت وجماعت تادیر مستفید ومستفیض ہوتے رہیں' آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

[دستخط]

**(۴) ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی لکھتے ہیں:**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعیدی مدظلہٗ العالی نے علمائے کرام کے ایک وفد کے ساتھ مؤرخہ 21-08-2005 کو ہونے والی ملاقات میں ایسی تمام عبارات کی کھلے دل سے اصلاح کی جن کی نشاندہی کی گئی تھی' اللہ تعالیٰ انہیں اور اصلاح کے اس عمل کے لیے مخلصانہ کوشش کرنے والے سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے' اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کو متحد ہو کر لادینیت کا راستہ روکنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی
احد ابناء الازہر الشریف

(۵) مولانا سید مظفر حسین شاہ صاحب نے بھی ان کی تائید میں دستخط فرما دیئے ہیں۔

سید مظفر حسین شاہ

نوٹ: حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی الازہری مدظلہٗ نے علامہ سعیدی صاحب کو اس رجوع پر مبارک باد پیش کی ہے اور دعائیں دی ہیں اور شہر بھر میں لوگوں کی طرف سے جو صفحہ چھاپ کر تقسیم کیا گیا ہے' اس پر ان کی یہ عبارت اور دستخط موجود ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مندرجہ بالا تحریر مجھے پڑھ کر سنائی گئی
سن کر خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ مزید ہدایت
خیر فرمائے اور استقامت بخشے۔ اس رجوع پر
وہ قابل مبارک باد ہیں
[illegible]

❀❀❀❀❀

## حضرت غلام رسول سعیدی دام فیضہ کے متعلق؛
## حضرت اُستاذ العلماء علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری دامت الطافہم العالیہ کے تاثرات

مکتبہ رضویہ داتا دربار مارکیٹ، لاہور نمبر ______
فون: 7226193 تاریخ ______

محترم و مکرم ______

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الحدیث والتفسیر، بحر العلوم حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم العالیہ اس دور کی قابل قدر اور نادرِ روزگار شخصیت ہیں، انہوں نے شرح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن کی صورت میں دو عظیم تحفے امت مسلمہ کو عنایت کئے ہیں، ملت اسلامیہ ان سے رہتی دنیا تک استفادہ کرتی رہے گی، انہوں نے مسلمانوں کو درپیش مسائل پر شرح و بسط کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے علم و فضل کے دریا بہا دئے ہیں اور امام سرخسی، امام رازی و غزالی اور امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ کر دی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم الشان کارنامے کی دارین میں بہترین جزا عطا فرمائے۔ کثّر اللہ أمثالہ فی أهل السنۃ والجماعۃ ومتّع اللہ الإسلام والمسلمین بطول بقائہ فانہ أعز من الکبریت الأحمر فی هذا العصر

وسیع النظر اور محقق علماء کا علمی مسائل میں اختلاف تو کوئی نئی بات نہیں ہے، بعض مقامات پر گفتگو کرتے ہوئے ان کے لب و لہجے میں تلخی اور ضرورت سے زیادہ سختی پیدا ہو گئی تھی، اس سلسلے میں راقم علماء کے ایک وفد کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے خندہ پیشانی کے ساتھ ہماری گزارشات سنیں اور ہمارے مشورے کے مطابق ان عبارات کو تبدیل کر دیا، بعد ازاں مزید بعض مقامات کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی گئی تو انہوں نے ان کی بھی اصلاح فرما دی

اب میری دانست کوئی ایسی عبارت نہیں ہے جس پر نکتہ چینی کی جا سکے، بلا شبہ یہ بھی ان کا بے مثال کارنامہ ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے

والسلام
محمد عبدالحکیم شرف قادری

# مرکز اہلِ سنّت برکاتِ رضا (ہندوستان) کی جانب سے شرح صحیح مسلم کی طباعت

(مولانا حافظ محمد ناصر خان چشتی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم**

۱۴۲۳ھ میں ہندوستان میں مرکز اہلِ سنت برکاتِ رضا نے بہت حسین وجمیل انداز سے سفید کاغذ اور مضبوط جلد کے ساتھ شرح صحیح مسلم کو طبع کیا اور اس کے شروع میں شرح صحیح مسلم کی ساتوں مجلدات کی ابحاث کی اجمالی فہرست، شرح صحیح مسلم کی خصوصیات کو ہر جلد میں شامل کیا ہے۔ اور اسی طرح ہر جلد کے آخر میں شرح صحیح مسلم کے متعلق اکابر علماء کے تأثرات کو بھی شامل کیا ہے۔

شرح صحیح مسلم کی پہلی جلد میں سب سے پہلے حضرت علامہ شمس الہدیٰ صاحب رضوی مصباحی کا خوب صورت تبصرہ ”شرح صحیح مسلم پر ایک نظر“ کے عنوان سے مندرج ہے۔ اس میں ان کا یہ جملہ قابل غور ہے کہ ”رہا علامہ سعیدی کے تفردات یا ان تحقیقات کا معاملہ جو صفِ اوّل کے اکابر علماء اہلِ سنت سے مختلف ہیں تو یہ کوئی اچنبھے کی چیز نہیں۔ یہ میدان تحقیق وتدقیق ہے۔ دلائل وشواہد کی بنیاد پر ہر دور میں ایسا رہا اور رہے گا“۔ اور علامہ شمس الہدیٰ صاحب شرح صحیح مسلم کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اس کتاب میں جگہ جگہ مذہب حنفی کی ترجیح وتائید اور توثیق وتنقیح میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ تحقیقی اور الزامی دلائل و براہین کا انبار لگا کر رکھ دیا ہے۔ جس سے تمام مذاہب پر مذہب حنفی کی قوت وبرتری کا رخ ایسا واشگاف ہو جاتا ہے کہ مطالعہ کرنے والا فرطِ فرحت وانبساط سے جھوم اٹھتا ہے“۔

اس کے بعد ”نگاہِ اوّلین“ کے عنوان سے علامہ عبدالستار ہمدانی برکاتی نوری کا تبصرہ ہے۔ انہوں نے شرح صحیح مسلم کے بعض مباحث پر تنقید کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ ”صحیح مسلم شریف کا مع اعراب متن، ترجمہ اور تشریح دنیائے سنّیت کے لیے ایک خواب تھا جس کو علامہ سعیدی نے شرمندۂ تعبیر بنا کر ایک نمایاں رول ادا کیا ہے“۔ اسی بحث میں آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ”علاوہ ازیں دینی درسگاہوں کے متعلمین و معلمین جو دورۂ حدیث کی شمولیت سے مشرف ہو رہے ہیں ان کے لیے یہ کتاب بڑی ہی کار آمد ہے۔ عربی عبارت میں لگائے گئے متن، عربی عبارت کا لفظی ولغوی ترجمہ اور ہر حدیث کے ضمن میں ارقام کی ہوئی تشریح ایک طالب علم اور معلّم دونوں کے لیے مشعلِ راہ وہادیٔ منزل، قائد قافلہ اور صحیح رہنما کی حامل یہ تشریح دماغ کو روشن کر کے مسائل کے استخراج کی استعداد پیدا کرنے والی ہے“۔

اس کے بعد علامہ مفتی نظام الدین رضوی مصباحی کا ''شرح صحیح مسلم ______ ایک مختصر تحقیقی جائزہ'' کے عنوان سے تبصرہ ہے۔ جس میں انہوں نے شارح صحیح مسلم علامہ سعیدی صاحب کے ذکر کردہ تین مسئلوں پر مفصل جرح کی ہے۔

(۱) بیع عینہ (۲) ندائے یا محمد ﷺ (۳) ڈاڑھی کی حدِ شرعی

ان کی اس جرح کا مفصل جواب ہم آئندہ صفحات میں لکھ رہے ہیں۔ تاہم مفتی صاحب کا انداز بیان بہت شائستہ اور مہذب ہے۔ انہوں نے اپنے قلم کو ہرگز ہرگز دشنام طرازی سے آلودہ نہیں کیا ہے اور اپنے تبصرہ کے شروع میں انہوں نے بھی شرح صحیح مسلم کو ان الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا ہے: ''علامہ سعیدی کی یہ شرح آپ کے تبحر علمی' دقتِ نظر اور وسعتِ مطالعہ کی صحیح عکاس ہے' کتاب مجموعی حیثیت سے قابل استفادہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلومات میں قیمتی اضافہ ہوگا۔ ذہن وفکر کے دریچے کھلیں گے اور تحقیق وتفحص کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہوں گی''۔

# مفتی نظام الدین مصباحی اور دیگر علماء کے اعتراضات کے جوابات

بیع عینہ

مفتی نظام الدین مصباحی صاحب نے سب سے پہلے بیع عینہ کے مسئلہ پر بحث کی ہے اور اس سلسلے میں علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے اختلاف کیا ہے۔ مفتی صاحب نے اختلاف کرتے ہوئے بیع عینہ کے حوالہ سے جو کچھ تقریر فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بیع عینہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک وہ بیع عینہ ہے جو صرف قرض لینے والے اور قرض دینے والے کے درمیان ہوتی ہے۔ اس میں کسی تیسرے شخص کا دخل نہیں ہوتا ہے۔ اور دوسری بیع عینہ وہ ہوتی ہے جس میں تیسرے شخص کا واسطہ موجود ہوتا ہے۔

مفتی مصباحی صاحب کی تحقیق کے مطابق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے کفل الفقیہ الفاہم میں بیع عینہ کی دوسری صورت کو اختیار فرمایا ہے اور اسے جائز قرار دیا ہے۔ اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے شرح صحیح مسلم میں بیع عینہ کی پہلی صورت کو اختیار فرمایا ہے اور اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ مفتی نظام الدین مصباحی لکھتے ہیں:

"واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے خرید و فروخت کی جس صورت کو بیع عینہ کے نام سے موسوم کر کے جائز قرار دیا ہے بلکہ یہ سب کچھ فقہاء نے نقل فرمایا ہے اس کے حرام ہونے پر ایک نص صریح اور ایک فقہی عبارت بھی شرح مسلم میں پیش نہیں کی گئی۔ اور خرید و فروخت کی جس صورت کو حضرت سعیدی صاحب نے بیع عینہ کا نام دے کر اس کی حرمت کے شواہد پیش کیے ہیں اسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کہیں جائز نہیں فرمایا"۔ پھر بحث کے اختتام پر لکھتے ہیں:

"الغرض ہم نے بیع عینہ کی دونوں تصویریں ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دیں' ایک وہ تصویر جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کھینچی ہے اور ایک وہ تصویر جو سعیدی صاحب نے کھینچی ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ یہ دونوں تصویریں کسی ایک حقیقت شرعیہ کی نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں کی حقیقت الگ الگ ہے اس لیے دونوں کا حکم شرعی بھی الگ الگ ہے۔ سعیدی صاحب کی کھینچی ہوئی تصویر یقیناً مجسم قباحت ہے اس لیے وہ حرام و گناہ ہے لیکن اسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کبھی اور کہیں جائز نہیں کہا"۔

فقیر کو مفتی مصباحی صاحب کی اس تحقیق سے اختلاف ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بیع عینہ کی مذکورہ دونوں صورتیں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نور اللہ مرقدہ نے بھی بیان فرمائی ہیں اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے بھی بیان فرمائی ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ایک صورت کو امام اہلِ سنّت علیہ الرحمۃ نے اختیار فرمایا ہے اور ایک صورت کو علامہ سعیدی صاحب نے اختیار فرمایا ہے۔ کفل الفقیہ الفاہم اور شرح صحیح مسلم دونوں میں دونوں صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ ہاں فرق یہ ہے کہ امام اہلِ سنّت قدس سرّہ العزیز نے یہ صورتیں جس عنوان کے تحت بیان فرمائی ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے طریقے جن میں پیسے بھی زیادہ ملیں اور سود بھی نہ ہو۔ اس ضمن میں آپ نے بیع عینہ (خواہ صورۃً ہو یا حقیقۃً) کی دونوں صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے بیع عینہ کا عنوان قائم کر کے مذکورہ دونوں صورتیں بیان کی ہیں اور انہیں مکروہ قرار دیا ہے۔

ذیل میں ہم کفل الفقیہ الفاہم اور شرح صحیح مسلم سے وہ عبارات پیش کر رہے ہیں جن میں بیع عینہ کی دونوں صورتیں بیان کی گئی ہیں تاکہ حقیقت مکمل روشن اور واضح ہو جائے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت قدس سرّہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:

الوقوع فيه وقد علم علماؤنا رحمهم الله تعالى عدة حيل لتحصيل الفضل من دون حصول الرباء وقد عقد لها الامام فقيه النفس قاضى خان فى فتاواه فصلا مستقلا فقال فصل فيما يكون فرارا عن الرباء وقال فيه رجل له على رجل عشرة دراهم فاراد ان يجعلها ثلثة عشر الى اجل قالوا يشترى من المديون شيئا بتلك العشرة ويقبض المبيع ثم يبيع من المديون بثلثة عشر الى سنة فيقع التجوز عن الحرام ومثل هذا مروى عن رسول الله ﷺ انه امر بذلك [1] ومثله فى البحر عن الخلاصة عن النوازل للامام الفقيه ابى الليث رحمه الله تعالى ثم قال فى الخانية رجل طلب من رجل دراهم ليقرضه بده دوازده فوضع المستقرض متاعا بين يدى المقرض فيقول للمقرض بعت منك هذا المتاع بمائة درهم فيشترى المقرض ويدفع اليه الدراهم وياخذ المتاع ثم يقول المستقرض بعنى هذا المتاع بمائة وعشرين فيبيعه ليحصل للمستقرض مائة درهم و يعود اليه متاعه ويجب للمقرض عليه مائة وعشرون درهما والا وثق والاحوط ان يقول المستقرض للمقرض بعد ما قرر المعاملة كل مقالة وشرط كان بيننا فقد تركته ثم يعقد ان بيع المتاع اھ [2] ثم قال فان كان المتاع للمقرض وليس للمستقرض شیء ويريدان يقرضه عشرة بثلثة عشر الى اجل فان المقرض يبيع من المستقرض سلعة بثلثة عشر ويسلم السلعة الى المستقرض ثم ان المستقرض يبيع السلعة من اجنبى بعشرة ويدفع السلعة الا الاجنبى ثم الاجنبى يبيع السلعة من المقرض بعشرة وياخذ بعشرة منه ويدفعها الى المستقرض فيبرأ الاجنبى من الثمن الذى كان عليه للمستقرض فتصل السلعة الى المقرض بعشرة و للمقرض على المستقرض ثلثة عشر الى اجل اھ [3] ثم

بے شک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کے متعدد حیلے تعلیم فرمائے ہیں کہ زیادہ لیں اور سود نہ ہو' اور امام فقیہ النفس قاضی خاں نے اپنے فتاوٰی میں اس کے لئے ایک مستقل فصل وضع کی' فرمایا کہ یہ فصل ہے ان باتوں کے بیان میں جو سُود سے گریز میں ہیں' اور اس میں ایک حیلہ یہ بیان فرمایا کہ ایک شخص کے دوسرے پر دس روپے آتے تھے اس نے یہ چاہا کہ میں دس کے تیرہ کرلوں ایک میعاد تک' علماء نے فرمایا کہ وہ مدیون سے ان دس کے عوض کوئی چیز خرید لے اور اس پر قبضہ کرلے پھر وہی چیز اس مدیون کے ہاتھ سال بھر کے وعدہ پر تیرہ روپے کو بیچ ڈالے تو حرام سے بچ جائے گا اور اس کا مثل نبی ﷺ سے مروی ہوا کہ حضور نے ایسا کرنے کا حکم دیا انتہٰی' اور اسی طرح بحر الرائق میں بحوالہ خلاصہ' نوازل امام فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے۔ پھر خانیہ میں (دوسرا حیلہ) یہ فرمایا ایک شخص نے دوسرے سے کچھ روپے قرض مانگے اس طور کہ دینے والے کو دس کے بارہ ملیں تو یوں چاہیے کہ قرض لینے والا دینے والے کے سامنے کوئی متاع رکھے اور اس سے کہے میں نے یہ متاع تیرے ہاتھ سو روپے کو بیچی قرض دینے والا خرید لے اور روپے اسے دے دے اور متاع پر قبضہ کرلے پھر قرض لینے والا اس سے کہے یہ متاع میرے ہاتھ ایک سو بیس روپے کو بیچ ڈال وہ بیچ کردے تاکہ قرض لینے والے کو سو روپے مل جائیں اور اس کی متاع بھی اس کے پاس واپس آئے اور قرض دینے والے کے اس پر ایک سو بیس لازم آئیں اور زیادہ اطمینان و احتیاط کی بات یہ ہے کہ قرض لینے والا قرض دینے والے سے معاملہ مذکورہ کی قرارداد کرکے یوں کہہ دے کہ جو کچھ گفتگو اور شرط ہمارے آپس میں ٹھہری تھی وہ میں نے چھوڑ دی پھر متاع کی خرید و فروخت کریں انتہٰی۔ تیسرا حیلہ یہ فرمایا کہ وہ متاع بھی قرض دینے والے کی ہو قرض لینے والے کے پاس کوئی متاع بھی نہیں اور دینے والا چاہتا ہے کہ دس روپے قرض دے اور کسی میعاد پر تیرہ روپے اس سے وصول کرے تو قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع تیرہ روپے کو بیچے اور متاع اس کے قبضہ میں دے دے پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اجنبی کے ہاتھ دس

---

[1] فتاوٰی قاضی خان' کتاب البیوع باب فی بیع مال الربوا مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ج ۲ ص ۴۰۶

[2،3] فتاوٰی قاضی خان' کتاب البیوع باب فی بیع مال الربوا ج ۲ ص ۴۰۶

قال وحيلة اخرى ان يبيع المقرض سلعة بثلثة عشر الى اجل معلوم و يدفع السلعة الى المستقرض ثم يبيعه المستقرض من الاجنبى ثم ان المستقرض يقيل البيع مع الاجنبى قبل القبض او بعده ثم يبيعها المستقرض من المقرض بعشرة و ياخذ العشرة فيحصل للمستقرض عشرة وعليه للمقرض ثلثة عشر وتصل السلعة الى المقرض والمقرض وان صار مشتريا ما باع باقل مما باع قبل الثمن الا ان ذلك جائز لتخلل البيع الثانى وهو البيع الذى جرى بين المستقرض و الاجنبى اھ .ثم قال وحيلة اخرى ان يبيع المقرض من المستقرض سلعة بثمن موجل و يدفع السلعة الى المستقرض ثم ان المستقرض يبيعها من غيره باقل مما اشترى ثم ذلك الغير يبيعها من المقرض بما اشترى لتصل السلعة اليه بعينها ويأخذ الثمن ويدفعه الى المستقرض فيصل المستقرض الى القرض ويحصل الربح للمقرض اھ .

اقول هذه هى الحيلة الثالثة المارة قال وهذه الحيلة هى العينة التى ذكرها محمد رحمه الله تعالى و مشايخ بلخ بيع العينة فى زماننا خير من البيوع التى تجرى فى اسواقنا وعن ابى يوسف رحمه الله تعالى انه قال العينة جائزة ماجورة وقال اجره لمكان الفرار من الحرام اھ ثم قال رجل له عشرة دراهم صحاح فاراد ان يبيعها باثنى عشر درهما مكسرة لا يجوز لانه ربا ' فان اراد الحيلة يستقرض من المشترى اثنى عشرة درهما مكسرة ثم يقضيه عشرة جيا دا ثم ان المقرض يبرئه من درهمين فيجوز ذلك اھ ثم قال ولو كان له على رجل عشرة دراهم مسكرة الى اجل فلما حل الاجل جاء المديون بتسعة صحاح فقال هذه التسعة بتلك العشرة لا يجوز لانه ربا فان اراد الحيلة ياخذ التسعة بالتسعة ويبرئه عن الدرهم الباقى فان خاف المديون ان لا يبرئه عن الدرهم الباقى يدفع الى صاحب الدين تسعة دراهم صحاحا وفلسا او شيئا يسيرا عوضا من الدرهم

روپے کو بیچے اور وہ متاع اس اجنبی کو دے دے وہ اجنبی قرض دینے والے کے ہاتھ دس کو بیچ ڈالے اور وہ اجنبی اس سے دس روپے لے کر قرض لینے والے کو دے دے تو اجنبی پر تو جو قرض لینے والے کا دین تھا وہ اُتر جائے گا اور وہ متاع قرض دینے والے کے پاس دس میں پہنچ جائے گی اور قرض لینے والے پر اس کے تیرہ روپے ایک وعدہ پر لازم ہو جائیں گے انتہیٰ ۔ چوتھا حیلہ یہ فرمایا کہ قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ایک معین وعدہ پر تیرہ روپے کو بیچے اور اس کے قبضہ میں دے دے اور قرض لینے والا اسے کسی اجنبی کے ہاتھ بیچے پھر قرض لینے والا اس اجنبی کے ساتھ بیع فسخ کرے خواہ متاع اس کے قبضہ میں دی ہو یا نہ دی ہو پھر قرض لینے والا دینے والے کے ہاتھ اسے دس کو بیچے تو قرض لینے والے کو دس روپے ملیں گے اور دینے والے کے اس پر تیرہ لازم ہوں گے اور متاع دینے والے کے پاس پہنچ جائے گی قرض دینے والے نے اس صورت میں اگرچہ اپنی بیچی ہوئی چیز ادائے ثمن سے پہلے جس قدر کو بیچی تھی اس سے کم کو خرید لی مگر یہاں یہ جائز ہے اس واسطے کہ بیچ میں دوسری بیع آ گئی وہ جو قرض لینے والے اور اجنبی میں ہوئی انتہیٰ ۔ پھر ایک حیلہ یہ فرمایا کہ قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اس کے قبضہ میں دے دے پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خریدی پھر وہ دوسرا شخص اس قرض دینے والے کے ہاتھ اتنے کو بیچے جتنے کو خود خریدی تا کہ وہ متاع بعینہا اسے پہنچ جائے اور اس سے قیمت لے کر قرض لینے والے کو دے دے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائے گا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائے گا انتہیٰ ۔

اقول (میں کہتا ہوں) یہ وہی تیسرا حیلہ ہے جو گزر چکا' امام قاضی خان نے فرمایا کہ اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جس کو امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا کہ بیع عینہ ان بیعوں سے کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں بہتر ہے' اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملے گا اور فرمایا ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے انتہیٰ ۔ پانچواں حیلہ یہ فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دس روپے صحیح ہیں وہ چاہتا ہے کہ ان کو بارہ روپے پھوٹے ہوؤں سے بیچے تو جائز نہیں کہ سود ہے پھر اگر وہ حیلہ چاہے تو یہ چاہیے کہ مشتری سے بارہ

الباقی جاز ذلک و یقع الامن ا ھ وفیھا فوائد لا تخفی علیک وسنمر علیھا فیما یاتی ان شاء اللہ تعالی وکفانا تشبیھہ فی الوجہ الاول ببیع العینۃ' وقولھم فانہ مکروہ لھذا وذلک لانہ لا یکرہ الا تنزیھا فکذا ھذا.

(کفل الفقیہ الفاہم' ص ۶۷۔۶۸' مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور' فتاویٰ رضویہ' ج ۱۷' ص ۴۶۵۔۴۶۱' مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

روپے پھوٹے ہوئے قرض لے پھر دس کھرے اس کو ادا کرے پھر وہ اسے باقی دو روپے معاف کر دے تو یہ جائز ہے' چھٹا حیلہ یہ فرمایا اگر کسی شخص پر دس روپے پھوٹے ہوئے ایک وعدہ پر آتے تھے جب وعدہ کا وقت آیا مدیون نو روپے کھرے لایا اور کہا کہ ان دس کے بدلے یہ نو ہیں تو یوں جائز نہیں اس لئے کہ سُود ہے' تو اگر حیلہ چاہے تو نو کے بدلے نو لے لے اور ایک معاف کر دے پھر اگر مدیون کو اندیشہ ہو کہ وہ ایک جو باقی رہا یہ معاف نہ کرے گا تو قرض خواہ کو نو روپے کھرے اور ایک پیسہ یا کوئی اور تھوڑی سی چیز اس باقی روپے کے عوض دے دے تو اب جائز ہوگا اور وہ اندیشہ جاتا رہے گا انتہیٰ' اور اس عبارت میں وہ فائدے ہیں جو تجھ پر پوشیدہ نہ رہیں گے اور آئندہ تقریر میں ان شاء اللہ ہم اوپر گزر کریں گے اور ہم کو یہی کافی ہے کہ وجہ اوّل میں اسے بیع عینہ پر تشبیہ دی اور علماء نے فرمایا وہ بھی اسی وجہ سے مکروہ ہے اور یہ اس لئے کہ بیع عینہ نہیں مگر مکروہ تنزیہی۔

غور فرمائیے! مذکورہ عبارت میں اعلیٰ حضرت قدس سرّہ فتاویٰ قاضی خان کے حوالہ سے وہ صورتیں بیان فرما رہے ہیں جن میں پیسے بھی زیادہ ملیں اور سُود بھی نہ ہو۔ اس سلسلے میں آپ نے کل چھ صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے تیسری اور چوتھی صورت میں تو دائن اور مدیون کے درمیان اجنبی کا واسطہ ہے لیکن بقیہ صورتوں میں دائن اور مدیون کے درمیان کسی اجنبی کا واسطہ نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے اجنبی کے ہوتے نہ ہونے کا فصل کیے بغیر عینہ کی دونوں صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ اسی طرح شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے بھی عینہ کی دونوں صورتیں بیان کی ہیں۔ علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی بیع عینہ کا اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ایک شخص کسی تاجر سے مثلاً دس روپے قرض مانگتا ہے وہ انکار کرتا ہے پھر اس کو مثلاً پندرہ روپے میں (مدت معینہ کے ادھار پر) ایک ایسا کپڑا فروخت کرتا ہے. جس کی معروف قیمت دس روپے ہے تاکہ قرض لینے والا وہی کپڑا اس کو دس روپے میں فروخت کر دے اور اس کو پانچ روپیہ زیادہ مل جائیں۔ اس کو عینہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں قرض دینے سے عین کی طرف اعراض ہے' یہ بیع مکروہ ہے۔ (البحر الرائق ج ۶ ص ۲۳۵' مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن ہمام نے بیع عینہ کی ایک اور صورت بھی ذکر کی ہے جس میں واسطہ کا دخل ہے۔ ایک شخص مثلاً زید مدت معینہ کے ادھار پر اپنی ایک چیز دو ہزار روپوں میں مقروض کو فروخت کر دیتا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص اسی چیز کو مقروض سے ایک ہزار میں خرید کر اس چیز پر قبضہ کر لیتا ہے' پھر تیسرا شخص وہ چیز بائع اوّل (زید) کو ایک ہزار میں فروخت کر دیتا ہے۔ اور تیسرے شخص نے جو ایک ہزار نقد مقروض کو دیئے تھے وہ ان ایک ہزار روپوں کو بائع اوّل (زید) کے حوالے کر دیتا ہے۔ بائع اوّل مقروض کو ایک ہزار روپیہ نقد دیتا ہے اور مدت معینہ کے بعد اس سے دو ہزار وصول کر لیتا ہے۔ علامہ ابن ہمام نے ان دونوں قسموں کو مکروہ لکھا ہے۔

(فتح القدیر ج ۶ ص ۳۲۴' مطبوعہ سکھر) (شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۳۷۴۔۳۷۳)

علامہ سعیدی صاحب کی اس غایت صریح عبارت کے باوجود یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ سعیدی صاحب نے بیع عینہ کی صرف وہ صورت لی ہے جس میں واسطہ کا دخل نہیں ہے' بہت تعجب خیز امر ہے۔

مفتی نظام الدین صاحب زیر بحث مسئلہ پر گفتگو کے اختتام پر مزید اطمینان کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں:

''الغرض ہم نے بیع عینہ کی دونوں تصویریں ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دیں' ایک وہ تصویر جو اعلیٰ حضرت علیہ الرّحمۃ نے کھینچی ہے اور ایک وہ تصویر جو سعیدی صاحب نے کھینچی ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ یہ دونوں تصویریں کسی ایک حقیقت شرعیہ کی نہیں ہیں بلکہ دونوں کی حقیقت الگ الگ ہے اس لیے دونوں کا حکم شرعی بھی الگ الگ ہے''۔

فقیر عرض گزار ہے کہ مسئلہ کی دونوں تصویریں اور دونوں رُخ پیش کرنے میں جو غلطی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک تصویر کو اعلیٰ حضرت قدس سرّہ العزیز کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اور ایک تصویر کو علامہ سعیدی صاحب کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت اور علامہ سعیدی صاحب نے دونوں ہی صورتیں بیان کی ہیں' جیسا کہ ہم گذشتہ سطور میں واضح کر چکے ہیں۔

دوسرا یہ کہ عینہ کی بیان کردہ صورتوں کی حقیقت کا علیحدہ ہونا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ دونوں کا حکم شرعی بھی الگ الگ ہو۔ سند المحققین علامہ سیّد محمد امین بن عابدین شامی (قدس سرّہ السامی) نے بہت صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ بیع عینہ جو کہ شرعاً ممنوع ہے اس کی تفسیر میں بعض فقہاء نے پہلی صورت (بلا واسطہ والی) بیان کی ہے اور بعض نے اسی بیع عینہ کی تفسیر میں دوسری صورت (واسطہ والی) بیان کی ہے۔ علامہ شامی کی مکمل عبارت درج ذیل ہے:

قولہ (فی بیع العینة) اختلف المشایخ فی تفسیر العینة التی ورد النھی عنھا. قال بعضھم تفسیر ھا ان یاتی الرجل المحتاج الی اخر ویستقرضہ عشرة دراھم ولا یرغب المقرض فی الاقراض طمعا فی فضل لا ینالہ بالقرض فیقول لا اقرضک ولکن ابیعک ھذا الثوب ان شئت باثنی عشر درھما وقیمتہ فی السوق عشرة لیبیعہ فی السوق بعشرة فیرضی بہ المستقرض فیبیعہ کذلک' فیحصل لرب الثوب درھمان وللمشتری قرض عشرة . وقال بعضھم ھی ان یدخلا بینھما ثالثا فیبیع المقرض ثوبہ من المستقرض باثنی عشر درھما و یسلمہ الیہ ثم یبیعہ المستقرض من الثالث بعشرة ویسلمہ الیہ ثم یبیعہ الثالث من صاحبہ وھو المقرض بعشرة ویسلمہ الیہ ویاخذ منہ العشرة ویدفعھا للمستقرض فیحصل للمستقرض عشرة ولصاحب الثوب علیہ اثنا عشر درھما' کذا فی "المحیط". وعن ابی یوسف: العینة جائزة ماجور من عمل بھا' کذا فی "مختار الفتاوی". "ھندیة". وقال محمد ھذا البیع فی قلبی کامثال الجبال ذمیما اخترعہ اکلة الربا. وقال علیہ الصلاة والسلام "اذا تبایعتم بالعین' واتبعتم اذناب البقر ذللتم وظھر علیکم عدو کم". (ابوداؤد رقم الحدیث:۳۴۶۲)

قال فی "الفتح" ولا کراھة فیہ الا خلاف الاولی' لما

وہ بیع عینہ جس کے بارے میں ممانعت آئی ہے اس کی تفسیر میں مشائخ کا اختلاف ہے۔ بعض کے قول کے مطابق بیع عینہ کی تفسیر یہ ہے کہ کوئی ضرورت مند آدمی کسی دوسرے شخص سے دس درہم ادھار مانگے۔ اور قرض دینے والا زیادہ لینے کے لالچ میں قرض دینا نہ چاہتا ہو۔ تو وہ قرض مانگنے والے سے کہے کہ میں تمہیں قرض تو نہیں دوں گا البتہ اگر تم چاہو تو یہ کپڑا بارہ درہم میں تمہیں بیچ دیتا ہوں اور بازار میں اس کی قیمت دس روپے ہو تا کہ مقروض دس روپے میں اس کپڑے کو بیچ دے۔ سو مقروض اس بات پر راضی ہو جائے اور وہ دس روپے میں کپڑا بیچ دے۔ اس طرح قرض خواہ کو دو درہم زائد مل جائیں گے اور مقروض کو دس درہم قرض مل جائیں گے۔

بعض علماء نے بیع عینہ کی تفسیر یہ کی ہے کہ مقروض اور قرض خواہ اپنے درمیان ایک تیسرے بندے کو داخل کر لیں ۔ پھر قرض خواہ مقروض کو بارہ درہم میں اپنا کپڑا فروخت کرے اور اسے وہ کپڑا سپرد کر دے۔ پھر مقروض تیسرے شخص کو وہ کپڑا دس درہم میں بیچ دے اور اسے وہ کپڑا سپرد کر دے۔ پھر تیسرا شخص وہ کپڑا قرض خواہ کو دس درہم میں بیچ دے اور اسے سپرد کر دے اور اس سے دس درہم لے کر مقروض کو دے دے۔ یوں مقروض کو دس درہم مل جائیں گے اور قرض خواہ کو بارہ درہم مل جائیں گے۔ محیط میں اسی طرح ہے۔ امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ بیع عینہ جائز ہے اور جو اس بیع کو کرے گا اسے اجر ملے گا۔ اسی طرح ہندیہ میں مختار الفتاویٰ کے حوالہ سے مذکور ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ یہ بیع میرے دل میں

فيه من الاعراض عن مبرة القرض اھ.

(ردّ المحتار ج ۷ ص ۲۴۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

پہاڑوں کی شکل بھاری ہے اور یہ بہت بری بیع ہے۔ اس کو سود خوروں نے گھڑ لیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم بیع عینہ کرو گے اور بیلوں کی دُموں کو پکڑو گے تو تم ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تم پر غالب آ جائے گا''۔ فتح القدیر میں فرمایا کہ اس بیع میں سوائے خلاف اولیٰ کے کوئی کراہت نہیں ہے کیونکہ اس میں قرض کی نیکی سے اعراض کرنا اور منہ پھیرنا ہے۔

اس عبارت میں علامہ شامی نے صراحت فرمایا دی ہے کہ وہ بیع عینہ جو شرعاً ممنوع ہے اس کی (علی اختلاف القولین) دو صورتیں ہیں۔ ایک وہ صورت جس میں دائن اور مدیون کے درمیان اجنبی کا دخل نہ ہو اور دوسری وہ صورت جس میں اجنبی کا دخل ہو۔ یقیناً ان دونوں صورتوں کی اپنی اپنی حقیقت ہے اور علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل ہے اس کے باوجود حکم شرعی دونوں کا ایک ہے یعنی منہی و ممنوع ہونا۔ جیسا کہ علامہ شامی کے الفاظ ''العينة التى ورد النهى عنها'' سے واضح ہے۔ اس کے برعکس مفتی نظام الدین فرماتے ہیں کہ ''یہ دونوں تصویریں کسی ایک حقیقت شرعیہ کی نہیں ہیں بلکہ دونوں کی حقیقت الگ الگ ہے' اس لیے دونوں کا حکم شرعی بھی الگ الگ ہے''۔

آخر میں مذکورہ تمام تر بحث کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے تاکہ نفسِ مسئلہ خوب واضح ہو جائے۔

بیع عینہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک وہ صورت جس میں قرض لینے اور دینے والے کے درمیان کسی تیسرے شخص کا دخل نہ ہو اور دوسری وہ صورت جس میں تیسرے شخص کا دخل ہو۔ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت قدس سرہ العزیز نے ''سُود سے بچنے کے طریقے کہ زیادہ لیں اور سُود نہ ہو'' کے عنوان کے تحت ان دونوں صورتوں کو ذکر فرمایا ہے اور ان میں جواز اور عدم جواز کی تفریق نہیں فرمائی ہے بلکہ ان دونوں صورتوں کو سُود سے بچنے کا حیلہ قرار دیا ہے اور بہت صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ''بیع عینہ صرف مکروہ تنزیہی ہے''۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جس حدیث میں بیع عینہ کا تذکرہ ہے یعنی ''جب تم بیع عینہ کرو گے اور بیلوں کی دُمیں پکڑو گے تو تم ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تم پر غالب آ جائے گا'' اس سے بیع عینہ کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ جب کہ شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے بیع عینہ کی مذکورہ دونوں صورتوں کو ناجائز قرار دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ متعدد فقہاء احناف (مثلاً صاحب کفایہ علامہ جلال الدین خوارزمی صاحب عنایہ علامہ بابرتی' علامہ زیلعی' علامہ علی قاری وغیر ہم) نے حدیثِ مذکور (جب تم بیع عینہ کرو گے الخ) کی بنیاد پر بیع عینہ کو ممنوع قرار دیا ہے۔

اور جب علامہ سعیدی صاحب نے بیع عینہ کی دونوں صورتوں کو ناجائز قرار دیا ہے اور اس پر احادیث اور مختلف کتب فقہ سے دلائل پیش کیے ہیں تو اس میں وہ صورت بھی آ گئی جس کو امام اہلِ سنت نور اللہ مرقدہٗ نے ''سُود سے بچنے کے حیلے'' کے عنوان کے تحت جائز قرار دیا ہے۔ اس کے باوجود مفتی نظام الدین صاحب کا یہ لکھنا کس قدر تعجب خیز ہے کہ ''سعیدی صاحب کی کھینچی ہوئی تصویر یقیناً مجسم قباحت ہے اس لیے وہ حرام و گناہ ہے لیکن اسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کبھی اور کہیں جائز نہیں کہا۔ تو اگر اس کی حرمت پر گیارہ نہیں' گیارہ سو دلائل بھی فراہم کر دیئے جائیں تو اس سے فقہ کے اس مہر درخشاں کی تابانی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے''۔

اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ مولانا مصباحی صاحب نے علامہ سعیدی صاحب کے اعتراض کے جواب کی جو ناکام کوشش کی ہے وہ سراسر مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے اور علامہ سعیدی صاحب کا اعتراض اٹھائے نہیں اٹھتا۔

## ندائے یا محمد ﷺ

مفتی نظام الدین مصباحی صاحب نے ''ندائے یا محمد ﷺ'' کے مسئلے میں بھی علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے اختلاف کیا ہے۔ ان کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خان قدس سرہ العزیز نے تجلی الیقین میں ندائے یا محمد ﷺ

کوممنوع قرار دیا ہے اس دلیل کی بنیاد پر کہ خود ربّ العالمین نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نام لے کر نہیں پکارا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم میں نام لے کر نہیں پکارا۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عبارت کے سیاق وسباق سے واضح ہوتا ہے۔ بلکہ ایک مقام پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ''غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ والقاب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے''۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ اعلیٰ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو نام کے ساتھ نداء نہیں فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم میں نام کے ساتھ نداء نہیں فرمائی۔

علامہ غلام رسول صاحب سعیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے اس سیاق وسباق سے صرف نظر کر گئے اور آپ کی عبارات میں تعارض ثابت کرنے کے لیے دو عبارتیں جمع کر دیں کہ ''تجلی الیقین کے صفحہ ۲۶ پر اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یا محمد کے ساتھ نداء کرنا حرام ہے' جسے اس کا مالک ومولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ وہ ادب سے تجاوز کرے۔ اور صفحہ ۲۸ پر یہ روایت استدلال میں پیش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یا محمد کے ساتھ نداء کی ہے۔

مفتی نظام الدین مصباحی لکھتے ہیں: ''کاش کہ حضرت سعیدی صاحب نے کلام اعلیٰ حضرت کے سیاق وسباق سے صرف نظر نہ فرمایا ہوتا تو انہیں اپنے مزعومہ تعارض وتسامح سے صرف نظر کی حاجت نہ پیش آتی''۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ سعیدی صاحب نے کلام اعلیٰ حضرت کے سیاق وسباق سے قطعاً صرف نظر نہیں کیا ہے' بلکہ بہت وضاحت کے ساتھ خود لکھا ہے: ''ہوسکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ نے قرآن مجید میں سیّدنا محمد ﷺ کو نام لے کر نہیں پکارا''۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ص ۳۱۴)

کاش کہ مفتی نظام الدین صاحب نے علامہ سعیدی صاحب کی بحث کے مکمل مطالعہ سے صرف نظر نہ فرمایا ہوتا تو انہیں مذکورہ اعتراض کی حاجت نہ پیش آتی۔

علاّمہ سعیدی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''احادیثِ قدسیہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہ کثرت یا محمد کے ساتھ خطاب کیا ہے اور ہمارے نزدیک احادیث بھی حجت ہیں''۔ (ایضاً)

علاّمہ نظام الدین صاحب نے شارح صحیح مسلم کی اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے دو باتیں کہی ہیں:

(۱) ایک تو یہ کہ ''احادیث قدسیہ میں بھی واقعتاً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو نام لے کر نہیں پکارا بلکہ القابات سے پکارا ہے لیکن نبی اکرم ﷺ جب اس کو بیان فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے خطاب کو تواضعاً ''یا محمد'' سے تعبیر فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب خود اپنا کلام پاک اپنے محبوب پر نازل فرماتا ہے تو اس میں خطاب آپ کے اوصاف جلیلہ سے کرتا ہے''۔

(۲) ''ویسے جن احادیث قدسیہ میں یا محمد آیا ہے ان کو اگر ظاہر پر محمول کر دیا جائے تب بھی کوئی تعارض نہیں ہے''۔

مفتی نظام الدین صاحب نے اپنی پہلی بات پر کوئی دلیل پیش نہیں فرمائی۔ نہ یہ بیان فرمایا کہ اس تاویل کا مأخذ اور مصدر کیا ہے؟ بلکہ اس تاویل میں بہ ظاہر رسول اللہ ﷺ کی طرف کلامِ الٰہی میں تحریف کی نسبت کرنا ہے کہ اللہ عزّ وجل تو یـاایها الرسول اور یـاایها النبی وغیرہ سے پکارتا تھا اور رسول اللہ ﷺ اس کو یا محمد سے تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔

بالفرض اگر یہ تاویل درست بھی ہو تو زیادہ سے زیادہ یہ لازم آئے گا کہ احادیث قدسیہ سے یا محمد کہنا (یعنی اللہ عزّ وجل کا یا محمد کہنا) ثابت نہیں ہے۔ جب کہ کئی احادیث مبارکہ ایسی ہیں جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یا محمد کہنا ثابت ہے۔ اس پر حسب ذیل دلائل ہیں:

صحیح مسلم میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے' بچے اور خدام راستوں میں پھیل گئے اور وہ نعرے لگا رہے تھے: یا محمد یا رسول اللہ' یا محمد یا رسول اللہ۔ (صحیح مسلم ج ۲ص ۴۱۹' طبع کراچی)

امام محمد بن اسماعیل بخاری روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پیر سُن ہو گیا' کسی شخص نے کہا: آپ اس کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: یا محمد (ﷺ)۔

(الادب المفرد للامام البخاری ص ۲۶۴' الشفاء للامام القاضی عیاض جزء ۲ ص ۱۸' عمل الیوم واللیلة ص ۶۷)

خود رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو یہ دعا تعلیم فرمائی: **اللھم انی اسئلک واتوجه الیک بمحمد نبی الرحمة یا محمد انی قد توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی اللھم فشفعه فی.** (سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں اور حافظ ابن اثیر نے الکامل میں ذکر فرمایا کہ جنگِ یمامہ میں مسلمان وہ نعرہ لگا رہے تھے جو ان کا شعار تھا۔ **وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ** اوران کا شعار اس دن ''یا محمداہ'' کہنا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۳۲۴' الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۲۴۶)

ان تمام احادیث میں صحابہ کرام کی جانب سے ندائے یا محمد کی صراحت ہے۔ یہاں کیا تاویل کی جائے گی؟ اور تمام مثالوں کا کیا محمل ہو گا؟

یاد رکھیے! نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محض نام نہیں ہے بلکہ یہ نام پاک تمام فضائل ومناقب کا جامع' تمام محامد کو شامل اور تمام محاسن کو حاوی ہے۔ سو کسی بھی حدیث میں کسی کی بھی جانب سے نبی اکرم ﷺ کو ''یا محمد'' کے ذریعہ پکارا گیا ہے وہاں محض نام کے طور پر نہیں پکارا گیا بلکہ درحقیقت اس نداء کے ذریعے آپ کو تمام محاسن ومکارم اور جمیع خصائل وشمائل کے ساتھ متصف کیا گیا ہے۔

ابن قیم جوزی ''جلاء الافہام'' میں رقمطراز ہیں: **یقال احمد فھو محمد کما یقال علم فھو معلم وھذا علم و صفة اجتمع فیه الامران فی حقه ﷺ** ''کہا جاتا ہے اس کی حمد کی گئی تو وہ محمد ہے' جس طرح کہا جاتا ہے اس نے تعلیم دی تو وہ معلّم ہے۔ لہٰذا یہ لفظ (محمد) نام بھی ہے اور صفت بھی اور آپ کے حق میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں''۔

پھر کچھ صفحات کے بعد لکھتے ہیں: **والوصفیة فیھما لا تنافی العلمیة وان معناھما مقصود.** ''محمد اور احمد کا وصف ہونا ان کے علم ہونے کے منافی نہیں ہے اور ان دونوں کے معنی کا قصد کیا جاتا ہے''۔

(جلاء الافہام ص ۹۲۔۱۱۳ مطبوعہ فیصل آباد بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۱۱)

ندائے یا محمد ﷺ کے متعلق اگر اس توجیہ کو پیش نظر رکھا جائے تو بہت سارے اشکالات خود بخود رفع ہو جائیں گے۔ نہ احادیث قدسیہ میں تاویل کی ضرورت پیش آئے گی نہ ان احادیث پر اشکال وارد ہو گا جن میں صحابہ کرام کی جانب سے ''یا محمد'' کہا گیا ہے۔

(۲) مفتی صاحب کی دوسری بات عجیب وغریب ہے۔ جب احادیثِ قدسیہ کو ظاہر پر محمول کیا جائے اور کسی قسم کی تاویل کا سہارا نہ لیا جائے تو کیا اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یا محمد کے ذریعہ نداء فرمائی ہے؟ اور جب اللہ تعالیٰ نے ''یا محمد'' کے ذریعہ نداء فرمائی ہے تو مفتی صاحب مدظلہ کی تمام تر بحث کا کیا حاصل رہا؟

پھر یہاں ایک اور قابلِ غور امر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے ''انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں آپ نے ندائے یا رسول اللہ کے ثبوت پر دلائل فراہم کیے ہیں۔ ان میں سے اکثر دلائل ایسے ہیں جن میں ندائے یا محمد کے ثبوت اور جواز کے دلائل سے ندائے یا رسول اللہ کو ثابت کیا ہے۔

چنانچہ پہلی دلیل میں سنن ترمذی' ابن ماجہ' مستدرک اور صحیح ابن خزیمہ کے حوالے سے وہ حدیث پیش فرمائی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا کو بینائی کے لیے دعا تلقین فرمائی جس میں یہ الفاظ ہیں: **یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی** (انوار الانتباہ ص ۶ مطبوعہ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ) دوسری دلیل کے طور پر بھی اسی حدیث کو امام طبرانی کی معجم صغیر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ جس میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے۔ جن کی طرف حضرت عثمان متوجہ نہیں ہوتے تھے اور مذکورہ دعا کے

بعد ان کی حاجت پوری ہوگئی۔ (حوالۂ سابق)

تیسری دلیل میں امام بخاری کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پیر سُن ہوگیا اور ان سے کہا گیا کہ سب سے محبوب شخص کا یاد کرو تو انہوں نے بآواز بلند کہا: **یا محمداہ** ۔ (انوار الانتباہ ص ۹)

چوتھی دلیل میں کامل ابن اثیر کے حوالہ سے یہ روایت پیش کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں جب قحط پڑ گیا تو حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بکری ذبح کی تو اس کی کھال کے نیچے سے نری سرخ ہڈی نکلی۔ یہ دیکھ کر انہوں نے ندا کی: **یا محمداہ** ۔ (انوار الانتباہ ص ۱۰)

پانچویں دلیل میں نسیم الریاض کے حوالہ سے یہ بیان کیا ہے اہلِ مدینہ میں قدیم سے **یا محمداہ** کہنے کا رواج تھا۔

(انوار الانتباہ ص ۹)

ان پانچ روایات سے استدلال کے بعد چند فقہی عبارات' واقعات اور وظائف سے استدلال کیا ہے۔ ذیل میں ایک واقعہ اور ایک وظیفہ ملاحظہ ہو:

امام ابن جوزی کی عیون الحکایات کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ شام کے تین نوجوان بھائی ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے تھے۔ ان کو عیسائی بادشاہ نے دعوت دی کہ تم عیسائی ہو جاؤ تو میں اپنی بیٹیوں کی تم سے شادی کر دوں گا۔ انہوں نے انکار کیا اور کہا: **یا محمداہ** ۔

(انوار الانتباہ ص ۱۲۔۱۱)

رسالہ مبارکہ شطاریہ سے یہ وظیفہ نقل کیا ہے: **ذکرِ کشفِ ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق است.**

(انوار الانتباہ ص ۱۸)

ان تمام حوالہ جات سے ظاہر ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک یا محمد کہنا جائز ہے۔ کیونکہ انہوں نے یا محمد کہنے کے جواز سے یا رسول اللہ کہنے کا جواز ثابت کیا ہے۔

اب اگر یہ کہا جائے گا کہ "یا محمد کے ساتھ نداء کرنی ناجائز اور حرام ہے" تو لازم آئے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے نابینا صحابی کو خلاف ادب اور حرام طریقے سے نداء کرنے کی تعلیم دی اور حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت بلال بن حارث مزنی' حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تمام اہلِ مدینہ جو یا محمداہ کے ساتھ نداء کرتے تھے سب حرام کا ارتکاب کرتے رہے۔ **(العیاذ باللہ العظیم)**

نیز اگر ندائے یا محمد کو ناجائز قرار دیا جائے تو اعلیٰ حضرت کا رسالۂ مبارکہ "انوار الانتباہ" کالعدم ہو جائے گا کیونکہ اس میں یا رسول اللہ ﷺ کے جواز کی بناء **یا محمداہ** کے جواز پر کی گئی ہے۔

اسی طرح ہمارے زمانے میں اہلِ سنت کے نہایت ممتاز اور موقر عالم دین حضرت استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری زید شرفہم نے ندائے یا رسول اللہ ﷺ کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جس کو برکاتی پبلشرز نے نعرۂ رسالت کے نام سے شائع کیا ہے اس میں حضرت شرف صاحب نے بھی ندائے یا رسول اللہ کے جواز کو ندائے یا محمد کے دلائل سے ثابت کیا ہے۔

چنانچہ پہلی دلیل میں ترمذی وغیرہ کے حوالہ سے وہی نابینا کی حدیث پیش کی ہے جس میں یہ جملہ ہے۔ **یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی (الحدیث)** ۔ (نعرۂ رسالت' ص ۶۰ مطبوعہ برکاتی پبلشرز کراچی)

دوسری دلیل میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیر سُن ہونے والی حدیث پیش کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا: **یا محمداہ** ۔ (نعرۂ رسالت ص ۶۶)

تیسری دلیل میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ پیش کیا ہے کہ جب وہ حراست میں میدانِ جنگ سے گزریں تو یوں فریاد کی: **یا محمداہ** ' **یا محمداہ** ۔ (نعرۂ رسالت ص ۶۷) نیز شرف صاحب نے اس وظیفے سے بھی

استدلال کیا ہے کہ جواہر خمسہ میں مذکور ہے کہ فتوح ابواب اقبال کے واسطے ہر روز پانچ سو بار پڑھے: **ناد علیا مظہر العجائب تجدہ عونا لک فی النوائب کل ھم و غم سینجلی بنبوتک یا محمد** ۔ (نعرۂ رسالت ص ۹۹)

رسالے کے اختتام پر شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

"یہی عقیدہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کا ہے۔ انہوں نے اپنی تصانیف میں دنیائے اسلام کے مسلّم اور مستند علماء کے ارشادات اور قرآن و حدیث کے حوالے سے اپنے معتقدات کو پیش کیا ہے"۔

حضرت شرف صاحب قادری زید شرفہم مسلک امام احمد رضا کے بہت عظیم ترجمان اور نقیب ہیں اور انہوں نے بھی ندائے یارسول اللہ کو ندائے یا محمد کی احادیث اور وظائف سے ثابت کیا ہے۔ اور شرف صاحب بلاشبہ ہمارے زمانے کے اکابر علماء میں سے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی ندائے یا محمد جائز ہے اور منسوخ نہیں ہے۔ اب بہرحال شارح صحیح مسلم کا پیش کردہ یہ اشکال ان تمام حضرات کے ذمہ رہا کہ تجلی الیقین میں اعلیٰ حضرت کا ندائے یا محمد کو حرام اور ممنوع قرار دینا ان تمام احادیث اور تصریحات علماء سے معارض ہے۔ اور انتہائی سرتوڑ کوششوں کے باوجود شارح کا یہ اشکال آج تک نہیں اٹھ سکا ہے۔

## ڈاڑھی میں قُبضہ کا وجوب

مفتی نظام الدین رضوی مصباحی صاحب نے شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے ڈاڑھی میں قُبضہ کے وجوب کے مسئلے میں بھی اختلاف کیا ہے۔ اور علامہ کی تحقیق پر مختلف اعتراضات کیے ہیں اور اپنے دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ ڈاڑھی میں ایک مشت کی مقدار شرعاً واجب ہے۔ اس سلسلے میں بالترتیب ان کے اعتراضات کا خلاصہ اور ان اعتراض کے جوابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اعتراض ۱: پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ "ایک مشت ڈاڑھی رکھنا سنت ہے" اور "ایک مشت سے زائد کو کاٹنا سنت ہے" ان دونوں جملوں میں بہت فرق ہے۔ علامہ سعیدی صاحب کا مدّعا "ایک مشت ڈاڑھی رکھنا سنت ہے" یہ فقہ کی کسی عبارت سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ علامہ نے اپنے مدّعا کو ثابت کرنے کے لیے جو عبارات پیش کی ہیں ان کا مفہوم یہ ہے کہ "ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹنا سنت ہے"۔ اس سے یہ سمجھنا کہ "ایک مشت ڈاڑھی رکھنا سنت ہے"۔ یہ درست نہیں ہے؟

الجواب: یہ اعتراض قطعاً غلط ہے۔ ایک مشت ڈاڑھی کا سنت ہونا اور ایک مشت سے زائد کو کاٹنے کا سنت ہونا' ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ دلائل اور فقہاء کی عبارات سے دونوں امر ثابت ہیں۔

کتب فقہ میں جہاں یہ تصریح ہے کہ **السنة ان یقطع ما زاد علی قبضة یدہ** (یعنی قُبضہ سے زائد ڈاڑھی کو کاٹنا سنت ہے) وہاں متعدد کتب میں یہ تصریح بھی ہے کہ **القدر المسنون فی اللحیة القبضة** (ڈاڑھی میں قدر مسنون قُبضہ ہے)۔

(ہدایہ اولین ص ۲۰۱' مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ بنایہ ج ۱ ص ۳۴۴' مطبوعہ لکھنؤ۔ فتح القدیر ج ۲ ص ۲۷۰' مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔ تبیین الحقائق ج ۱ ص ۳۳۱' مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان وغیرہا)

اور یہ بھی واضح رہے کہ ہماری کتب میں قُبضہ کے صرف مسنون ہونے ہی کی تصریح نہیں ہے بلکہ علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے قُبضہ کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں:

**فالتقدیر لو اخذتم نواحی لحیتہ طولا و عرضا و ترکتم قدر المستحب وھو مقدار القبضة.**

(رسول اللہ ﷺ کے حضرت ابوقحافہ کو ڈاڑھی کاٹنے کے حکم میں) تقدیراً یہ ارشاد ہے کہ اگر تم ڈاڑھی کو طولاً و عرضاً لو اور قدر مستحب چھوڑ دو۔ اور قدر مستحب قُبضہ کی مقدار ہے۔

(شرح مسند امام اعظم ص ۲۱۰' مطبوعہ مطبع محمدی لاہور)

اعتراض ۲: متعدد احادیث میں ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا گیا ہے اور حقیقی معنی کے اعتبار سے امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ اس لیے ڈاڑھی بڑھانا واجب ہے۔ مگر بڑھانے کی حد کیا ہے' یہ مجہول ہے اور اسی وجہ سے جن احادیث میں ڈاڑھیوں کو مطلقاً بڑھانے کا تذکرہ

ہے وہ مجمل ہیں۔ جب احادیث مجمل ہیں تو ان کی تفسیر اور بیان کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ فقہاء احناف نے یہی کیا کہ جب انہیں احادیث میں بیان نہ ملا تو آثارِ صحابہ میں اسے تلاش کیا اور آثارِ صحابہ میں ان احادیث مجملہ کا بیان مل گیا۔ یعنی یہ کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ کر کم کرتے تھے۔ لہٰذا ان حضرات کا یہ فعل احادیثِ مجملہ کا بیان ہے۔ سو ڈاڑھی بڑھانے کی واجبی حد ایک مشت ہوئی۔

مفتی نظام الدین صاحب نے اس مقام پر توضیحاً فقہ سے ایک نظیر پیش کی ہے کہ جس طرح ہمارے فقہاء کے نزدیک سر کے مسح کا حکم مجمل ہے اور حدیثِ ناصیہ اس کا بیان ہے' اسی طرح زیر بحث مسئلہ میں بھی ڈاڑھی بڑھانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک مجمل ہے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فعل اس کا بیان ہے۔

الجواب: اوّلاً یہ قیاس صحیح نہیں ہے' کیونکہ سر کے مسح کی مقدار مجمل ہے لیکن اس کا بیان خود رسول اللہ ﷺ کا فعل ہے' حدیث میں ہے:

عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه ان النبي ﷺ توضا فمسح بناصيته. الحديث.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضو کیا پھر پیشانی کی مقدار کے برابر سر کا مسح کیا۔

(صحیح مسلم الطہارۃ' رقم الحدیث: ۸۳' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۵۰' سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۰۰' سنن نسائی رقم الحدیث: ۱۰۷)

پس کسی مجمل کا بیان رسول اللہ ﷺ کا فعل ہو سکتا ہے۔ لیکن زیر بحث مسئلہ میں ڈاڑھی بڑھانے کے مجمل حکم کا بیان رسول اللہ ﷺ کا فعل نہیں ہے بلکہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ کا فعل ہے لہٰذا یہ قیاس مع الفارق ہے۔

الجواب: ثانیاً یہ بات درست نہیں ہے کہ جن احادیث میں ڈاڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا گیا ہے وہ مجمل ہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا جو حلیہ مبارکہ کتب احادیث وسیرت میں بیان کیا گیا ہے اس میں ان فرامین کی تشریح اور بیان موجود ہے۔ چنانچہ شفاء شریف میں قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كث اللحية تملأ صدره.

آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک گھنی تھی جو کہ سینے کے بالائی حصے کو بھر لیتی تھی۔

(شفاء ج ۱ص ۳۸' مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی' ملتان)

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے جن احادیث میں ڈاڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا ہے اس سے آپ کی کیا مراد اور کیا مطلوب ہے۔ اس لیے ان احادیث کو مجمل نہیں کہا جا سکتا۔



اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کتب اصول میں ہے کہ تقليد الصحابي واجب اجماعا (بالاجماع صحابی کی تقلید واجب ہے) لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فعل (قبضہ بھر ڈاڑھی) کی اتباع اور اس کی تقلید واجب ہے؟ تو اس کا ایک جواب یہ ہے کہ کسی کے محض فعل کی اتباع کو تقلید نہیں کہتے ہیں بلکہ قول یا ایسا فعل جو قول کے ساتھ ہو اس کی پیروی پر تقلید کا اطلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ بحر العلوم عبد العلی بن نظام الدین نے تقلید کی تعریف اس طرح کی ہے کہ: بغیر حجت اور دلیل کے غیر کے قول کو قبول کرنا تقلید ہے۔ (فواتح الرحموت ج ۲ص ۴۰۰' مطبوعہ مصر) علامہ نووی نے تعریف اس طرح کی ہے: التقليد قبول قول المجتهد والعمل به۔ مجتہد کے قول کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا تقلید ہے۔ (تہذیب الاسماء واللغات ج ۳ص ۱۰۱' مطبوعہ بیروت) امام غزالی نے تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: التقليد هو قبول قول بلا حجة۔ کسی کے قول کو بلا دلیل قبول کرنا تقلید ہے (المستصفیٰ ج ۲ص ۳۸۹' مطبوعہ مصر) علامہ سید علی بن محمد الجرجانی نے بھی تقلید کی تعریف میں یہی کہا ہے کہ بلا دلیل غیر کے قول کو قبول کرنا تقلید ہے۔ (التعریفات ص ۴۸' مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ان تمام تعریفات سے معلوم ہوا کہ تقلید کا تعلق قول ہے نہ کہ فعل۔ لہٰذا تقليد الصحابي واجب کا اصول بالکل برحق اور درست ہے لیکن اس میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قبضہ بھر ڈاڑھی رکھنا شامل نہیں ہے کیونکہ یہ ان کا فعل ہے۔ اور تقلید کا تعلق قول سے

ہے نہ کہ فعل سے۔ اگر قبضہ بھر ڈاڑھی رکھنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا کسی اور صحابی کا قول ہوتا تو ''تقلید الصحابی واجب'' کا اس پر منطبق کرنا درست ہوتا لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔

اعتراض ۳: حدیث ''عشر من الفطرۃ'' کا سہارا لے کر علامہ سعیدی صاحب نے مقدار قبضہ کو سنت قرار دینے کی جو کوشش کی ہے اس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ''فطرۃ'' کا معنی سنت ہونا متعین ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس کا ایک معنی دین و شریعت بھی ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فطرۃ کا ترجمہ ''شرائع قدیمہ مستمرہ'' کے الفاظ سے فرمایا ہے۔ دوسرا یہ کہ سنت کا معنی اگر متعین بھی ہو تو یہ اس امر کے منافی نہیں کہ شریعت محمدیہ میں کسی خصوصی فرمان کی وجہ سے وہ واجب ہو۔ یعنی جائز ہے کہ کوئی کام سنت انبیاء سے ہو اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ میں کسی خصوصی فرمان کی وجہ سے واجب ہو اور زیر بحث مسئلہ میں ایسا ہی ہے۔ کیونکہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ''اعفوا اللحی'' فرما کر اعفاء کو واجب فرما دیا ہے۔

الجواب: علامہ سعیدی صاحب نے ''عشر من الفطرۃ'' میں فطرۃ کا ترجمہ ''سنت'' سے ضرور کیا ہے۔ لیکن اس تقابل یا تناظر میں نہیں کہ فطرۃ کا کوئی اور معنی ہی نہیں ہے یا اس کے دیگر معانی غلط ہیں۔ بلکہ سنت سے اس کا ترجمہ اس لیے کیا ہے تاکہ وجوب کی نفی ہو۔ مفتی نظام الدین صاحب کا یہ فرمانا کہ ''فطرت کا ایک معنی دین و شریعت بھی ہے جیسا کہ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے ترجمہ فرمایا ہے''۔ یہ سنت کے ترجمہ کے خلاف نہیں ہے۔ اس لیے کہ دین و شریعت کا ترجمہ معنیٔ واجب کو مستلزم نہیں ہے۔ بلکہ دین و شریعت کا ترجمہ بمنزلۂ مجمل ہے اور سنت کا ترجمہ بمنزلۂ بیان ہے۔ کیونکہ دین و شریعت کے ترجمہ کے مطابق جب اشیاءِ عشرہ کا تعلق دین اور شریعت سے ہے تو اب ہم دلائل کی روشنی میں ان دس چیزوں کا حکم متعین کریں گے کہ آیا دین اور شریعت میں یہ دس چیزیں سنت ہیں یا واجب۔ سو ''عشر من الفطرۃ'' میں فطرۃ کا ترجمہ سنت بھی ٹھیک ہے اور دین و شریعت بھی ٹھیک ہے۔ صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز نے فطرۃ کا ترجمہ سنت سے کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ یعنی انبیاء سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں۔'' الخ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۰ مشتاق بک کارنر لاہور)

اسی بحث میں آگے لکھتے ہیں: ڈاڑھی بڑھانا سنن انبیاء سابقین سے ہے۔ (جز ۱۶ ص ۱۳۳)

بلکہ خود امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مقام پر فطرت کا ترجمہ سنت سے کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ (الحدیث) یعنی دس چیزیں سنت قدیم انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۵ مطبوعہ برکاتی پبلشرز کراچی)

مفتی نظام الدین صاحب نے اپنے اسی تیسرے اعتراض میں یہ بھی لکھا ہے کہ ''سنت کا معنی اگر متعین بھی ہو تو یہ اس امر کے منافی نہیں کہ شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا التسلیم والتحیہ میں کسی خصوصی فرمان کی وجہ سے وہ واجب ہو اور زیر بحث مسئلہ میں ایسا ہی ہے''۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً سنت کا معنی کسی کے نزدیک خصوصاً علامہ سعیدی صاحب کے نزدیک متعین نہیں ہے۔ ثانیاً سنت کا معنی جس طرح واجب ہونے کے منافی نہیں ہے اسی طرح یہ معنی واجب ہونے کو مستلزم بھی نہیں ہے۔ اور ''واعفوا اللحی'' سے وجوب پر استدلال کا جواب یہ ہے کہ یہ امر وجوب کے لیے نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا قرینہ صارفہ آپ کا طولاً اور عرضاً ڈاڑھی کو کاٹنا ہے۔ (سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۷۶۳، الضعفاء للعقیلی ج ۲ ص ۱۹۵، الکامل لابن عدی ج ۵ ص ۱۶۸۹) اور کاٹنا بڑھانے کے منافی ہے۔ سو جب یہ واجب نہ رہا تو اس کو استحباب پر محمول کرنا پڑے گا۔

اعتراض ۴: علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں کہ ''ہمارے نزدیک مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ڈاڑھی کی اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے۔ خواہ وہ قبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو'' عرض ہے کہ ڈاڑھی اگر مشت سے ایک آدھ انگل کم ہو تو بھی یہ اعفاء ہی ہے۔ یوں آپ کے بقول اعفاء واجب ہوا اور حدیث عشر من الفطرۃ میں مطلق اعفاء ہی کا

ذکر ہے۔ پھر تو آپ کے طرزِ استدلال کی روشنی میں یہ بات بھی عجیب ہوئی کہ آپ حدیث میں مذکور چیزوں کو سنت مانتے ہیں اور ایک چیز ''اعفاء'' کو واجب گردانتے ہیں؟

**الجواب:** یہ اعتراض کہ ''سعیدی صاحب کے بقول **عشر من الفطرة** میں' سے ۹ چیزیں سنت اور اعفاء واجب ہے'' یہ درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ علامہ سعیدی صاحب کے نزدیک مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اعفاء سنت مستحبہ ہے۔ لہٰذا تعارض نہیں ہے۔

مطلقاً ڈاڑھی رکھنے کے وجوب پر دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ڈاڑھی منڈانے پر انکار فرمایا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ حضرت عبید اللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مجوسی آیا' اس حال میں کہ اس نے ڈاڑھی منڈائی ہوئی تھی اور مونچھیں لمبی رکھی ہوئی تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے اس نے کہا یہ ہمارے دین میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ہمارے دین میں یہ ہے کہ ہم مونچھیں کم کرائیں اور ڈاڑھی بڑھائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۷۹)

اعفاء کے سنتِ مستحبہ ہونے پر دلیل سطور گذشتہ میں گزر چکی ہے۔ حاصل یہ کہ مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اعفاء سنتِ مستحبہ ہے۔ لہٰذا **عشر من الفطرة** کے فرمان میں جو دس چیزیں بیان فرمائی گئی ہیں' وہ سنت ہیں اور مطلق لحیہ کا وجوب اس روایت سے ثابت ہے جو مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے اوپر ذکر کی گئی ہے۔

**اعتراض ۵:** اگر کسی کی ڈاڑھی چار انگل سے آدھ انگل کم ہو مثلاً ساڑھے تین انگل تو اسے کٹا کر تین انگل کر لینا حضرت سعیدی صاحب کے نزدیک جائز ہے۔ جیسا کہ ان کے درج بالا فرمان سے ظاہر ہے۔ حالانکہ ہمارے فقہاء کرام بالاتفاق اسے واجب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ لمعۃ الضحیٰ میں ہے:

''امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر' پھر علامہ زین الدین ابن نجیم مصری البحر الرائق' پھر علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام' پھر علامہ محمد علی دمشقی درّ مختار' پھر علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح سب علماء کتاب الصوم میں فرماتے ہیں: **الاخذ من اللحية وهي دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة فلم يبحه احد.** جب ڈاڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں''۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۱۲۹)

غور فرمایئے! یہ حضرت صرف اپنا موقف بیان نہیں کر رہے ہیں بلکہ فرما رہے ہیں کہ **لم يبحه احد**۔ کسی کے نزدیک حلال نہیں؟

**الجواب:** یہ کہنا کہ ہمارے فقہاء کرام بالاتفاق ایک مشت کو واجب قرار دیتے ہیں' یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ جن فقہاء نے یہ لکھا ہے ''ڈاڑھی کو ایک مشت سے کم کرنا کسی نے مباح قرار نہیں دیا ہے'' ان فقہاء نے اور ان کے علاوہ حنفی فقہاء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ ڈاڑھی میں ایک مشت مسنون ہے۔ چنانچہ تمام ہی معروف کتبِ فقہ میں یہ عبارت ہے کہ ''ڈاڑھی میں قدرِ مسنون قبضہ ہے''۔

(حوالہ کے لیے دیکھئے: ہدایہ اولین ص ۲۰۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' فتح القدیر ج ۲ ص ۲۷۰ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر' بنایہ فی شرح الہدایہ ج ۱ ص ۳۲۳ مطبوعہ لکھنؤ' البحر الرائق ج ۲ ص ۲۸۰ مطبوعہ مطبعہ علمیہ مصر' تبیین الحقائق ج ۱ ص ۳۳۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' حاشیۃ الدّرر والغرر ج ۱ ص ۲۰۸ مطبوعہ مطبعہ عامرہ شرفیہ مصر' مرقات ج ۸ ص ۲۹۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' درّ مختار علی ہامش الرد ج ۲ ص ۱۵۵۔ ج ۵ ص ۳۵۹ مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ استنبول' ردّ المحتار ج ۵ ص ۳۵۹ مطبوعہ استنبول' حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص ۳۱۶ مطبوعہ مصر' فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸ مطبوعہ مصر)

ثانیاً خود علامہ سعیدی صاحب نے شرح صحیح مسلم میں اس اعتراض کا جواب دیا ہوا ہے اور اس جواب سے مفتی نظام الدین صاحب نے کوئی تعرض نہیں فرمایا ہے۔ البتہ اعتراض کو دہرا دیا ہے کہ ''تمام فقہاء کرام نے ایک مُشت کو واجب قرار دیا ہے اور اس سے کم کو کسی نے مباح قرار نہیں دیا''۔ ہم اس اعتراض کے لیے علامہ سعیدی صاحب ہی کا جواب قلمبند کر رہے ہیں:

علامہ ابن ہمام نے جو یہ لکھا ہے:

**واما الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض** اور اس (یعنی ڈاڑھی کے اکثر حصہ) سے مزید ڈاڑھی کم کرنا

المغاربة و مخنثة الرجال فلم یبحه احد. جیسا کہ بعض مغاربہ اور ہیجڑے کرتے ہیں اس کو کسی نے مباح نہیں کہا۔
(فتح القدیر ج۲ص۲۷۰مطبوعہ سکھر)

بعض علماء کہتے ہیں کہ اس عبارت میں علامہ ابن ہمام نے قُبضہ کو واجب کہا ہے یہ صحیح نہیں ہے اوّل تو یہ عبارت قُبضہ کے متعلق نہیں ہے' یہ ڈاڑھی کے اکثر اور غالب حصے کے متعلق ہے اور وہ قُبضہ سے عام ہے' ثانیاً یہ ٹھیک ہے کسی نے اس کو مباح نہیں کہا لیکن کسی نے قُبضہ سے کم ڈاڑھی کاٹنے کو حرام یا مکروہ تحریمی بھی نہیں کہا حتیٰ کہ قُبضہ کا وجوب ثابت ہو' ثالثاً علامہ ابن ہمام نے اسی صفحہ پر یہ تصریح کی ہے کہ ڈاڑھی میں قدر مسنون قُبضہ ہے' اور یہ اس بات پر نص ہے کہ قُبضہ سنت ہے واجب نہیں ہے۔

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

وھو ای القدر المسنون فی اللحیۃ القبضۃ. (ایضاً) ڈاڑھی میں قدر مسنون قُبضہ ہے۔

اس لیے علامہ ابن ہمام کی اس دوسری عبارت میں تاویل کرنا ضروری ہے تاکہ ان کی دو عبارتیں متعارض نہ ہوں اور وہ تاویل یہ ہے کہ اباحت تحسین کے معنی میں ہے اور فلم یبحہ احد ''اس کو کسی نے مباح نہیں کہا'' کا معنی ہے لم یحسنہ احد ''اس کی کسی نے تحسین نہیں کی''، یعنی قُبضہ سے کم ڈاڑھی کاٹنے کو کسی نے مستحسن نہیں کہا۔ کیونکہ مستحسن طریقہ یہی ہے کہ قُبضہ تک ڈاڑھی رکھی جائے بلکہ سنت یہ ہے کہ اتنی لمبی ڈاڑھی رکھی جائے جو سینہ کے بالائی حصہ کو بھر لے جیسا کہ احادیث میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک سینہ کو بھر لیتی تھی۔ (شرح صحیح مسلم ج۶ص۴۳۹)

''فلم یبحہ احد'' کا ایک اور جواب جو شرح صحیح مسلم ہی میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ علامہ علی بن سلطان محمد القاری الحنفی علیہ رحمۃ الباری نے قُبضہ کی مقدار کو مُستحب لکھا ہے۔ جیسا کہ اعتراض اوّل کے جواب میں باحوالہ ان کی عبارت ہم ذکر کر چکے ہیں۔ جب علامہ علی قاری نے مقدارِ قُبضہ کو مستحب لکھا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک قُبضہ سے کچھ کم کرنا جائز ہے۔ اب اگر فلم یبحہ احد کا معنی یہ کیا جائے کہ قُبضہ سے کچھ کم کرنے کو کسی نے مباح اور جائز نہیں کہا ہے تو علامہ علی قاری کا قُبضہ کو مستحب قرار دینا علماء کے ایک متفقہ موقف کے خلاف ہوگا۔ اور ہم یہ تصور نہیں کر سکتے کہ علامہ علی قاری حنفی جیسی ذی علم و فضل شخصیت علماء امت کے متفقہ مسئلہ سے ناواقف ہو۔ لہٰذا ہمیں فلم یبحہ احد اور علامہ علی قاری کے قول استحباب کو آپس میں تعارض اور ٹکراؤ سے بچانے کے لیے علامہ علی قاری کی عبارت کو فلم یبحہ احد کی تفسیر اور شرح ماننا ہوگی۔ گویا علامہ علی قاری نے بتا دیا کہ فلم یبحہ احد کا معنی یہ ہے کہ قُبضہ سے کم کرنے کو کسی نے پسند نہیں کیا' کیونکہ پسندیدہ اور مستحب مقدار ایک مُشت ہے۔ اسی کو شارح صحیح مسلم نے اپنے جواب میں بیان کیا کہ ''لم یبحہ احد کا معنی ہے لم یحسنہ احد (اس کی کسی نے تحسین نہیں کی) یعنی قُبضہ سے کم ڈاڑھی کاٹنے کو کسی نے مستحسن نہیں کہا۔ کیونکہ مستحسن طریقہ یہی یہ ہے کہ قُبضہ تک ڈاڑھی رکھی جائے''۔

ہماری اس تقریر کی روشنی میں لم یبحہ احد کی عبارت اور علامہ علی قاری کے قول استحباب سے تعارض اٹھ گیا اور شارح کی ذکر کردہ تاویل (لم یبحہ احد کا معنی ہے: لم یحسنہ احد) کی علامہ علی قاری سے تائید مل گئی۔ اور ساتھ ہی مفتی نظام الدین صاحب کے اس دعوے کی تردید ہوگئی کہ ڈاڑھی کو ایک مشت سے کم کرنا بالاتفاق ہمارے فقہاء کرام کے نزدیک ناجائز ہے۔

اعتراض ۶: شرح صحیح مسلم میں علامہ کا کی کے حوالہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ ڈاڑھی کو طول سے کاٹ کر کم کرتے تھے۔ اور ترمذی کے حوالہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ ڈاڑھی کو طول اور عرض سے کاٹ کر کم کرتے تھے۔ اس پر علامہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں: ''میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس پر دلالت نہیں کرتی کہ نبی ﷺ ڈاڑھی کو قُبضہ کے بعد کاٹتے تھے''۔ (شرح صحیح مسلم ج۱ص۹۲۶)

مفتی نظام الدین صاحب اس پر لکھتے ہیں: اب میں کہتا ہوں یہ حدیث اس پر بھی دلالت نہیں کرتی کہ نبی ﷺ معاذ اللہ حدِ قُبضہ تک پہنچنے سے پہلے کاٹتے تھے۔

الجواب: اللہ جانے مفتی نظام الدین صاحب کو یہ بات کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کہ "اب میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس پر بھی دلالت نہیں کرتی کہ نبی ﷺ معاذ اللہ حدِ قبضہ تک پہنچنے سے پہلے کاٹتے تھے"۔ اس عبارت سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سعیدی صاحب کا یہ موقف ہو کہ رسول اللہ ﷺ حدِ قبضہ تک پہنچنے سے پہلے کاٹتے تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی کے بارے میں علامہ سعیدی صاحب کا موقف یہ ہے کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک اتنی دراز اور گھنی تھی کہ سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی۔ اور اس کی اتباع میں بالعموم تمام مسلمانوں کو اور بالخصوص علماء و مشائخ کو لمبی ڈاڑھی رکھنی چاہیے۔

علامہ سعیدی صاحب "شرح صحیح مسلم" جلد اوّل میں اپنا موقف واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تاہم عام مسلمانوں کو عموماً اور علماء و مشائخ کو خصوصاً لمبی ڈاڑھی رکھنا چاہیے۔ کیونکہ نبی ﷺ کی ڈاڑھی مبارک دراز اور گھنی تھی جو سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں آپ کی کامل اتباع کی جائے"۔
(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۳۲)

اپنے موقف کو مزید واضح کرتے ہوئے "تبیان القرآن" میں علامہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"البتہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک بہت دراز اور گھنی تھی جو سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی (الشفاء ج ۱ ص ۳۸ مطبوعہ ملتان) اور اتنی لمبی اور گھنی ڈاڑھی رکھنا جو سینہ کو یا کم از کم سینہ کے بالائی حصہ کو بھرے سنّت کے مطابق ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت اور کمال ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اتنی لمبی اور گھنی ڈاڑھی ہی رکھنی چاہیے۔ (تبیان القرآن ج ۳ ص ۲۷) رہا علامہ سعیدی صاحب کا یہ کہنا کہ "میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس پر دلالت نہیں کرتی کہ نبی ﷺ ڈاڑھی کو قبضہ کے بعد کاٹتے تھے" اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ احادیث جن میں نبی اکرم ﷺ کا اپنی ڈاڑھی مبارک کو طولاً و عرضاً کاٹنے کا تذکرہ ہے ان سے یہ استدلال کرنا کہ نبی اکرم ﷺ قبضہ سے زائد ہوتے ہی کاٹ دیتے تھے' درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان احادیث میں اس طرح کا تذکرہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ ایک مُشت یا اس سے زائد ہونے کے بعد ڈاڑھی مبارک کو کاٹتے تھے"۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چکوال کے ایک عالم دین مولانا محمد یونس صاحب حنفی نے بھی ڈاڑھی میں قبضہ کے وجوب کے مسئلہ میں علامہ سعیدی صاحب سے اختلاف کیا ہے اور "السیف المسلول" نام کا ایک رسالہ تالیف کیا ہے جس میں علامہ سعیدی صاحب کے موقف پر مختلف اعتراضات کیے ہیں۔ بحث کی مناسبت سے یہاں ان کے اعتراضات کے جوابات بھی دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سو ان کے چند اہم اعتراضات کا خلاصہ اور ان کے جوابات کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

اعتراض ۱: علامہ سعیدی صاحب نے لکھا ہے کہ: "چونکہ احکام میں عُرف و عادت کا اعتبار ہوتا ہے اس لیے ڈاڑھی کے تحقق کے لیے اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عُرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے۔ خواہ قبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو"۔ علامہ سعیدی صاحب کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ڈاڑھی اور مقدارِ ڈاڑھی اور اسی طرح تمام مقادیر شرع مثلاً نصاب زکوٰۃ وغیر ہا یہ تمام کے تمام غیر مدرک بالعقل اور غیر قیاسی ہیں۔ ان کا مدار شریعت اور عُرف شرع ہے۔ علامہ سعیدی صاحب کا نظریہ کتاب و سنّت اور رُوحِ شریعت کے منافی ہے۔

الجواب: مولانا محمد یونس صاحب کا یہ لکھنا درست ہے کہ "ڈاڑھی کی مقدار اور دیگر مقادیر شرع غیر قیاسی ہیں اور ان کا مدار شریعت اور عُرف شرع ہے"۔ لیکن اس بات کو بطور اعتراض کے پیش کرنا درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ عُرف بھی دلیلِ شرعی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرّہ العزیز فرماتے ہیں کہ "عُرف اعظم دلائل شرعیہ سے ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۹۱)

اس لیے علامہ سعیدی صاحب نے لکھا ہے کہ "ڈاڑھی کے تحقق کے لیے اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے' خواہ وہ قبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو"۔ علامہ علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ نے ایک مُشت ڈاڑھی کو سنّت اور عُرف کے مطابق

قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

اقول ینبغی ان یلدرج فی اخذھا لقصیر مقدار قبضۃ علی ما ھو السنۃ والاعتدال المتعارف.

یعنی ”میں کہتا ہوں کہ ڈاڑھی کو اس قدر کاٹنا چاہیے کہ اس کی مقدار ایک قُبضہ ہو جائے جو کہ سنت اور میانہ روی کا معروف ومروج طریقہ ہے“۔

(مرقات ج ۸ ص ۲۹۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

مولانا محمد یونس صاحب نے اپنے اعتراض میں علامہ سعیدی صاحب کی دلیلِ عُرف کو توڑنے کے لیے اور قُبضہ کے وجوب کو ثابت کرنے کے لیے جو کچھ تقریر کی ہے کیا وہ تقریر علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی متوجہ ہوگی؟ کیونکہ علامہ علی قاری نے اس عبارت میں قُبضہ کو نہ صرف سنت قرار دیا ہے بلکہ اعتدالِ متعارف کے مطابق قرار دیا ہے۔ جب کہ مولانا محمد یونس صاحب کا مدعا یہ ہے کہ اوّلاً قُبضہ سنت نہیں ہے' بلکہ واجب ہے۔ ثانیاً ڈاڑھی کی مقدار غیر قیاسی ہے' اس میں متعارف طریقوں کا کوئی دخل نہیں ہے۔

اعتراض ۲: مولانا محمد یونس صاحب کا دوسرا اہم اعتراض یہ ہے کہ سعیدی صاحب نفس ڈاڑھی کو واجب کہتے ہیں اور نفس ڈاڑھی تو ایک انگل ڈاڑھی رکھنے سے بھی متحقق ہو جاتی ہے تو جس شخص کی صرف ایک انگل ڈاڑھی ہو تو اس نے بھی ڈاڑھی رکھنے کے وجوبی حکم پر عمل کر لیا؟ کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں بعض مسائل میں ایک انگل کا بھی اعتبار ہے۔ مثلاً عورت جب احرام حج وعمرہ سے باہر آئے تو اپنے بالوں کا حلق نہ کرائے۔ بلکہ ایک انگل کی مقدار سر کے بالوں کو احرام سے باہر آنے کے لیے کاٹ لے تو عملِ تقصیر اس سے مکمل تصور کیا جائے گا۔ اسی طرح علامہ سعیدی کے نزدیک جب نفس ڈاڑھی واجب ہے تو ان کے نزدیک ایک انگل ڈاڑھی سے بھی واجب پر عمل ہو جائے گا۔ اسی طرح بقول حکماء کلی طبعی اپنے افراد کے ضمن میں متحقق ہوتی ہے۔ اور ساڑھے تین انگل' تین انگل' دو انگل اور صرف ایک انگل یہ سب کے سب نفس ڈاڑھی (جو کہ کلی ہے) کے افراد ہیں۔ اور نفس ڈاڑھی ان تمام افراد میں متحقق ہوگی۔ نتیجۃً علامہ سعیدی صاحب کے نزدیک ایک انگل ڈاڑھی بھی شرعاً ڈاڑھی قرار پائے گی۔

الجواب: اس اعتراض کے دو جواب ہیں۔ ایک نقض اجمالی۔ دوسرا نقض تفصیلی۔

نقض اجمالی تو یہ ہے کہ اس طرح تو کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ نماز میں مطلق قرآن کی تلاوت فرض ہے۔ اور ”ابی لہب“ ”فرعون“ اور ”ھامان“ کا ذکر بھی قرآن مجید میں ہے تو چاہیے کہ نماز میں کوئی شخص صرف فرعون یا ہامان کا لفظ کہہ دے تو قرآن پڑھنے کا فرض ادا ہو جائے۔ حالانکہ ایسا نہیں' اسی طرح خروج بصنعہٖ نماز میں فرض ہے اور قہقہہ مارنے سے بھی آدمی نماز سے خارج ہو جاتا ہے تو چاہیے کہ قہقہہ لگانے سے بھی خروج بصنعہٖ کا فرض ادا ہو جائے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

نقض تفصیلی یہ ہے کہ ”نماز میں مطلقاً قرآن کی تلاوت فرض ہے“۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عُرفِ شرع میں جس پر قرآن کا اطلاق آئے وہ تلاوت مطلوب ہے۔ فقط لفظ فرعون یا ہامان وغیرہما پر عُرفِ شرع میں قرآن کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے ان ناموں کے پڑھ لینے سے قراءت کا فرض ادا نہیں ہوگا۔ اسی طرح خروج بصنعہٖ فرض ہے یعنی قصداً نماز کے منافی کوئی کام کر کے باہر آنا۔ اس سے مراد ایسا خروج بصنعہٖ ہے جو عند الشرع معتبر ہو اور عُرفِ شرع میں جو خروج معتبر ہے وہ یہ ہے کہ نمازی اپنی نماز کے آخر میں قصداً ایسا فعل کرے جو از قبیلِ عبادت ہو۔ اسی طرح شرعاً جو نفسِ ڈاڑھی کا وجوب ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ڈاڑھی کی اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عُرف میں مطلق ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انگل ڈیڑھ انگل یا فرنچ کٹ یا خشخشی ڈاڑھی کو عُرف میں مطلقاً ڈاڑھی نہیں کہتے بلکہ اسے فرنچ کٹ یا خشخشی ڈاڑھی کہتے ہیں۔ سو جس طرح فرضِ قرأت کی ادائیگی کے لیے فقط لفظ فرعون اور ہامان کا ذکر کر دینا اور خروج بصنعہٖ کے لیے قہقہہ لگا دینا مشروع نہیں ہے اسی طرح ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ایک انگل ڈیڑھ انگل یا خشخشی ڈاڑھی کافی نہیں ہے' بلکہ اتنی مقدار کا رکھنا ضروری ہے جس کو عُرف میں مطلقاً ڈاڑھی کہا جائے۔ خواہ وہ قُبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو یا زائد ہو۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: تبیان القرآن ج ۳ ص ۴۶٬۴۷)

اعتراض ۳: علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں کہ ''ڈاڑھی کو واجب قرار دینا شارع علیہ السّلام کا منصب ہے۔ ہم مبلّغ ہیں شارع نہیں ہیں''۔ اس فرمان کے بموجب علامہ سعیدی صاحب بھی صرف مبلّغ ہیں شارع نہیں ہیں۔ اس کے باوجود وہ نفس ڈاڑھی رکھنے کو واجب کہتے ہیں اور مقدار یک مُشت کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ علّامہ سعیدی صاحب واضح کریں کہ نفس ڈاڑھی کے وجوب کو اور مقدار قُبضہ کے استحباب کو انہوں نے کس آیت یا حدیث سے مستنبط کیا ہے؟ ہم اگر مقدار قُبضہ یعنی چار انگل ڈاڑھی کو واجب کہتے ہیں تو آپ کو بھی کچھ مقدار وجوب کے تحقق کے لیے مثلاً ایک انگل ڈاڑھی مطلوب ہے۔ کیونکہ واجب کا وجود جس چیز پر موقوف ہو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے۔ پس نفس ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ایک انگل ڈاڑھی تو آپ کے نزدیک بھی واجب ہوگی؟

الجواب: نفس ڈاڑھی کے وجوب پر دلیل ہم مفتی نظام الدین مصباحی صاحب کے اعتراض نمبر ۴ کے جواب میں مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے ذکر کر چکے ہیں۔ قُبضہ کے استحباب پر دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر صحابۂ کرام ''بغیر واجب قرار دیئے'' قُبضہ سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیا کرتے تھے۔ اور علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قُبضہ کو مستحب قرار دیا ہے کمامرّ۔

رہا یہ کہ واجب کا وجود جس چیز پر موقوف ہو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے' پس نفس ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ایک انگل ڈاڑھی علاّمہ سعیدی صاحب کے نزدیک واجب ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مصنف ابن ابی شیبہ کی جس حدیث سے نفس ڈاڑھی کا وجوب ثابت ہے اسی سے ڈاڑھی کی اتنی مقدار از خود ثابت ہوگی جس پر عُرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے' کیونکہ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے مقدار کی تعیین نہیں فرمائی۔ اور جب آپ نے مقدار کی تعیین نہیں فرمائی تو بعد کا کوئی بھی شخص علی وجہ التعیین ڈاڑھی کی مخصوص مقدار کو واجب نہیں کہہ سکتا۔ ہاں اگر اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ قُبضہ کی تحدید فرما دیتے تو قُبضہ واجب ہو جاتا' لیکن آپ ﷺ نے اس کو معیّن نہیں فرمایا' بلکہ مطلقاً ارشاد فرمایا کہ ہمارے دین میں یہ ہے کہ ہم مونچھیں کم کرائیں اور ڈاڑھی کو بڑھائیں۔ لہٰذا نفسِ ڈاڑھی (جس کو ڈاڑھی کہا جا سکے) حدیثِ مذکور سے واجب ہوگی۔ اور تعیین و تحدید نہ ہونے کی وجہ سے قُبضہ بھر رکھنا واجب نہیں ہوگا۔

اعتراض ۴: حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قُبضہ کے بعد زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیا کرتے تھے۔ اور یہ صحابی کا فعل ہے۔ اور صحابی کی تقلید واجب ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: **اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم**. (میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ تم نے ان میں سے کسی کی بھی اقتداء کی تو ہدایت پاؤ گے) فرمایا: **علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین** اور فرمایا: **فاقتدوا بالذین بعدی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنھما** (کہ تم میرے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء کرو)۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ تقلید صحابی واجب ہے۔ نور الانوار میں ہے کہ **تقلید الصحابی واجب یترک به القیاس الخ**.
(نور الانوار ص ۲۱۶۔۲۱۷) جب صحابی کی تقلید واجب ہے تو ثابت ہوا کہ قُبضہ واجب ہے کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی معمول تھا۔

الجواب: تقلید صحابی کے واجب ہونے کا جواب ہم مفتی نظام الدین صاحب کے اعتراض نمبر ۲ کے جواب میں ذکر کر چکے ہیں۔ یہاں یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ مولانا محمد یونس صاحب نے تقلید صحابی کے وجوب کو ثابت کرنے کے لیے نمبر (۲) اور نمبر (۳) میں وہ حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں خلفاء راشدین کا تذکرہ ہے جب کہ زیر بحث موضوع میں استدلال حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے ہے جو خلفاء راشدین میں نہیں ہیں۔ سو مؤلف کے دعوے اور دلیل میں انطباق مفقود ہے۔

جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جس کو مؤلف نے نمبر (۱) میں ذکر کیا ہے اس کے بارے میں حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی کی درج ذیل تحقیق ہی کافی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

**حدیث اصحابی کالنجوم ' بایھم اقتدیتم اھتدیتم'** حدیث ''**اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم**''

عبد بن حميد في مسنده من طريق حمزة النصيبي عن نافع عن ابن عمر ' وحمزة ضعيف جدا ' ورواه الدارقطني في غرائب مالك من طريق جميل بن زيد عن مالك ' عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ' وجميل لا يعرف ' ولا اصل له في حديث مالك ولا من فوقه ' وذكره البزار من رواية عبد الرحيم بن زيد العمي عن ابيه ' عن سعيد بن المسيب عن عمر ' وعبد الرحيم كذاب ' ومن حديث انس ايضا واسناده واهي ' ورواه القضاعي في مسند الشهاب له من حديث الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة ' وفي اسناده جعفر بن عبد الواحد الهاشمي وهو كذاب ' ورواه ابو ذر الهروي في كتاب السنة من حديث مندل عن جويبر عن الضحاک بن مزاحم منقطعا ' وهو في غاية الضعف ' قال ابو بكر البزار هذا الكلام لم يصح عن النبي ﷺ ' وقال ابن حزم هذا خبر مكذوب موضوع باطل.

کو عبد بن حمید نے اپنی مسند میں حمزہ نصیبی از نافع از ابن عمر کی سند سے ذکر کیا ہے۔ حمزہ بہت ضعیف راوی ہے۔ نیز اس حدیث کو دار قطنی نے غرائب مالک میں جمیل بن زید از مالک از جعفر بن محمد از محمد از جابر سے روایت کیا ہے اور جمیل معروف راوی نہیں ہے۔ اور نہ تو مالک کی حدیث میں اس حدیث کا کوئی پتا ہے نہ اس سے اوپر کے رواۃ میں۔ نیز اس حدیث کو بزار نے عبد الرحیم بن زید العمی از زید العمی از سعید بن المسیب از عمر سے روایت کیا ہے اور عبد الرحیم بہت جھوٹا راوی ہے۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس کو روایت کیا ہے اور اسکی سند واہی ہے۔ نیز اس حدیث کو قضاعی نے اپنی مسند شہاب میں اعمش از ابو صالح از ابو ہریرہ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن عبد الواحد الہاشمی ہے جو کہ بہت جھوٹا ہے۔ نیز اس حدیث کو ابو ذر الہروی نے کتاب السنۃ میں مندل از جویبر از ضحاک بن مزاحم کی حدیث سے منقطعاً روایت کیا ہے۔ اور یہ سند انتہائی ضعیف ہے۔ ابو بکر بزار نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اور ابن حزم نے کہا ہے کہ یہ روایت جھوٹی' گھڑی ہوئی اور باطل ہے۔

(تلخیص الحبیر ج ۳ ص ۱۵۶۷' رقم الحدیث: ۲۰۹۸' مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفی الباز۔ مکۃ المکرمۃ' الریاض)

ڈاڑھی کے مبحث میں دیگر اور علماء مثلاً مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ' مولانا صاحبزادہ محمد زبیر صاحب' مولانا محمد جان نعیمی' مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب' مفتی غلام سرور قادری اور مولانا ابو بکر عطاری وغیرہم نے بھی قبضہ کے وجوب میں اپنے اپنے دلائل لکھے ہیں' لیکن ان تمام کے دلائل وہی ہیں جن کا ذکر مفتی نظام الدین صاحب اور مولانا محمد یونس چکوالوی کی تحریرات میں آ گیا ہے' اور ہم نے چن چن کر ان کے شبہات کا ازالہ کر دیا ہے' اور اب اس مسئلہ میں کوئی بھی قابلِ ذکر اور لائق شمار اعتراض باقی نہیں رہا ہے' اور علامہ سعیدی صاحب نے لکھا ہے کہ نفس ڈاڑھی کا رکھنا واجب ہے اور مستحب اور مستحسن یہ ہے کہ قبضہ بھر ڈاڑھی رکھی جائے تاہم اتنی مقدار ڈاڑھی رکھنا ضروری ہے جس پر عرف میں مطلقاً ڈاڑھی کا اطلاق آ سکے۔ اور خشخشی ڈاڑھی یا فرنچ کٹ ڈاڑھی رکھنے سے ڈاڑھی رکھنے کے حکم پر عمل نہیں ہوتا' اور فقہاء نے جو یہ کہا ہے کہ ڈاڑھی میں قبضہ سنت ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں میں اس کا متعارف طریقہ ایک مشت کے برابر ہے۔ اور اخیار امت جس کام کو نیک اور اچھا سمجھ کر کریں اس کا کرنا مستحسن اور مستحب ہوتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن (المستدرک ج ۳ ص ۷۹) نیک مسلمان جس کام کو اچھا سمجھتے ہوں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک ایک قبضہ سے زائد تھی' کیونکہ آپ کی گردن دراز تھی اور آپ کی ڈاڑھی سینہ کے بالائی حصہ کو بھر لیتی تھی اور یہ جب ہوگا جب آپ کی ڈاڑھی ایک قبضہ سے زائد ہو' پس رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ قبضہ سے زائد ڈاڑھی رکھی جائے' خصوصاً علماء اور مشائخ کو۔

الحمد للہ علی احسانہ' ڈاڑھی کے مسئلہ میں علامہ سعیدی صاحب کے موقف کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین.

# فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد اوّل


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | تقدیم | ۳۷ |
| ۲ | متقدمین سے اختلاف رائے کی تحقیق۔ | ۳۷ |
| ۳ | مصنف کے رجوع کردہ مسائل کا بیان۔ | ۳۹ |
| ۴ | کتاب و سنت و اجماع کے خلاف مصنف کی رائے حجت نہیں۔ | ۴۰ |
| ۵ | شرح صحیح مسلم پر معاندین کے اعتراضات کی بحث۔ | ۴۰ |
| ۶ | امام سے مقلد کے اختلاف کرنے کی تحقیق۔ | ۴۱ |
| ۷ | شرح صحیح مسلم میں اعادہ کیے ہوئے مسائل کی تفصیل۔ | ۴۶ |
| ۸ | شرح صحیح مسلم کی تصنیف میں دارالعلوم نعیمیہ کا حصہ اور دیگر معاونین کے تعاون کا بیان۔ | ۴۷ |
| ۹ | "تبیان القرآن" لکھنے کا عزم۔ | ۴۸ |
| ۱۰ | امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ | ۴۹ |
| ۱۱ | ولادت اور سلسلہ نسب۔ | ۴۹ |
| ۱۲ | تحصیل علم حدیث۔ | ۴۹ |
| ۱۳ | شخصیت۔ | ۴۹ |
| ۱۴ | اساتذہ اور مشائخ۔ | ۴۹ |
| ۱۵ | تلامذہ۔ | ۵۰ |
| ۱۶ | کلمات الثناء | ۵۰ |
| ۱۷ | علمی شکوہ۔ | ۵۰ |
| ۱۸ | امام بخاری سے تعلق خاطر | ۵۱ |
| ۱۹ | تصانیف۔ | ۵۱ |
| ۲۰ | وصال۔ | ۵۱ |
| ۲۱ | حسن عاقبت | ۵۱ |
| ۲۲ | شارح صحیح مسلم | ۵۲ |
| ۲۳ | صحیح مسلم | ۵۵ |
| ۲۴ | سبب تالیف اور مدت | ۵۵ |
| ۲۵ | تسمیہ۔ | ۵۶ |
| ۲۶ | اسلوب۔ | ۵۶ |
| ۲۷ | شرائط۔ | ۵۷ |
| ۲۸ | تعلیقات | ۵۸ |
| ۲۹ | عدد مرویات | ۵۹ |
| ۳۰ | مستخرجات | ۵۹ |
| ۳۱ | شروحات صحیح مسلم | ۶۰ |
| ۳۲ | شرح صحیح مسلم، از قاری عبدالمجید برسٹل | ۶۳ |
| ۳۳ | شرح صحیح مسلم، از مفتی گل رحمان برمنگھم | ۶۸ |
| ۳۴ | مقدمہ از شارح صحیح مسلم | ۷۱ |
| ۳۵ | ضرورت حدیث۔ | ۷۱ |
| ۳۶ | حجیت حدیث | ۷۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۷ | تدوینِ حدیث۔ | ۷۴ |
| ۳۸ | صحیح بخاری کی احادیث کا بیان۔ | ۷۸ |
| ۳۹ | صحیح مسلم کی احادیث، اور صحیح بخاری، اور صحیح مسلم میں تقابل کا بیان۔ | ۷۸ |
| ۴۰ | صحیحین کے علاوہ باقی کتب حدیث کی احادیث صحیحہ کا بیان۔ | ۸۰ |
| ۴۱ | جامع ترمذی کی احادیث کی فنی حیثیت کا بیان | ۸۱ |
| ۴۲ | سنن ابی داؤد کی فنی حیثیت کا بیان۔ | ۸۴ |
| ۴۳ | سنن نسائی کی فنی حیثیت کا بیان۔ | ۵۴ |
| ۴۴ | سنن ابن ماجہ کی فنی حیثیت کا بیان۔ | ۸۷ |
| ۴۵ | موطا امام مالک کی فنی حیثیت کا بیان۔ | ۸۷ |
| ۴۶ | کتب خمسہ کے ساتھ غیر الحاق کتب احادیث کا بیان۔ | ۸۷ |
| ۴۷ | سنن دارمی کی فنی حیثیت کا بیان۔ | ۸۷ |
| ۴۸ | مسند احمد کی فنی حیثیت کا بیان۔ | ۸۸ |
| ۴۹ | مسند بزار کی فنی حیثیت کا بیان۔ | ۹۰ |
| ۵۰ | مستدرک حاکم کی فنی حیثیت کا بیان۔ | ۹۰ |
| ۵۱ | حدیث صحیح کے راوی کی شرائط کا بیان۔ | ۹۲ |
| ۵۲ | ائمہ صحاح ستہ کی شرائط کا بیان۔ | ۹۳ |
| ۵۳ | اصحاب زہری کے طبقات خمسہ کا بیان۔ | ۹۴ |
| ۵۴ | متاخرین کے لیے سند حدیث کی تصحیح تحسین اور تضعیف کرنے کی تحقیق۔ | ۹۴ |
| ۵۵ | چند ضروری اصطلاحات کا بیان۔ | ۹۶ |
| ۵۶ | کتب احادیث کے اسماء۔ | ۹۷ |
| ۵۷ | تعدادِ احادیث کا بیان۔ | ۹۸ |
| ۵۸ | علم الحدیث روایۃً اور علم الحدیث درایۃً کی تعریفات۔ | ۱۰۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۹ | حدیث، متن اور سند کا معنی۔ | ۱۰۲ |
| ۶۰ | محدث اور حافظ کی تعریف۔ | ۱۰۲ |
| ۶۱ | تعدد اور تفرد کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم | ۱۰۲ |
| ۶۲ | خبر متواتر کی تعریف اور شرائط۔ | ۱۰۲ |
| ۶۳ | خبر متواتر کا حکم۔ | ۱۰۳ |
| ۶۴ | خبر متواتر کی اقسام | ۱۰۳ |
| ۶۵ | خبر الآحاد کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور اس کی اقسام۔ | ۱۰۴ |
| ۶۶ | حدیث مشہور کی تعریف۔ | ۱۰۴ |
| ۶۷ | حدیث عزیز کی تعریف۔ | ۱۰۵ |
| ۶۸ | حدیث غریب کی تعریف اور اس کی اقسام۔ | ۱۰۵ |
| ۶۹ | قوت اور ضعف کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم۔ | ۱۰۶ |
| ۷۰ | حدیث مقبول کا بیان۔ | ۱۰۶ |
| ۷۱ | حدیث صحیح کی تعریف۔ | ۱۰۶ |
| ۷۲ | حدیث صحیح کے مراتب۔ | ۱۰۷ |
| ۷۳ | حدیث صحیح لغیرہ کی تعریف۔ | ۱۰۷ |
| ۷۴ | حدیث حسن لذاتہ کی تعریف | ۱۰۸ |
| ۷۵ | حدیث حسن لغیرہ کی تعریف۔ | ۱۱۰ |
| ۷۶ | حدیث مردود کا بیان۔ | ۱۱۲ |
| ۷۷ | حدیث ضعیف کی تعریف۔ | ۱۲۳ |
| ۷۸ | سقوطِ راوی کے اعتبار سے حدیث ضعیف کی اقسام۔ | ۱۱۳ |
| ۷۹ | حدیث معلق کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۱۱۳ |
| ۸۰ | حدیث مرسل کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۱۱۵ |
| ۸۱ | حدیث مرسل کو قبول کرنے میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۱۵ |
| ۸۲ | حدیث مرسل کی فنی حیثیت | ۱۱۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر | نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۸۳ | حدیث مرسل کے مقبول ہونے پر فقہاء احناف | ۱۱۸ | ۱۰۵ | حدیث مقلوب کا بیان۔ | ۱۴۸ |
| | کے دلائل۔ | ۱۱۸ | ۱۰۶ | حدیث المزید فی متصل الاسانید کا | |
| ۸۴ | حدیث مرسل کی حجیت پر قرآن مجید سے | | | بیان۔ | ۱۴۹ |
| | استدلال۔ | ۱۱۸ | ۱۰۷ | حدیث مضطرب کا بیان۔ | ۱۵۰ |
| ۸۵ | حدیث مرسل کی حجیت پر احادیث سے استدلال۔ | ۱۱۹ | ۱۰۸ | حدیث مصحف کا بیان۔ | ۱۵۱ |
| ۸۶ | حدیث مرسل کی حجیت پر عقلی دلائل۔ | ۱۲۰ | ۱۰۹ | مجہول راوی کی حدیث کا بیان۔ | ۱۵۲ |
| ۸۷ | حدیث معضل کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۱۲۳ | ۱۱۰ | مبہم راوی کی حدیث کا بیان۔ | ۱۵۳ |
| ۸۸ | حدیث معضل اور حدیث معلق کے مابین عموم | | ۱۱۱ | بدعتی راوی کی حدیث کا بیان۔ | ۱۵۴ |
| | وخصوص من وجہ کی نسبت کا بیان۔ | ۱۲۴ | ۱۱۲ | بدعت مکفرہ کا بیان۔ | ۱۵۵ |
| ۸۹ | حدیث منقطع کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۱۲۴ | ۱۱۳ | روافض کی روایت کا بیان۔ | ۱۵۵ |
| ۹۰ | حدیث مدلس کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۱۲۵ | ۱۱۴ | فسق سے تائب کی روایت کا بیان۔ | ۱۵۶ |
| ۹۱ | حدیث مرسل خفی کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۱۲۷ | ۱۱۵ | روایت اور شہادت کا فرق۔ | ۱۵۶ |
| ۹۲ | حدیث معنعن اور مؤنن۔ | ۱۲۸ | ۱۱۶ | حدیث پر اجرت لینے والے کی روایت | |
| ۹۳ | راوی میں طعن کے اعتبار سے حدیث مردود | | | کا بیان۔ | ۱۵۷ |
| | کا بیان۔ | ۱۲۹ | ۱۱۷ | بدحافظہ کی روایت کا بیان۔ | ۱۵۷ |
| ۹۴ | حدیث موضوع کی تحقیق۔ | ۱۲۹ | ۱۱۸ | جرح اور تعدیل کے الفاظ کا بیان۔ | ۱۵۸ |
| ۹۵ | حدیث موضوع کے تحقق پر دلائل۔ | ۱۲۹ | ۱۱۹ | حدیث ضعیف کے مراتب۔ | ۱۵۸ |
| ۹۶ | حدیث موضوع کی معرفت کے قرائن اور اس | | ۱۲۰ | حدیث ضعیف پر عمل کرنے کی تحقیق۔ | ۱۵۹ |
| | کا حکم۔ | ۱۲۹ | ۱۲۱ | تعدد اسانید سے حدیث ضعیف کی تقویت | |
| ۹۷ | وضاعین اور ان کی بنائی ہوئی حدیثوں کا بیان۔ | ۱۳۰ | | کی تحقیق۔ | ۱۶۱ |
| ۹۸ | حدیث موضوع کی معرفت کے قواعد وضوابط۔ | ۱۳۲ | ۱۲۲ | حدیث ضعیف کی تقویت کی وجوہ۔ | ۱۶۳ |
| ۹۹ | حدیث متروک کا بیان۔ | ۱۳۸ | ۱۲۳ | مجتہد کے استدلال سے حدیث ضعیف | |
| ۱۰۰ | حدیث منکر کا بیان۔ | ۱۳۹ | | کی تقویت کی تحقیق۔ | ۱۶۴ |
| ۱۰۱ | منکر کی مقابل "معروف" کا بیان۔ | ۱۴۱ | ۱۲۴ | اہل علم کے عمل کی وجہ سے حدیث ضعیف | |
| ۱۰۲ | شاذ اور محفوظ کا بیان۔ | ۱۴۲ | | کی تقویت کی تحقیق۔ | ۱۶۵ |
| ۱۰۳ | حدیث معلل کا بیان۔ | ۱۴۳ | ۱۲۵ | کشف اور تجربہ سے حدیث ضعیف کی | |
| ۱۰۴ | حدیث مدرج کا بیان۔ | ۱۴۵ | | تقویت۔ | ۱۶۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۲۶ | اہل علم کے اتفاق سے حدیث ضعیف کی تقویت کی تحقیق۔ | ۱۶۶ |
| ۱۲۷ | امت کی تلقی بالقبول سے حدیثِ ضعیف کی تقویت کی تحقیق۔ | ۱۶۷ |
| ۱۲۸ | جب کسی مسئلہ پر صرف حدیثِ ضعیف میسر ہو تو اس سے استدلال کی تحقیق۔ | ۱۶۹ |
| ۱۲۹ | حدیث ضعیف کہنے کی بجائے سندِ ضعیف کہنے کا بیان۔ | ۱۷۲ |
| ۱۳۰ | امام اعظم کے دلائل کے بالعموم احادیثِ ضعیفہ پر مبنی ہونے کی تحقیق۔ | ۱۷۲ |
| ۱۳۱ | روایت قبول کرنے کے لیے راوی کی شرائط | ۱۷۳ |
| ۱۳۲ | ائمہ صحاح ستہ کی شرائط۔ | ۱۷۴ |
| ۱۳۳ | اعتبار اسناد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام | ۱۷۴ |
| ۱۳۴ | حدیث مرفوع قولاً، فعلاً، تقریراً، صراحۃً اور حکماً کا بیان۔ | ۱۷۵ |
| ۱۳۵ | صحابی کی تعریف کی تحقیق۔ | ۱۷۶ |
| ۱۳۶ | جو مسلمان آپ سے ملاقات کے بعد مرتد ہو گیا پھر آپ کی وفات کے بعد مسلمان ہوا، اس کے صحابی ہونے یا نہ ہونے میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۷۸ |
| ۱۳۷ | صحابی کی معرفت کے ذرائع۔ | ۱۷۹ |
| ۱۳۸ | تمام صحابہ کے عادل ہونے کا بیان۔ | ۱۸۰ |
| ۱۳۹ | کثیر الروایت صحابہ کا بیان۔ | ۱۸۰ |
| ۱۴۰ | فقہاء صحابہ کا بیان۔ | ۱۸۰ |
| ۱۴۱ | احادیث روایت کرنے والے صحابہ کی تعداد | ۱۸۱ |
| ۱۴۲ | طبقات صحابہ کا بیان۔ | ۱۸۲ |
| ۱۴۳ | تابعین کا بیان۔ | ۱۸۲ |
| ۱۴۴ | مخضرمین کا بیان۔ | ۱۸۳ |
| ۱۴۵ | اکابر اور افاضل تابعین کا بیان۔ | ۱۸۳ |
| ۱۴۶ | حدیثِ مسند کی تعریف۔ | ۱۸۳ |
| ۱۴۷ | حدیثِ متصل کی تعریف۔ | ۱۸۴ |
| ۱۴۸ | مختلف الحدیث کا بیان۔ | ۱۸۵ |
| ۱۴۹ | حدیثِ ناسخ اور منسوخ کا بیان۔ | ۱۸۶ |
| ۱۵۰ | اعتبار، متابع اور شاہد کا بیان۔ | ۱۸۹ |
| ۱۵۱ | زیاداتِ ثقات کا بیان۔ | ۱۹۰ |
| ۱۵۲ | تحمل حدیث کے طرق۔ | ۱۹۲ |
| ۱۵۳ | سماع | ۱۹۲ |
| ۱۵۴ | قراءت۔ | ۱۹۲ |
| ۱۵۵ | اجازۃ | ۱۹۲ |
| ۱۵۶ | مناولہ | ۱۹۳ |
| ۱۵۷ | مکاتبہ | ۱۹۴ |
| ۱۵۸ | اعلام۔ | ۱۹۴ |
| ۱۵۹ | وصیت | ۱۹۴ |
| ۱۶۰ | وِجادۃ | ۱۹۴ |
| ۱۶۱ | اسناد عالی اور اسناد نازل اور ان کی اقسام کا بیان۔ | ۱۹۵ |
| ۱۶۲ | حدیث مسلسل کا بیان۔ | ۱۹۶ |
| ۱۶۳ | روایت بالمعنی کی تحقیق۔ | ۱۹۸ |
| ۱۶۴ | اختصارِ حدیث کے جواز میں مذاہب علماء | ۲۰۰ |
| ۱۶۵ | حدیث کی تقطیع میں مذاہب ائمہ۔ | ۲۰۱ |
| ۱۶۶ | حرفِ آخر۔ | ۲۰۱ |
| ۱۶۷ | مقدمہ صحیح مسلم | ۲۰۳ |
| | باب: ۱ | |
| ۱۶۸ | حدیث گھڑنے کی ممانعت۔ | ۲۱۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب:۲ | |
| ۱۶۹ | بلا تحقیق حدیث بیان کرنے سے ممانعت۔ | ۲۱۲ |
| | باب:۳ | |
| ۱۷۰ | ضعیف راویوں سے روایت کرنے کی ممانعت۔ | ۲۱۳ |
| | باب:۴ | |
| ۱۷۱ | اسنادِ حدیث اور راویوں پر تنقید کی اہمیت | ۲۱۷ |
| | باب:۵ | |
| ۱۷۲ | حدیث معنعن کی حجیت پر دلائل۔ | ۲۳۵ |
| | کتاب الایمان | ۲۴۶ |
| ۱۷۳ | ایمان کے لغوی معنی کی تفصیل اور تحقیق۔ | ۲۴۹ |
| ۱۷۴ | ایمان کے شرعی معنی کی تفصیل اور تحقیق | ۲۴۸ |
| ۱۷۵ | نفس ایمان اور ایمان کامل کا بیان۔ | ۲۵۰ |
| ۱۷۶ | مومن ہونے کے لیے فقط جاننا کافی نہیں ہے بلکہ ماننا ضروری ہے۔ | ۲۵۱ |
| ۱۷۷ | ایمان کی حقیقت میں فقط تصدیق کے معتبر ہونے پر قرآن مجید سے استشہاد۔ | ۲۵۲ |
| ۱۷۸ | ایمان کی حقیقت میں فقط اقرار کے غیر معتبر ہونے پر قرآن مجید سے استشہاد۔ | ۲۵۳ |
| ۱۷۹ | ایمان کی حقیقت میں اعمال کے غیر معتبر ہونے پر قرآن مجید سے استشہاد۔ | ۲۵۳ |
| ۱۸۰ | ایمان میں کمی اور زیادتی کے ثبوت پر قرآن مجید سے استشہاد۔ | ۲۵۴ |
| ۱۸۱ | ایمان میں کمی اور زیادتی کے ثبوت پر احادیث سے استشہاد۔ | ۲۵۵ |
| ۱۸۲ | ایمان میں کمی اور زیادتی کے دلائل کے جوابات۔ | ۲۵۶ |
| ۱۸۳ | ایمان کی تعریف میں معتزلہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۲۵۷ |
| ۱۸۴ | ایمان کی تعریف میں خوارج کے دلائل کے جوابات۔ | ۲۶۱ |
| ۱۸۵ | ایمان کی تعریف میں مرجئہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۲۶۳ |
| ۱۸۶ | ایمان کی تعریف میں اہل قبلہ کے مذاہب کا خلاصہ۔ | ۲۶۴ |
| ۱۸۷ | آیا اسلام اور ایمان متغائر ہیں یا متحد؟ | ۲۶۵ |
| ۱۸۸ | مومن اور مسلمان کی تعریف۔ | ۲۶۹ |
| | ایمان کا بیان | ۲۷۱ |
| ۱۸۹ | تمام علماء اور صالحین کے لیے رضی اللہ عنہ کہنے اور لکھنے کا جواز۔ | ۲۷۷ |
| ۱۹۰ | اللہ تعالیٰ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے نام لکھنے کے آداب۔ | ۲۷۸ |
| ۱۹۱ | قضاء و قدر کے لغوی معنی کی تحقیق۔ | ۲۸۰ |
| ۱۹۲ | قضاء و قدر کے اصطلاحی معنی کی تحقیق۔ | ۲۸۱ |
| ۱۹۳ | تقدیر کی تعریف۔ | ۲۸۳ |
| ۱۹۴ | معتزلہ اور جبریہ کے نظریہ کا بطلان اور افعال کے خلق اور کسب کا بیان۔ | ۲۸۴ |
| ۱۹۵ | تقدیر کے متعلق اہل سنت اور اہل بدعت کے نظریات۔ | ۲۸۵ |
| ۱۹۶ | تقدیر کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۲۸۷ |
| ۱۹۷ | انسان کے لیے آزادئ عمل اور کسب اور اختیار کا بیان۔ | ۲۸۹ |
| ۱۹۸ | انسان کے کسب اور اختیار کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | |
| ۱۹۹ | انسان کا امور سماویہ میں مجبور اور احکام شرعیہ | ۲۸۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | میں مختار ہونا۔ | ۲۹۰ |
| ۲۰۰ | بعض کفار کے دلوں پر مہر لگا دینا ان کے اختیار کے منافی نہیں ہے۔ | ۲۹۰ |
| ۲۰۱ | تقدیر مبرم اور تقدیر معلق کے متعلق قرآن مجید کی آیات اور احادیث۔ | ۲۹۱ |
| ۲۰۲ | تقدیر مبرم اور تقدیر معلق کے متعلق مفسرین کی آراء۔ | ۲۹۳ |
| ۲۰۳ | تقدیر مبرم اور تقدیر معلق کے متعلق محدثین کی آراء۔ | ۲۹۵ |
| ۲۰۴ | تقدیر مبرم اور تقدیر معلق کے متعلق متکلمین کی آراء | ۲۹۷ |
| ۲۰۵ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں سے تعلقات رکھنے کی تحقیق۔ | ۲۹۸ |
| ۲۰۶ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں سے محبت رکھنے اور دوستی کرنے کی ممانعت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۲۹۹ |
| ۲۰۷ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں سے محبت رکھنے اور دوستی کرنے کی ممانعت کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۳۰۰ |
| ۲۰۸ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ معاشرتی معاملات اور نیکی کرنے پر قرآن مجید سے استدلال۔ | ۳۰۳ |
| ۲۰۹ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ معاشرتی معاملات اور نیکی کرنے پر احادیث سے استدلال۔ | ۳۰۳ |
| ۲۱۰ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرنے کے متعلق علماء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۳۰۷ |
| ۲۱۱ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرنے کے متعلق علماء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۳۰۸ |
| ۲۱۲ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرنے کے متعلق علماء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۳۰۸ |
| ۲۱۳ | کفار اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرنے کے متعلق علماء احناف کا نظریہ | ۳۰۹ |
| ۲۱۴ | ندائے یا محمد کا جواز اور بحث ونظر۔ | ۳۱۰ |
| ۲۱۵ | اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد کے ساتھ ندا اور خطاب کرنا۔ | ۳۱۴ |
| ۲۱۶ | انبیاء علیہم السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد کے ساتھ ندا اور خطاب کرنا | ۳۲۰ |
| ۲۱۷ | ارکان اسلام میں جہاد کو ذکر نہ کرنے کی وجہ۔ | ۳۲۲ |
| ۲۱۸ | مرتبہ احسان کی تفصیل اور تحقیق۔ | ۳۲۲ |
| ۲۱۹ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم خمسہ حاصل ہونے کے متعلق علمائے اسلام کی تصریحات۔ | ۳۲۴ |
| ۲۲۰ | اللہ تعالیٰ کی ذات میں علوم خمسہ کے انحصار کی خصوصیت کا سبب۔ | ۳۲۸ |
| ۲۲۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کی علامات کو بیان فرمانے اور سن کو بیان نہ فرمانے کا سبب۔ | ۳۲۹ |
| | **باب: ۱** | |
| ۲۲۲ | نمازوں کا بیان جو ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ | ۳۳۱ |
| ۲۲۳ | نفلی عبادات کو پورا کرنے کے وجوب پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۳۳۲ |
| ۲۲۴ | فرائض میں کمی اور اضافہ کرنے کی توجیہ | ۳۳۳ |
| ۲۲۵ | غیر اللہ کی قسم کھانے کا شرعی حکم۔ | ۳۳۳ |
| ۲۲۶ | تہجد کی فرضیت کے منسوخ ہونے کا بیان۔ | ۳۳۴ |
| ۲۲۷ | وتر کی نماز کے وجوب میں اختلاف فقہاء اور فقہاء احناف کے موقف پر دلائل۔ | ۳۳۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۲۲۸ | رمضان کے روزوں اور زکوٰۃ کے علاوہ دیگر روزوں اور صدقات کے فرض نہ ہونے کی تحقیق۔ | ۳۳۵ |
| | **باب: ۲** | |
| ۲۲۹ | ارکان اسلام سے متعلق سوال۔ | ۳۳۵ |
| ۲۳۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کو منع کرنے کی وجوہات۔ | ۳۳۷ |
| ۲۳۱ | انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کی تحقیق۔ | ۳۳۸ |
| ۲۳۲ | روزہ کے لغوی اور شرعی معنی۔ | ۳۳۹ |
| ۲۳۳ | روزہ کے مفطرات اور مفسدات کا بیان۔ | ۳۴۰ |
| ۲۳۴ | انجیکشن سے روزہ ٹوٹنے پر عقل اور مشاہدہ سے استدلال۔ | ۳۴۲ |
| ۲۳۵ | روزہ میں انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر احادیث اور آثار سے استدلال۔ | ۳۴۴ |
| ۲۳۶ | روزہ میں انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر فقہی جزئیات سے استدلال۔ | ۳۴۸ |
| ۲۳۷ | انسانی بدن کی تشریح کے متعلق قدیم فقہاء کی بعض آراء کا غلط ہونا۔ | ۳۵۲ |
| ۲۳۸ | انجیکشن سے روزہ نہ ٹوٹنے کی دلیل کا تجزیہ۔ | ۳۵۴ |
| ۲۳۹ | آیا روزہ دار مریض انجیکشن لگوائے یا نہیں۔ | ۳۵۶ |
| ۲۴۰ | انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا ثمرہ اختلاف اور بر سبیل تنزل استدلال۔ | ۳۵۸ |
| ۲۴۱ | روزہ میں انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کے سلسلہ میں حرف آخر۔ | ۳۵۸ |
| | **باب: ۳** | ۳۵۹ |
| ۲۴۲ | ایمان کے جس درجہ کی وجہ سے جنت کے دخول کا استحقاق ہے اور جس نے احکام پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ | ۳۵۹ |
| ۲۴۳ | توفیق کا معنی اور شرک کی تعریف۔ | ۳۶۲ |
| | **باب: ۴** | |
| ۲۴۴ | اسلام کے ارکان اور عظیم ستونوں کا بیان۔ | ۳۶۲ |
| ۲۴۵ | الفاظ حدیث میں رد و بدل کرنے کی ممانعت | ۳۶۴ |
| | **باب: ۵** | |
| ۲۴۶ | اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے، احکام شریعت پر عمل کرنے، ان کو یاد رکھنے اور ان کی دعوت دینے اور تبلیغ کرنے کا حکم۔ | ۳۶۴ |
| ۲۴۷ | حرمت والے مہینوں میں جہاد کرنے کی تحقیق | ۳۶۹ |
| ۲۴۸ | ایک اشکال کا جواب۔ | ۳۷۰ |
| ۲۴۹ | چار قسموں کے برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی وضاحت۔ | ۳۷۰ |
| ۲۵۰ | نبیذ کا معنی۔ | ۳۷۰ |
| | **باب: ۶** | |
| ۲۵۱ | توحید و رسالت کی گواہی اور احکام شرعیہ کی گواہی دینا۔ | ۳۷۱ |
| ۲۵۲ | باب مذکور کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل | ۳۷۲ |
| ۲۵۳ | آیا کفار احکام شرعیہ فرعیہ کے مخاطب ہیں یا نہیں؟ | ۳۷۳ |
| | **باب: ۷** | |
| ۲۵۴ | جب تک لوگ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں ان سے قتال کرنے کا حکم۔ | ۳۷۵ |
| ۲۵۵ | حضرت ابوبکر کے عہد میں مرتدین اور مانعین زکوٰۃ کا بیان۔ | ۳۷۸ |
| ۲۵۶ | مانعین زکوٰۃ کا شبہ۔ | ۳۷۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۵۷ | مانعین زکوٰۃ کو مرتدین میں شمار کرنے کی توجیہ اور ان کے شبہ کا جواب۔ | ۳۷۹ |
| ۲۵۸ | قرآن مجید کے خطاب کرنے کی اقسام | ۳۸۰ |
| ۲۵۹ | ضروریات دین کا انکار کفر ہے۔ | ۳۸۱ |
| ۲۶۰ | حدیث مذکور کی تفصیل میں دیگر احادیث۔ | ۳۸۲ |
| ۲۶۱ | باب مذکور کی حدیث سے استنباط شدہ دیگر مسائل۔ | ۳۸۳ |
| | **باب: ۸** | |
| ۲۶۲ | موت کے وقت غرغرہ موت سے پہلے ایمان لانے کی صحت، مشرکین کے لیے استغفار کا منسوخ ہونا اور اس پر دلیل کہ شرک پر مرنے والا جہنمی ہے۔ | ۳۸۴ |
| ۲۶۳ | غرغرہ موت کے وقت ایمان نامقبول ہونے پر دلیل اور ابو طالب کے ایمان نہ لانے کی بحث۔ | ۳۸۶ |
| ۲۶۴ | ابو طالب کے ایمان نہ لانے کے متعلق قرآن مجید کی آیات اور ان کی تفسیر میں مذاہب اربعہ کے مفسرین کی تصریحات۔ | ۳۸۷ |
| ۲۶۵ | ابو طالب کے ایمان نہ لانے کے متعلق احادیث | ۳۹۳ |
| ۲۶۶ | ابو طالب کے ایمان نہ لانے کی بحث میں مصنف کا موقف۔ | ۳۹۷ |
| | **باب: ۹** | |
| ۲۶۷ | جس شخص کا توحید پر خاتمہ ہوا وہ جنت میں قطعی طور پر داخل ہوگا۔ | ۳۹۸ |
| ۲۶۸ | آیا مرتکب کبیرہ کی بغیر عذاب کے نجات ہو سکتی ہے یا نہیں؟ | ۴۰۷ |
| ۲۶۹ | کلمہ گو کے لیے جنت کی بشارت کا حکم دینا پھر | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | اس حکم کو منسوخ کرنے کی وجہ اور دیگر مسائل | ۴۰۸ |
| ۲۷۰ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کا بیان۔ | ۴۱۰ |
| ۲۷۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے باوجود حضرت معاذ نے حدیث نجات کیوں بیان کی؟ | ۴۱۰ |
| ۲۷۲ | حضرت عتبان بن مالک انصاری کی روایت سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۴۱۱ |
| | **باب: ۱۰** | |
| ۲۷۳ | جو شخص اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہو، وہ مومن ہے خواہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے۔ | ۴۱۳ |
| | **باب: ۱۱** | |
| ۲۷۴ | ایمان کی شاخوں کی تعداد، ایمان کے اعلیٰ اور ادنیٰ درجہ کا بیان اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ | ۴۱۴ |
| ۲۷۵ | ایمان کی شاخوں کے تعداد میں مختلف روایات میں راجح روایت کا بیان۔ | ۴۱۵ |
| ۲۷۶ | ایمان کی شاخوں کی تفسیر اور تعیین۔ | ۴۱۶ |
| ۲۷۷ | حیا کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔ | ۴۱۷ |
| ۲۷۸ | حیا کا شرعی معنی۔ | ۴۱۸ |
| | **باب: ۱۲** | |
| ۲۷۹ | اسلام کے جامع اوصاف۔ | ۴۱۹ |
| ۲۸۰ | استقامت کا بیان | ۴۲۰ |
| | **باب: ۱۳** | |
| ۲۸۱ | احکام اسلام میں سے بعض کی بعض پر فضیلت | ۴۲۲ |
| ۲۸۲ | افضل اعمال کے اعتبار سے احادیث میں | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | تعارض کا بیان۔ | ۴۲۳ |
| | **باب ۱۴** | |
| ۲۸۳ | ان خصائص کا بیان جن کے ساتھ متصف ہونے سے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے۔ | ۴۲۳ |
| ۲۸۴ | حلاوت ایمان کا معنی۔ | ۴۲۴ |
| ۲۸۵ | اللہ اور اس کے رسول کے سب سے زیادہ محبوب ہونے کی وجہ۔ | ۴۲۴ |
| | **باب ۱۵** | |
| ۲۸۶ | اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا وجوب۔ | ۴۲۵ |
| ۲۸۷ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا وجوب۔ | ۴۲۶ |
| ۲۸۸ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ساتھ مکلف کرنے کی توجیہ۔ | ۴۲۶ |
| ۲۸۹ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہونے کی وجوہات۔ | ۴۲۶ |
| ۲۹۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محبت کے چند مظاہر۔ | ۴۳۱ |
| ۲۹۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامات۔ | ۴۳۳ |
| ۲۹۲ | اطاعت رسول۔ | ۴۳۳ |
| ۲۹۳ | اتباع رسول کی حلاوت۔ | ۴۳۵ |
| ۲۹۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا۔ | ۴۳۸ |
| ۲۹۵ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ کثرت ذکر کرنا۔ | ۴۴۰ |
| ۲۹۶ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے خوش ہونا۔ | ۴۴۱ |
| ۲۹۷ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے میں غلو سے احتراز کرنا۔ | ۴۴۲ |
| ۲۹۸ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا۔ | ۴۴۲ |
| ۲۹۹ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا۔ | ۴۴۳ |
| ۳۰۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شوق ہونا۔ | ۴۴۴ |
| ۳۰۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوبوں سے محبت کرنا۔ | ۴۴۵ |
| ۳۰۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبتوں سے محبت کرنا۔ | ۴۴۸ |
| ۳۰۳ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعداء سے عداوت رکھنا۔ | ۴۴۹ |
| ۳۰۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات محبت میں حرف آخر۔ | ۴۵۱ |
| | **باب ۱۶** | |
| ۳۰۵ | ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جو اچھی چیز اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔ | ۴۵۲ |
| ۳۰۶ | جو چیز لائق استفادہ اور قابل استعمال نہ ہو اس کا دوسرے مسلمانوں کو دینا جائز نہیں اور جو چیز پسندیدہ نہ ہو لیکن قابل استعمال ہو اس کا دینا جائز ہے۔ | ۴۵۳ |
| | **باب ۱۷** | |
| ۳۰۷ | پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت۔ | ۴۵۴ |
| ۳۰۸ | پڑوسی کے حقوق کا بیان۔ | ۴۵۴ |
| | **باب ۱۸** | |
| ۳۰۹ | پڑوسی اور مہمان کی تکریم کرنا اور نیکی کی بات کے سوا خاموش رہنا علامات ایمان سے ہے۔ | ۴۵۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٣١٠ | افضلیت سکوت کے مواقع۔ | ٤٥٧ |
| ٣١١ | مہمان کے حقوق اور میزبانی کے آداب۔ | ٤٥٧ |
| | **باب: ١٩** | |
| ٣١٢ | برائی سے روکنا ایمان کی علامت ہے اور ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی ہے۔ | ٤٥٨ |
| ٣١٣ | خطبہ کو نماز عید پر مقدم کرنے کا پس منظر اور پیش منظر۔ | ٤٥٩ |
| ٣١٤ | امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تفصیل اور تحقیق۔ | ٤٦٠ |
| ٣١٥ | امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ٤٦١ |
| ٣١٦ | امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق احادیث | ٤٦١ |
| ٣١٧ | کن حالات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرنا جائز ہے۔ | ٤٦٢ |
| ٣١٨ | امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے خود نیک ہونا ضروری نہیں ہے۔ | ٤٦٣ |
| ٣١٩ | ہتھیاروں سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فتنہ کہنے کا بطلان۔ | ٤٦٤ |
| ٣٢٠ | کسی شخص سے محبت کی وجہ سے امر بالمعروف کو ترک نہ کیا جائے۔ | ٤٦٥ |
| ٣٢١ | امر بالمعروف میں ملائمت کو اختیار کیا جائے۔ | ٤٦٥ |
| ٣٢٢ | خلوف کا معنی۔ | ٤٦٥ |
| | **باب: ٢٠** | |
| ٣٢٣ | اہل ایمان کی ایمان میں ایک دوسرے پر فضیلت اور اہل یمن کی ایمان میں ترجیح۔ | ٤٦٦ |
| ٣٢٤ | یمن کی طرف ایمان کے نسبت کرنے کی توجیہ۔ | ٤٦٩ |
| ٣٢٥ | اونٹ پالنے والوں میں سنگدلی کی وجہ۔ | ٤٦٩ |
| ٣٢٦ | شیطان کے دو سینگوں سے کیا مراد ہے؟ | ٤٧٠ |
| ٣٢٧ | فقہ اور حکمت کی تعریفات | ٤٧٠ |
| | **باب: ٢١** | |
| ٣٢٨ | جنت میں صرف مومنین داخل ہوں گے، مومنین سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور زیادہ سلام کرنا محبت کا سبب ہے۔ | ٤٧٠ |
| ٣٢٩ | مسلمانوں کے درمیان حسن معاشرت کا بیان۔ | ٤٧١ |
| | **باب: ٢٢** | |
| ٣٣٠ | دین خیر خواہی ہے۔ | ٤٧٢ |
| ٣٣١ | اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی تفصیل۔ | ٤٧٣ |
| | **باب: ٢٣** | |
| ٣٣٢ | گناہوں سے ایمان کامل میں کمی اور گناہ کے ارتکاب کے وقت ایمان کامل کا منتفی ہونا | ٤٧٣ |
| ٣٣٣ | حدیث الباب کی تشریح۔ | ٤٧٦ |
| | **باب: ٢٤** | |
| ٣٣٤ | منافق کی صفات کا بیان۔ | ٤٧٧ |
| ٣٣٥ | تین خصلتوں میں منافق کی علامتوں کے انحصار کی وجہ۔ | ٤٧٧ |
| ٣٣٦ | ان تین خصلتوں کا منافقوں کی علامت ہونے کی وجہ۔ | ٤٧٨ |
| | **باب: ٢٥** | |
| ٣٣٧ | مسلمان کو کافر کہنے والے کا حکم۔ | ٤٨٠ |
| ٣٣٨ | مسلمان کو کافر کہنے والے کی تکفیر کی توجیہات | ٤٨١ |
| ٣٣٩ | مبتدعین اہل قبلہ کی تکفیر کے متعلق متکلمین کا نظریہ | ٤٨٢ |
| ٣٤٠ | غیر کے مال پر دعویٰ کرنے کا حکم۔ | ٤٨٥ |
| | **باب: ٢٦** | |
| ٣٤١ | جو شخص علم کے باوجود اپنے باپ کے نسب سے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | انکار کرے اس کے ایمان کا بیان۔ | ۴۸۵ |
| ۳۴۲ | استلحاق زیاد کا بیان | ۴۸۶ |
| | **باب: ۲۷** | |
| ۳۴۳ | اس کا بیان کہ مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔ | ۴۸۷ |
| ۳۴۴ | فسق کا بیان۔ | ۴۸۸ |
| ۳۴۵ | مسلمان سے قتال پر کفر کے اطلاق کی توجیہ۔ | ۴۸۸ |
| | **باب: ۲۸** | |
| ۳۴۶ | اس حدیث کا بیان کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ ہو جانا۔ | ۴۸۹ |
| ۳۴۷ | ایک دوسرے کے قتل پر کفر کے اطلاق کی توجیہات۔ | ۴۸۹ |
| | **باب: ۲۹** | |
| ۳۴۸ | نسب میں طعن کرنے اور نوحہ کرنے پر کفر کا اطلاق۔ | ۴۹۰ |
| ۳۴۹ | تعزیہ اور ماتم کے جواز پر علماء شیعہ کے دلائل اور ان کی تاریخ عہد بہ عہد۔ | ۴۹۰ |
| ۳۵۰ | مروجہ ماتم کی حرمت پر قرآن مجید سے استدلال | ۴۹۶ |
| ۳۵۱ | مروجہ ماتم کی حرمت پر احادیث سے استدلال۔ | ۴۹۸ |
| ۳۵۲ | مروجہ ماتم کی حرمت پر علماء شیعہ کی تفاسیر سے استدلال۔ | ۵۰۰ |
| ۳۵۳ | مروجہ ماتم کی حرمت پر نہج البلاغۃ سے استدلال۔ | ۵۰۲ |
| ۳۵۴ | مروجہ ماتم کی حرمت پر علماء شیعہ کی احادیث سے استدلال۔ | ۵۰۳ |
| ۳۵۵ | مروجہ ماتم کی حرمت پر ملا باقر مجلسی کی نقل کردہ روایات سے استدلال۔ | ۵۰۵ |
| ۳۵۶ | نوحے کے جواز پر علماء شیعہ کے دلائل کے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | جوابات۔ | ۵۱۰ |
| ۳۵۷ | چہرہ پیٹنے کے جواز پر علماء شیعہ کا قرآن مجید سے استدلال اور اس کا جواب۔ | ۵۱۳ |
| ۳۵۸ | زانو پیٹنے کے جواز پر علماء شیعہ کا صحیح بخاری سے استدلال اور اس کا جواب۔ | ۵۱۵ |
| ۳۵۹ | سینہ پیٹنے کے جواز پر علماء شیعہ کا موطا امام مالک سے استدلال اور اس کا جواب۔ | ۵۱۶ |
| ۳۶۰ | زانو، رخسار اور سینہ پیٹنے اور بالوں میں خاک ڈالنے کے جواز پر علماء شیعہ کا کتب سیرت اور تاریخ سے استدلال اور اس کا جواب۔ | ۵۱۷ |
| ۳۶۱ | ماتم حسین کے استثناء کا جواب۔ | ۵۲۰ |
| ۳۶۲ | ماتم کی ابتداء کرنے والے قاتلین حسین تھے۔ | ۵۲۱ |
| | **باب: ۳۰** | |
| ۳۶۳ | بھاگے ہوئے غلام پر کافر کا اطلاق۔ | ۵۲۲ |
| ۳۶۴ | جن احادیث سے بد مذہب استدلال کرتے ہیں ان کو چھپانے کی بجائے ان کا جواب دینا چاہیے۔ | ۵۲۳ |
| | **باب: ۳۱** | |
| ۳۶۵ | جو شخص یہ کہے کہ ستاروں کے سبب سے بارش ہوتی ہے اس کے کفر کا بیان۔ | ۵۲۳ |
| ۳۶۶ | ستاروں کے موثر ہونے کا قرآن مجید سے ابطال۔ | ۵۲۵ |
| ۳۶۷ | کواکب سیارگان اور بروج کا بیان۔ | ۵۲۶ |
| ۳۶۸ | ستارہ پرستوں کا نظریہ۔ | ۵۲۷ |
| ۳۶۹ | اسباب کی تاثیر کا بیان۔ | ۵۲۷ |
| | **باب: ۳۲** | |
| ۳۷۰ | انصار اور حضرت علی سے محبت رکھنا ایمان | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۷۱ | کی، اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ | ۵۲۸ |
| ۳۷۲ | حدیث الباب کی تشریح۔ | ۵۲۹ |
| | باب: ۳۳ | |
| ۳۷۳ | عبادات کی کمی سے ایمان کا کم ہونا اور کفر کا کفران نعمت پر اطلاق۔ | ۵۳۰ |
| ۳۷۴ | مومن کو لعنت کرنے کا حکم۔ | ۵۳۱ |
| ۳۷۵ | عورت کی نصف شہادت کی تحقیق۔ | ۵۳۱ |
| ۳۷۶ | وہ امور جن میں صرف عورتوں کی گواہی معتبر ہے۔ | ۵۳۴ |
| ۳۷۷ | عورت کی شہادت کو نصف شہادت قرار دینے کی حکمتیں۔ | ۵۳۶ |
| ۳۷۸ | حدیث الباب سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۵۳۷ |
| | باب: ۳۴ | |
| ۳۷۹ | نماز ترک کرنے پر کفر کا اطلاق۔ | ۵۳۷ |
| ۳۸۰ | تارک نماز کو کافر قرار دینے یا قتل کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۵۳۸ |
| | باب: ۳۵ | |
| ۳۸۱ | اللہ پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے۔ | ۵۴۰ |
| ۳۸۲ | افضل اعمال کی احادیث میں تعارض کے جوابات۔ | ۵۴۳ |
| | باب: ۳۶ | |
| ۳۸۳ | سب سے بڑا گناہ، شرک ہے اور اس کے بعد بڑے گناہوں کا بیان۔ | ۵۴۳ |
| | باب: ۳۷ | |
| ۳۸۴ | معصیت کبیرہ اور اکبر الکبائر کا بیان۔ | ۵۴۴ |
| ۳۸۵ | سات کبائر کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کی وجہ۔ | ۵۴۶ |
| ۳۸۶ | کبیرہ اور صغیرہ میں فرق۔ | ۵۴۶ |
| ۳۸۷ | گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریفیں۔ | ۵۴۷ |
| ۳۸۸ | اصرار معصیت اور تکرار معصیت۔ | ۵۴۸ |
| ۳۸۹ | شرک کی تعریف۔ | ۵۴۸ |
| ۳۹۰ | سحر کی تعریف۔ | ۵۴۸ |
| | باب: ۳۸ | |
| ۳۹۱ | تکبر کے حرام ہونے کا بیان۔ | ۵۴۹ |
| ۳۹۲ | اللہ تعالیٰ پر جمیل کا اطلاق کرنے کی بحث | ۵۴۹ |
| ۳۹۳ | اللہ تعالیٰ پر ان اسماء کے اطلاق کی بحث جن کا شریعت میں ثبوت نہیں ہے۔ | ۵۵۰ |
| ۳۹۴ | جنت میں متکبر کے داخل نہ ہونے کی توجیہ | ۵۵۰ |
| ۳۹۵ | قیمتی لباس پہننا اور عمدہ کھانے کھانا تکبر نہیں ہے۔ | ۵۵۱ |
| | باب: ۳۹ | |
| ۳۹۶ | جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کیے بغیر مر گیا اس کے جنتی ہونے پر اور جو شرک پر مرا اس کے دوزخی ہونے پر دلیل۔ | ۵۵۲ |
| ۳۹۷ | کیا صرف لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینا نجات کے لیے کافی ہے؟ | ۵۵۳ |
| | باب: ۴۰ | |
| ۳۹۸ | کلمہ پڑھ لینے کے بعد کافر کو قتل کرنا حرام ہے | ۵۵۴ |
| ۳۹۹ | ایک مسلمان شخص کو قتل کرنے کے باوجود حضرت اسامہ پر قصاص، دیت اور کفارہ فرض نہ کرنے کی وجہ۔ | ۵۵۸ |
| | باب: ۴۱ | |
| ۴۰۰ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ | ۵۶۰ |
| | .......... | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب ۴۲: | |
| ۴۰۱ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جس نے ہم کو دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ | ۵۶۱ |
| | باب ۴۳: | |
| ۴۰۲ | منہ پر تھپڑ مارنے، گریبان چاک کرنے اور زمانہ جاہلیت کی چیخ و پکار کا بیان۔ | ۵۶۱ |
| | باب ۴۴: | |
| ۴۰۳ | چغل خوری کی سخت ممانعت۔ | ۵۶۳ |
| ۴۰۴ | چغلی کی تعریف۔ | ۵۶۴ |
| ۴۰۵ | چغلی سننے والے پر چھ امور لازم ہیں۔ | ۵۶۴ |
| ۴۰۶ | رفع فساد کے لیے کسی کی بات پہنچانے کا جواز۔ | ۵۶۵ |
| | باب ۴۵: | |
| ۴۰۷ | لباس ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والوں احسان جتلانے والوں اور جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کا بیان۔ | ۵۶۵ |
| ۴۰۸ | ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کے مکروہ ہونے کی وجوہ | ۵۶۷ |
| ۴۰۹ | بوڑھے زانی، جھوٹے حاکم اور متکبر فقیر کے زیادہ مبغوض ہونے کی وجہ۔ | ۵۶۸ |
| | باب ۴۶: | |
| ۴۱۰ | خودکشی کرنے کی شدید ممانعت اور اس کا عذاب۔ | ۵۶۹ |
| ۴۱۱ | خودکشی پر دائمی عذاب کی وعید کی توجیہ۔ | ۵۷۳ |
| ۴۱۲ | غیر ملت اسلام کی قسم کھانے کی تفصیل۔ | ۵۷۳ |
| | باب ۴۷: | |
| ۴۱۳ | مال غنیمت میں خیانت کرنے کی ممانعت اور اس کا بیان کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔ | ۵۷۴ |
| ۴۱۴ | اس باب کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۵۷۵ |
| | باب ۴۸ | |
| ۴۱۵ | خودکشی کے کفر نہ ہونے کی دلیل۔ | ۵۷۶ |
| ۴۱۶ | اس باب کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل | ۵۷۷ |
| | باب ۴۹: | |
| ۴۱۷ | قرب قیامت میں ہوا کا ان لوگوں کو اٹھا لینا جن کے دلوں میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو۔ | ۵۷۷ |
| | باب: ۵۰ | |
| ۴۱۸ | فتنوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کی ترغیب۔ | ۵۷۸ |
| | باب: ۵۱ | |
| ۴۱۹ | مومن کا اعمال ضائع ہو جانے سے ڈرنا۔ | ۵۷۸ |
| ۴۲۰ | حدیث الباب کی تشریح۔ | ۵۷۹ |
| | باب: ۵۲ | |
| ۴۲۱ | کیا اعمال جاہلیت پر مواخذہ ہو گا؟ | ۵۸۰ |
| ۴۲۲ | اسلام لانے کے بعد زمانہ جاہلیت کی بداعمالیوں پر مواخذہ کا جواب۔ | ۵۸۱ |
| | باب ۵۳: | |
| ۴۲۳ | اسلام، حج اور ہجرت پہلے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ | ۵۸۱ |
| ۴۲۴ | دفن کے بعد کچھ دیر قبر پر بیٹھنے کا بیان۔ | ۵۸۳ |
| | باب ۵۴: | |
| ۴۲۵ | اسلام لانے کے بعد کافر کے اعمال سابقہ کا حکم۔ | ۵۸۴ |
| ۴۲۶ | کافر کی نیکیوں پر اجر ملتا ہے نہ عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ | ۵۸۵ |
| | باب ۵۵: | |
| ۴۲۷ | ایمان میں صدق اور اخلاص۔ | ۵۸۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۲۸ | حدیث الباب کی تشریح۔ | ۵۸۷ |
| | **باب: ۵۶** | |
| ۴۲۹ | حدیث نفس اور خواطر سے درگزر کرنے اور نیکی اور بدی کے "ہم" کے حکم کا بیان۔ | ۵۸۷ |
| ۴۳۰ | ہم اور عزم کی تعریفیں اور ان کا شرعی حکم۔ | ۵۹۳ |
| ۴۳۱ | دس سے سات سو گنا اور اس سے بھی زیادہ اجر عطا فرمانے کی تحقیق۔ | ۵۹۵ |
| | **باب: ۵۷** | |
| ۴۳۲ | ایمان میں وسوسہ کا بیان اور وسوسہ کے وقت کیا کہنا چاہیے۔ | ۵۹۷ |
| ۴۳۳ | شیطانی وسوسوں کی دو قسمیں۔ | ۶۰۰ |
| ۴۳۴ | اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل اور شیطان کے شبہ کا ابطال۔ | ۶۰۰ |
| | **باب: ۵۸** | |
| ۴۳۵ | جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارنے پر دوزخ کی وعید۔ | ۶۰۱ |
| ۴۳۶ | باطن میں قضاء نافذ نہ ہونے پر ائمہ ثلاثہ کا حدیث الباب سے استدلال۔ | ۶۰۵ |
| ۴۳۷ | ائمہ ثلاثہ کے استدلال کا جواب اور امام اعظم کی دلیل۔ | ۶۰۶ |
| | **باب: ۵۹** | |
| ۴۳۸ | غیر کا مال ناحق چھیننے والے کا خون مباح ہے اور اگر وہ اس لڑائی کے دوران قتل ہو جائے تو دوزخی ہے اور اگر صاحب حق قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے۔ | ۶۰۶ |
| ۴۳۹ | شہید کی وجہ تسمیہ۔ | ۶۰۷ |
| ۴۴۰ | فقہاء شافعیہ کے نزدیک شہید کی اقسام اور احکام۔ | ۶۰۷ |
| ۴۴۱ | فقہاء احناف کے نزدیک شہید کے احکام | ۶۰۸ |
| | **باب: ۶۰** | |
| ۴۴۲ | رعایا کے ساتھ خیانت کرنے والے حاکم کے لیے دوزخ کی وعید۔ | ۶۰۹ |
| ۴۴۳ | صحت کے ایام میں حضرت معقل نے حدیث کیوں نہیں بیان کی؟ | ۶۱۰ |
| | **باب: ۶۱** | |
| ۴۴۴ | بعض دلوں سے ایمان اور امانت کا اٹھ جانا اور دلوں پر فتنوں کا طاری ہونا۔ | ۶۱۰ |
| ۴۴۵ | عبادات کے کفارہ ہونے کا بیان۔ | ۶۱۲ |
| ۴۴۶ | حضرت حذیفہ کی حدیث کے بجھارت نہ ہونے کا بیان۔ | ۶۱۴ |
| | **باب: ۶۲** | |
| ۴۴۷ | اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور انتہا میں بھی اجنبی ہو جائے گا اور وہ مسجدوں میں گھس جائے گا | ۶۱۵ |
| ۴۴۸ | اول آخر میں اسلام کے اجنبی ہونے سے کیا مراد ہے | ۶۱۵ |
| | **باب: ۶۳** | |
| ۴۴۹ | اخیر زمانہ میں ایمان کا رخصت ہو جانا۔ | ۶۱۶ |
| | **باب: ۶۴** | |
| ۴۵۰ | خوف زدہ شخص کے لیے ایمان مخفی رکھنے کا جواز۔ | ۶۱۷ |
| ۴۵۱ | تقیہ کی تحقیق۔ | ۶۱۸ |
| ۴۵۲ | تقیہ کی تعریف، اس کی اقسام اور اس کے شرعی احکام۔ | ۶۱۹ |
| ۴۵۳ | مدارات کی تحقیق۔ | ۶۲۱ |
| ۴۵۴ | تقیہ کے متعلق خوارج کا نظریہ۔ | ۶۲۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۵۵ | تقیہ کے متعلق شیعہ کا نظریہ۔ | ۶۲۲ |
| ۴۵۶ | تقیہ کے بطلان پر نقلی اور عقلی دلائل۔ | ۶۲۲ |
| ۴۵۷ | تقیہ کے متعلق ائمہ شیعہ کی روایات۔ | ۶۲۴ |
| ۴۵۸ | تقیہ کے متعلق شیعہ مفسرین کی عبارات۔ | ۶۲۵ |
| ۴۵۹ | کتب شیعہ سے تقیہ کا بطلان۔ | ۶۲۷ |
| | **باب: ۶۵** | |
| ۴۶۰ | جس شخص کے ایمان کے ضعف کا خطرہ ہو اس کی تالیف قلب اور بغیر دلیل کے کسی کو قطعی مومن کہنے کی ممانعت۔ | ۶۳۰ |
| ۴۶۱ | حدیث الباب کی تشریح۔ | ۶۳۲ |
| | **باب: ۶۶** | |
| ۴۶۲ | دلائل کی زیادتی سے ایمان کا قوی ہونا۔ | ۶۳۳ |
| ۴۶۳ | مردوں کو زندہ کرکے دکھانے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی توجیہ۔ | ۶۳۳ |
| ۴۶۴ | حضرت لوط علیہ السلام کے مضبوط ستون کی پناہ چاہنے کی توجیہ۔ | ۶۳۵ |
| ۴۶۵ | قید خانہ سے رہائی کا موقع ملنے کے باوجود حضرت یوسف علیہ السلام کے نہ جانے کی توجیہ۔ | ۶۳۵ |
| | **باب: ۶۷** | |
| ۴۶۶ | ہمارے نبی سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے عموم پر ایمان لانے کا وجوب اور آپ کی ملت سے تمام ملتوں کے منسوخ ہونے کا بیان۔ | ۶۳۶ |
| ۴۶۷ | معجزہ کی تعریف اور خرق عادت کے اقسام۔ | ۶۳۸ |
| | ایک حدیث کے معنی کی نحوی ترکیب کے اعتبار سے وضاحت۔ | ۶۴۰ |
| ۴۶۸ | علم حدیث کے حصول کے لیے دور دراز | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کا سفر اختیار کرنا۔ | ۶۴۰ |
| ۴۶۹ | اہل کتاب کو دگنا اجر ملنے کی تحقیق۔ | ۶۴۰ |
| ۴۷۰ | خواتین کو تعلیم دینا۔ | ۶۴۲ |
| | **باب: ۶۸** | |
| ۴۷۱ | حضرت عیسیٰ بن مریم کے نازل ہونے اور شریعت محمدی کے مطابق احکام جاری کرنے کا بیان۔ | ۶۴۳ |
| ۴۷۲ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر دلیل۔ | ۶۴۴ |
| | **باب: ۶۹** | |
| ۴۷۳ | اس زمانہ کا بیان جسمیں ایمان نہیں قبول کیا جائے گا۔ | ۶۴۵ |
| ۴۷۴ | دجال کا بیان۔ | ۶۴۷ |
| ۴۷۵ | دابۃ الارض کا بیان۔ | ۶۴۸ |
| ۴۷۶ | سورج کے سجدہ کرنے اور سجدہ میں پڑے رہنے کی توجیہ۔ | ۶۴۸ |
| | **باب: ۷۰** | |
| ۴۷۷ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتداء کرنے کا بیان۔ | ۶۴۹ |
| ۴۷۸ | وحی کا لغوی معنیٰ۔ | ۶۵۳ |
| ۴۷۹ | وحی کا شرعی معنیٰ۔ | ۶۵۴ |
| ۴۸۰ | الہام اور فراست کی تعریفیں۔ | ۶۵۵ |
| ۴۸۱ | نزول وحی کی صورتیں اور اقسام۔ | ۶۵۶ |
| ۴۸۲ | خواب کی تعریف اور اقسام | ۶۵۶ |
| ۴۸۳ | ابتداء نبوت میں غار حرا جانے کی حکمتیں۔ | ۶۵۷ |
| ۴۸۴ | بعثت سے پہلے آپ کی عبادت کی تحقیق۔ | ۶۵۷ |
| ۴۸۵ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کو پہچاننے کی تحقیق۔ | ۶۵۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۴۸۶ | حرا میں فرشتے کی آمد۔ | ۶۵۹ |
| ۴۸۷ | "ما انا بقارئ" کی تحقیق۔ | ۶۶۰ |
| ۴۸۸ | پہلی وحی نازل ہونے کے بعد نبی صلی اللہ | |
| ۴۸۹ | علیہ وسلم کے خوف اور گھبراہٹ کی توجیہ۔ | ۶۶۳ |
| ۴۸۹ | حضرت خدیجہ کے تسلی آمیز کلمات کی تشریح۔ | ۶۶۳ |
| ۴۹۰ | ورقہ بن نوفل کے پاس جانے کی توجیہ۔ | ۶۶۴ |
| ۴۹۱ | آیا وحی رک جانے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو چٹان سے گرا دینے کا ارادہ کیا تھا؟ | ۶۶۴ |
| ۴۹۲ | انقطاع وحی کی مدت کا بیان۔ | ۶۶۶ |
| ۴۹۳ | اعلان نبوت سے پہلے آپ کے نبوت سے متصف ہونے کی تحقیق۔ | ۶۶۷ |
| | **باب: ۱۱** | |
| ۴۹۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج اور نمازوں کی فرضیت کا بیان۔ | ۶۷۱ |
| ۴۹۵ | معراج کا لغوی معنی۔ | ۶۸۶ |
| ۴۹۶ | معراج کا اصطلاحی معنی۔ | ۶۸۶ |
| ۴۹۷ | شب معراج اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں علماء امت کا بیان۔ | ۶۸۷ |
| ۴۹۸ | سورہ بنی اسرائیل میں معراج کا ذکر اور اس کے فوائد اور نکات۔ | ۶۸۸ |
| ۴۹۹ | لفظ سبحان کے اسرار | ۶۸۹ |
| ۵۰۰ | لفظ عبدہ کے اسرار | ۶۹۰ |
| ۵۰۱ | لفظ اسریٰ کے اسرار | ۶۹۲ |
| ۵۰۲ | معراج کے متعلق سورہ والنجم کی آیات۔ | ۶۹۲ |
| ۵۰۳ | والنجم اذا ھوی کے اسرار۔ | ۶۹۳ |
| ۵۰۴ | ثم دنی فتدلی کے اسرار۔ | ۶۹۴ |
| ۵۰۵ | فکان قاب قوسین کے اسرار۔ | ۶۹۶ |
| ۵۰۶ | حضرت جبرائیل کا دو مرتبہ حضور کو اپنی اصلی صورت دکھانا شب معراج میں دیدار الٰہی کے خلاف نہیں ہے۔ | ۶۹۷ |
| ۵۰۷ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے موجب فضیلت اللہ کا قرب اور اس کا دیدار ہے نہ کہ حضرت جبرائیل کا قرب اور ان کا دیدار۔ | ۶۹۷ |
| ۵۰۸ | شب معراج دیدار الٰہی کے بیان میں احادیث اور آثار۔ | ۶۹۸ |
| ۵۰۹ | شب معراج دیدار الٰہی کے متعلق علماء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۷۰۲ |
| ۵۱۰ | شب معراج دیدار الٰہی کے متعلق علماء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۷۰۶ |
| ۵۱۱ | شب معراج دیدار الٰہی کے متعلق علماء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۷۰۷ |
| ۵۱۲ | شب معراج دیدار الٰہی کے متعلق علماء احناف کا نظریہ۔ | ۷۱۱ |
| ۵۱۳ | واقعہ معراج کی تاریخ۔ | ۷۱۴ |
| ۵۱۴ | واقعہ معراج کی ابتدائی جگہ۔ | ۷۱۵ |
| ۵۱۵ | معراج کی احادیث میں تعارض کی توجیہ۔ | ۷۱۵ |
| ۵۱۶ | کتب احادیث کے مختلف اقتباسات سے واقعہ معراج کا مربوط بیان۔ | ۷۱۶ |
| ۵۱۷ | رات میں معراج کرانے کے اسرار۔ | ۷۳۳ |
| ۵۱۸ | معراج کی ابتدائی جگہ کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق۔ | ۷۳۴ |
| ۵۱۹ | حضرت ام ہانی کے گھر کی چھت شق کر کے فرشتہ کے آنے کے اسرار۔ | ۷۳۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۲۰ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے سفر معراج شروع نہ ہونے کے اسرار۔ | ۷۳۵ |
| ۵۲۱ | شق صدر کے متعلق احادیث کی تخریج اور تحقیق۔ | ۷۳۶ |
| ۵۲۲ | تین بار شق صدر کرنے کے اسرار۔ | ۷۴۰ |
| ۵۲۳ | "ھذا حظك من الشیطان" کے اسرار۔ | ۷۴۱ |
| ۵۲۴ | قلب اطہر کو سونے کے طشت میں رکھنے اسرار۔ | ۷۴۳ |
| ۵۲۵ | شق صدر کے اسرار کا تتمہ۔ | ۷۴۴ |
| ۵۲۶ | براق پر سواری کے اسرار۔ | ۷۴۴ |
| ۵۲۷ | قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنے کے اسرار۔ | ۷۴۶ |
| ۵۲۸ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کی تحقیق۔ | ۷۴۸ |
| ۵۲۹ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبر انور میں سلام کا جواب دینا۔ | ۷۴۹ |
| ۵۳۰ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قبر انور میں درود شریف پیش کیا جانا۔ | ۷۴۹ |
| ۵۳۱ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبر انور میں نماز پڑھنا۔ | ۷۵۱ |
| ۵۳۲ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قبر انور میں امت کے اعمال کو پیش کیا جانا۔ | ۷۵۱ |
| ۵۳۳ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام کائنات کو ملاحظہ فرمانا۔ | ۷۵۴ |
| ۵۳۴ | صالحین امت کا خواب اور بیداری میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا۔ | ۷۵۴ |
| ۵۳۵ | اجسام مثالیہ کا تعدد۔ | ۷۵۸ |
| ۵۳۶ | انبیاء اور اولیاء کا آن واحد میں متعدد جگہ موجود ہونا۔ | ۷۵۹ |
| ۵۳۷ | شب معراج عالم برزخ کے واقعات دکھائے جانے کے اسرار۔ | ۷۶۲ |
| ۵۳۸ | مسجد اقصیٰ میں انبیاء علیہم السلام کی امامت کرانے کے اسرار۔ | ۷۶۲ |
| ۵۳۹ | آسمانوں پر جانے کے اسرار۔ | ۷۶۵ |
| ۵۴۰ | سدرۃ المنتہیٰ سے آگے گزرنے کے اسرار | ۷۶۵ |
| ۵۴۱ | قف یا محمد فان ربك یصلی | |
| ۵۴۲ | کے اسرار۔ | ۷۶۶ |
| ۵۴۳ | حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شفاعت سے نمازوں میں کمی کے اسرار۔ | ۷۶۶ |
| ۵۴۴ | الصلوٰۃ معراج المؤمنین کے اسرار۔ | ۷۶۷ |
| ۵۴۵ | کفار قریش کو دیے ہوئے جوابات کے اسرار۔ | ۷۶۸ |
| ۵۴۶ | شب معراج دیدار الٰہی کے اسرار | ۷۶۹ |
| | باب: ۷۲ | |
| ۵۴۷ | آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا تھا یا نہیں؟ | ۷۷۲ |
| ۵۴۸ | قرآن مجید کا کمی اور بیشی سے محفوظ ہونا۔ | ۷۷۷ |
| ۵۴۹ | حضرت زینب بنت جحش سے حضور کے نکاح کا بیان۔ | ۷۷۸ |
| ۵۵۰ | نورانی اماہ کی تحقیق۔ | ۷۸۰ |
| | باب: ۷۳ | |
| ۵۵۱ | آخرت میں مومنین کے لیے اللہ سبحانہ کے دیدار کا اثبات۔ | ۷۸۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۵۲ | اللہ تعالیٰ کی رویت میں اہل قبلہ کے مذاہب۔ | ۷۹۳ |
| ۵۵۳ | اللہ تعالیٰ کا کسی صورت میں تجلی فرمانے کا بیان۔ | ۷۹۴ |
| | باب: ۷۴ | |
| ۵۵۴ | شفاعت کا اثبات اور موحدین کو دوزخ سے نکالنے کا بیان۔ | ۷۹۵ |
| | باب: ۷۵ | |
| ۵۵۵ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لیے دعا کرنا، رونا اور شفقت فرمانا۔ | ۸۲۵ |
| ۵۵۶ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وجاہت اور دیگر فوائد حدیث۔ | ۸۲۵ |
| | باب: ۷۶ | |
| ۵۵۷ | جو شخص کفر پر مرا وہ دوزخ میں رہے گا اس کو مقربین کی شفاعت اور قرابت فائدہ نہیں دے گی۔ | ۸۲۷ |
| ۵۵۸ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے ایمان کے متعلق اہل سنت کا نظریہ۔ | ۸۳۰ |
| ۵۵۹ | اہل بیت اطہار کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا بیان۔ | ۸۳۱ |
| ۵۶۰ | گستاخان رسول پر شدت کا بیان۔ | ۸۳۲ |
| | باب: ۷۷ | |
| ۵۶۱ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ابو طالب کے لیے شفاعت اور آپ کے سبب سے اس کے عذاب کی تخفیف۔ | ۸۳۳ |
| ۵۶۲ | ابو طالب کے عذاب میں تخفیف کی توجیہ | ۸۳۵ |
| ۵۶۳ | والدین کریمین کے ایمان پر دلیل۔ | ۸۳۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب: ۷۸ | |
| ۵۶۴ | کفار کے اعمال ان کو فائدہ نہیں پہنچاتے | ۸۳۷ |
| ۵۶۵ | اعمال کفار کے نفع بخش نہ ہونے پر دلائل | ۸۳۷ |
| | باب: ۷۹ | |
| ۵۶۶ | مسلمانوں سے دوستی رکھنا اور غیر مسلموں سے قطع تعلق کرنا۔ | ۸۳۷ |
| ۵۶۷ | غیر مسلموں سے ترک محبت اور قطع تعلق پر دلائل۔ | ۸۳۸ |
| | باب: ۸۰ | |
| ۵۶۸ | مسلمانوں کے بعض گروہوں کا بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں دخول۔ | ۸۳۹ |
| ۵۶۹ | شفاعت طلب کرنے پر دلیل۔ | ۸۴۳ |
| ۵۷۰ | دم کرانا اور داغ لگا کر علاج کرانا توکل کے منافی نہیں ہے۔ | ۸۴۳ |
| | باب: ۸۱ | |
| ۵۷۱ | نصف اہل جنت اس امت کے لوگ ہونگے | ۸۴۵ |
| | **کتاب الطہارۃ** | ۸۴۹ |
| ۵۷۲ | طہارت کے لغوی معنی کا بیان۔ | ۸۴۹ |
| ۵۷۳ | طہارت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۸۵۰ |
| ۵۷۴ | طہارت کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۸۵۱ |
| ۵۷۵ | طہارت کے مراتب اور درجات۔ | ۸۵۸ |
| | باب: ۸۲ | |
| ۵۷۶ | وضو کی فضیلت۔ | ۸۵۹ |
| ۵۷۷ | وضو اور غسل کے لغوی معنوں کی تحقیق۔ | ۸۵۹ |
| ۵۷۸ | طہارت کے نصف ایمان ہونے کی تشریح۔ | ۸۵۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۷۹ | صبر کا معنی۔ | ۸۶۱ |
| | **باب: ۸۳** | |
| ۵۸۰ | نماز کے لیے طہارت کا وجوب۔ | ۸۶۳ |
| ۵۸۱ | موجب طہارت کی تحقیق۔ | ۸۶۴ |
| ۵۸۲ | فاقد الطہورین پر نماز کے وجوب میں فقہاء شافعیہ کے اقوال۔ | ۸۶۴ |
| ۵۸۳ | فاقد الطہورین پر نماز کے وجوب میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۸۶۵ |
| ۵۸۴ | بلا طہارت نماز پڑھنے والے کو کافر قرار دینے کی تحقیق۔ | ۸۶۶ |
| ۵۸۵ | فاسقوں کے لیے زجراً دعا نہ کی جائے۔ | ۸۶۶ |
| ۵۸۶ | مال حرام سے استبراء کا طریقہ۔ | ۸۶۶ |
| | **باب: ۸۴** | |
| ۵۸۷ | کامل وضوء کرنے کا طریقہ۔ | ۸۶۶ |
| ۵۸۸ | سر کے مسح میں تکرار کے مسنون ہونے پر امام شافعی کے دلائل۔ | ۸۶۷ |
| ۵۸۹ | سر کے مسح میں تکرار کے مسنون نہ ہونے پر ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔ | ۸۶۸ |
| ۵۹۰ | سر پر مسح کی مقدار کی فرضیت میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۷۰ |
| ۵۹۱ | چوتھائی سر پر مسح کرنے کی فرضیت پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۸۷۰ |
| ۵۹۲ | چوتھائی سر پر مسح کے متعلق احادیث۔ | ۸۷۱ |
| ۵۹۳ | نماز میں ممنوعہ خطرات اور وسواس کا بیان۔ | ۸۷۲ |
| ۵۹۴ | وضو اور نماز کے بعد مغفرت کا بیان۔ | ۸۷۳ |
| | **باب: ۸۵** | |
| ۵۹۵ | وضوء کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت | ۸۷۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۹۶ | مغفرت کے متعدد اسباب اور ان کے ثمرات | ۸۷۸ |
| | **باب: ۸۶** | |
| ۵۹۷ | وضوء کے بعد مستحب ذکر کا بیان۔ | ۸۷۸ |
| | **باب: ۸۷** | |
| ۵۹۸ | وضوء کے طریقہ کی تفصیل۔ | ۸۸۰ |
| ۵۹۹ | ایک چلو یا متعدد چلوؤں سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۸۸۱ |
| | **باب: ۸۸** | |
| ۶۰۰ | ناک میں طاق مرتبہ پانی ڈالنا اور طاق مرتبہ استنجا کرنا۔ | ۸۸۳ |
| | **باب: ۸۹** | |
| ۶۰۱ | وضوء میں مکمل پیروں کے دھونے کا وجوب | ۸۸۵ |
| ۶۰۲ | وضوء میں پیروں کے دھونے کے متعلق اہل قبلہ کے مذاہب۔ | ۸۸۷ |
| ۶۰۳ | وضوء میں پیروں پر مسح کرنے کے متعلق علماء شیعہ کے دلائل۔ | ۸۸۸ |
| ۶۰۴ | آیت وضوء میں قرأت جر سے علماء شیعہ کے استدلال کے جوابات۔ | ۸۸۹ |
| ۶۰۵ | علماء شیعہ کی پیش کردہ روایات کے جوابات۔ | ۸۹۰ |
| ۶۰۶ | پیروں کے دھونے کے ثبوت میں احادیث اور آثار کا بیان۔ | ۸۹۰ |
| ۶۰۷ | علماء شیعہ کی عقلی دلیل کا جواب۔ | ۸۹۳ |
| | **باب: ۹۰** | |
| ۶۰۸ | تمام اعضاء وضوء کو مکمل طور پر دھونے کا استحباب۔ | ۸۹۴ |
| ۶۰۹ | وضو اور تیمم میں اعضاء طہارت کے کسی جز | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کی طہارت کے ترک ہو جانے کا حکم۔ | ۸۹۴ |
| | **باب: ۹۱** | |
| ۶۱۰ | وضوء کے پانی کے ساتھ گناہوں کا جھڑنا۔ | ۸۹۵ |
| | **باب: ۹۲** | |
| ۶۱۱ | اعضاء وضوء کو چمکانے کیلیے مقررہ حد سے زیادہ دھونے کا استحباب۔ | ۸۹۶ |
| ۶۱۲ | غرۃ اور تحجیل کے طول میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۹۰۰ |
| ۶۱۳ | غرۃ اور تحجیل کے طول میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۹۰۰ |
| ۶۱۴ | غرۃ اور تحجیل کے طول میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ | ۹۰۰ |
| ۶۱۵ | غرۃ اور تحجیل کے طول میں فقہاء احناف کا نظریہ | ۹۰۱ |
| ۶۱۶ | حوض سے دُور کیے جانے والوں کی تعیین میں مختلف اقوال۔ | ۹۰۲ |
| ۶۱۷ | بعض مرتدین کو حوض پر اصیحابی کہنے کی وجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم پر اعتراض کے جوابات۔ | ۹۰۳ |
| ۶۱۸ | مستقبل کے یقینی امور کے متعلق انشاء اللہ کہنے کا بیان۔ | ۹۰۵ |
| ۶۱۹ | بعد میں آنے والے امتیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی تحقیق۔ | ۹۰۶ |
| ۶۲۰ | عوام کے سامنے شرعی رخصتوں پر عمل کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ | ۹۰۸ |
| | **باب: ۹۳** | |
| ۶۲۱ | تکلیف کے وقت مکمل وضوء کرنے کی فضیلت | ۹۰۸ |
| | **باب: ۹۴** | |
| ۶۲۲ | مسواک کا بیان۔ | ۹۰۹ |
| ۶۲۳ | مسواک کا لغوی اور شرعی معنیٰ۔ | ۹۱۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۲۴ | مسواک کے متعلق احکام شرعیہ۔ | ۹۱۱ |
| ۶۲۵ | منجن اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ سے دانت صاف کرنا بھی مسواک کے حکم میں ہے۔ | ۹۱۳ |
| ۶۲۶ | احکام شرعیہ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف مفوض ہونا۔ | ۹۱۴ |
| | **باب: ۹۵** | |
| ۶۲۷ | بعض سنتوں کا بیان۔ | ۹۱۵ |
| ۶۲۸ | دس چیزوں کے فطرت ہونے سے مراد ان کا سنت ہونا ہے۔ | ۹۱۶ |
| ۶۲۹ | (۱)۔ ختنہ کے متعلق فقہاء مذاہب کے نظریات۔ | ۹۱۷ |
| ۶۳۰ | (۲-۳) زیر ناف بال مونڈنے اور بغل کے بالوں کے اکھاڑنے کا حکم۔ | ۹۲۰ |
| ۶۳۱ | (۴) مونچھیں کاٹنے کے متعلق مذاہب فقہاء | ۹۲۲ |
| ۶۳۲ | ڈاڑھی کا لغوی معنیٰ۔ | ۹۲۳ |
| ۶۳۳ | (۵) ڈاڑھی کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ | ۹۲۳ |
| ۶۳۴ | ڈاڑھی کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۹۲۵ |
| ۶۳۵ | ڈاڑھی کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۹۲۶ |
| ۶۳۶ | ڈاڑھی کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۹۲۷ |
| ۶۳۷ | ڈاڑھی کے متعلق مصنف کا نظریہ۔ | ۹۳۱ |
| ۶۳۸ | (۶-۷) کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۹۳۲ |
| ۶۳۹ | (۸) انگلیوں کے جوڑ دھونے کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۹۳۳ |
| ۶۴۰ | نیل پالش اور مہندی سے وضوء کا حکم۔ | ۹۳۳ |
| ۶۴۱ | (۹) مسواک کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۹۳۴ |
| ۶۴۲ | (۱۰) پانی سے استنجاء کرنا۔ | ۹۳۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۹۶** | |
| ۶۴۳ | استنجا۔ | ۹۳۴ |
| ۶۴۴ | قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۹۳۸ |
| ۶۴۵ | قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۹۴۰ |
| ۶۴۶ | قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۹۴۰ |
| ۶۴۷ | قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۹۴۱ |
| | **باب: ۹۷** | |
| ۶۴۸ | موزوں پر مسح۔ | ۹۴۳ |
| ۶۴۹ | موزوں پر مسح کے جواز کے متعلق فقہاء اسلام کے مذاہب۔ | ۹۴۸ |
| ۶۵۰ | عمامہ پر مسح کرنے کے جواز کے متعلق فقہاء اسلام کے مذاہب۔ | ۹۵۰ |
| ۶۵۱ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبدالرحمان بن عوف کی اقتداء میں نماز پڑھنا۔ | ۹۵۰ |
| | **باب: ۹۸** | |
| ۶۵۲ | موزوں پر مسح کی مدت۔ | ۹۵۱ |
| ۶۵۳ | موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان۔ | ۹۵۲ |
| ۶۵۴ | موزے پہننے کے وقت طہارت کاملہ کی شرط میں فقہاء کا اختلاف۔ | ۹۵۲ |
| ۶۵۵ | موزوں پر مسح کرنے کی شرائط۔ | ۹۵۳ |
| | **باب: ۹۹** | |
| ۶۵۶ | ایک وضوء سے متعدد نمازوں کا جواز۔ | ۹۵۳ |
| ۶۵۷ | ایک وضوء سے متعدد نمازیں پڑھنے کے دلائل۔ | ۹۵۴ |
| | **باب: ۱۰۰** | |
| ۶۵۸ | تین بار ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی کراہت۔ | ۹۵۴ |
| ۶۵۹ | باب مذکور سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۹۵۶ |
| | **باب: ۱۰۱** | |
| ۶۶۰ | کتے کے جوٹھے کا حکم۔ | ۹۵۶ |
| ۶۶۱ | کتے کے جوٹھے برتن کو پاک کرنے کے متعلق ائمہ ثلاثہ کا نظریہ۔ | ۹۵۶ |
| ۶۶۲ | کتے کے جوٹھے برتن کو پاک کرنے کے متعلق امام ابوحنیفہ کا نظریہ۔ | ۹۵۹ |
| | **باب: ۱۰۲** | |
| ۶۶۳ | ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت۔ | ۹۵۹ |
| ۶۶۴ | کثیر پانی کے معیار میں مذاہب فقہاء۔ | ۹۶۰ |
| | **باب: ۱۰۳** | |
| ۶۶۵ | جمع شدہ پانی کے اندر غسل کرنے کی ممانعت۔ | ۹۶۱ |
| | **باب: ۱۰۴** | |
| ۶۶۶ | جب مسجد پیشاب یا دیگر نجاستوں سے ملوث ہو جائے تو اس کے دھونے کا وجوب اور طہارت کے لیے پانی سے دھونے کا کافی ہونا۔ | ۹۶۲ |
| ۶۶۷ | زمین سے نجاست کا اثر زائل ہونے سے اس کے پاک ہونے کا بیان۔ | ۹۶۳ |
| ۶۶۸ | مساجد میں دنیاوی کاموں اور سونے کا حکم۔ | ۹۶۳ |
| ۶۶۹ | حدیث مذکور سے بعض دیگر استنباط شدہ مسائل۔ | ۹۶۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۱۰۵** | |
| ۶۷۰ | شیر خوار بچے کے پیشاب آلود کپڑے کو دھونے کا حکم۔ | ۹۶۵ |
| ۶۷۱ | شیر خوار بچے کے پیشاب آلودہ کپڑے کو دھونے کے حکم میں مذاہب فقہاء اور دیگر مسائل۔ | ۹۶۷ |
| | **باب: ۱۰۶** | |
| ۶۷۲ | منی کا حکم۔ | ۹۶۸ |
| ۶۷۳ | منی کی طہارت یا عدم طہارت میں مذاہب فقہاء۔ | ۹۷۰ |
| ۶۷۴ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت کا بیان۔ | ۹۷۲ |
| ۶۷۵ | رطوبت فرج کی طہارت یا عدم طہارت کی تحقیق۔ | ۹۷۶ |
| | **باب: ۱۰۷** | |
| ۶۷۶ | خون کی نجاست اور اس کو دھونے کا طریقہ | ۹۷۷ |
| ۶۷۷ | نجاست کو زائل کرنے کے متعلق ائمہ مذاہب کی آراء۔ | ۹۷۸ |
| | **باب: ۱۰۸** | |
| ۶۷۸ | پیشاب کی نجاست پر دلیل اور اس سے احتراز کا وجوب۔ | ۹۷۹ |
| ۶۷۹ | گناہ صغیرہ اور کبیرہ کی تحقیق۔ | ۹۸۰ |
| ۶۸۰ | قبر پر سبز شاخ اور پھول رکھنے کے متعلق فقہاء اربعہ کے نظریات اور بحث و نظر | ۹۸۱ |
| ۶۸۱ | ایصال ثواب میں مذاہب فقہاء اور بحث و | ۹۸۶ |
| ۶۸۲ | باب مذکور کی حدیث کے دیگر مسائل۔ | ۹۸۸ |
| ۶۸۳ | برزخ اور دنیا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیک وقت رابطہ۔ | ۹۸۹ |
| | **کتاب الحیض** | ۹۹۰ |
| ۶۸۴ | حیض اور استحاضہ کا لغوی معنیٰ۔ | ۹۹۰ |
| ۶۸۵ | حیض اور استحاضہ کے شرعی معنیٰ میں مذاہب فقہاء۔ | ۹۹۰ |
| ۶۸۶ | حیض اور طہر کی مدت میں مذاہب فقہاء۔ | ۹۹۱ |
| ۶۸۷ | حیض کے مسائل۔ | ۹۹۳ |
| | **باب: ۱۰۹** | |
| ۶۸۸ | ملبوس حائضہ کے ساتھ لیٹنا۔ | ۹۹۴ |
| ۶۸۹ | حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کی اقسام اور ان کے احکام۔ | ۹۹۵ |
| ۶۹۰ | منکرین حدیث کے ایک اعتراض کا جواب۔ | ۹۹۵ |
| | **باب: ۱۱۰** | |
| ۶۹۱ | حائضہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا۔ | ۹۹۶ |
| | **باب: ۱۱۱** | |
| ۶۹۲ | حائضہ عورت کے لیے اپنے خاوند کا سر دھونے بالوں میں کنگھا کرنے کا جواز، اس کے جھوٹے کا پاک ہونا، اس کی گود میں سر رکھنے اور اس کی گود میں قرآن پڑھنے کا جواز۔ | ۹۹۷ |
| ۶۹۳ | بیوی کی رضا مندی سے اس سے خدمت لینے کا جواز۔ | ۱۰۰۰ |
| | **باب: ۱۱۲** | |
| ۶۹۴ | مذی کا حکم۔ | ۱۰۰۰ |
| ۶۹۵ | باب مذکور کی حدیث کے مسائل۔ | ۱۰۰۰ |
| | **باب: ۱۱۳** | |
| ۶۹۶ | نیند سے بیدار ہو کر ہاتھ، منہ دھونا۔ | ۱۰۰۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب ۱۱۴ | |
| ۶۹۷ | جنبی کے لیے سونے کا جواز اور اس کے لیے کھانے پینے کے وقت یا جماع سے پہلے استنجا اور وضو کرنے کا استحباب۔ | ۱۰۰۲ |
| ۶۹۸ | مجامعت کے بعد دوبارہ مجامعت کرنے یا سونے سے پہلے وضو کرنے کا استحباب | ۱۰۰۴ |
| ۶۹۹ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کی تفصیل اور تحقیق۔ | ۱۰۰۵ |
| ۸۰۰ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تعدد ازواج کے اعتراضات کے جوابات۔ | ۱۰۰۸ |
| | باب ۱۱۵: | |
| ۷۰۱ | احتلام کے بعد عورت پر غسل کرنے کا وجوب۔ | ۱۰۰۹ |
| | باب ۱۱۶: | |
| ۷۰۲ | مرد اور عورت کی منی کی خصوصیات اور یہ کہ بچہ ان کے پانی سے پیدا ہوتا ہے۔ | ۱۰۱۱ |
| | باب ۱۱۷: | |
| ۷۰۳ | غسل جنابت کا طریقہ۔ | ۱۰۱۳ |
| ۷۰۴ | وضو کے مسائل۔ | ۱۰۱۵ |
| | باب ۱۱۸: | |
| ۷۰۵ | غسل جنابت کے لیے پانی کی مستحب مقدار، شوہر اور زوجہ کا ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرنا۔ | ۱۰۱۵ |
| ۷۰۶ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے ساتھ غسل کرنے کی وضاحت۔ | ۱۰۱۹ |
| ۷۰۷ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غسل کر کے دکھانا اور اس پر اعتراض کا جواب۔ | ۱۰۱۹ |
| ۷۰۸ | عورتوں کے سر کے بال کٹوانے کی تحقیق۔ | ۱۰۲۰ |
| | باب ۱۱۹: | |
| ۷۰۹ | غسل میں سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنا۔ | ۱۰۲۱ |
| | باب ۱۲۰: | |
| ۷۱۰ | غسل میں مینڈھیوں کا حکم۔ | ۱۰۲۳ |
| | باب ۱۲۱: | |
| ۷۱۱ | حائضہ کا غسل کے بعد خون کی جگہ خوشبو لگانے کا استحباب۔ | ۱۰۲۴ |
| | باب ۱۲۲: | |
| ۷۱۲ | مستحاضہ کے غسل اور اس کی نماز کے احکام | ۱۰۲۶ |
| | باب ۱۲۳: | |
| ۷۱۳ | حائضہ پر نماز کی قضاء نہیں صرف روزہ کی قضاء ہے۔ | ۱۰۲۸ |
| | باب ۱۲۴: | |
| ۷۱۴ | پردہ کی اوٹ میں غسل کرنا۔ | ۱۰۲۹ |
| | باب ۱۲۵: | |
| ۷۱۵ | پرائی شرمگاہ دیکھنے کی حرمت۔ | ۱۰۳۰ |
| ۷۱۶ | محارم اور اجنبی مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کی شرمگاہ اور باقی بدن کو دیکھنے کے شرعی احکام۔ | ۱۰۳۱ |
| | باب ۱۲۶: | |
| ۷۱۷ | تنہائی میں برہنہ غسل کرنے کا جواز۔ | ۱۰۳۱ |
| ۷۱۸ | تنہائی میں پردہ کے ساتھ غسل کرنے کی فضیلت | ۱۰۳۲ |
| | باب ۱۲۷: | |
| ۷۱۹ | شرمگاہ چھپانے کی کوشش کرنا۔ | ۱۰۳۳ |
| | باب ۱۲۸: | |
| ۷۲۰ | قضاء حاجت کے وقت پردہ کرنا۔ | ۱۰۳۴ |


........

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۱۲۹** | |
| ۷۲۱ | غسل جماع کے احکام۔ | ۱۰۳۵ |
| ۷۲۲ | غسل جنابت کا سبب۔ | ۱۰۳۸ |
| | **باب: ۱۳۰** | |
| ۷۲۳ | آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کا وجوب۔ | ۱۰۳۹ |
| | **باب: ۱۳۱** | |
| ۷۲۴ | اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم۔ | ۱۰۴۲ |
| | **باب: ۱۳۲** | |
| ۷۲۵ | جس شخص کو وضوء کا یقین ہو، پھر وضوء ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو وہ اس وضوء سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ | ۱۰۴۳ |
| ۷۲۶ | شک سے یقین زائل نہیں ہوتا۔ | ۱۰۴۳ |
| | **باب: ۱۳۳** | |
| ۷۲۷ | مردار جانور کی کھال کا رنگنے سے پاک ہونا۔ | ۱۰۴۳ |
| ۷۲۸ | دباغت سے کھال کے پاک ہونے میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۰۴۶ |
| ۷۲۹ | دباغت شدہ کھال کے شرعی احکام۔ | ۱۰۴۷ |
| | **باب: ۱۳۴** | |
| ۷۳۰ | تیمم۔ | ۱۰۴۷ |
| ۷۳۱ | تیمم کی شرائط اور شرعی احکام میں فقہاء کے نظریات۔ | ۱۰۵۱ |
| ۷۳۲ | حدیث تیمم سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۱۰۵۳ |
| ۷۳۳ | حضرت عائشہ کے گم شدہ ہار کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کی بحث۔ | ۱۰۵۵ |
| ۷۳۴ | تیمم کے بعض مسائل۔ | ۱۰۵۶ |
| | **باب: ۱۳۵** | |
| ۷۳۵ | مسلمان کے نجس نہ ہونے پر دلیل۔ | ۱۰۵۶ |
| ۷۳۶ | آدمی کے جسم کی طہارت کا بیان۔ | ۱۰۵۷ |
| | **باب: ۱۳۶** | |
| ۷۳۷ | جنابت ہو یا غیر جنابت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ | ۱۰۵۸ |
| ۷۳۸ | جنبی اور حائض کے لیے قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔ | ۱۰۵۸ |
| | **باب: ۱۳۷** | |
| ۷۳۹ | بے وضوء کے کھانے کا جواز اور علی الفور وضوء کا واجب نہ ہونا۔ | ۱۰۵۸ |
| | **باب: ۱۳۸** | |
| ۷۴۰ | بیت الخلاء جانے کے وقت کی دعا۔ | ۱۰۵۹ |
| | **باب: ۱۳۹** | |
| ۷۴۱ | بیٹھنے کی حالت میں نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ | ۱۰۶۰ |
| ۷۴۲ | نیند سے وضوء ٹوٹنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۰۶۱ |
| ۷۴۳ | **کتاب الصلوٰۃ** | ۱۰۶۳ |
| ۷۴۴ | اذان کے مباحث۔ | ۱۰۷۰ |
| ۷۴۵ | اذان کی ابتداء کا بیان۔ | ۱۰۷۰ |
| ۷۴۶ | قبر پر اذان دینے کی تحقیق۔ | ۱۰۷۱ |
| ۷۴۷ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اذان دینے کی تحقیق۔ | ۱۰۷۱ |
| ۷۴۸ | وقت سے پہلے اذان دینے کی تحقیق۔ | ۱۰۷۳ |
| | **باب: ۱۴۰** | |
| ۷۴۹ | اذان کی ابتداء۔ | ۱۰۷۴ |
| ۷۵۰ | اذان کی مشروعیت کا بیان۔ | ۱۰۷۵ |


.........

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۱۴۱** | |
| ۷۵۱ | اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور ایک کلمہ کے سوا اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم۔ | ۱۰۷۸ |
| ۷۵۲ | کلمات اقامت کی تعداد میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۰۷۹ |
| ۷۵۳ | کلمات اقامت کی تعداد میں امام ابوحنیفہ کے مذہب پر دلائل۔ | ۱۰۸۰ |
| | **باب: ۱۴۲** | |
| ۷۵۴ | اذان کا طریقہ۔ | ۱۰۸۲ |
| ۷۵۵ | حضرت ابو محذورہ کو اذان کی تعلیم دینے کا واقعہ۔ | ۱۰۸۳ |
| ۷۵۶ | اذان میں ترجیع کرنے کی تحقیق۔ | ۱۰۸۴ |
| | **باب: ۱۴۳** | |
| ۷۵۷ | ایک مسجد میں دو مؤذن رکھنے کا استحباب۔ | ۱۰۸۶ |
| ۷۵۸ | نابینا کے اذان دینے کا جواز | ۱۰۸۷ |
| ۷۵۹ | حضرت ابن ام مکتوم کی سوانح۔ | ۱۰۸۷ |
| | **باب: ۱۴۴** | |
| ۷۶۰ | جب نابینا کے ساتھ بینا ہو تو اس کی اذان کا جواز۔ | ۱۰۸۷ |
| | **باب: ۱۴۵** | |
| ۷۶۱ | دارالکفر میں کسی قوم کے علاقہ میں اذان کی آواز سننے کے بعد ان پر حملہ کرنے کی ممانعت | ۱۰۸۸ |
| | **باب: ۱۴۶** | |
| ۷۶۲ | اذان کا جواب دینے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے اور آپ کے لیے وسیلہ کے سوال کرنے کا استحباب۔ | ۱۰۸۹ |
| ۷۶۳ | اذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا | ۱۰۹۰ |
| ۷۶۴ | اذان سننے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا۔ | ۱۰۹۱ |
| ۷۶۵ | اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے کے معمول کا شرعی حکم۔ | ۱۰۹۲ |
| ۷۶۶ | اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے کی ابتداء کب سے ہوئی؟ | ۱۰۹۳ |
| ۷۶۷ | اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنے کی بحث میں حرف آخر۔ | ۱۰۹۴ |
| ۷۶۸ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک رحمت اور پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہونے کی توجیہ۔ | ۱۰۹۵ |
| | **باب: ۱۴۷** | |
| ۷۶۹ | اذان کی فضیلت اور اذان سن کر شیطان کا بھاگنا۔ | ۱۰۹۵ |
| ۷۷۰ | قیامت کے دن مؤذنوں کی لمبی گردنیں ہونے کی تشریح۔ | ۱۰۹۸ |
| ۷۷۱ | اقامت کے دوران امام اور نمازیوں کے حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کی تحقیق۔ | ۱۰۹۸ |
| | **باب: ۱۴۸** | |
| ۷۷۲ | تکبیر احرام کے ساتھ، رکوع میں اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کندھوں تک رفع یدین کرنے کا استحباب۔ | ۱۱۰۲ |
| ۷۷۳ | رفع یدین کی حکمتیں۔ | ۱۱۰۳ |
| ۷۷۴ | رفع یدین کی حد میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۱۰۳ |
| ۷۷۵ | کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۱۱۰۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۷۶ | رفع یدین کی تعداد میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۱۰۸ |
| ۷۷۷ | رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد رفع یدین کے منسوخ ہونے پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۱۱۱۰ |
| ۷۷۸ | تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کے ترک پر فقہاء احناف کی مؤید احادیث اور آثار۔ | ۱۱۱۱ |
| ۷۷۹ | ثبوت رفع یدین اور اس کے ترک میں مذاہب فقہاء کا خلاصہ۔ | ۱۱۱۵ |
| ۷۸۰ | حضرت براء کی حدیث میں یزید کے تفرد اور ضعف کا جواب۔ | ۱۱۱۶ |
| ۷۸۱ | ثبوت رفع یدین کی احادیث ابتداء اسلام کے زمانہ پر محمول ہیں۔ | ۱۱۱۷ |
| ۷۸۲ | حضرت ابو حمید ساعدی کی روایت سے استدلال کا جواب۔ | ۱۱۱۷ |
| ۷۸۳ | حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے استدلال کا جواب۔ | ۱۱۱۷ |
| ۷۸۴ | حضرت وائل بن حجر کی روایت سے استدلال کا جواب۔ | ۱۱۱۸ |
| ۷۸۵ | حضرت علی کی روایت سے استدلال کا جواب | ۱۱۱۸ |
| ۷۸۶ | نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ میں مذاہب فقہاء | ۱۱۱۹ |
| ۷۸۷ | ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۱۱۲۰ |
| ۷۸۸ | سینہ پر ہاتھ باندھنے والی احادیث اور بحث ونظر۔ | ۱۱۲۱ |
| | **باب: ۱۴۹** | |
| ۷۸۹ | رکوع سے اٹھنے کے علاوہ ہر دفعہ اٹھتے وقت اور جھکتے وقت تکبیر کا ثبوت۔ | ۱۱۲۲ |
| ۷۹۰ | نماز کی تکبیرات میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۱۲۴ |
| | **باب: ۱۵۰** | |
| ۷۹۱ | ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا وجوب اور جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو اس کو قرآن مجید کی جو آیات یاد ہوں۔ ان کو پڑھ لے۔ | ۱۱۲۵ |
| ۷۹۲ | قرأت خلف الامام میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۲۹ |
| ۷۹۳ | قرأت خلف الامام میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۳۰ |
| ۷۹۴ | قرأت خلف الامام میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۳۲ |
| ۷۹۵ | قرأت خلف الامام میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۱۱۳۲ |
| ۷۹۶ | سورۂ فاتحہ کی عدم فرضیت پر قرآن مجید احادیث اور آثار صحابہ سے استدلال۔ | ۱۱۳۷ |
| ۷۹۷ | امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے پر فقہاء احناف کے دلائل اور بحث ونظر | ۱۱۳۹ |
| ۷۹۸ | قرأت خلف الامام کی ممانعت کی ایک حدیث پر اعتراض کے جوابات۔ | ۱۱۴۶ |
| ۸۹۹ | نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھنے پر فقہاء شافعیہ کے دلائل۔ | ۱۱۴۹ |
| ۸۰۰ | نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو آہستہ پڑھنے پر فقہاء حنبلیہ کے دلائل۔ | ۱۱۵۰ |
| ۸۰۱ | فرض نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہ پڑھنے پر فقہاء مالکیہ کے دلائل۔ | ۱۱۵۱ |
| ۸۰۲ | نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو سراً پڑھنے پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۱۱۵۲ |
| ۸۰۳ | سورۂ فاتحہ میں یا کسی اور سورت کے اول میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کا جز نہیں ہے۔ | ۱۱۵۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب: ۱۵۱ | |
| ۸۰۴ | امام کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے کی ممانعت۔ | ۱۱۵۵ |
| ۸۰۵ | قرأت خلف الامام سے ممانعت کی علت | ۱۱۵۶ |
| | باب: ۱۵۲ | |
| ۸۰۶ | بسم اللہ کو سرًا پڑھنے والوں کے دلائل۔ | ۱۱۵۷ |
| ۸۰۷ | نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے متعلق مذاہب ائمہ کا خلاصہ۔ | ۱۱۵۸ |
| | باب: ۱۵۳ | |
| ۸۰۸ | جن لوگوں کے نزدیک سورت توبہ کے سوا بسم اللہ ہر سورت کا جزء ہے ان کے دلائل۔ | ۱۱۵۸ |
| ۸۰۹ | ہر سورت کے اول میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے جزء نہ ہونے کے دلائل۔ | ۱۱۵۹ |
| ۸۱۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا بیان۔ | ۱۱۶۰ |
| | باب: ۱۵۴ | |
| ۸۱۱ | سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا اور تین پر دونوں ہاتھوں کو کندھے کے بالمقابل رکھنا۔ | ۱۱۶۱ |
| ۸۱۲ | نماز میں ہاتھ باندھنے کے متعلق ائمہ مذاہب کا خلاصہ۔ | ۱۱۶۱ |
| | باب: ۱۵۵ | |
| ۸۱۳ | نماز میں تشہد کا بیان۔ | ۱۱۶۳ |
| ۸۱۴ | تشہد میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۱۶۷ |
| ۸۱۵ | تشہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قصداً سلام عرض کرنے کی تحقیق۔ | ۱۱۶۷ |
| | باب: ۱۵۶ | |
| ۸۱۶ | تشہد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا بیان۔ | ۱۱۷۵ |
| ۸۱۷ | نماز میں درود شریف پڑھنے کے متعلق ائمہ مذاہب کی آراء۔ | ۱۱۷۷ |
| ۸۱۸ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی دعا کو حضرت ابراہیم کے درود کے ساتھ تشبیہ دینے کی توجیہات۔ | ۱۱۷۹ |
| ۸۱۹ | درود شریف میں سیدنا محمد کہنے کا بیان | ۱۱۸۱ |
| ۸۲۰ | جن مواقع پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے | ۱۱۸۱ |
| ۸۲۱ | جن مواقع پر درود شریف پڑھنا مکروہ ہے | ۱۱۸۲ |
| ۸۲۲ | درود شریف کے قطعی طور پر مقبول ہونے کی توجیہ۔ | ۱۱۸۲ |
| ۸۲۳ | درود شریف پڑھنے کا فائدہ آیا صرف پڑھنے والے کو پہنچتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی؟ | ۱۱۸۳ |
| ۸۲۴ | غیر انبیاء علیہم السلام پر استقلالاً صلوٰۃ نہ پڑھنے کی تحقیق۔ | ۱۱۸۴ |
| ۸۲۵ | غیر انبیاء علیہم السلام کو علیہ السلام کہنے کی تحقیق۔ | ۱۱۸۵ |
| | باب: ۱۵۷ | |
| ۸۲۶ | سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد اور آمین کا بیان۔ | ۱۱۸۶ |
| ۸۲۷ | آمین کہنے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۸۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۲۸ | آمین کہنے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۸۹ |
| ۸۲۹ | آمین کہنے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۸۹ |
| ۸۳۰ | آمین کہنے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۱۱۹۰ |
| ۸۳۱ | آمین بالسر پر دلائل۔ | ۱۱۹۱ |
| | باب: ۱۵۸ | |
| ۸۳۲ | امام کی اقتداء کرنے کا بیان۔ | ۱۱۹۲ |
| ۸۳۳ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے سے گرنے کی حکمتیں۔ | ۱۱۹۶ |
| ۸۳۴ | امام کے پیچھے ربنا ولک الحمد کہنے کی مشروعیت میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۱۹۷ |
| ۸۳۵ | جب امام بیٹھا ہو تو اس کے پیچھے مقتدیوں کے بیٹھنے کے متعلق مذاہب ائمہ۔ | ۱۱۹۷ |
| | باب: ۱۵۹ | |
| ۸۳۶ | مرض یا سفر کے عذر کی وجہ سے امام کا نماز میں کسی کو خلیفہ بنانا اور جب امام بیٹھا ہو تو اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا منسوخ ہونا۔ | ۱۱۹۸ |
| ۸۳۷ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا آپ کے شافی الامراض ہونے کے منافی نہیں ہے | ۱۲۰۶ |
| ۸۳۸ | حضرت ابوبکر کا امامت کرانے سے عذر پیش کرنے کا سبب۔ | ۱۲۰۷ |
| ۸۳۹ | عین حالت نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے کا بیان۔ | ۱۲۰۷ |
| ۸۴۰ | حضرت ابوبکر کی اقتداء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا بیان۔ | ۱۲۰۸ |
| ۸۴۱ | حضرت ابوبکر کی اقتداء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے متعلق احادیث۔ | ۱۲۰۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۴۲ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے متعلق علماء حنفیہ کا نظریہ۔ | ۱۲۱۳ |
| | باب: ۱۶۰ | |
| ۸۴۳ | جب امام کے آنے میں دیر ہو تو کسی اور شخص کو امام بنانے کا جواز۔ | ۱۲۱۴ |
| ۸۴۴ | باب مذکور کی احادیث کے مسائل۔ | ۱۲۱۷ |
| | باب: ۱۶۱ | |
| ۸۴۵ | امام کو متنبہ کرنے کے لیے مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پہ ہاتھ ماریں۔ | ۱۲۱۵ |
| | باب: ۱۶۲ | |
| ۸۴۶ | نماز کو خضوع خشوع اور اچھی طرح سے پڑھنے کا حکم۔ | ۱۲۱۹ |
| ۸۴۷ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بصارت کے دائمی ہونے کا بیان۔ | ۱۲۲۰ |
| | باب: ۱۶۳ | |
| ۸۴۸ | امام سے پہلے رکوع وسجود وغیرہ کرنے کی ممانعت۔ | ۱۲۲۴ |
| ۸۴۹ | گدھے کی صورت میں مسخ کرنے کی توجیہ۔ | ۱۲۲۷ |
| | باب: ۱۶۴ | |
| ۸۵۰ | نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت۔ | ۱۲۲۸ |
| | باب: ۱۶۵ | |
| ۸۵۱ | سکون کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم، سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے اور ہاتھوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور پہلی صف کو مکمل کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم۔ | ۱۲۲۸ |
| ۸۵۲ | رفع یدین کا منسوخ ہونا۔ | ۱۲۳۰ |
| ... | .......... | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب: ۱۶۶ | |
| ۸۵۳ | نماز کی صفوں کو درست کرنے اور بالترتیب اگلی صفوں کی افضلیت کا بیان۔ | ۱۲۳۰ |
| ۸۵۴ | ارباب فضیلت کو مجالس میں مقدم رکھنے کا بیان۔ | ۱۲۳۳ |
| ۸۵۵ | عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے کی توجیہ۔ | ۱۲۳۳ |
| | باب: ۱۶۷ | |
| ۸۵۶ | مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے والی عورتیں مردوں سے پہلے سجدہ سے سر نہ اٹھائیں۔ | ۱۲۳۴ |
| | باب: ۱۶۸ | |
| ۸۵۷ | جب فتنہ کا خوف نہ ہو تو عورتوں کے مساجد میں جانے کا جواز بہ شرطیکہ وہ خوشبو نہ لگائیں | ۱۲۳۴ |
| ۸۵۸ | مساجد میں عورتوں کے جانے کی ممانعت کے دلائل۔ | ۱۲۳۷ |
| | باب: ۱۶۹ | |
| ۸۵۹ | جہری نمازوں میں متوسط آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا۔ | ۱۲۴۰ |
| | باب: ۱۷۰ | |
| ۸۶۰ | قرآن مجید سننے کا حکم۔ | ۱۲۴۱ |
| ۸۶۱ | قرآن مجید سننے کا شرعی حکم۔ | ۱۲۴۲ |
| ۸۶۲ | باہر کے لاؤڈ اسپیکر پر تراویح اور شبینوں کا شرعی حکم۔ | ۱۲۴۳ |
| | باب: ۱۷۱ | |
| ۸۶۳ | صبح کی نماز میں جہراً قرأت کرنا اور جنوں پر قرآن مجید پڑھنا۔ | ۱۲۴۳ |
| ۸۶۴ | جنات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے متعلق دو متعارض حدیثوں میں تطبیق اور جنات کے مکلف ہونے کا بیان۔ | ۱۲۴۶ |
| | باب: ۱۷۲ | |
| ۸۶۵ | ظہر اور عصر کی نمازوں میں قرأت۔ | ۱۲۴۷ |
| | باب: ۱۷۳ | |
| ۸۶۶ | صبح کی نماز میں قرأت۔ | ۱۲۵۰ |
| | باب: ۱۷۴ | |
| ۸۶۷ | عشاء کی نماز میں قرأت۔ | ۱۲۵۴ |
| ۸۶۸ | متنفل کی اقتداء میں مفترض کی نماز کی ممانعت میں مذاہب اربعہ اور جمہور فقہاء کے دلائل | ۱۲۵۶ |
| | باب: ۱۷۵ | |
| ۸۶۹ | ائمہ کو تخفیف سے نماز پڑھانے کا حکم۔ | ۱۲۵۹ |
| ۸۷۰ | مغرب کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قرأت کرنے کی توجیہ۔ | ۱۲۶۲ |
| ۸۷۱ | بعد میں آنے والے نمازی کے لیے امام کا رکوع کو لمبا کرنے کا شرعی حکم۔ | ۱۲۶۳ |
| | باب: ۱۷۶ | |
| ۸۷۲ | نماز کے ارکان میں اعتدال کرنا اور نماز کو مکمل کرنے میں تخفیف کرنا۔ | ۱۲۶۴ |
| ۸۷۳ | رکوع اور سجود میں مقدار قیام کے برابر تسبیحات پڑھنے کی ترجیح۔ | ۱۲۶۶ |
| | باب: ۱۷۷ | |
| ۸۷۴ | امام کی پیروی کرنا اور اس کے عمل کے بعد عمل کرنا۔ | ۱۲۶۷ |
| | باب: ۱۷۸ | |
| ۸۷۵ | نمازی رکوع سے سر اٹھا کر کیا کہے؟ | ۱۲۶۸ |
| ۸۷۶ | حمد سے زمین اور آسمان کے بھر جانے کی تشریح | ۱۲۷۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ١٧٩** | |
| ٨٧٧ | رکوع اور سجود میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت۔ | ١٢٧١ |
| ٨٧٨ | رکوع اور سجود کی تسبیحات پڑھنے میں مذاہب فقہاء۔ | ١٢٧٣ |
| | **باب: ١٨٠** | |
| ٨٧٩ | رکوع اور سجود میں کیا کہے؟ | ١٢٧٤ |
| ٨٨٠ | آیا طول قیام میں زیادہ فضیلت ہے یا کثرت سجود میں؟ | ١٢٧٨ |
| ٨٨١ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے استغفار کرنے کے محامل۔ | ١٢٧٩ |
| ٨٨٢ | عورت کے لمس سے وضو ٹوٹنے میں مذاہب فقہاء۔ | ١٢٨٢ |
| ٨٨٣ | جس طرح اللہ تعالیٰ خود اپنی حمد و ثنا فرماتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا۔ | ١٢٨٢ |
| | **باب: ١٨١** | |
| ٨٨٤ | سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔ | ١٢٨٢ |
| ٨٨٥ | کثرت سجود اور طول قیام کے ثواب میں موازنہ | ١٢٨٣ |
| ٨٨٦ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیار اور آپ کی عطا کی وسعت۔ | ١٢٨٥ |
| | **باب: ١٨٢** | |
| ٨٨٧ | اعضاءِ سجود کا بیان اور سر پر جوڑا باندھنے اور نماز میں کپڑے موڑنے کی ممانعت۔ | ١٢٨٧ |
| ٨٨٨ | اعضاءِ سجود کے بیان میں مذاہب ائمہ۔ | ١٢٨٨ |
| ٨٨٩ | سجدہ میں پیر زمین پر رکھنے کی فرضیت کی تحقیق۔ | ١٢٩١ |
| ٨٩٠ | سجدہ میں کسی ایک انگلی کے پیٹ لگانے کے فرض نہ ہونے کی تحقیق۔ | ١٢٩٩ |
| ٨٩١ | نماز میں کپڑا موڑنے یا اڑسنے اور بال | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | سنوارنے کا شرعی حکم۔ | ١٣٠٢ |
| | **باب: ١٨٣** | |
| ٨٩٢ | اعتدال سے سجدہ کرنا، سجدہ میں زمین پر ہتھیلیاں رکھنا، کہنیوں کو پہلوؤں سے اوپر رکھنا اور پیٹ کو رانوں سے اوپر رکھنا۔ | ١٣٠٣ |
| | **باب: ١٨٤** | |
| ٨٩٣ | نماز کی جامع صفت، نماز کا افتتاح اور نماز کا اختتام، رکوع اور سجود کا طریقہ مع اعتدال، چار رکعت کی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد دو سجدوں کے درمیان اور تشہد اول میں بیٹھنے کے طریقہ کا بیان۔ | ١٣٠٥ |
| ٨٩٤ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سورۃ فاتحہ کے جز نہ ہونے پر دلائل۔ | ١٣٠٦ |
| ٨٩٥ | تشہد کے متعلق ائمہ مذاہب کی آراء۔ | ١٣٠٨ |
| ٨٩٦ | تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ میں ائمہ مذاہب کی آراء۔ | ١٣٠٩ |
| ٨٩٧ | نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرنے میں ائمہ مذاہب کی آراء۔ | ١٣١٠ |
| ٨٩٨ | خروج بصنعہ کی تحقیق۔ | ١٣١١ |
| ٨٩٩ | سلام کے طریقہ میں مذاہب اربعہ | ١٣١٢ |
| | **باب: ١٨٥** | |
| ٩٠٠ | نمازی کے سترہ اور سترہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا استحباب، نمازی کے سامنے سے گذرنے کی ممانعت اور گذرنے والے کا حکم، اور گذرنے والے کو روکنا، نمازی کے سامنے لیٹنا، سواری کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا سترہ کے قریب ہونے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کا امر اور سترہ اور اس کے متعلق امور کا بیان۔ | ۱۳۱۳ |
| ۹۰۱ | سترہ کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۱۳۲۳ |
| ۹۰۲ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غسالہ سے تبرک حاصل کرنے اور آپ کے فضلات کی طہارت کا بیان۔ | ۱۳۲۶ |
| ۹۰۳ | حلہ کا معنیٰ اور سرخ رنگ کے لباس کا جانا | ۱۳۲۹ |
| ۹۰۴ | صراط مستقیم کی توہین آمیز عبارت۔ | ۱۳۳۰ |
| | باب : ۱۸۶ | |
| ۹۰۵ | ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے اور آپ کے لباس کی صفت کا بیان۔ | ۱۳۳۱ |
| ۹۰۶ | عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنے کے استحباب پر دلائل۔ | ۱۳۳۳ |
| ۹۰۷ | حرف آخر۔ | ۱۳۳۶ |
| ۹۰۸ | مآخذ و مراجع | ۱۳۳۹ |

# فہرست مضامین شرح صحیح مسلم (جلد ثانی)


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | کلمات تشکر | ۲۴ |
| ۲ | عکس جمال | ۲۶ |
| | **کتاب المساجد** | ۳۱ |
| ۳ | مسجد کی تعریف | ۳۱ |
| ۴ | مسجد کی فضیلت | ۳۱ |
| ۵ | غیر مسلموں کا مسجد بنانا | ۳۲ |
| | **باب ۱۸۷** | ۳۶ |
| ۶ | بیت المقدس سے بیت الحرام کی طرف قبلہ کو تبدیل کرنا۔ | ۳۶ |
| ۷ | تعمیر کعبہ کی تاریخ | ۳۷ |
| ۸ | کعبہ اور بیت المقدس کا درمیانی عرصہ | ۳۷ |
| ۹ | تمام روئے زمین کے مسجد ہونے کی وضاحت | ۳۸ |
| | **شفاعت** | ۳۸ |
| ۱۰ | شفاعت کے لغوی معنیٰ | ۳۸ |
| ۱۱ | شفاعت کے اصطلاحی معنیٰ | ۳۹ |
| ۱۲ | اہلِ قبلہ کے شفاعت میں نظریات | ۳۹ |
| ۱۳ | خوارج کے شبہ کا ازالہ | ۳۹ |
| ۱۴ | معتزلہ کے شبہ کا ازالہ | ۳۹ |
| ۱۵ | بعض مخالفین کے شبہ کا ازالہ | ۴۰ |
| ۱۶ | انبیاء علیہم السلام کی حضورِ الوہیت میں وجاہت | ۴۰ |
| ۱۷ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضورِ الوہیت میں وجاہت قرآن سے۔ | ۴۲ |
| ۱۸ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجاہت احادیث سے | ۴۳ |
| ۱۹ | شفاعت پر قرآنِ کریم سے دلائل۔ | ۴۴ |
| ۲۰ | شفاعت پر احادیث سے دلائل۔ | ۴۸ |
| ۲۱ | اقسام شفاعت | ۵۹ |
| ۲۲ | نظریۂ کفارۂ مسیح اور شفاعت میں فرق | ۶۰ |
| ۲۳ | استشفاع | ۶۱ |
| ۲۴ | مساجد کی بنانے کی ذمہ داری | ۶۳ |
| ۲۵ | پھل دار درختوں کا کاٹنا۔ | ۶۴ |
| ۲۶ | قبورِ مسلمین پر مسجد بنانا | ۶۴ |
| ۲۷ | رجز کی تعریف | ۶۵ |
| ۲۸ | حضورؐ کی شعر گوئی | ۶۶ |
| | **باب ۱۸۸** | ۶۶ |
| ۲۹ | بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو قبلہ قرار دینا۔ | ۶۶ |
| ۳۰ | نسخ کی بحث | ۶۸ |
| ۳۱ | نسخ کی تعریفات | ۶۸ |
| ۳۲ | نسخ کی اقسام | ۶۹ |
| ۳۳ | نسخ القرآن بالقرآن | ۷۰ |
| ۳۴ | نسخ القرآن بالحدیث | ۷۱ |
| ۳۵ | نسخ الحدیث بالحدیث | ۷۱ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٣٦ | نسخ الحدیث بالقرآن | ٧١ |
| ٣٧ | تحویل قبلہ کی تاریخ | ٧١ |
| ٣٨ | کعبہ کی طرف پہلی نماز | ٧١ |
| ٣٩ | روایات میں تطبیق | ٧٢ |
| ٤٠ | خبر واحد پر عمل | ٧٢ |
| ٤١ | ورود شرع سے قبل تکلیف کا حکم | ٧٢ |
| ٤٢ | دیگر فوائد | ٧٣ |
| ٤٣ | مکہ میں قبلہ کا رخ | ٧٣ |
| | **باب ١٨٩** | ٧٤ |
| ٤٤ | قبروں پر مسجد بنانے ان پر تصاویر رکھنے اور انکو سجدہ کرنے کی ممانعت | ٧٤ |
| ٤٥ | تصاویر کا حکم | ٧٦ |
| ٤٦ | وڈیو، ٹی وی، سینما | ٨٠ |
| ٤٧ | جوار قبر میں مسجد | ٨٣ |
| ٤٨ | ایک اشکال کا جواب | ٨٦ |
| ٤٩ | تحلیل کا معنیٰ | ٨٧ |
| | **باب ١٩٠** | ٨٨ |
| ٥٠ | مسجد بنانے کی فضیلت اور ترغیب۔ | ٨٨ |
| | **باب ١٩١** | ٨٩ |
| ٥١ | حالت رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا۔ | ٨٩ |
| ٥٢ | دیگر فوائد | ٩١ |
| | **باب ١٩٢** | ٩١ |
| ٥٣ | نماز میں ایڑیوں پر بیٹھنا۔ | ٩١ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٥٤ | اقعاء کا معنیٰ | ٩٢ |
| ٥٥ | نماز میں عورتوں کے بیٹھنے اور سجدہ کے طریقے۔ | ٩٢ |
| - | **باب ١٩٣** | ٩٣ |
| ٥٦ | نماز میں کلام کو حرام کرنا اور اباحت سابقہ کو منسوخ کرنا۔ | ٩٣ |
| ٥٧ | منسوخیت کلام کی تاریخ | ٩٦ |
| ٥٨ | اباحت اصل ہے۔ | ٩٧ |
| ٥٩ | فقہی احکام | ٩٧ |
| ٦٠ | بقیہ فوائد | ٩٨ |
| | **باب ١٩٤** | ٩٩ |
| ٦١ | نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کا جائز ہونا۔ | ٩٩ |
| ٦٢ | جنات کا ثبوت | ١٠٠ |
| ٦٣ | جنات کی تخلیق | ١٠٠ |
| ٦٤ | جنات کی اقسام | ١٠٢ |
| ٦٥ | جنات کے افعال و احوال | ١٠٣ |
| ٦٦ | جنات کا مکلف ہونا | ١٠٤ |
| ٦٧ | جنات کی جزا و سزا | ١٠٥ |
| ٦٨ | جنات میں رسل | ١٠٥ |
| ٦٩ | انسان پر جن آجانا۔ | ١٠٦ |
| ٧٠ | جنات کو دیکھنا | ١٠٧ |
| ٧١ | ایک اشکال کا جواب | ١٠٧ |
| ٧٢ | حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا سے مضار | ١٠٨ |
| ٧٣ | لعنت کی تحقیق | ١٠٨ |
| ٧٤ | لعن یزید | ١٠٩ |
| ٧٥ | ترجمۃ الابواب سے مناسبت | ١١٠ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب ۱۹۵ | ۱۱۰ |
| ۷۶ | حالت نماز میں بچوں کو اٹھانے کا جواز جب تک نجاست متحقق نہ ہو کپڑوں کا پاک ہونا، عمل قلیل سے نماز کا باطل نہ ہونا۔ | ۱۱۰ |
| ۷۷ | حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ | ۱۱۱ |
| ۷۸ | حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ | ۱۱۲ |
| ۷۹ | رسالت مآب کی صاحبزادیاں | ۱۱۲ |
| ۸۰ | نماز میں بچہ کو گود میں لینے کے بارے میں مذاہب اربعہ۔ | ۱۱۴ |
| | باب ۱۹۶ | ۱۱۴ |
| ۸۱ | نماز میں ضرورت کی بنا پر ایک دو قدم چلنا اور امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہونا۔ | ۱۱۴ |
| ۸۲ | شرح حدیث | ۱۱۶ |
| ۸۳ | استن حنانہ | ۱۱۶ |
| | باب ۱۹۷ | ۱۱۷ |
| ۸۴ | نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت | ۱۱۷ |
| ۸۵ | اختصار کے معانی | ۱۱۷ |
| ۸۶ | اختصار سے ممانعت کی حکمتیں۔ | ۱۱۷ |
| | باب ۱۹۸ | ۱۱۸ |
| ۸۷ | نماز میں کنکریاں ہٹانے اور مٹی صاف کرنے کی کراہت | ۱۱۸ |
| ۸۸ | حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۱۹ |
| ۸۹ | حدیث سے حاصل شدہ فقہی احکام | ۱۱۹ |
| | باب ۱۹۹ | ۱۱۹ |
| ۹۰ | مسجد میں تھوکنے کی ممانعت | ۱۱۹ |
| ۹۱ | تھوکنے کے احکام | ۱۲۳ |
| ۹۲ | عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) | ۱۲۳ |
| ۹۳ | مسجد کی صفائی۔ | ۱۲۴ |
| ۹۴ | علوم نبوت | ۱۲۴ |
| | باب ۲۰۰ | ۱۲۴ |
| ۹۵ | جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا جواز | ۱۲۴ |
| ۹۶ | جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا | ۱۲۴ |
| ۹۷ | جوتوں کی طہارت | ۱۲۵ |
| ۹۸ | چمڑے اور پلاسٹک کی طہارت | ۱۲۵ |
| | باب ۲۰۱ | ۱۲۵ |
| ۹۹ | بیل بوٹے دار کپڑوں میں نماز کی کراہت | ۱۲۵ |
| ۱۰۰ | اشیاء زینت کا حکم | ۱۲۶ |
| ۱۰۱ | ایک اشکال کا جواب | ۱۲۶ |
| | باب ۲۰۲ | ۱۲۶ |
| ۱۰۲ | کھانے کے وقت نماز کی کراہت | ۱۲۶ |
| ۱۰۳ | کھانے کو نماز پر مقدم کرنا۔ | ۱۲۸ |
| | باب ۲۰۳ | ۱۲۹ |
| ۱۰۴ | لہسن یا کوئی اور بدبو دار چیز کھا کر مسجد میں جانے کی کراہت۔ | ۱۲۹ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۰۵ | بد بودار چیزیں کھا کر مسجد میں جانا | ۱۳۳ |
| ۱۰۶ | اسلام میں حکومت قائم کرنے کا طریقہ | ۱۳۳ |
| | باب ۲۰۴ | ۱۳۴ |
| ۱۰۷ | مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت | ۱۳۴ |
| ۱۰۸ | مسجد میں گم شدہ اشیاء کا اعلان | ۱۳۵ |
| ۱۰۹ | مسجد میں سوال کا حکم۔ | ۱۳۵ |
| | باب ۲۰۵ | ۱۳۶ |
| ۱۱۰ | سجدۂ سہو کا بیان | ۱۳۶ |
| ۱۱۱ | اذان سن کر شیطان کا بھاگنا | ۱۳۷ |
| ۱۱۲ | سجدۂ سہو میں مذاہب ائمہ اور ترجیح مذہب احناف | ۱۳۹ |
| ۱۱۳ | شک کی صورت میں نماز کی ادائیگی | ۱۴۱ |
| ۱۱۴ | خصائص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۴۴ |
| ۱۱۵ | بشریت | ۱۴۴ |
| ۱۱۶ | مثلیت | ۱۴۶ |
| ۱۱۷ | آپ کا نسیان | ۱۴۷ |
| ۱۱۸ | پانچ رکعات کی تصحیح | ۱۴۸ |
| | باب ۲۰۶ | ۱۵۱ |
| ۱۱۹ | سجدۂ تلاوت | ۱۵۱ |
| ۱۲۰ | سجدہ تلاوت میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۵۳ |
| ۱۲۱ | فقہی احکام | ۱۵۴ |
| ۱۲۲ | سجدات کی تعداد | ۱۵۵ |
| ۱۲۳ | روایت تلک الغرانیق کی تحقیق | ۱۵۵ |
| ۱۲۴ | روایت تلک الغرانیق کا متن | ۱۵۶ |
| ۱۲۵ | روایت تلک الغرانیق کی فنی حیثیت پر بحث ونظر۔ | ۱۵۸ |
| ۱۲۶ | روایت تلک الغرانیق کے بارے میں محدثین کی آراء | ۱۵۹ |
| ۱۲۷ | روایت تلک الغرانیق کے بارے میں مفسرین کی آراء۔ | ۱۶۱ |
| ۱۲۸ | ایک شبہ کا ازالہ۔ | ۱۶۳ |
| | باب ۲۰۷ | ۱۶۴ |
| ۱۲۹ | نماز میں بیٹھنے کا طریقہ | ۱۶۴ |
| ۱۳۰ | تورک کا طریقہ | ۱۶۶ |
| ۱۳۱ | تورک میں مذاہب | ۱۶۶ |
| ۱۳۲ | رفع سبابہ میں مذاہب اربعہ | ۱۶۶ |
| ۱۳۳ | مذاہب اربعہ میں رفع سبابہ کی کیفیت | ۱۶۷ |
| ۱۳۴ | احناف کے ائمہ ثلاثہ کا نظریہ | ۱۶۸ |
| ۱۳۵ | حضرت مجدد کے اعتراضات کے جوابات | ۱۶۸ |
| | باب ۲۰۸ | ۱۷۷ |
| ۱۳۶ | سلام سے نماز کا اختتام | ۱۷۷ |
| ۱۳۷ | سلام کے حکم میں مذاہب اربعہ | ۱۷۹ |
| ۱۳۸ | خروجِ بصنعہ | ۱۷۸ |
| ۱۳۹ | سلام کے طریقہ میں مذاہب اربعہ | ۱۷۹ |
| ۱۴۰ | نماز میں محبتِ رسول کے مظاہر | ۱۸۰ |
| | باب ۲۰۹ | ۱۸۰ |
| ۱۴۱ | ذکر بعد از نماز | ۱۸۰ |
| ۱۴۲ | ذکر بالجہر | ۱۸۱ |
| | باب ۲۱۰ | ۱۸۳ |
| ۱۴۳ | تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر وغیرہ | ۱۸۳ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | سے پناہ مانگنا | |
| ۱۴۴ | تشریح | ۱۸۴ |
| ۱۴۵ | عذابِ قبر | ۱۸۵ |
| ۱۴۶ | منکرین عذابِ قبر کے شبہات۔ | ۱۸۵ |
| ۱۴۷ | عذابِ قبر پر دلائل۔ | ۱۸۶ |
| ۱۴۸ | عذابِ قبر پر عقلی شبہات کے جوابات۔ | ۱۸۷ |
| ۱۴۹ | مسیح دجال | ۱۹۰ |
| ۱۵۰ | زندگی اور موت میں آزمائش | ۱۹۰ |
| ۱۵۱ | قبر میں آزمائش | ۱۹۰ |
| ۱۵۲ | حضورؐ کے استغفار کی وجہ | ۱۹۱ |
| ۱۵۳ | قرض مذموم اور قرض محمود | ۱۹۱ |
| | باب ۲۱۱ | ۱۹۱ |
| ۱۵۴ | نماز کے بعد ذکر کا طریقہ | ۱۹۱ |
| ۱۵۵ | ذکر ماثور میں اضافہ یا تغیر | ۱۹۲ |
| ۱۵۶ | دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات | ۱۹۶ |
| ۱۵۷ | قبولیت دعا کی شرائط | ۱۹۷ |
| ۱۵۸ | تشریح | ۲۰۳ |
| ۱۵۹ | غنی اور فقیر | ۲۰۴ |
| | باب ۲۱۲ | ۲۰۵ |
| ۱۶۰ | تکبیر تحریمہ کے بعد دعا | ۲۰۵ |
| ۱۶۱ | دعائے استفتاح میں مذاہب اربعہ | ۲۰۶ |
| ۱۶۲ | عصمت کی تحقیق | ۲۰۷ |
| ۱۶۳ | نماز میں ذکر کے اضافہ اور بدعت کی بحث | ۲۱۱ |
| | باب ۲۱۳ | ۲۱۳ |
| ۱۶۴ | نماز میں وقار اور سکون | ۲۱۳ |
| ۱۶۵ | نماز کو جاتے وقت دوڑنے کا حکم | ۲۱۵ |
| | باب ۲۱۴ | ۲۱۵ |
| ۱۶۶ | نماز کے لیے کس وقت کھڑا ہو | ۲۱۵ |
| ۱۶۷ | اقامت میں "حیّ علی الفلاح" پر کھڑے ہونا | ۲۱۶ |
| ۱۶۸ | تشریح | ۲۱۷ |
| ۱۶۹ | امام مسجد وقت پر نہ ہو تو کوئی اور نماز پڑھا دے۔ | ۲۱۸ |
| | باب ۲۱۵ | ۲۱۸ |
| ۱۷۰ | جس نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے نماز کو پالیا۔ | ۲۱۸ |
| ۱۷۱ | دورانِ نماز آفتاب کے طلوع یا غروب سے نماز کا حکم۔ | ۲۲۰ |
| ۱۷۲ | ائمہ ثلاثہ کی احادیث کا جواب | ۲۲۱ |
| | باب ۲۱۶ | ۲۲۱ |
| ۱۷۳ | پانچوں نمازوں کے اوقات | ۲۲۱ |
| ۱۷۴ | قرآن مجید سے استدلال | ۲۲۲ |
| ۱۷۵ | احادیث سے استدلال | ۲۲۳ |
| ۱۷۶ | اجماع امت سے استدلال | ۲۲۳ |
| ۱۷۷ | عقل سے تائید | ۲۲۴ |
| ۱۷۸ | بلغاریہ اور قطبین میں نماز کے اوقات | ۲۲۵ |
| ۱۷۹ | حدیثِ دجال کی تحقیق | ۲۲۵ |
| ۱۸۰ | ایک نماز پڑھنے کے بعد اسی نماز کا وقت دوسرے شہر میں | ۲۲۸ |
| ۱۸۱ | ایک شہر میں روزے رکھنے کے بعد | ۲۲۸ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | دوسرے شہر میں ایام رمضان پانا۔ | |
| | **باب ۲۱۷** | ۲۳۵ |
| ۱۸۲ | گرمیوں میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنے کا استحباب | ۲۳۵ |
| ۱۸۳ | ظہر کے آخر وقت میں مذاہب فقہاء | ۲۳۶ |
| ۱۸۴ | ائمہ ثلاثہ کی حدیث کے جوابات | ۲۳۶ |
| ۱۸۵ | دو مثل سایہ تک وقت ظہر کا ثبوت | ۲۳۸ |
| ۱۸۶ | بعض شارحین کا تسامح | ۲۳۹ |
| | **باب ۲۱۸** | ۲۴۱ |
| ۱۸۷ | گرمی نہ ہونے پر ظہر کو اول وقت پڑھنے کا استحباب | ۲۴۱ |
| ۱۸۸ | اول وقت نماز پڑھنے میں مذاہب اربعہ | ۲۴۲ |
| ۱۸۹ | متعارض احادیث میں تطبیق | ۲۴۳ |
| ۱۹۰ | نمازی کا اپنے فاضل کپڑے پر سجدہ کرنا | ۲۴۳ |
| | **باب ۲۱۹** | ۲۴۳ |
| ۱۹۱ | عصر کو اول وقت میں پڑھنے کا استحباب | ۲۴۳ |
| ۱۹۲ | عصر میں تاخیر کا استحباب | ۲۴۶ |
| ۱۹۳ | ائمہ ثلاثہ کی احادیث کے جوابات | ۲۴۶ |
| | **باب ۲۲۰** | ۲۴۷ |
| ۱۹۴ | نماز عصر میں تغلیظ | ۲۴۷ |
| ۱۹۵ | تشریح | ۲۴۷ |
| | **باب ۲۲۱** | ۲۴۷ |
| ۱۹۶ | نماز وسطیٰ نماز عصر ہے۔ | ۲۴۷ |
| ۱۹۷ | غزوہ خندق میں آپ کی نماز عصر قضا ہونے کی وجہ۔ | ۲۴۹ |
| ۱۹۸ | نماز عصر نماز وسطیٰ ہے۔ | ۲۴۹ |
| ۱۹۹ | احادیث میں تطبیق۔ | ۲۵۰ |
| ۲۰۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض کفار کے لیے دعائے ضرر | ۲۵۰ |
| ۲۰۱ | والعصر کی قرأت کا نسخ | ۲۵۳ |
| ۲۰۲ | کفار کو سب وشتم | ۲۵۳ |
| | **باب ۲۲۲** | ۲۵۴ |
| ۲۰۳ | صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی حفاظت۔ | ۲۵۴ |
| ۲۰۴ | دیدار الٰہی کی تحقیق | ۲۵۶ |
| ۲۰۵ | عصر اور فجر میں ملائکہ کے اجتماع اور نوید جنت کی خصوصیت کی وجہ۔ | ۲۵۸ |
| | **باب ۲۲۳** | ۲۵۸ |
| ۲۰۶ | مغرب کا اول وقت غروب آفتاب کے بعد ہے | ۲۵۸ |
| ۲۰۷ | مغرب کے وقت میں مذاہب اربعہ | ۲۵۹ |
| | **باب ۲۲۴** | ۲۶۰ |
| ۲۰۸ | عشاء کی نماز کا وقت اور اس میں تاخیر۔ | ۲۶۰ |
| ۲۰۹ | عشاء کے وقت میں مذاہب اربعہ | ۲۶۴ |
| ۲۱۰ | آپ کی امت پر شفقت اور رعایت | ۲۶۵ |
| ۲۱۱ | منصب رسالت اور تشریع احکام | ۲۶۶ |
| ۲۱۲ | احادیث میں تطبیق۔ | ۲۶۹ |
| | ..... | |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب ۲۲۵ | ۲۷۰ |
| ۲۱۳ | صبح کی نماز جلد پڑھنا اور اس میں قراءت کی مقدار | ۲۷۰ |
| ۲۱۴ | فجر کے مستحب وقت میں مذاہب ائمہ۔ | ۲۷۲ |
| ۲۱۵ | نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا۔ | ۲۷۴ |
| | باب ۲۲۶ | ۲۷۴ |
| ۲۱۶ | مستحب وقت سے مؤخر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے | ۲۷۴ |
| ۲۱۷ | نماز میں تعجیل | ۲۷۶ |
| ۲۱۸ | حکام کی اطاعت | ۲۷۷ |
| | باب ۲۲۷ | ۲۷۷ |
| ۲۱۹ | نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید اور اس | ۲۷۷ |
| ۲۲۰ | کے فرض کفایہ ہونے کا بیان | |
| ۲۲۱ | جماعت کی فضیلت اور اہمیت | ۲۸۳ |
| ۲۲۲ | جماعت میں مذاہب | ۲۸۴ |
| ۲۲۳ | احادیث میں تطبیق | ۲۸۶ |
| ۲۲۴ | جماعت کے فوائد | ۲۸۶ |
| | باب ۲۲۸ | ۲۸۸ |
| ۲۲۵ | عذر کی بناء پر جماعت ترک کرنے کی رخصت | ۲۸۸ |
| ۲۲۶ | احادیث میں تطبیق۔ | ۲۹۰ |
| ۲۲۷ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلوں کے حال پر آگاہی۔ | ۲۹۰ |
| ۲۲۸ | کلمہ کے اجزاء کی تحقیق اور اس کا حکم۔ | ۲۹۱ |
| ۲۲۹ | بتدعین اور گمراہوں سے میل جول۔ | ۲۹۲ |
| ۲۳۰ | حدیث سے حاصل شدہ بقیہ احکام۔ | ۲۹۳ |
| | باب ۲۲۹ | ۲۹۳ |
| ۲۳۱ | جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنے اور چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنے کا جواز | ۲۹۳ |
| ۲۳۲ | تشریح۔ | ۲۹۵ |
| | باب ۲۳۰ | ۲۹۶ |
| ۲۳۳ | نماز باجماعت ادا کرنے، نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں دور سے آنے کی فضیلت۔ | ۲۹۶ |
| ۲۳۴ | کثرتِ جماعت اور فرشتوں کا استغفار | ۳۰۱ |
| ۲۳۵ | قریب والی مسجد کا حق | ۳۰۱ |
| ۲۳۶ | پانچ نمازوں سے گناہوں کا دھلنا | ۳۰۱ |
| | باب ۲۳۱ | ۳۰۲ |
| ۲۳۷ | صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی اور مسجدوں کی فضیلت۔ | ۳۰۲ |
| ۲۳۸ | بازاروں کا ناپسندیدہ ہونا۔ | ۳۰۳ |
| | باب ۲۳۲ | ۳۰۳ |
| ۲۳۹ | امامت کا مستحق | ۳۰۳ |
| ۲۴۰ | امامت کی فضیلت | ۳۰۶ |
| ۲۴۱ | قاری یا عالم میں کون امامت کا مستحق ہے | ۳۰۶ |
| ۲۴۲ | فاسق کی امامت کی تحقیق اور مذاہب ائمہ۔ | ۳۰۷ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۴۳ | قنوت نازلہ پڑھنے کا محل اور اس کا استحباب۔ | ۳۱۴ |
| ۲۴۴ | قنوت نازلہ | ۳۱۹ |
| ۲۴۵ | قنوت نازلہ میں مذاہب | ۳۱۹ |
| ۲۴۶ | احناف کا مذہب | ۳۲۰ |
| ۲۴۷ | احناف کے دلائل | ۳۲۱ |
| ۲۴۸ | بعض شارحین کا تسامح | ۳۲۳ |
| ۲۴۹ | قنوت نازلہ اجتہادی ہے۔ | ۳۲۵ |
| ۲۵۰ | متاخرین احناف | ۳۲۵ |
| ۲۵۱ | زندہ کافروں کے لیے لعنت کا عدم جواز۔ | ۳۲۵ |
| ۲۵۲ | قنوت فجر میں مذاہب | ۳۲۶ |
| ۲۵۳ | شافعیہ اور مالکیہ کا استدلال اور اس کا جواب | ۳۲۶ |
| ۲۵۴ | لیس لک من الامر شیٔ کی تحقیق | ۳۲۹ |
| ۲۵۵ | اصحاب بیر معونہ | ۳۳۱ |
| ۲۵۶ | علم رسالت پر اعتراض کا جواب۔ | ۳۳۲ |
| ۲۵۷ | منکرین حدیث کے اعتراض کا جواب۔ | ۳۳۳ |
| | باب ۲۳۴ | ۳۳۵ |
| ۲۵۸ | قضا نمازوں کی جلد ادائیگی کا استحباب۔ | ۳۳۵ |
| ۲۵۹ | قلب رسالت کے بیدار رہنے کی تحقیق | ۳۴۱ |
| ۲۶۰ | واقعہ تعریس کی تعداد۔ | ۳۴۲ |
| ۲۶۱ | آثار شر اور خیر کے ثمرات اور اوقات | ۳۴۲ |
| ۲۶۲ | منہیہ میں مذاہب۔ | |
| ۲۶۳ | احادیث میں تطبیق۔ | ۳۴۴ |
| ۲۶۴ | قضا نمازوں کی اذان میں مذاہب۔ | ۳۴۴ |
| ۲۶۵ | حضور سے نماز فجر قضا ہونے کی وجوہات | ۳۴۵ |

| نمبر شمار | عنوان | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۲۶۶ | مقام مصطفیٰ۔ | ۳۴۶ |
| ۲۶۷ | سنتوں کی قضا میں مذاہب ائمہ۔ | ۳۴۷ |
| ۲۶۸ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا جواب۔ | ۳۴۷ |
| ۲۶۹ | احناف کی دلیل | ۳۴۹ |
| ۲۷۰ | علم رسالت | ۳۴۹ |
| ۲۷۱ | دلائل الوہیت و نبوت | ۳۵۰ |
| ۲۷۲ | بعض شارحین کا تسامح | ۳۵۱ |
| ۲۷۳ | کثیر نمازوں کی قضاء کا طریقہ۔ | ۳۵۱ |
| ۲۷۴ | قضاء عمری۔ | ۳۵۲ |
| ۲۷۵ | مزید مسائل۔ | ۳۵۲ |
| | **کتاب صلوٰۃ المسافرین** | ۳۵۴ |
| ۲۷۶ | قصر کا معنی | ۳۶۱ |
| ۲۷۷ | مسافر کا معنی | ۳۶۱ |
| ۲۷۸ | مسافت قصر میں مذاہب | ۳۶۱ |
| ۲۷۹ | بعض معاصرین کا تسامح | ۳۶۲ |
| ۲۸۰ | تین ایام کی مسافت پر احناف کے دلائل۔ | ۳۶۳ |
| ۲۸۱ | امام مالک کے دلائل | ۳۶۶ |
| ۲۸۲ | علامہ ابن رشد مالکی کی دلیل کا جواب۔ | ۳۶۶ |
| ۲۸۳ | علامہ ابن قدامہ حنبلی کے استدلال کا جواب۔ | ۳۶۷ |
| ۲۸۴ | علامہ نووی کا استدلال۔ | ۳۶۸ |
| ۲۸۵ | علامہ نووی کی دلیل کا جواب | ۳۶۹ |
| ۲۸۶ | مسافت قصر کا اندازہ بحساب انگریزی میل وکلومیٹر۔ | ۳۷۰ |
| ۲۸۷ | مسافت کا تفصیلی خاکہ | ۳۷۴ |
| ۲۸۸ | قصر کی ابتداء اور انتہا۔ | ۳۷۵ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۸۹ | مدت قصر | ۳۷۵ |
| ۲۹۰ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔ | ۳۷۵ |
| ۲۹۱ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۳۷۶ |
| ۲۹۲ | امام ابوحنیفہؒ کے دلائل | ۳۷۶ |
| ۲۹۳ | روایات میں تطبیق۔ | ۳۷۸ |
| ۲۹۴ | وجوب قصر میں مذاہب | ۳۷۸ |
| ۲۹۵ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔ | ۳۷۸ |
| ۲۹۶ | منیٰ میں حضرت عثمان کے قصر نہ کرنے کی وجہ۔ | ۳۸۱ |
| ۲۹۷ | دیگر دلائل کا جواب۔ | ۳۸۲ |
| ۲۹۸ | وطن کی اقسام اور احکام۔ | ۳۸۲ |
| ۲۹۹ | سفر معصیت کے احکام | ۳۸۲ |
| ۳۰۰ | سنن کا حکم | ۳۸۳ |
| ۳۰۱ | کیا ہوائی جہاز سے کم وقت میں بغیر مشقت کے سفر کرنا رخصت قصر کے منافی ہے؟ | ۳۸۳ |
|  | باب ۲۳۵ | ۳۸۹ |
| ۳۰۲ | بارش میں قیام گاہوں کے اندر نماز پڑھنے کا جواز۔ | ۳۸۹ |
| ۳۰۳ | رحل کا معنی | ۳۹۱ |
| ۳۰۴ | جماعت اور جمعہ سے رخصت | ۳۹۲ |
| ۳۰۵ | الاصلوا فی الرحال | ۳۹۲ |
| ۳۰۶ | اذان کے درمیان کلام کا حکم | ۳۹۲ |
|  | باب ۲۳۶ | ۳۹۳ |
| ۳۰۷ | سفر میں سواری پر نماز پڑھنے کا جواز۔ | ۳۹۳ |
| ۳۰۸ | سواری پہ نوافل کے جواز میں مذاہب | ۳۹۵ |
| ۳۰۹ | بحری جہاد پہ نماز | ۳۹۶ |
| ۳۱۰ | ریل میں نماز | ۳۹۷ |
| ۳۱۱ | عذر من جہتہ العباد | ۴۰۲ |
| ۳۱۲ | ریل میں نماز پڑھنے کا طریقہ | ۴۰۶ |
| ۳۱۳ | ہوائی جہاز میں نماز | ۴۰۷ |
| ۳۱۴ | تنقیح | ۴۰۷ |
|  | باب ۲۳۷ | ۴۰۷ |
| ۳۱۵ | سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا | ۴۰۷ |
| ۳۱۶ | جمع بین الصلوتین میں مذاہب | ۴۱۱ |
| ۳۱۷ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔ | ۴۱۳ |
| ۳۱۸ | احناف کے دلائل۔ | ۴۱۴ |
|  | باب ۲۳۸ | ۴۱۷ |
| ۳۱۹ | نماز کے بعد دائیں بائیں پھرنے کا جواز۔ | ۴۱۷ |
| ۳۲۰ | تطبیق۔ | ۴۱۷ |
| ۳۲۱ | فرق مراتب قائم رکھنا | ۴۱۷ |
|  | باب ۲۳۹ | ۴۱۸ |
| ۳۲۲ | امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے کا استحباب | ۴۱۸ |
|  | باب ۲۴۰ | ۴۱۸ |
| ۳۲۳ | اقامت کے بعد نفل شروع کرنے کی ممانعت۔ | ۴۱۸ |
| ۳۲۴ | اقامت کے وقت سنت فجر پڑھنے کا حکم۔ | ۴۲۰ |
| ۳۲۵ | احناف کا نظریہ۔ | ۴۲۱ |
| ۳۲۶ | لفظ ابن کے ساتھ صفت لانے کا قاعدہ۔ | ۴۲۲ |
|  | باب ۲۴۱ | ۴۲۲ |
| ۳۲۷ | مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ | ۴۲۲ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٣٢٨ | فضل الٰہی کے معانی۔ | ٤٢٣ |
| | **باب ٢٤٢** | ٤٢٣ |
| ٣٢٩ | تحیۃ المسجد | ٤٢٣ |
| ٣٣٠ | تحیۃ المسجد کے احکام | ٤٢٤ |
| | **باب ٢٤٣** | ٤٢٥ |
| ٣٣١ | مسافر کے وطن پہنچتے ہی دو رکعت پڑھنے کا استحباب | ٤٢٥ |
| | **باب ٢٤٤** | ٤٢٧ |
| ٣٣٢ | نماز چاشت کا استحباب۔ | ٤٢٧ |
| ٣٣٣ | چاشت کا وقت۔ | ٤٣٠ |
| ٣٣٤ | چاشت کی نماز میں بلحاظ ثبوت کے تطبیق۔ | ٤٣١ |
| ٣٣٥ | چاشت کی نماز میں بلحاظ عدد کے تطبیق | ٤٣١ |
| ٣٣٦ | حضرت ام ہانی کی روایت کے فوائد | ٤٣٢ |
| ٣٣٧ | رکعات نوافل میں مذاہب | ٤٣٢ |
| ٣٣٨ | عورت کے امان دینے میں مذاہب | ٤٣٣ |
| | **باب ٢٤٥** | ٤٣٣ |
| ٣٣٩ | سنت فجر کا استحباب اور تاکید | ٤٣٣ |
| ٣٤٠ | احکام شرعیہ کی اقسام۔ | ٤٣٧ |
| ٣٤١ | سنت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم۔ | ٤٣٧ |
| ٣٤٢ | طلوع فجر کے بعد نوافل میں مذاہب | ٤٣٩ |
| ٣٤٣ | وقت سے پہلے اذان۔ | ٤٤٠ |
| | **باب ٢٤٦** | ٤٤٠ |
| ٣٤٤ | سنن مؤکدہ کی فضیلت اور ان کی تعداد۔ | ٤٤٠ |
| ٣٤٥ | فرائض کے ساتھ سنن مؤکدہ کے دلائل۔ | ٤٤٢ |
| ٣٤٦ | مغرب سے پہلے دو رکعت۔ | ٤٤٣ |
| ٣٤٧ | احناف کے دلائل | ٤٤٣ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٣٤٨ | جمعہ کی سنتیں۔ | ٤٤٣ |
| | **باب ٢٤٧** | ٤٤٧ |
| ٣٤٩ | نوافل پڑھنے کا طریقہ۔ | ٤٤٧ |
| ٣٥٠ | سنن اور نوافل کا گھر میں پڑھنا۔ | ٤٥١ |
| ٣٥١ | نوافل کی حکمت۔ | ٤٥٢ |
| ٣٥٢ | بیٹھ کر نوافل پڑھنے کا جواز | ٤٥٢ |
| | **باب ٢٤٨** | ٤٥٢ |
| ٣٥٣ | تہجد کی رکعات کی تعداد اور وتر کا بیان۔ | ٤٥٣ |
| ٣٥٤ | تہجد کی روایات میں تطبیق | ٤٦٩ |
| ٣٥٥ | تہجد کا حکم۔ | ٤٧٠ |
| ٣٥٦ | وتر کے حکم میں مذاہب ائمہ | ٤٧٢ |
| ٣٥٧ | وجوب وتر پر احناف کے مزید دلائل | ٤٧٦ |
| ٣٥٨ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا جواب۔ | ٤٧٨ |
| ٣٥٩ | رکعات وتر میں مذاہب ائمہ۔ | ٤٧٩ |
| ٣٦٠ | تین رکعت وتر پر احناف کے دلائل۔ | ٤٨١ |
| ٣٦١ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ٤٨٤ |
| ٣٦٢ | ایک رکعت وتر پر استدلال کا جواب۔ | ٤٨٥ |
| ٣٦٣ | قنوت وتر میں مذاہب | ٤٨٦ |
| ٣٦٤ | قنوت بعد از رکوع پر شوافع اور حنابلہ کے دلائل۔ | ٤٨٧ |
| ٣٦٥ | قنوت قبل از رکوع پر احناف کے دلائل | ٤٨٧ |
| ٣٦٦ | قنوت وتر کا محل | ٤٨٨ |
| ٣٦٧ | کان خلقہ القرآن کی تشریح۔ | ٤٨٩ |
| ٣٦٨ | انک لعلی خلق عظیم کی تشریح | ٤٩٠ |
| | **باب ٢٤٩** | ٤٩١ |
| ٣٦٩ | تراویح کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔ | ٤٩١ |
| ٣٧٠ | قیام رمضان۔ | ٤٩٣ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۷۱ | کرم رسالت | ۴۹۴ |
| ۳۷۲ | عبادت سے گناہوں کی بخشش۔ | ۴۹۴ |
| ۳۷۳ | رکعات تراویح میں مذاہب۔ | ۴۹۴ |
| ۳۷۴ | بیس رکعات تراویح پر دلائل۔ | ۴۹۵ |
| ۳۷۵ | تراویح میں ختم قرآن۔ | ۵۰۱ |
| ۳۷۶ | رمضان میں ختم قرآن کا نذرانہ | ۵۰۱ |
| ۳۷۷ | غیر مقلدین سے گذارش | ۵۰۲ |
| ۳۷۸ | تنہا عشاء پڑھنے والا با جماعت وتر پڑھ سکتا ہے۔ | ۵۰۲ |
| | باب ۲۵۰ | ۵۰۹ |
| ۳۷۹ | شب قدر میں قیام کی تاکید اور ستائیسویں شب میں شب قدر کا تحقق۔ | ۵۰۹ |
| ۳۸۰ | تشریح۔ | ۵۱۰ |
| | باب ۲۵۱ | ۵۱۱ |
| ۳۸۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد اور دعاؤں کا بیان۔ | ۵۱۱ |
| ۳۸۲ | حدیث ابن عباس سے مستفاد انہتر (۶۹) احکام شرعیہ۔ | ۵۲۲ |
| ۳۸۳ | دعائے نور | ۵۲۶ |
| ۳۸۴ | لفظ رب کی تحقیق | ۵۲۷ |
| ۳۸۵ | اللہ تعالیٰ کی طرف شر کی نسبت | ۵۲۸ |
| | باب ۲۵۲ | ۵۲۹ |
| ۳۸۶ | تہجد میں طویل قرأت کا استحباب | ۵۲۹ |
| ۳۸۷ | سورتوں کی ترتیب۔ | ۵۳۰ |
| ۳۸۸ | نماز میں تعظیم رسول | ۵۳۱ |
| | باب ۲۵۳ | ۵۳۲ |
| ۳۸۹ | تہجد کی ترغیب خواہ کم رکعات ہوں۔ | ۵۳۳ |
| ۳۹۰ | شیطان کے کان میں پیشاب کرنے کی تشریح۔ | ۵۳۳ |
| ۳۹۱ | حدیث قرطاس پر امامیہ کے اعتراض کا ایک جواب۔ | ۵۳۳ |
| ۳۹۲ | شیطان کے گدی میں گرہ لگانے کی تشریح۔ | ۵۳۳ |
| | باب ۲۵۴ | ۵۳۴ |
| ۳۹۳ | نفلی نماز گھر میں پڑھنے کا استحباب۔ | ۵۳۴ |
| ۳۹۴ | گھر میں نوافل کی فضیلت | ۵۳۵ |
| | باب ۲۵۵ | ۵۳۶ |
| ۳۹۵ | دائمی عمل کی فضیلت | ۵۳۶ |
| ۳۹۶ | اکتانے اور استہزاء وغیرہ کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق۔ | ۵۳۸ |
| ۳۹۷ | نفلی عبادات میں دوام کا معنی | ۵۳۹ |
| ۳۹۸ | نفلی عبادات اور بدعات کے درمیان حدِ فاصل۔ | ۵۳۹ |
| ۳۹۹ | جس فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ترک کیا ہو وہ علی الاطلاق بدعت نہیں ہے۔ | ۵۴۳ |
| ۴۰۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کام کو ترک کرنے کی وجہ سے بدعت کا ضابطہ | ۵۴۵ |
| ۴۰۱ | نفلی عبادات کے ساتھ فرض یا واجب کا معاملہ کرنے کی ممانعت۔ | ۵۴۸ |
| ۴۰۲ | بدعت سیئہ کی تعریف | ۵۵۱ |
| ۴۰۳ | بدعت کا شرعی معنی اور اقسام | ۵۵۲ |
| ۴۰۴ | بدعت حسنہ اور مصالح مرسلہ | ۵۵۷ |
| ۴۰۵ | بدعات حسنہ کی وجہ اختراع اور بدعت سیئہ کا مصداق۔ | ۵۵۹ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۰۶ | ایک شبہ کا ازالہ | ۵۶۲ |
| ۴۰۷ | قرون ثلاثہ پر سنت و بدعت کا مدار۔ | ۵۶۳ |
| | **باب ۲۵۶** | ۵۶۴ |
| ۴۰۸ | نماز، تلاوت یا ذکر کے دوران اونگھنے کا حکم | ۵۶۴ |
| ۴۰۹ | تشریح | ۵۶۵ |
| | **کتاب فضائل القرآن** | ۵۶۶ |
| ۴۱۰ | قرآن مجید کے فضائل احادیث کی روشنی میں۔ | ۵۶۸ |
| ۴۱۱ | بعض سورتوں کے فضائل | ۵۶۸ |
| ۴۱۲ | الٓمٓ سجدہ کی فضیلت | ۵۶۸ |
| ۴۱۳ | یٰسین کی فضیلت | ۵۶۹ |
| ۴۱۴ | سورہ رحمٰن کی فضیلت | ۵۶۹ |
| ۴۱۵ | تبارک الذی کی فضیلت | ۵۶۹ |
| ۴۱۶ | سورہ البینہ کی فضیلت | ۵۶۹ |
| ۴۱۷ | سورہ اخلاص کی فضیلت | ۵۶۹ |
| ۴۱۸ | بعض آیات کے فضائل | ۵۷۰ |
| ۴۱۹ | آیۃ الکرسی کی فضیلت | ۵۷۰ |
| ۴۲۰ | سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت | ۵۷۰ |
| ۴۲۱ | سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی فضیلت۔ | ۵۷۰ |
| | **باب ۲۵۷** | ۵۷۱ |
| ۴۲۲ | قرآن کریم کو یاد رکھنے کا حکم | ۵۷۱ |
| ۴۲۳ | تشریح | ۵۷۳ |
| | **باب ۲۵۸** | ۵۷۳ |
| ۴۲۴ | خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کا استحباب | ۵۷۳ |
| ۴۲۵ | قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنے میں مذاہب | ۵۷۵ |
| | **باب ۲۵۹** | ۵۷۶ |
| ۴۲۶ | قرآن مجید پڑھنے پر سکینہ کا نازل ہونا | ۵۷۶ |
| ۴۲۷ | تشریح | ۵۷۸ |
| | **باب ۲۶۰** | ۵۷۸ |
| ۴۲۸ | حافظ قرآن کی فضیلت | ۵۷۸ |
| ۴۲۹ | تشریح | ۵۷۸ |
| | **باب ۲۶۱** | ۵۷۹ |
| ۴۳۰ | افضل کا مفضول کے سامنے قرآن مجید پڑھنے کا استحباب | ۵۷۹ |
| ۴۳۱ | تشریح | ۵۷۹ |
| | **باب ۲۶۲** | ۵۸۰ |
| ۴۳۲ | قرآن مجید سننے کی فضیلت اور قرآن مجید سنتے وقت رونا۔ | ۵۸۰ |
| ۴۳۳ | تشریح | ۵۸۲ |
| | **باب ۲۶۳** | ۵۸۲ |
| ۴۳۴ | نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اس کو سیکھنے کی فضیلت | ۵۸۲ |
| ۴۳۵ | تشریح | ۵۸۳ |
| | **باب ۲۶۴** | ۵۸۳ |
| ۴۳۶ | قرآن مجید اور سورۂ بقرہ پڑھنے کی فضیلت | ۵۸۳ |
| ۴۳۷ | تشریح | ۵۸۴ |
| | **باب ۲۶۵** | ۵۸۵ |
| ۴۳۸ | سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت | ۵۸۵ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۲۶۶** | ۵۸۶ |
| ۴۳۹ | سورۂ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت | ۵۸۶ |
| ۴۴۰ | آیت الکرسی کی فضیلت | ۵۸۷ |
| ۴۴۱ | دیگر فوائد | ۵۸۸ |
| | **باب ۲۶۷** | ۵۸۸ |
| ۴۴۲ | سورۂ قل ہو اللہ احد کی فضیلت | ۵۸۸ |
| ۴۴۳ | سورۂ اخلاص کے تہائی قرآن مجید ہونے کی وجہ | ۵۹۰ |
| | **باب ۲۶۸** | ۵۹۰ |
| ۴۴۴ | معوذتین پڑھنے کی فضیلت | ۵۹۰ |
| ۴۴۵ | حضرت ابن مسعود کی طرف معوذتین کے انکار کی نسبت | ۵۹۰ |
| | **باب ۲۶۹** | ۵۹۱ |
| ۴۴۶ | قرآن مجید پر عمل کرنے والے اور اس کی تعلیم دینے والے کی فضیلت۔ | ۵۹۱ |
| ۴۴۷ | حسد اور رشک کا معنی | ۵۹۳ |
| | **باب ۲۷۰** | ۵۹۳ |
| ۴۴۸ | قرآن مجید کے سات حرفوں پر نازل ہونے کا مطلب۔ | ۵۹۳ |
| ۴۴۹ | سات حرفوں پر نزول قرآن۔ | ۵۹۶ |
| ۴۵۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور تصرف کا ثبوت۔ | ۵۹۶ |
| | **باب ۲۷۱** | ۵۹۷ |
| ۴۵۱ | قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے اور ایک رکعت میں ایک سے زیادہ سورتوں کے پڑھنے کی اجازت | ۵۹۷ |
| ۴۵۲ | تشریح۔ | ۵۹۹ |
| | **باب ۲۷۲** | ۶۰۰ |
| ۴۵۳ | قرأت کے متعلقات | ۶۰۰ |
| ۴۵۴ | احادیث پر تحریف قرآن کا الزام۔ | ۶۰۲ |
| | **باب ۲۷۳** | ۶۰۳ |
| ۴۵۵ | ان اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ | ۶۰۳ |
| ۴۵۶ | اوقات ممنوعہ اور مکروہہ کی تفصیل۔ | ۶۱۱ |
| ۴۵۷ | قرن شیطان پر اعتراض کا جواب۔ | ۶۱۱ |
| | **باب ۲۷۴** | ۶۱۳ |
| ۴۵۸ | نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کا بیان | ۶۱۳ |
| | **باب ۲۷۵** | ۶۱۴ |
| ۴۵۹ | نماز خوف کا بیان | ۶۱۴ |
| ۴۶۰ | نماز خوف کا قرآن مجید سے ثبوت | ۶۱۸ |
| ۴۶۱ | احناف کے نزدیک نماز خوف کا طریقہ۔ | ۶۱۹ |
| ۴۶۲ | ائمہ اربعہ کے مآخذ۔ | ۶۱۹ |
| ۴۶۳ | امام ابو یوسف کا نظریہ۔ | ۶۲۰ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **کتاب الجمعہ** | ٦٢١ |
| ٤٦٤ | جمعہ کے دن کو جمعہ کہنے کی تحقیق۔ | ٦٢١ |
| ٤٦٥ | جمعہ کے مسائل اور احکام۔ | ٦٢١ |
| ٤٦٦ | شہر کی شرط پر دلیل | ٦٢٢ |
| ٤٦٧ | اثر علی پر اعتراضات کے جوابات۔ | ٦٢٢ |
| ٤٦٨ | احناف کا مسلک۔ | ٦٢٣ |
| ٤٦٩ | شہر کی تعریف۔ | ٦٢٣ |
| ٤٧٠ | جمعہ کے دن غسل کا حکم۔ | ٦٤٦ |
| ٤٧١ | نماز جمعہ کے لیے جانے کا وقت۔ | ٦٤٧ |
| ٤٧٢ | دوران خطبہ خاموش رہنے میں مذاہب | ٦٤٨ |
| ٤٧٣ | ساعت جمعہ | ٦٤٨ |
| ٤٧٤ | فضیلت جمعہ | ٦٤٨ |
| ٤٧٥ | جمعہ کا وقت | ٦٤٩ |
| ٤٧٦ | خطبہ جمعہ کے احکام | ٦٤٩ |
| ٤٧٧ | اللہ اور رسول کا ضمیر واحد سے ذکر۔ | ٦٥٠ |
| ٤٧٨ | عبادات میں نئے طریقوں سے صحابہ کی نفرت۔ | ٦٥١ |
| ٤٧٩ | خطبہ جمعہ کے دوران تحیۃ المسجد پڑھنے میں مذاہب۔ | ٦٥١ |
| ٤٨٠ | تبلیغ اسلام اور تعلیم عقائد کی اہمیت۔ | ٦٥٤ |
| ٤٨١ | نوافل کو فصل سے پڑھنا۔ | ٦٥٤ |
| | **کتاب صلوٰۃ العیدین** | ٦٥٥ |
| ٤٨٢ | عید کا معنی۔ | ٦٥٥ |
| ٤٨٣ | احناف کے نزدیک عیدین کے احکام۔ | ٦٥٦ |
| ٤٨٤ | عیدین کے حکم میں ائمہ ثلاثہ کے مذاہب۔ | ٦٥٩ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٤٨٥ | تکبیرات عیدین میں امام ابو حنیفہ کا مسلک | ٦٥٧ |
| ٤٨٦ | مالکیہ کا مسلک۔ | ٦٦٠ |
| ٤٨٧ | حنابلہ کا مسلک | ٦٦٠ |
| ٤٨٨ | شافعیہ کا مسلک۔ | ٦٦٠ |
| ٤٨٩ | عیدگاہ جاتے وقت راستہ تبدیل کرنا۔ | ٦٦٠ |
| ٤٩٠ | عیدین میں عورتوں کا جانا۔ | ٦٦٩ |
| ٤٩١ | حضرت عائشہ کا حبشیوں کے کھیل کود کو دیکھنا۔ | ٦٧٠ |
| ٤٩٢ | عید کے دن حضرت عائشہ کے سامنے بچیوں کا گانا۔ | ٦٧١ |
| ٤٩٣ | گانے کا شرعی حکم۔ | ٦٧٣ |
| ٤٩٤ | غنا اور آلات موسیقی کے شرعی احکام کی تفصیل۔ | ٦٧٥ |
| ٤٩٥ | احادیث اور آثار سے آلات غنا کی حرمت | ٦٧٦ |
| ٤٩٦ | نکاح اور عید کے موقع پر صرف دف بجانے کی اجازت۔ | ٦٨٦ |
| ٤٩٧ | فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ٦٨٧ |
| ٤٩٨ | فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ٦٨٩ |
| ٤٩٩ | فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ٦٩٠ |
| ٥٠٠ | فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ٦٩٠ |
| ٥٠١ | ہمارا موقف۔ | ٦٩٣ |
| ٥٠٢ | مجوزین موسیقی کے دلائل کا ضعف۔ | ٦٩٤ |
| ٥٠٣ | مجوزین موسیقی کا موقف۔ | ٦٩٥ |
| ٥٠٤ | مجوزین کے اہم دلائل کا ایک جائزہ | ٦٩٦ |
| ٥٠٥ | مجوزین موسیقی کی دلیل۔ | ٦٩٧ |
| ٥٠٦ | علامہ شامی کی عبارت سے موسیقی پر استدلال۔ | ٧٠١ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۰۷ | قرآن کریم سے موسیقی پر استدلال۔ | ۶۰۲ |
| ۵۰۸ | شیخ عبدالحق دہلوی کی عبارات سے مغالطہ آفرینی۔ | ۶۰۲ |
| ۵۰۹ | جواز موسیقی کے دلائل پر علامہ آلوسی کا تبصرہ | ۶۰۳ |
| ۵۱۰ | ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر اور سینما کا حکم۔ | ۶۰۴ |
| | **کتاب صلوٰۃ الاستسقاء** | ۶۰۸ |
| ۵۱۱ | امام ابوحنیفہ کے موقف پر دلائل۔ | ۶۰۹ |
| ۵۱۲ | تشریح۔ | ۶۱۷ |
| | **کتاب الکسوف** | ۶۱۸ |
| ۵۱۳ | امام ابوحنیفہ کی دلیل۔ | ۶۱۸ |
| ۵۱۴ | ائمہ ثلاثہ کی دلیل اور اس کا جواب۔ | ۶۱۹ |
| ۵۱۵ | امام ابوحنیفہ کی تائید میں دیگر احادیث۔ | ۶۲۰ |
| ۵۱۶ | اسلام میں سورج گرہن کی حیثیت۔ | ۶۳۵ |
| ۵۱۷ | نماز کسوف کا فلسفہ | ۶۳۵ |
| ۵۱۸ | علم رسالت۔ | ۶۳۶ |
| ۵۱۹ | علم کلی کی وضاحت | ۶۳۷ |
| ۵۲۰ | علم رسول پر علم غیب کے اطلاق کے جواز یا عدم جواز کی بحث | ۶۳۷ |
| ۵۲۱ | کمالات رسالت۔ | ۶۳۹ |
| ۵۲۲ | جانوروں کے ساتھ سلوک۔ | ۶۳۹ |
| | **کتاب الجنائز** | ۶۴۰ |
| ۵۲۳ | مرنے والے کو کلمہ کی تلقین | ۶۸۳ |
| ۵۲۴ | زندہ لوگوں کے نوحہ سے میت پر عذاب کی توجیہات۔ | ۶۸۳ |
| ۵۲۵ | منصب رسالت۔ | ۶۸۳ |
| ۵۲۶ | بعض شارحین کی لغزش۔ | ۶۸۸ |
| ۵۲۷ | تبرکات کی اہمیت۔ | ۶۸۹ |
| ۵۲۸ | تکفین میں مذاہب۔ | ۶۹۳ |
| ۵۲۹ | احناف کے دلائل۔ | ۶۹۴ |
| ۵۳۰ | عورت کا کفن۔ | ۶۹۵ |
| ۵۳۱ | نماز جنازہ پڑھنے کے طریقہ میں مذاہب۔ | ۶۹۶ |
| ۵۳۲ | نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے دلائل کا تجزیہ۔ | ۶۹۷ |
| ۵۳۳ | نماز جنازہ میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت۔ | ۶۹۸ |
| ۵۳۴ | نماز جنازہ پڑھنے کے طریقے میں احناف کا موقف۔ | ۸۰۱ |
| ۵۳۵ | ثناء۔ | ۸۰۲ |
| ۵۳۶ | درود شریف۔ | ۸۰۲ |
| ۵۳۷ | مروجہ دعا کی دلیل۔ | ۸۰۲ |
| ۵۳۸ | میت کے بعض اجزاء پر نماز جنازہ میں مذاہب۔ | ۸۰۳ |
| ۵۳۹ | حادثہ میں فوت ہونے والے مسلمانوں کی نماز جنازہ۔ | ۸۰۴ |
| ۵۴۰ | دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے میں مذاہب | ۸۰۴ |
| ۵۴۱ | غائبانہ نماز جنازہ | ۸۰۵ |
| ۵۴۲ | حدیث نجاشی کے جوابات۔ | ۸۰۶ |
| ۵۴۳ | غائبانہ نماز جنازہ کے عدم جواز پر احناف کے دلائل۔ | ۸۰۶ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۵۴۴ | جنازہ کا تعدد | ۸۰۷ |
| ۵۴۵ | قبر پر نماز جنازہ۔ | ۸۰۷ |
| ۵۴۶ | جنازہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنا۔ | ۸۰۸ |
| ۵۴۷ | دفن کے بعد میت کو قبر سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔ | ۸۰۹ |
| ۵۴۸ | عذر شرعی کی وجہ سے میت کو قبر سے منتقل کرنا۔ | ۸۰۹ |
| ۵۴۹ | امانت کے طور پر دفن کے بعد میت کو قبر سے منتقل کرنا۔ | ۸۱۰ |
| ۵۵۰ | جنازہ کی تعظیم کے لیے قیام۔ | ۸۱۰ |
| ۵۵۱ | نماز جنازہ پڑھانے کے لیے امام کے کھڑے ہونے کا طریقہ۔ | ۸۱۱ |
| ۵۵۲ | قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا۔ | ۸۱۲ |
| ۵۵۳ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ۔ | ۸۱۲ |
| ۵۵۴ | پختہ قبر بنانے کی ممانعت اور کوہان کی شکل بنانے کا استحباب | ۸۱۳ |
| ۵۵۵ | قبر پر نام وغیرہ لکھنے کا حکم | ۸۱۴ |
| ۵۵۶ | مزارات پر گنبد بنانے کا حکم | ۸۱۴ |
| ۵۵۷ | مزارات پر چادر چڑھانے کا حکم۔ | ۸۱۶ |
| ۵۵۸ | زیارت قبور کے شرعی احکام | ۸۱۹ |
| ۵۵۹ | مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم | ۸۲۲ |
| ۵۶۰ | پوسٹ مارٹم کا حکم۔ | ۸۲۳ |
| ۵۶۱ | سید مودودی کی رائے۔ | ۸۲۴ |
| ۵۶۲ | شیخ خمینی کی رائے۔ | ۸۲۵ |
| ۵۶۳ | پوسٹ مارٹم کے مواقع۔ | ۸۲۶ |
| ۵۶۴ | پوسٹ مارٹم کے جواز اور عدم جواز کا محل۔ | ۸۲۶ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۵۶۵ | الکوحل آمیز دواؤں اور خون چڑھانے کا شرعی حکم۔ | ۸۳۰ |
| ۵۶۶ | خون چڑھانے اور دیگر حرام اشیاء سے علاج کا جواز قرآن مجید سے۔ | ۸۳۱ |
| ۵۶۷ | حرام اشیاء سے علاج کا احادیث سے ثبوت۔ | ۸۳۲ |
| ۵۶۸ | حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت کی حدیث۔ | ۸۳۶ |
| ۵۶۹ | حرام اور نجس اشیاء سے علاج کے بارے میں فقہاء کا نظریہ۔ | ۸۳۸ |
| ۵۷۰ | مالکیہ اور حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۸۴۰ |
| ۵۷۱ | فقہاء حنفیہ کا نظریہ۔ | ۸۴۰ |
| ۵۷۲ | اس بات کا جواب کہ اطباء کا تجربہ ظنی ہے وہ حرام قطعی کے لیے ناسخ نہیں ہو سکتا۔ | ۸۴۱ |
| ۵۷۳ | اس بات کا جواب کہ حصول شفاء میں علم قطعی معتبر ہے۔ | ۸۴۲ |
| ۵۷۴ | انسانی اعضاء کی پیوندکاری | ۸۴۳ |
| ۵۷۵ | سید مودودی کی رائے۔ | ۸۴۳ |
| ۵۷۶ | مفتی محمد شفیع کی رائے۔ | ۸۴۴ |
| ۵۷۷ | شیخ خمینی کی رائے۔ | ۸۴۵ |
| ۵۷۸ | مردہ کے اعضاء سے پیوندکاری کا حکم۔ | ۸۴۶ |
| ۵۷۹ | حالت اضطرار میں پیوندکاری کا حکم۔ | ۸۴۹ |
| ۵۸۰ | کیا حالت اضطرار میں مردہ انسان | ۸۵۲ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کے اعضاء سے پیوند کاری کی جاسکتی ہے؟ | |
| ۵۸۱ | دودھ اور خون سے علاج پر پیوند کاری کے قیاس کا جواب۔ | ۸۵۵ |
| ۵۸۲ | اضطرار کی بنیاد پر بھی انسانی اعضاء سے علاج جائز نہیں۔ | ۸۵۶ |
| ۵۸۳ | اعضاء کی پیوندکاری کے سلسلے میں علماء اردن کا فتویٰ۔ | ۸۵۶ |
| ۵۸۴ | اعضاء کی پیوندکاری میں مصری علماء کی تحقیق۔ | ۸۵۷ |
| ۵۸۵ | اعضاء کی پیوندکاری پر بعض پاکستانی علماء کے دلائل۔ | ۸۶۰ |
| ۵۸۶ | اعضاء کی پیوندکاری میں مصنف کا موقف اور بحث ونظر۔ | ۸۶۲ |
| ۵۸۷ | حضور کے والدین کا ایمان۔ | ۸۶۷ |
| ۵۸۸ | آپ کے والدین اہل فترت سے تھے۔ | ۸۶۸ |
| ۵۸۹ | آپ کے تمام اباء اور امہات اہل ایمان سے ہیں۔ | ۸۶۹ |
| ۵۹۰ | آذر، حضرت ابراہیم کے چچا تھے۔ | ۸۷۱ |
| ۵۹۱ | ایک اشکال کا جواب۔ | ۸۷۱ |
| ۵۹۲ | تیسرا مسلک۔ | ۸۷۲ |
| ۵۹۳ | عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا۔ | ۸۷۲ |
| ۵۹۴ | خودکشی کرنے والے اور شہید کی نماز جنازہ۔ | ۸۷۳ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **کتاب الزکوٰۃ** | ۸۷۵ |
| ۵۹۵ | زکوٰۃ کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۸۷۵ |
| ۵۹۶ | زکوٰۃ کی حکمتیں۔ | ۸۷۵ |
| ۵۹۷ | فرضیت زکوٰۃ کی تاریخ۔ | ۸۷۸ |
| ۵۹۸ | شرح زکوٰۃ۔ | ۸۷۹ |
| ۵۹۹ | زکوٰۃ کی اہمیت۔ | ۸۸۱ |
| ۶۰۰ | نظام زکوٰۃ کی مرکزیت | ۸۸۲ |
| ۶۰۱ | زرعی پیداوار کے نصاب زکوٰۃ میں فقہاء کے نظریات۔ | ۸۸۶ |
| ۶۰۲ | ائمہ ثلاثہ کا نظریہ۔ | ۸۸۶ |
| ۶۰۳ | امام ابوحنیفہ کا نظریہ۔ | ۸۸۷ |
| ۶۰۴ | امام ابوحنیفہ کے نظریہ پر ایک خدشہ۔ | ۸۸۹ |
| ۶۰۵ | سونے اور چاندی کا نصاب۔ | ۸۹۰ |
| ۶۰۶ | نوٹ پر زکوٰۃ۔ | ۸۹۲ |
| ۶۰۷ | ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب ہونے والی زمینیں۔ | ۸۹۳ |
| ۶۰۸ | زیورات پر زکوٰۃ۔ | ۸۹۳ |
| ۶۰۹ | یتیم کے مال پر زکوٰۃ میں مذاہب | ۸۹۵ |
| ۶۱۰ | قرض کے زکوٰۃ سے منہا ہوتے میں مذاہب۔ | ۸۹۶ |
| ۶۱۱ | میعادی قرض | ۸۹۷ |
| ۶۱۲ | صنعتی اور کاروباری قرض۔ | ۸۹۸ |
| ۶۱۳ | ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے قرض۔ | ۸۹۸ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۱۴ | پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ | ۸۹۹ |
| ۶۱۵ | پراویڈنٹ فنڈ پر اضافے کے سود ہوتے یا نہ ہوتے کا حکم۔ | ۸۹۹ |
| | **باب ۲۷۶** | ۹۰۰ |
| ۶۱۶ | صدقہ فطر | ۹۰۰ |
| ۶۱۷ | صدقہ فطر کے حکم میں مذاہب۔ | ۹۰۳ |
| ۶۱۸ | گندم کے نصاب میں مذاہب۔ | ۹۰۴ |
| ۶۱۹ | نظریہ احناف پر دلائل۔ | ۹۰۴ |
| | **باب ۲۷۷** | ۹۰۷ |
| ۶۲۰ | زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ۔ | ۹۰۷ |
| ۶۲۱ | گھوڑوں پر زکوٰۃ میں مذاہب۔ | ۹۱۳ |
| | **باب ۲۷۸** | ۹۱۴ |
| ۶۲۲ | عاملین زکوٰۃ کو راضی رکھنا۔ | ۹۱۴ |
| ۶۲۳ | عاملین زکوٰۃ کو راضی کرنے کی وضاحت | ۹۱۴ |
| | **باب ۲۷۹** | ۹۱۵ |
| ۶۲۴ | زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں پر عذاب شدید۔ | ۹۱۵ |
| ۶۲۵ | حضرت ابوذر کے نظریہ سے سوشلزم پر استدلال۔ | ۹۱۹ |
| | **باب ۲۸۰** | ۹۲۱ |
| ۶۲۶ | خرچ کرنے والے کی فضیلت اور بشارت۔ | ۹۲۱ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۲۸۱** | ۹۲۲ |
| ۶۲۷ | اہل وعیال پر خرچ کی فضیلت اور ان کے حقوق ضائع کرنے کا گناہ۔ | ۹۲۲ |
| | **باب ۲۸۲** | ۹۲۳ |
| ۶۲۸ | خرچ میں پہلے اپنی ذات سے ابتداً کرنا پھر اہل قرابت سے۔ | ۹۲۳ |
| ۶۲۹ | مدبر کی بیع میں مذاہب۔ | ۹۲۴ |
| | **باب ۲۸۳** | ۹۲۴ |
| ۶۳۰ | اقرباء، خاوند، اولاد اور والدین پر خرچ کرنے کی فضیلت خواہ مشرک ہوں۔ | ۹۲۴ |
| | **باب ۲۸۴** | ۹۲۸ |
| ۶۳۱ | میت کے لیے ایصال ثواب۔ | ۹۲۸ |
| ۶۳۲ | ایصالِ ثواب۔ | ۹۲۸ |
| ۶۳۳ | لیس للانسان الا ما سعی سے معارضہ کے جوابات۔ | ۹۲۸ |
| ۶۳۴ | ایصالِ ثواب کے متعلق علماء مذاہب کی تصریحات۔ | ۹۳۰ |
| | **باب ۲۸۵** | ۹۳۲ |
| ۶۳۵ | ہر نیکی صدقہ ہے۔ | ۹۳۲ |
| ۶۳۶ | مالِ حرام سے صدقہ کا حکم | ۹۳۸ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب ۲۸۶ | ۹۳۹ |
| ۶۳۷ | صدقہ اور خیرات کی ترغیب۔ | ۹۳۹ |
| ۶۳۸ | مسجد میں چندہ کرنا۔ | ۹۴۲ |
| ۶۳۹ | بدعت حسنہ پر استدلال۔ | ۹۴۳ |
| | باب ۲۸۷ | ۹۴۴ |
| ۶۴۰ | کم صدقہ دینے والے کی مذمت کرنے سے ممانعت۔ | ۹۴۴ |
| | باب ۲۸۸ | ۹۴۵ |
| ۶۴۱ | دودھ دینے والے جانور کو عاریتاً دینے کی فضیلت۔ | ۹۴۵ |
| | باب ۲۸۹ | ۹۴۵ |
| ۶۴۲ | سخی اور بخیل کی مثال | ۹۴۵ |
| | باب ۲۹۰ | ۹۴۷ |
| ۶۴۳ | فاسق کو صدقہ دینے سے بھی ثواب مل جاتا ہے۔ | ۹۴۷ |
| ۶۴۴ | کسی کو برا جان کر اس کی مدد سے ہاتھ نہ روکے۔ | ۹۴۸ |
| | باب ۲۹۱ | ۹۴۸ |
| ۶۴۵ | مالک اور شوہر کے مال سے صدقہ دینا۔ | ۹۴۸ |
| ۶۴۶ | غیر اللہ کے ساتھ نامزد جانوروں کا حکم۔ | ۹۵۰ |
| ۶۴۷ | شوہر کے مال سے بغیر اجازت صدقہ کرنے کا مسئلہ۔ | ۹۵۱ |
| | باب ۲۹۲ | ۹۵۱ |
| ۶۴۸ | صدقہ کے ساتھ دیگر نیکیوں کی فضیلت | ۹۵۱ |
| ۶۴۹ | حضرت ابو بکر صدیق کی فضیلت۔ | ۹۵۲ |
| | باب ۲۹۳ | ۹۵۳ |
| ۶۵۰ | خرچ کرنے کی فضیلت اور جمع کرنے کی ناپسندیدگی۔ | ۹۵۳ |
| | باب ۲۹۴ | ۹۵۴ |
| ۶۵۱ | تھوڑا صدقہ دینے کی فضیلت۔ | ۹۵۴ |
| | باب ۲۹۵ | ۹۵۴ |
| ۶۵۲ | پوشیدگی کے ساتھ صدقہ دینے کی فضیلت۔ | ۹۵۴ |
| | باب ۲۹۶ | ۹۵۵ |
| ۶۵۳ | تندرست اور حریص انسان کا صدقہ | ۹۵۵ |
| | باب ۲۹۷ | ۹۵۶ |
| ۶۵۴ | اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ | ۹۵۶ |
| | باب ۲۹۸ | ۹۵۸ |
| ۶۵۵ | سوال کرنے کی ممانعت۔ | ۹۵۸ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٦٥٦ | سوال کرنے کے جواز اور عدم جواز کا محل۔ | ٩٦٢ |
| ٦٥٧ | دورِ فاروقی میں روایت حدیث میں احتیاط۔ | ٩٦٣ |
| ٦٥٨ | فقہ کی فضیلت۔ | ٩٦٣ |
| ٦٥٩ | انما انا قاسم کی تشریح۔ | ٩٦٤ |
|  | باب ٢٩٩ | ٩٦٥ |
| ٦٦٠ | سوال کرنے کا جواز۔ | ٩٦٥ |
| ٦٦١ | پیشہ ور گداگر۔ | ٩٦٥ |
|  | باب ٣٠٠ | ٩٦٦ |
| ٦٦٢ | بغیر سوال کے لینے کا جواز۔ | ٩٦٦ |
| ٦٦٣ | حکومت کے عطیات کا حکم۔ | ٩٦٧ |
|  | باب ٣٠١ | ٩٦٨ |
| ٦٦٤ | حرص دنیا کی مذمت | ٩٦٨ |
|  | باب ٣٠٢ | ٩٧١ |
| ٦٦٥ | قناعت کی فضیلت | ٩٧١ |
| ٦٦٦ | قناعت کی وضاحت۔ | ٩٧١ |
|  | باب ٣٠٣ | ٩٧١ |
| ٦٦٧ | زینت دنیا سے فریب کھانے کی ممانعت۔ | ٩٧١ |
| ٦٦٨ | تشریح۔ | ٩٧٣ |
| ٦٦٩ | وحی خفی۔ | ٩٧٤ |
|  | باب ٣٠٤ | ٩٧٤ |
| ٦٧٠ | سوال نہ کرنے، صبر اور قناعت کی فضیلت۔ | ٩٧٤ |
| ٦٧١ | فقر اور غناء۔ | ٩٧٥ |
|  | باب ٣٠٥ | ٩٧٧ |
| ٦٧٢ | مؤلفۃ القلوب اور خوارج وغیرہ کا حکم۔ | ٩٧٧ |
| ٦٧٣ | خلق رسول۔ | ٩٩٩ |
| ٦٧٤ | کرم رسول کے انداز | ٩٩٩ |
| ٦٧٥ | عہد رسالت میں اہانت کرنے والوں کو قتل نہ کرنے کی وجوہات | ١٠٠٠ |
| ٦٧٦ | ائمہ کے نزدیک گستاخ رسول کا حکم۔ | ١٠٠١ |
| ٦٧٧ | گستاخانہ کلام میں تاویل کی گنجائش۔ | ١٠٠٥ |
| ٦٧٨ | گستاخانہ کلام میں توہین کی نیت کی بحث۔ | ١٠٠٦ |
| ٦٧٩ | خوارج اور معتزلہ۔ | ١٠١٠ |
|  | باب ٣٠٦ | ١٠١٠ |
| ٦٨٠ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر زکوٰۃ دینے میں مذاہب۔ | ١٠١٠ |
| ٦٨١ | آل رسول کو زکوٰۃ کا حرام ہونا۔ | ١٠١٤ |
|  | باب ٣٠٧ | ١٠١٥ |
| ٦٨٢ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بنو ہاشم، اور بنو عبدالمطلب کے لیے ہدیوں کا جواز۔ | ١٠١٥ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر | نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۸۳ | شرح۔ | ۱۰۱۷ | ۶۸۸ | غیر نبی کے لیے صلوٰۃ اور سلام کے مسئلہ میں علماء کی آراء۔ | ۱۰۲۳ |
| | **باب ۳۰۸** | ۱۰۱۸ | ۶۸۹ | حرف مدعا۔ | ۱۰۲۴ |
| ۶۸۴ | صدقہ لانے والے کو دعا دینا۔ | ۱۰۱۸ | | **باب ۳۰۹** | ۱۰۲۴ |
| ۶۸۵ | غیر انبیاء پر استقلالاً صلوٰۃ پڑھنے میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۰۱۸ | ۶۹۰ | زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی رکھنا۔ | ۱۰۲۴ |
| ۶۸۶ | غیر انبیاء کے لیے استقلالاً لفظ صلوٰۃ استعمال نہ کرنے کے دلائل۔ | ۱۰۱۹ | ۶۹۱ | تشریح۔ | ۱۰۲۵ |
| ۶۸۷ | غیر نبی کے لیے صلوٰۃ بھیجنے والوں کے شبہات اور ان کے جوابات۔ | ۱۰۲۱ | ۶۹۲ | مسجد میں نماز جنازہ کے متعلق ضمیمہ | ۱۰۲۶ |
| | | | ۶۹۳ | مراجع اور مآخذ | ۱۰۳۳ |

# شرح صحیح مسلم فہرست مضامین جلد ثالث


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | عرض ناشر | ۳۲ |
| | کتاب الصیام | ۳۵ |
| ۲ | روزے کا لغوی اور شرعی معنی | ۳۵ |
| ۳ | روزے کی شرائط اور اقسام | ۳۵ |
| ۴ | روزے کی تاریخ | ۳۶ |
| ۵ | روزے کی حکمتیں | ۳۶ |
| ۶ | لفظ رمضان کو بلا اضافت استعمال کرنے کی بحث۔ | ۳۸ |
| ۷ | شیاطین کو مقید کرنے کی وضاحت۔ | ۳۹ |
| | باب ۳۱۰ | |
| ۸ | چاند دیکھ کر روزہ رکھنا، چاند دیکھ کر روزہ افطار کرنا اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرنا۔ | ۴۰ |
| ۹ | چاند دیکھنے کے بعد کی دعا | ۴۶ |
| ۱۰ | رویت ہلال میں مذاہب ائمہ | ۴۷ |
| ۱۱ | سعودی عرب کے حساب سے روزے رکھتا ہوا پاکستان آیا تو عید کس حساب سے کرے گا؟ | ۴۹ |
| ۱۲ | پاکستان سے روزے رکھتا ہوا سعودی عرب گیا تو عید کس حساب سے کرے گا؟ | ۴۹ |
| ۱۳ | سعودی عرب سے عید کے دن سوار ہو کر پاکستان آیا اور یہاں رمضان ہے؟ | ۵۰ |
| | ...... | |
| | باب ۳۱۱ | |
| ۱۴ | ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت ہلال معتبر ہونے کا بیان۔ | ۵۰ |
| ۱۵ | اختلاف مطالع میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۱ |
| ۱۶ | رویت ہلال کے لیے طرق موجبہ شرعیہ۔ | ۵۳ |
| ۱۷ | رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کا طریقہ کار | ۵۶ |
| ۱۸ | رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے بارے میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر۔ | ۵۷ |
| ۱۹ | مرکزی چیئرمین کو زونل کمیٹی کی اطلاع ہلال کی صورت میں شرعی طریقہ کار کی بحث۔ | ۶۱ |
| ۲۰ | رویت ہلال کے اعلان پر عمل کرنے کا شرعی ثبوت۔ | ۶۳ |
| ۲۱ | رویت ہلال کے ملک گیر اعلان پر بحث | ۶۸ |
| ۲۲ | حدیث کریب سے رویت ہلال کے اعلان پر اعتراض کا جواب۔ | ۷۰ |
| ۲۳ | بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔ | ۷۲ |
| ۲۴ | ریڈیو اور ٹی۔ وی پر دیگر احکام شرعیہ کے اعلانات پر عمل کرنے کی شرعی حیثیت۔ | ۷۴ |
| | باب ۳۱۲ | |
| ۲۵ | چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔ | ۷۵ |
| | باب ۳۱۳ | |
| ۲۶ | عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔ | ۷۶ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب ۳۱۴ | ۷۷ |
| ۲۷ | طلوع فجر سے روزے کا شروع اور طلوع فجر تک سحری کھانے کا جواز۔ | ۷۷ |
| ۲۸ | فجر کے وقت سے پہلے اذان دینے میں مذاہب۔ | ۸۱ |
| | باب ۳۱۵ | ۸۱ |
| ۲۹ | سحری کی فضیلت اور استحباب۔ | ۸۱ |
| ۳۰ | سحری کی فضیلت۔ | ۸۳ |
| | باب ۳۱۶ | ۸۴ |
| ۳۱ | روزہ پورے ہونے کا وقت۔ | ۸۴ |
| ۳۲ | غروب آفتاب کی علامت۔ | ۸۵ |
| ۳۳ | عالم کو متنبہ کرنا۔ | ۸۶ |
| | باب ۳۱۷ | ۸۶ |
| ۳۴ | صوم وصال کی ممانعت | ۸۶ |
| ۳۵ | صوم وصال کا معنی۔ | ۸۹ |
| ۳۶ | صوم وصال میں مذاہب | ۸۹ |
| ۳۷ | حضور کے صوم وصال پر ایک اشکال کا جواب | ۸۹ |
| ۳۸ | حضور کی مثل کی تحقیق۔ | ۸۹ |
| ۳۹ | امتناع نظیر۔ | ۹۰ |
| | باب ۳۱۸ | ۹۲ |
| ۴۰ | روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔ | ۹۲ |
| ۴۱ | روزے میں بوسہ لینے میں مذاہب۔ | ۹۵ |
| ۴۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت ذنب کی تحقیق۔ | ۹۶ |
| | باب ۳۱۹ | ۱۰۱ |
| ۴۳ | حالت جنابت میں اگر فجر ہو جائے تو روزہ صحیح ہے۔ | ۱۰۱ |
| ۴۴ | ترجمۃ الباب پر دلیل۔ | ۱۰۳ |
| | باب ۳۲۰ | ۱۰۴ |
| ۴۵ | روزے میں عمل ازدواج کی حرمت اور کفارے کا جواب۔ | ۱۰۴ |
| ۴۶ | روزے کے کفارے میں مذاہب۔ | ۱۰۷ |
| ۴۷ | روزے میں انجکشن لگوانے کا حکم۔ | ۱۰۷ |
| ۴۸ | افلاس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔ | ۱۰۷ |
| | باب ۳۲۱ | ۱۰۸ |
| ۴۹ | سفر شرعی میں روزہ رکھنے اور روزہ نہ رکھنے کی رخصت | ۱۰۸ |
| ۵۰ | سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں مذاہب۔ | ۱۱۶ |
| ۵۱ | مسلسل نفلی روزوں کا حکم۔ | ۱۱۶ |
| | باب ۳۲۲ | ۱۱۶ |
| ۵۲ | حاجی کے لیے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب۔ | ۱۱۶ |
| ۵۳ | یوم عرفہ کے روزے میں مذاہب۔ | ۱۱۸ |
| | باب ۳۲۳ | ۱۱۸ |
| ۵۴ | عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔ | ۱۱۸ |
| ۵۵ | عاشورہ کے روزے کا حکم۔ | ۱۲۷ |
| ۵۶ | یوم عاشورہ کی فضیلت۔ | ۱۲۸ |
| | باب ۳۲۴ | ۱۲۸ |
| ۵۷ | عید کے ایام میں روزہ رکھنے کی حرمت۔ | ۱۲۸ |
| ۵۸ | عید کے دن روزہ رکھنے میں مذاہب اور مسائل۔ | ۱۳۰ |
| | باب ۳۲۵ | ۱۳۰ |
| ۵۹ | ایام تشریق میں روزے رکھنے کی حرمت۔ | ۱۳۰ |
| ۶۰ | ایام تشریق کے روزے میں مذاہب۔ | ۱۳۱ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۳۲۶** | |
| ۶۱ | بالخصوص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت | ۱۴۱ |
| ۶۲ | جمعہ کے روزے سے ممانعت کی حکمت | ۱۴۲ |
| ۶۳ | جمعہ کے روزے میں مذاہب | ۱۴۲ |
| | **باب ۳۲۷** | |
| ۶۴ | وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کے منسوخ ہونے کا بیان۔ | ۱۴۳ |
| ۶۵ | دائمی مرض اور سخت بڑھاپے کی بناء پر روزے کا فدیہ۔ | ۱۴۴ |
| | **باب ۳۲۸** | |
| ۶۶ | سفر یا مرض وغیرہ کی بناء پر روزہ قضا کرنے کی تفصیل۔ | ۱۴۴ |
| ۶۷ | قضا علی الفور واجب نہیں۔ | ۱۴۵ |
| | **باب ۳۲۹** | |
| ۶۸ | میت کی طرف سے روزے رکھنے کا حکم | ۱۴۵ |
| ۶۹ | میت کی طرف سے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۴۸ |
| ۷۰ | علامہ نووی کی بحث۔ | ۱۴۹ |
| ۷۱ | علامہ نووی کی بحث کے جوابات۔ | ۱۴۹ |
| ۷۲ | میت کی طرف سے قضاء نہ کرنے میں امام شافعی کی تحقیق۔ | ۱۴۱ |
| | **باب ۳۳۰** | |
| ۷۳ | روزہ دار کو جب کھانے کے لیے بلایا جائے یا اسے کوئی گالی دے تو اس کا "میں روزہ دار ہوں" کہنا مستحب ہے۔ | ۱۴۲ |
| | **باب ۳۳۱** | |
| ۷۴ | روزے کی فضیلت۔ | ۱۴۳ |
| ۷۵ | فرمان باری "روزہ میرے لیے ہے" کی دس توجیہات۔ | ۱۴۵ |
| ۷۶ | روزہ دار کے منہ کی بو کے فضائل اور مسائل | ۱۴۶ |
| ۷۷ | فرمانِ رسالت "روزہ ڈھال ہے" کی تشریح | ۱۴۷ |
| | **باب ۳۳۲** | |
| ۷۸ | جو شخص راہ خدا میں بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکتا ہو اس کے روزے کی فضیلت۔ | ۱۴۷ |
| | **باب ۳۳۳** | |
| ۷۹ | زوال سے قبل نفلی روزے کی صحت اور بلا عذر اس کے توڑنے کا جواز۔ | ۱۴۸ |
| ۸۰ | نفلی روزے کی قضا میں مذاہب | ۱۴۹ |
| ۸۱ | امام ابوحنیفہ کے دلائل اور امام شافعی کے جوابات۔ | ۱۵۰ |
| | **باب ۳۳۴** | |
| ۸۲ | بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزے کا نہ ٹوٹنا۔ | ۱۵۱ |
| ۸۳ | روزے میں بھول کر کھانے پینے والے کے بارے میں مذاہب۔ | ۱۵۱ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۳۳۵** | |
| ۸۴ | رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور استحباب۔ | ۱۵۱ |
| | **باب ۳۳۶** | |
| ۸۵ | صوم دھر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت۔ | ۱۵۵ |
| ۸۶ | صوم دھر میں مذاہب۔ | ۱۶۲ |
| | **باب ۳۳۷** | |
| ۸۷ | ہر مہینے میں تین روزے اور یوم عرفہ عاشورہ، پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب۔ | ۱۶۵ |
| ۸۸ | ایام بیض۔ | ۱۶۸ |
| ۸۹ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا طریقہ۔ | ۱۶۸ |
| ۹۰ | پیر اور جمعرات کے روزے۔ | ۱۶۹ |
| ۹۱ | یوم میلاد النبی کی خوشی | ۱۶۹ |
| ۹۲ | محافل میلاد کی شرعی حیثیت | ۱۶۹ |
| ۹۳ | میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز اور استحسان پر دلائل۔ | ۱۷۱ |
| ۹۴ | علامہ سیوطی کے دلائل۔ | ۱۷۶ |
| ۹۵ | علامہ ابن الحاج کے دلائل۔ | ۱۷۷ |
| ۹۶ | علامہ ابن الحاج کے شبہات اور ان کے جوابات | ۱۷۸ |
| ۹۷ | ماہ ربیع الاول اور پیر کے دن میں آپ کی ولادت کی وجہ۔ | ۱۸۱ |
| ۹۸ | علامہ ابن الحاج کی عبارات پر علامہ یوسف صالحی کا تبصرہ۔ | ۱۸۲ |
| ۹۹ | علامہ حلبی کے دلائل۔ | ۱۸۳ |
| ۱۰۰ | علامہ ابن عابدین شامی کا نظریہ۔ | ۱۸۳ |
| ۱۰۱ | ملا علی قاری کا نظریہ۔ | ۱۸۴ |
| ۱۰۲ | محفل میلاد کے استحباب پر ملا علی قاری کے دلائل۔ | ۱۸۴ |
| ۱۰۳ | حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا نظریہ۔ | ۱۸۶ |
| ۱۰۴ | اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نظریہ۔ | ۱۸۷ |
| ۱۰۵ | شیخ رشید احمد گنگوہی کا نظریہ۔ | ۱۸۸ |
| ۱۰۶ | نواب بھوپالی کا نظریہ۔ | ۱۸۸ |
| ۱۰۷ | محفل میلاد کی ابتداء | ۱۸۸ |
| ۱۰۸ | آخری گذارش۔ | ۱۹۰ |
| | **باب ۳۳۸** | |
| ۱۰۹ | شعبان کے روزوں کا بیان۔ | ۱۹۰ |
| | **باب ۳۳۹** | |
| ۱۱۰ | محرم کے روزوں کی فضیلت | ۱۹۲ |
| | **باب ۳۴۰** | |
| ۱۱۱ | رمضان شریف کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت۔ | ۱۹۳ |
| ۱۱۲ | شوال کے چھ روزوں میں مذاہب اربعہ | ۱۹۴ |
| ۱۱۳ | احناف کے مذہب کی وضاحت۔ | |
| | **باب ۳۴۱** | |
| ۱۱۴ | شب قدر کی فضیلت اور اس کے وقوع کا بیان | ۱۹۶ |
| ۱۱۵ | لیلۃ القدر کا لغوی اور عرفی معنیٰ۔ | ۲۰۳ |
| ۱۱۶ | لیلۃ القدر کے فضائل۔ | ۲۰۴ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۱۷ | فرشتوں کو زمین پر نازل کرنے کی حکمتیں۔ | ۲۰۶ |
| ۱۱۸ | کم عبادت پر زیادہ اجر کیوں ہے؟ | ۲۰۸ |
| ۱۱۹ | ماہ رمضان اور لیلۃ القدر۔ | ۲۰۸ |
| ۱۲۰ | لیلۃ القدر میں مذاہب۔ | ۲۰۹ |
| ۱۲۱ | ستائیسویں شب پر قرائن۔ | ۲۱۰ |
| ۱۲۲ | شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمتیں۔ | ۲۱۱ |
| ۱۲۳ | علم رسالت اور شب قدر | ۲۱۱ |
| ۱۲۴ | اختلاف مطالع اور شب قدر | ۲۱۳ |
| ۱۲۵ | قطبین میں روزے اور شب قدر | ۲۱۴ |
| ۱۲۶ | لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ۔ | ۲۱۵ |
| ۱۲۷ | ثواب میں اضافہ | ۲۱۶ |
| ۱۲۸ | گناہ میں اضافہ | ۲۱۶ |
| ۱۲۹ | فرشتوں کا سلام۔ | ۲۱۷ |
| | **کتاب الاعتکاف** | ۲۱۸ |
| ۱۳۰ | اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۲۲۰ |
| ۱۳۱ | اعتکاف کی تعریف اور اقسام | ۲۲۰ |
| ۱۳۲ | اعتکاف میں مذاہب ائمہ۔ | ۲۲۱ |
| ۱۳۳ | اعتکاف میں احناف کا نظریہ۔ | ۲۲۲ |
| ۱۳۴ | اعتکاف سنت کی شرائط | ۲۲۲ |
| ۱۳۵ | اعتکاف فرض کے احکام | ۲۲۴ |
| ۱۳۶ | اعتکاف نفل کے احکام | ۲۲۵ |
| ۱۳۷ | گرمی کی وجہ سے اعتکاف میں غسل کا حکم | ۲۲۵ |
| ۱۳۸ | صحت اعتکاف کی شرائط | ۲۲۶ |
| ۱۳۹ | اعتکاف کی ابتداء کا وقت | ۲۲۶ |
| | **باب ۳۴۲** | |
| ۱۴۰ | ماہ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جدوجہد۔ | ۲۲۷ |
| | **باب ۳۴۳** | |
| ۱۴۱ | عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔ | ۲۲۸ |
| ۱۴۲ | عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کے حکم کی وضاحت | ۲۲۸ |
| | **کتاب الحج** | ۲۳۰ |
| ۱۴۳ | حج کا لغوی اور شرعی معنی | ۲۳۰ |
| ۱۴۴ | کعبہ پہلا عبادت کا گھر۔ | ۲۳۰ |
| ۱۴۵ | یادگار ابراہیم۔ | ۲۳۱ |
| ۱۴۶ | حج کا فلسفہ۔ | ۲۳۲ |
| ۱۴۷ | روحانی لذتیں۔ | ۲۳۳ |
| ۱۴۸ | جغرافیائی اکائی کے بجائے اسلامی وحدت | ۲۳۴ |
| ۱۴۹ | اسلامی علوم وفنون کی نشر واشاعت۔ | ۲۳۱ |
| ۱۵۰ | باہمی تعاون اور اتحاد کی روح | ۲۳۴ |
| ۱۵۱ | گناہوں سے برأت اور پاکیزگی۔ | ۲۳۴ |
| ۱۵۲ | توبہ اور استغفار میں فریضہ حج کی خصوصیات | ۲۳۵ |
| ۱۵۳ | اعمال کی نشأۃ ثانیہ۔ | ۲۳۶ |
| ۱۵۴ | ذمہ داریوں کا احساس۔ | ۲۳۶ |
| ۱۵۵ | دشمنوں سے دوستی۔ | ۲۳۶ |
| ۱۵۶ | مساوات۔ | ۲۳۶ |
| ۱۵۷ | کسب حلال۔ | ۲۳۷ |
| | **باب ۳۴۴** | |
| ۱۵۸ | محرم کے لباس کے احکام۔ | ۲۳۷ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۵۹ | عمرہ کے حکم میں مذاہب | ۲۴۲ |
| ۱۶۰ | حج کے فوراً یا تاخیر سے وجوب میں مذاہب۔ | ۲۴۳ |
| ۱۶۱ | مذاہب اربعہ میں احرام کی کیفیت | ۲۴۴ |
| ۱۶۲ | وحی خفی یا وحی غیر متلو کی تحقیق (حجیت حدیث) | ۲۴۶ |
| ۱۶۳ | وحی خفی کی ضرورت۔ | ۲۴۷ |
| ۱۶۴ | وحی خفی پر اعتراضات کے جوابات۔ | ۲۴۷ |
| ۱۶۵ | وحی خفی پر دلائل | ۲۴۹ |
| ۱۶۶ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر کا فرق | ۲۵۳ |
| ۱۶۷ | اولی الامر کی اطاعت، اطاعت رسول کے تابع ہے۔ | ۲۵۵ |
| ۱۶۸ | اطاعت اولی الامر کے غیر مقصود ہونے کی دوسری دلیل۔ | ۲۵۵ |
| ۱۶۹ | اولی الامر کی اطاعت کا دائرہ۔ | ۲۵۶ |
| ۱۷۰ | اولی الامر کا مصداق۔ | ۲۵۶ |
| ۱۷۱ | اولی الامر سے اختلاف۔ | ۲۵۷ |
| ۱۷۲ | قرآنی احکام کے علاوہ احکام دینیہ کا مصدر۔ | ۲۵۸ |
| ۱۷۳ | منصب رسالت۔ | ۲۵۹ |
| ۱۷۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت۔ | ۲۶۰ |
| ۱۷۵ | بغیر الفاظ کے وحی کا ثبوت۔ | ۲۶۱ |
| ۱۷۶ | دو طریقوں (جلی اور خفی) سے وحی نازل کرنے کی وجہ۔ | ۲۶۴ |
| ۱۷۷ | وحی خفی کی حفاظت کی ضمانت نہ دینے کی وجہ | ۲۶۵ |
| ۱۷۸ | حفاظت حدیث میں صحابہ کا اہتمام | ۲۶۶ |
| ۱۷۹ | وحی خفی اور اجتہاد۔ | ۲۶۷ |
| ۱۸۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء مجتہدین کی آراء۔ | ۲۶۸ |
| ۱۸۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء اسلام کی آراء | ۲۶۸ |
| ۱۸۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر قرآن مجید سے دلائل۔ | ۲۷۰ |
| ۱۸۳ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر احادیث سے دلائل۔ | ۲۷۲ |
| ۱۸۴ | اجتہادی خطاء منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے۔ | ۲۷۳ |
| ۱۸۵ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد، اتباع وحی کے خلاف نہیں ہے۔ | ۲۷۴ |
| ۱۸۶ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر اعتراضات کے جوابات۔ | ۲۷۶ |
| ۱۸۷ | احادیث میں اختلاف وحی ہونے کے خلاف نہیں ہے۔ | ۲۷۷ |
| ۱۸۸ | برق صاحب کے رجوع کا اعتراف۔ | ۲۷۸ |
|  | **باب ۳۴۵** |  |
| ۱۸۹ | مواقیت حج۔ | ۲۷۸ |
| ۱۹۰ | میقات کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۲۸۱ |
| ۱۹۱ | میقات سے گذرنے کے حکم میں مذاہب اربعہ۔ | ۲۸۲ |
| ۱۹۲ | احناف کا موقف۔ | ۲۸۳ |
| ۱۹۳ | احرام کا فلسفہ | ۲۸۵ |
|  | **باب ۳۴۶** |  |
| ۱۹۴ | تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت | ۲۸۵ |
| ۱۹۵ | اہلال کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۲۸۷ |
| ۱۹۶ | تلبیہ کے حکم میں مذاہب ائمہ | ۲۸۸ |
| ۱۹۷ | تلبیہ کے اوقات اور احکام | ۲۸۸ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| | **باب ۳۴۷** | |
| ۱۹۸ | اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم | ۲۸۹ |
| ۱۹۹ | جھوٹ کی تعریف ۔ | ۲۸۹ |
| ۲۰۰ | فائدہ | ۲۹۰ |
| | **باب ۳۴۸** | |
| ۲۰۱ | جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو اس وقت احرام باندھنے کی فضیلت ۔ | ۲۹۰ |
| ۲۰۲ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کی جگہ میں اختلاف روایات | ۲۹۲ |
| ۲۰۳ | رکن یمانی کی تعظیم کی وجہ ۔ | ۲۹۳ |
| ۲۰۴ | احرام کے لباس کو رنگنے کا جواز | ۲۹۴ |
| ۲۰۵ | خضاب کا حکم ۔ | ۲۹۴ |
| | **باب ۳۴۹** | |
| ۲۰۶ | احرام سے پہلے خوشبو لگانے کا استحباب ۔ | ۲۹۵ |
| ۲۰۷ | احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگانے میں مذاہب ائمہ ۔ | ۳۰۰ |
| ۲۰۸ | احناف کی مؤید احادیث ۔ | ۳۰۱ |
| ۲۰۹ | محرم کے پھول سونگھنے میں مذاہب اربعہ ۔ | ۳۰۲ |
| ۲۱۰ | کیا ازواج مطہرات میں دنوں کی تقسیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی ؟ | ۳۰۳ |
| ۲۱۱ | جن ازواج سے نکاح اور رخصتی ہوئی ان کی تعداد ۔ | ۳۰۳ |
| ۲۱۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کے جوابات ۔ | ۳۰۴ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| | **باب ۳۵۰** | |
| ۲۱۳ | محرم کے لیے خشکی (جنگل) کے شکار کی ممانعت | ۳۰۶ |
| ۲۱۴ | خشکی کے شکار ۔ | ۳۱۳ |
| ۲۱۵ | محرم کے لیے خشکی کے شکار کھانے میں مذاہب اربعہ ۔ | ۳۱۳ |
| ۲۱۶ | احناف کا نظریہ ۔ | ۳۱۴ |
| ۲۱۷ | احناف کے دلائل ۔ | ۳۱۵ |
| ۲۱۸ | شوافع اور دوسرے ائمہ کی دلیل ۔ | ۳۱۶ |
| ۲۱۹ | حضرت صعب بن جثامہ کی روایت کا جواب ۔ | ۳۱۷ |
| ۲۲۰ | اجتہاد کی تحقیق ۔ | ۳۱۸ |
| ۲۲۱ | اجتہاد کا لغوی اور شرعی معنی ۔ | ۳۱۸ |
| ۲۲۲ | قرآن مجید سے اجتہاد پر دلائل ۔ | ۳۲۰ |
| ۲۲۳ | احادیث سے اجتہاد پر دلائل ۔ | ۳۲۱ |
| ۲۲۴ | شرائط اجتہاد | ۳۲۳ |
| ۲۲۵ | اجتہاد میں تجزی اور تقسیم | ۳۲۵ |
| ۲۲۶ | دائرہ اجتہاد | ۳۲۶ |
| ۲۲۷ | طبقات مجتہدین ۔ | ۳۲۶ |
| ۲۲۸ | اصول اجتہاد کے واضع صرف ائمہ اربعہ ہیں | ۳۲۷ |
| ۲۲۹ | ائمہ اربعہ کا اختلاف رحمت ہے ۔ | ۳۲۷ |
| ۲۳۰ | عصر حاضر میں اجتہاد | ۳۲۸ |
| ۲۳۱ | تقلید کا لغوی معنی ۔ | ۳۲۸ |
| ۲۳۲ | تقلید کا اصطلاحی معنی ۔ | ۳۲۹ |
| ۲۳۳ | تقلید کا سبب ۔ | ۳۳۰ |
| ۲۳۴ | تقلید اور علماء راسخین کی موافقت ۔ | ۳۳۰ |
| ۲۳۵ | تقلید کی وسعت ۔ | ۳۳۱ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۳۶ | تقلید واجب اور تقلید حرام | ۳۳۱ |
| ۲۳۷ | اگر امام کا قول حدیث کے خلاف ہو تو حدیث صحیح پر عمل کرنا تقلید کے خلاف نہیں ہے۔ | ۳۳۳ |
| ۲۳۸ | قول امام کے خلاف حدیث پر عمل کرنے کی شرائط | ۳۳۳ |
| ۲۳۹ | تقلید کی ضرورت | ۳۳۴ |
| ۲۴۰ | تقلید پر دلائل۔ | ۳۳۶ |
| ۲۴۱ | ایک مقلد کے لیے متعدد ائمہ کی تقلید کا عدم جواز اور تقلید شخصی کا وجوب۔ | ۳۳۷ |
| ۲۴۲ | تقلید شخصی پر شیخ ابن تیمیہ کی تصریحات۔ | ۳۳۸ |
| ۲۴۳ | کن صورتوں میں مقلد دوسرے امام کے قول پر عمل کر سکتا ہے۔ | ۳۴۰ |
| ۲۴۴ | فقہ حنفی کی ترجیح | ۳۴۱ |
| ۲۴۵ | تقلید پر سوالات اور ان کے جوابات۔ | ۳۴۲ |
| ۲۴۶ | عام مسلمانوں کا تقلید کے بغیر گزارہ نہیں ہے۔ | ۳۴۴ |
| | **باب ۳۵۱** | |
| ۲۴۷ | محرم اور غیر محرم کے لیے حرم اور غیر حرم میں جن جانوروں کا مارنا جائز ہے۔ | ۳۴۵ |
| ۲۴۸ | موذی جانوروں کی تعداد۔ | ۳۴۹ |
| ۲۴۹ | موذی جانوروں کو قتل کرنے میں ائمہ ثلاثہ کے مذاہب | ۳۵۰ |
| ۲۵۰ | موذی جانوروں کے قتل میں احناف کا مذہب | ۳۵۰ |
| ۲۵۱ | کوے اور کتے وغیرہ کو فاسق کہنے کی وجہ۔ | ۳۵۱ |
| ۲۵۲ | عام کوے اور زاغ (غراب زرع) میں فرق۔ | ۳۵۱ |
| ۲۵۳ | کوے کی اقسام اور عقعق کا حکم۔ | ۳۵۳ |
| ۲۵۴ | قرآن مجید سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت۔ | ۳۵۵ |
| ۲۵۵ | احادیث سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت۔ | ۳۵۵ |
| ۲۵۶ | فقہاء اسلام کے حوالوں سے عام کووں کے حرام ہونے کا ثبوت۔ | ۳۵۵ |
| ۲۵۷ | بعض علماء کا عام کوے کو حلال کہنے میں تفرد۔ | ۳۵۶ |
| ۲۵۸ | حرم میں قصاص لینے میں مذاہب اور احناف کا موقف | ۳۵۷ |
| | **باب ۳۵۲** | |
| ۲۵۹ | تکلیف لاحق ہونے کی وجہ سے محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا بیان۔ | ۳۵۷ |
| ۲۶۰ | احادیث میں تطبیق | ۳۶۱ |
| ۲۶۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شارع ہونا اور آپ کا اجتہاد۔ | ۳۶۱ |
| ۲۶۲ | مسئلہ احصار میں احناف کی تائید۔ | ۳۶۱ |
| ۲۶۳ | سر کے بالوں کے علاوہ باقی بالوں کے مونڈنے میں مذاہب۔ | ۳۶۲ |
| ۲۶۴ | محرم کے سر منڈانے سے متعلق مسائل۔ | ۳۶۲ |
| | **باب ۳۵۳** | |
| ۲۶۵ | محرم کو پچھنے لگانے کا جواز۔ | ۳۶۳ |
| ۲۶۶ | پچھنے لگوانے میں مذاہب | ۳۶۳ |
| | **باب ۳۵۴** | |
| ۲۶۷ | محرم کے لیے آنکھوں کا علاج کرانے کا جواز | ۳۶۴ |
| ۲۶۸ | محرم کے علاج میں مذاہب۔ | ۳۶۴ |
| ۲۶۹ | محرم کے علاج میں احناف کا موقف | ۳۶۵ |
| | **باب ۳۵۵** | |
| ۲۷۰ | محرم کو غسل کی اجازت۔ | ۳۶۵ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۷۱ | مُحرِم کے غسل سے متعلق مسائل اور احکام | ۳۶۶ |
| ۲۷۲ | مُحرِم کا خوشبودار صابن سے غسل اور شیمپو سے سر دھونے کا حکم۔ | ۳۶۷ |
| | **باب ۳۵۶** | |
| ۲۷۳ | محرم کی موت کے بعد کے احکام۔ | ۳۶۷ |
| ۲۷۴ | محرم کی تکفین میں مذاہب اور موقف احناف کی وضاحت۔ | ۳۷۱ |
| ۲۷۵ | امام شافعی اور امام احمد کی پیش کردہ حدیث کا جواب۔ | ۳۷۲ |
| ۲۷۶ | تکفین میں محرم کا سر ڈھانپنے کی بحث۔ | ۳۷۲ |
| ۲۷۷ | مردہ محرم کا سر ڈھانپنے میں امام شافعی اور امام احمد کا نظریہ۔ | ۳۷۳ |
| ۲۷۸ | علامہ نووی کے اعتراض کا جواب۔ | ۳۷۳ |
| ۲۷۹ | محرم کی وفات کے بعد بھی اجر کی توقع۔ | ۳۷۴ |
| | **باب ۳۵۷** | |
| ۲۸۰ | محرم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول دوں گا۔ | ۳۷۴ |
| ۲۸۱ | احرام کی نیت میں لحوق مرض کی بناء پر احرام کھولنے کی شرط میں مذاہب۔ | ۳۷۶ |
| ۲۸۲ | شوافع اور حنابلہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔ | ۳۷۶ |
| | **باب ۳۵۸** | |
| ۲۸۳ | حیض اور نفاس والی عورتوں کے احرام کا بیان۔ | ۳۷۷ |
| ۲۸۴ | حیض والی عورت کے احرام میں مذاہب۔ | ۳۷۸ |
| | ..... | |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۳۵۹** | |
| ۲۸۵ | احرام کی اقسام | ۳۷۸ |
| ۲۸۶ | افراد، تمتع اور قران کے معنی | ۳۹۸ |
| ۲۸۷ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں ائمہ کا اختلاف آیا آپ کا حج افراد تھا، تمتع تھا یا قران؟ | ۳۹۸ |
| ۲۸۸ | آپ کے حج میں روایات کے اختلاف کی توجیہ۔ | ۳۹۸ |
| ۲۸۹ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے قران ہونے پر دلائل اور افراد اور تمتع کی روایات کے جوابات۔ | ۳۹۸ |
| ۲۹۰ | افراد، تمتع اور قران میں مذاہب ائمہ۔ | ۴۰۴ |
| ۲۹۱ | افضلیت قران پر احناف کے دلائل۔ | ۴۰۶ |
| ۲۹۲ | بعض شارحین کا حج کی متعارض روایات کی تطبیق میں تسامح۔ | ۴۰۸ |
| ۲۹۳ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۴۰۹ |
| ۲۹۴ | قران میں طواف کے متعلق ائمہ کے مذاہب۔ | ۴۱۲ |
| ۲۹۵ | قران میں دو طوافوں پر احناف کا احادیث سے استدلال۔ | ۴۱۳ |
| ۲۹۶ | ہدی روانہ کرنے والے متمتع کے حلال ہونے میں مذاہب ائمہ۔ | ۴۱۴ |
| ۲۹۷ | شوافع اور مالکیہ کے دلائل۔ | ۴۱۵ |
| ۲۹۸ | شوافع اور مالکیہ کے دلائل کا جواب۔ | ۴۱۵ |
| ۲۹۹ | حنابلہ کے دلائل۔ | ۴۱۶ |
| ۳۰۰ | احناف کے دلائل۔ | ۴۱۶ |
| ۳۰۱ | علم رسالت پر اعتراض اور افضلیت تمتع پر | ۴۱۸ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | امام احمد کی دلیل کا جواب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر دلیل۔ | ۴۱۸ |
| ۳۰۲ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنے حج تمتع میں ہدی کی نفی کرنے کی توجیہ۔ | ۴۲۰ |
| ۳۰۳ | طواف کے لیے طہارت کی شرط میں مذاہب ائمہ | ۴۲۰ |
| ۳۰۴ | عورت کا بغیر محرم کے حج کرنا۔ | ۴۲۱ |
| ۳۰۵ | مکہ میں عمرہ کرنے والے کے میقات میں مذاہب | ۴۲۱ |
| ۳۰۶ | حج کے احرام کو عمرہ کے ساتھ تبدیل کرنے میں مذاہب ائمہ۔ | ۴۲۲ |
| ۳۰۷ | امام احمد کی موافقت میں شیخ ابن تیمیہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔ | ۴۲۴ |
| ۳۰۸ | حضرت عمر کے تمتع سے منع کرنے کی تاویلات اور توجیہات۔ | ۴۲۵ |
| | **باب ۳۶۰** | |
| ۳۰۹ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔ | ۴۲۷ |
| ۳۱۰ | ہر شخص سے حسب مرتبہ سلوک کرنا۔ | ۴۳۶ |
| ۳۱۱ | نابینا کی امامت میں مذاہب ائمہ۔ | ۴۳۶ |
| ۳۱۲ | رکعات طواف میں شوافع کے اقوال۔ | ۴۳۷ |
| ۳۱۳ | رکعات طواف میں احناف کا نظریہ۔ | ۴۳۸ |
| ۳۱۴ | صفا اور مروہ کی سعی میں مذاہب | ۴۳۸ |
| ۳۱۵ | خاوند کی اجازت کے بغیر عورت سے ملنے کے لیے آنے کا حکم۔ | ۴۳۸ |
| ۳۱۶ | حج میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم۔ | ۴۳۹ |
| ۳۱۷ | مزدلفہ میں رات گذارنے کا حکم۔ | ۴۴۰ |
| | **باب ۳۶۱** | |
| ۳۱۸ | احرام کو معلق کرنے کا بیان۔ | ۴۴۰ |
| ۳۱۹ | احرام کو معلق کرنے کی وضاحت۔ | ۴۴۳ |
| | **باب ۳۶۲** | |
| ۳۲۰ | حج تمتع کا جواز | ۴۴۴ |
| ۳۲۱ | تمتع کے بارے میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے مذاکرہ کی تفصیل۔ | ۴۴۹ |
| ۳۲۲ | حج کے احرام کو فسخ کرنے کی صحابہ کے ساتھ خصوصیت۔ | ۴۵۰ |
| ۳۲۳ | عمرہ پر تمتع کا اطلاق | ۴۵۰ |
| | **باب ۳۶۳** | |
| ۳۲۴ | تمتع کرنے والے پر قربانی یا دس روزوں کے واجب ہونے کا بیان۔ | ۴۵۱ |
| ۳۲۵ | قران اور تمتع کی روایات میں تطبیق۔ | ۴۵۲ |
| ۳۲۶ | تمتع کی ہدی کے لیے شرائط۔ | ۴۵۳ |
| ۳۲۷ | ہدی کی بجائے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ | ۴۵۴ |
| ۳۲۸ | قران اور تمتع میں ہدی کی جگہ روزے رکھنے میں احناف کا موقف۔ | ۴۵۴ |
| | **باب ۳۶۴** | |
| ۳۲۹ | قارن کے احرام کھولنے کا وقت۔ | ۴۵۴ |
| ۳۳۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے قران ہونے پر دلیل۔ | ۴۵۶ |
| | **باب ۳۶۵** | |
| ۳۳۱ | احصار کے وقت احرام کھولنے کا جواز اور قران کا بیان۔ | ۴۵۶ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۳۲ | قیاس اور اجتہاد پر ایک دلیل۔ | ۴۵۹ |
| ۳۳۳ | احصار (حج میں رکاوٹ) میں احناف کا موقف | ۴۵۹ |
| ۳۳۴ | قران میں دو طوافوں پر اعتراض کا جواب۔ | ۴۵۹ |
| | **باب ۳۶۶** | |
| ۳۳۵ | افراد اور قران | ۴۶۰ |
| ۳۳۶ | افراد اور قران کی متعارض روایات کے جوابات | ۴۶۱ |
| | **باب ۳۶۷** | |
| ۳۳۷ | طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کا استحباب۔ | ۴۶۲ |
| ۳۳۸ | طواف قدوم میں مذاہب۔ | ۴۶۳ |
| ۳۳۹ | حضرت ابن عباس پر بعض تابعین کے اعتراض کی وجہ | ۴۶۳ |
| | **باب ۳۶۸** | |
| ۳۴۰ | عمرہ کرنے والا سعی سے اور حج کرنے والا طواف قدوم سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔ | ۴۶۳ |
| | **باب ۳۶۹** | |
| ۳۴۱ | حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز۔ | ۴۶۸ |
| ۳۴۲ | کفار کے مہینوں کو مؤخر کرنے کی وجہ۔ | ۴۷۰ |
| | **باب ۳۷۰** | |
| ۳۴۳ | احرام کے وقت قربانی میں اشعار کرنا اور قلادہ ڈالنا۔ | ۴۷۱ |
| ۳۴۴ | مسئلہ اشعار میں شوافع کا احناف پر اعتراض۔ | ۴۷۱ |
| ۳۴۵ | مسئلہ اشعار میں احناف کا جواب۔ | ۴۷۲ |
| | **باب ۳۷۱** | |
| ۳۴۶ | حضرت ابن عباس سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کے فتویٰ نے لوگوں کو پریشان کر دیا۔ | ۴۷۲ |
| ۳۴۷ | حضرت ابن عباس کی رائے کے تفرد کا بیان۔ | ۴۷۳ |
| | **باب ۳۷۲** | |
| ۳۴۸ | عمرہ کرنے والے کے سر منڈانے اور بال کٹانے کا بیان۔ | ۴۷۴ |
| ۳۴۹ | حضرت معاویہ کے اسلام کی تاریخ کی تحقیق۔ | ۴۷۴ |
| | **باب ۳۷۳** | |
| ۳۵۰ | تمتع اور قران کا جواز | ۴۷۵ |
| ۳۵۱ | بآواز بلند تلبیہ کہنے کے احکام۔ | ۴۷۷ |
| ۳۵۲ | ذکر بالجہر۔ | ۴۷۷ |
| ۳۵۳ | صاحب مشکوٰۃ کا مسلم کے حوالہ سے بصوتہ الاعلیٰ کے الفاظ نقل کرنے کا بیان۔ | ۴۷۸ |
| | **باب ۳۷۴** | |
| ۳۵۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد | ۴۷۸ |
| ۳۵۵ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد کی تحقیق۔ | ۴۸۰ |
| ۳۵۶ | نماز چاشت کے بدعت ہونے کی توضیح | ۴۸۱ |
| | **باب ۳۷۵** | |
| ۳۵۷ | رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت | ۴۸۱ |
| | .... | |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۳۷۶** | |
| ۳۵۸ | مکہ مکرمہ میں بالائی حصہ سے داخل ہونے اور نچلے حصہ سے نکلنے کا استحباب | ۴۸۲ |
| ۳۵۹ | مکہ میں آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنے کی حکمت۔ | ۴۸۳ |
| | **باب ۳۷۷** | |
| ۳۶۰ | مکہ میں داخل ہوتے وقت ذی طوی میں رات گزارنے کا استحباب۔ | ۴۸۴ |
| | **باب ۳۷۸** | |
| ۳۶۱ | حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔ | ۴۸۵ |
| ۳۶۲ | رمل کی تعریف۔ | ۴۸۹ |
| ۳۶۳ | رمل کے احکام۔ | ۴۹۰ |
| ۳۶۴ | تعارض کا جواب۔ | ۴۹۰ |
| | **باب ۳۷۹** | |
| ۳۶۵ | طواف میں یمانی رکنوں کی تعظیم کا استحباب | ۴۹۰ |
| ۳۶۶ | ارکان بیت اللہ کی تفصیل۔ | ۴۹۲ |
| ۳۶۷ | حجر اسود کی تعظیم | ۴۹۲ |
| | **باب ۳۸۰** | |
| ۳۶۸ | طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان۔ | ۴۹۳ |
| ۳۶۹ | حجر اسود کے فضائل۔ | ۴۹۴ |
| ۳۷۰ | آثار صالحین کو بوسہ دینے کے جواز میں فقہاء کی تصریحات۔ | ۴۹۵ |
| ۳۷۱ | دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی اصل۔ | ۴۹۶ |
| ۳۷۲ | صالحین اور بزرگوں کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے کے بارے میں احادیث۔ | ۴۹۶ |
| ۳۷۳ | حجر اسود کی تعظیم کا طریقہ۔ | ۴۹۷ |
| ۳۷۴ | رکن یمانی کی تعظیم میں مذاہب۔ | ۴۹۷ |
| ۳۷۵ | حضرت عمر نے حجر اسود سے کہا "تو نفع دیتا ہے نہ نقصان" اس کی تشریح میں فقہاء اسلام کی عبارات۔ | ۴۹۷ |
| ۳۷۶ | فقہاء اسلام اور علماء دیوبند کی عبارات کی روشنی میں ذاتی اور عطائی قدرت کی بحث۔ | ۵۰۰ |
| | **باب ۳۸۱** | |
| ۳۷۷ | اونٹ وغیرہ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا جواز | ۵۰۲ |
| ۳۷۸ | اونٹ پر طواف کرنے کی حکمت۔ | ۵۰۳ |
| ۳۷۹ | حلال جانوروں کے بول و براز کی طہارت میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۰۴ |
| | **باب ۳۸۲** | |
| ۳۸۰ | صفا اور مروہ کی سعی حج کا رکن ہے۔ | ۵۰۴ |
| ۳۸۱ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وسعت علمی | ۵۰۸ |
| ۳۸۲ | صفا اور مروہ کی سعی میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۰۸ |
| ۳۸۳ | صفا اور مروہ کی سعی میں امام ابوحنیفہ کے موقف پر دلائل۔ | |
| | **باب ۳۸۳** | |
| ۳۸۴ | سعی کا تکرار نہیں ہوتی۔ | ۵۰۹ |
| | **باب ۳۸۴** | |
| ۳۸۵ | یوم نحر میں جمرہ عقبہ تک تلبیہ کہنا۔ | ۵۱۰ |
| ۳۸۶ | مزدلفہ میں نماز مغرب پڑھنے کا طریقہ۔ | ۵۱۲ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۸۷ | احناف کے نزدیک مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین کا طریقہ۔ | ۵۱۲ |
| ۳۸۸ | تلبیہ کہنے کی مدت میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۱۳ |
| | **باب ۳۸۵** | |
| ۳۸۹ | یوم عرفہ کو منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ کہنا | ۵۱۳ |
| | **باب ۳۸۶** | |
| ۳۹۰ | مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھنا۔ | ۵۱۴ |
| ۳۹۱ | مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین کے حکم میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۲۰ |
| ۳۹۲ | مزدلفہ میں سنتیں پڑھنے میں مذاہب۔ | ۵۲۱ |
| | **باب ۳۸۷** | |
| ۳۹۳ | یوم نحر کو مزدلفہ میں صبح کی نماز جلدی پڑھنا۔ | ۵۲۱ |
| ۳۹۴ | مزدلفہ میں صبح کی نماز کے وقت کی تحقیق۔ | ۵۲۲ |
| ۳۹۵ | احناف کی تائید۔ | ۵۲۲ |
| ۳۹۶ | علامہ نووی کا تسامح | ۵۲۲ |
| | **باب ۳۸۸** | |
| ۳۹۷ | ضعیفوں اور کمزور عورتوں کو رات کے آخری حصہ میں منیٰ روانہ کرنے کا استحباب۔ | ۵۲۳ |
| ۳۹۸ | مزدلفہ کے قیام میں امام شافعی اور دوسرے فقہاء کے نظریات۔ | ۵۲۷ |
| ۳۹۹ | مزدلفہ کے قیام میں امام احمد بن حنبل کا نظریہ۔ | ۵۲۷ |
| ۴۰۰ | قیام مزدلفہ کی مدت میں امام احمد کا نظریہ۔ | ۵۲۸ |
| ۴۰۱ | قیام مزدلفہ میں امام مالک کا نظریہ۔ | ۵۲۸ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۰۲ | قیام مزدلفہ میں احناف کا نظریہ | ۵۲۸ |
| ۴۰۳ | امام شافعی کا مذہب بیان کرنے میں بعض مصنفین کا تسامح۔ | ۵۲۹ |
| | **باب ۳۸۹** | |
| ۴۰۴ | بطن وادی سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔ | ۵۳۰ |
| ۴۰۵ | کنکریاں مارنے میں مذاہب۔ | ۵۳۲ |
| ۴۰۶ | قرآن مجید میں سورتوں اور آیات کی ترتیب توقیفی ہے۔ | ۵۳۲ |
| | **باب ۳۹۰** | |
| ۴۰۷ | یوم نحر کو سوار ہوکر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا۔ | ۵۳۳ |
| ۴۰۸ | سوار ہوکر رمی کرنے میں مذاہب۔ | ۵۳۵ |
| ۴۰۹ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم ذاتی کی نفی کی وجہ | ۵۳۵ |
| ۴۱۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل کا سایہ کرنا اکثری حکم ہے۔ | ۵۳۶ |
| ۴۱۱ | سیاہ فام نکٹے غلام کی اطاعت کی بحث۔ | ۵۳۶ |
| | **باب ۳۹۱** | |
| ۴۱۲ | ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب | ۵۳۷ |
| | **باب ۳۹۲** | |
| ۴۱۳ | کنکریاں مارنے کا مستحب وقت۔ | ۵۳۷ |
| | **باب ۳۹۳** | |
| ۴۱۴ | سات کنکریاں مارنے کا بیان | ۵۳۷ |
| | **باب ۳۹۴** | |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۱۵ | سر منڈانا بال کٹانے سے افضل ہے۔ | ۵۳۸ |
| ۴۱۶ | حج میں سر منڈانے کے حکم میں مذاہب ائمہ | ۵۴۰ |
| ۴۱۷ | عورتوں کے سر منڈانے کا حکم۔ | ۵۴۲ |
| ۴۱۸ | سر منڈانے کی مقدار میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۴۲ |
| | **باب ۳۹۵** | |
| ۴۱۹ | دائیں طرف سے سر منڈانے کو شروع کرنے کا بیان۔ | ۵۴۳ |
| ۴۲۰ | یوم نحر کو افعال حج کی ترتیب۔ | ۵۴۵ |
| ۴۲۱ | علماء احناف کی موافقت حدیث۔ | ۵۴۵ |
| ۴۲۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی تعظیم اور تکریم۔ | ۵۴۶ |
| ۴۲۳ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے تبرک کے ثبوت میں فقہاء اسلام کی عبارات | ۵۴۷ |
| ۴۲۴ | موئے مبارک اور فضلات شریفہ کی طہارت اور بعض علماء کے تسامح اور علمی لغزشوں کا بیان۔ | ۵۴۷ |
| ۴۲۵ | فضلات شریفہ کی طہارت پر دلائل۔ | ۵۵۱ |
| | **باب ۳۹۶** | |
| ۴۲۶ | کنکریاں مارنے، ذبح کرنے، سر منڈانے اور طواف کرنے کی ترتیب کا بیان۔ | ۵۵۲ |
| ۴۲۷ | کنکریاں مارنے، قربانی کرنے اور سر منڈانے کی ترتیب کے حکم میں مذاہب۔ | ۵۵۵ |
| ۴۲۸ | احناف کا نظریہ اور ان کے دلائل۔ | ۵۵۶ |
| | **باب ۳۹۷** | |
| ۴۲۹ | قربانی کے دن طواف افاضہ کرنا۔ | ۵۵۷ |
| ۴۳۰ | طواف زیارت کے احکام۔ | ۵۵۸ |
| | **باب ۳۹۸** | |
| ۴۳۱ | وادی محصب میں اترنے کا استحباب۔ | ۵۵۸ |
| | **باب ۳۹۹** | |
| ۴۳۲ | ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گذارنے کا حکم۔ | ۵۶۱ |
| ۴۳۳ | ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گذارنے میں مذاہب | ۵۶۲ |
| | **باب ۴۰۰** | |
| ۴۳۴ | موسم حج میں مشروب پلانے کا استحباب۔ | ۵۶۲ |
| ۴۳۵ | نبیذ کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۵۶۳ |
| | **باب ۴۰۱** | |
| ۴۳۶ | قربانی کے گوشت، کھال اور جھول کو صدقہ کرنے کا حکم۔ | ۵۶۳ |
| ۴۳۷ | قربانی کرنے کے بعد ہدی کی کھال اور جھول وغیرہ کے حکم میں مذاہب | ۵۶۵ |
| ۴۳۸ | احناف کا نظریہ۔ | ۵۶۵ |
| | **باب ۴۰۲** | |
| ۴۳۹ | اونٹ اور گائے کی قربانی میں اشتراک کا جواز | ۵۶۵ |
| ۴۴۰ | قربانی کے جانوروں کے اشتراک میں مذاہب | ۵۶۷ |
| ۴۴۱ | اونٹ اور گائے میں سات آدمیوں کی شرکت کے عدم جواز پر مالکیہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔ | ۵۶۸ |
| | **باب ۴۰۳** | |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۴۲ | اونٹ کے پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنے کا ثبوت۔ | ۵۶۹ |
| | **باب ۴۰۴** | |
| ۴۴۳ | خود حرم میں نہ جانے والے کے لیے تقلید ہدی کا استحباب۔ | ۵۶۹ |
| ۴۴۴ | مسئلہ اشعار میں مخالفین کے امام ابو حنیفہ پر اعتراضات اور ان کے جوابات۔ | ۵۷۳ |
| ۴۴۵ | صرف ہدی روانہ کرنے والے پر احکام احرام میں مذاہب۔ | ۵۷۶ |
| ۴۴۶ | بکری کے گلے میں ہار ڈالنے میں مذاہب۔ | ۵۷۶ |
| | **باب ۴۰۵** | |
| ۴۴۷ | مجبوری کے وقت قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کا جواز۔ | ۵۷۷ |
| ۴۴۸ | قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے حکم میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۷۹ |
| ۴۴۹ | قربانی کی اونٹنی کا دودھ پینے میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۸۰ |
| | **باب ۴۰۶** | |
| ۴۵۰ | راستہ میں تھک جانے والے جانور کا حکم | ۵۸۰ |
| ۴۵۱ | جو ہدی چلنے سے معذور ہو اس کے حکم میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۸۱ |
| | **باب ۴۰۷** | |
| ۴۵۲ | طواف وداع کا وجوب اور حائضہ عورت سے اس کی رخصت۔ | ۵۸۳ |
| ۴۵۳ | طواف وداع کے حکم میں مذاہب ائمہ۔ | ۵۸۷ |
| | **باب ۴۰۸** | |
| ۴۵۴ | حجاج وغیرہم کے لیے کعبہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا استحباب | ۵۸۷ |
| ۴۵۵ | کعبہ میں نماز پڑھنے کے متعلق حضرت اسامہ اور حضرت ابن عباس کی روایات میں تطبیق۔ | ۵۹۱ |
| ۴۵۶ | کعبہ میں نماز پڑھنے کے حکم میں مذاہب ائمہ | ۵۹۲ |
| | **باب ۴۰۹** | |
| ۴۵۷ | کعبہ کی عمارت توڑ کر از سر نو بنانا۔ | ۵۹۴ |
| ۴۵۸ | فائدہ کے مقابلہ میں نقصان سے بچنا زیادہ اہم ہے۔ | ۵۹۹ |
| ۴۵۹ | تعمیر کعبہ کی تفصیل وار تاریخ۔ | ۵۹۹ |
| ۴۶۰ | یزید کے دور حکومت میں خانہ کعبہ کو جلانے کا پس منظر و پیش منظر۔ | ۶۰۰ |
| ۴۶ | بیعت یزید کے سلسلے میں حضرت حسین کا موقف | ۶۰۳ |
| ۴۶۲ | بیعت یزید کے سلسلہ میں جمہور صحابہ کا موقف۔ | ۶۰۷ |
| ۴۶۳ | واقعہ حرہ کی تفصیلات۔ | ۶۱۰ |
| ۴۶۴ | مسلم بن عقبہ صحابی نہیں تھا۔ | ۶۱۳ |
| ۴۶۵ | مسلم بن عقبہ کی عبرتناک موت۔ | ۶۱۳ |
| ۴۶۶ | واقعہ حرہ کی وجہ سے یزید پر لعنت کی بحث | ۶۱۴ |
| ۴۶۷ | مصنف کا موقف | ۶۱۶ |
| ۴۶۸ | یزیدی فوجوں کا کعبہ کو جلانا۔ | ۶۱۷ |
| ۴۶۹ | یزیدی فوجوں کے خانہ کعبہ کو جلانے کی وجہ سے یزید کی تکفیر۔ | ۶۱۸ |
| ۴۷۰ | حضرت حسین کو شہید کرنے کی وجہ سے | ۶۱۸ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| | یزید پر لعنت کی بحث۔ | ٦١٨ |
| ٤٧١ | شہادت حسین پر حافظ ابن کثیر کا تبصرہ۔ | ٦١٨ |
| ٤٧٢ | یزید پر لعنت کے سلسلہ میں امام غزالی کی رائے | ٦٢٠ |
| ٤٧٣ | علامہ زبیدی کی رائے۔ | ٦٢٠ |
| ٤٧٤ | علامہ حلبی کی رائے اور مصنف کا موقف۔ | ٦٢٢ |
| ٤٧٥ | یزید کے کفریہ اشعار کی تحقیق۔ | ٦٢٣ |
| ٤٧٦ | جہاد مدینہ قیصر کی بشارت میں یزید کے دخول کی تحقیق۔ | ٦٢٥ |
| ٤٧٧ | حدیث مدینہ قیصر کی تحقیق۔ | ٦٢٦ |
| ٤٧٨ | حضرت حسین اور یزید کے بارے میں ابن تیمیہ کے نظریات۔ | ٦٣١ |
| ٤٧٩ | لعن یزید کے بارے میں ابن جوزی کا نظریہ۔ | ٦٣٣ |
| ٤٨٠ | لعن یزید کے بارے میں محدث دہلوی کا نظریہ۔ | ٦٣٣ |
| ٤٨١ | یزید کے متعلق حافظ ابن کثیر کی رائے۔ | ٦٣٤ |
| ٤٨٢ | لعن یزید کے بارے میں علامہ ابن حجر مکی کی رائے۔ | ٦٣٥ |
| ٤٨٣ | لعن یزید کے بارے میں اعلیٰ حضرت کی رائے۔ | ٦٣٦ |
| ٤٨٤ | یزید کی تکفیر اور اس پر لعن شخصی کے سلسلہ میں مصنف کا موقف۔ | ٦٣٧ |
| | **باب ٤١٠** | |
| ٤٨٥ | عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا۔ | ٦٣٨ |
| ٤٨٦ | حج بدل میں شوافع کا نظریہ اور تشریح حدیث۔ | ٦٣٩ |
| ٤٨٧ | حج بدل میں احناف کا نظریہ۔ | ٦٤٠ |
| ٤٨٨ | حج بدل کے عدم وجوب میں مالکیہ کے دلائل۔ | ٦٤٠ |
| ٤٨٩ | دلائل مالکیہ کے جوابات۔ | ٦٤٠ |
| ٤٩٠ | حنابلہ کا نظریہ۔ | ٦٤١ |
| ٤٩١ | نظریہ احناف پر دلائل۔ | ٦٤١ |
| ٤٩٢ | اموات کے لیے ایصال ثواب۔ | ٦٤٣ |
| | **باب ٤١١** | |
| ٤٩٣ | نابالغ کے حج کا حکم۔ | ٦٤٣ |
| ٤٩٤ | نابالغ کے حج کے حکم میں مذاہب اربعہ۔ | ٦٤٣ |
| ٤٩٥ | نابالغ احکام کا مکلف نہیں ہے۔ | ٦٤٣ |
| ٤٩٦ | احناف کے نزدیک نابالغ کا حج نفل ہے۔ | ٦٤٤ |
| ٤٩٧ | امام ابوحنیفہ کے نظریہ کی ابن حزم سے تائید۔ | ٦٤٤ |
| ٤٩٨ | امام ابوحنیفہ کے مذہب کو بیان کرنے میں متعدد فقہاء کا تسامح۔ | ٦٤٥ |
| ٤٩٩ | شیخ داؤد ظاہری کے نظریہ کا ابطال اور احناف کے دلائل۔ | ٦٤٥ |
| ٥٠٠ | دلائل احناف کی وضاحت۔ | ٦٤٦ |
| | **باب ٤١٢** | |
| ٥٠١ | زندگی میں حج کی فرضیت ایک بار ہے۔ | ٦٤٧ |
| ٥٠٢ | امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا۔ | ٦٤٧ |
| ٥٠٣ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر دلیل۔ | ٦٤٨ |
| ٥٠٤ | اباحت اصلیہ کی تحقیق۔ | ٦٤٨ |
| ٥٠٥ | دین میں آسانی ہے۔ | ٦٤٨ |
| | **باب ٤١٣** | |
| ٥٠٦ | عورت کو محرم کے ساتھ حج کرنے کا حکم۔ | ٦٤٩ |
| ٥٠٧ | بغیر زوج یا محرم کے عورت پر حج کی فرضیت میں شوافع کا نظریہ۔ | ٦٥٣ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۰۸ | زوج یا محرم کے بغیر عورت کے سفر میں شوافع کا نظریہ۔ | ۶۵۴ |
| ۵۰۹ | زوج اور محرم کے بغیر عورت کے سفر میں مالکیہ کا نظریہ۔ | ۶۵۵ |
| ۵۱۰ | زوج اور محرم کے بغیر عورت کے سفر میں حنابلہ کا نظریہ۔ | ۶۵۵ |
| ۵۱۱ | عورت کے سفر حج میں احناف کا نظریہ | ۶۵۵ |
| ۵۱۲ | عورت کے سفر کے بارے میں متعارض روایات کے جوابات۔ | ۶۵۶ |
| ۵۱۳ | زمانہ امن میں عورت کے تنہا سفر کرنے کی تحقیق۔ | ۶۵۹ |
| ۵۱۴ | بذریعہ ہوائی جہاز عورت کے بغیر محرم حج پر جانے کی تحقیق۔ | ۶۶۴ |
| ۵۱۵ | تین مسجدوں کے علاوہ رخت سفر باندھنا۔ | ۶۷۲ |
| | باب ۴۱۴ | |
| ۵۱۶ | سفر حج کے وقت ذکر الٰہی کا استحباب | ۶۷۳ |
| | باب ۴۱۵ | |
| ۵۱۷ | حج اور دیگر اسفار سے واپسی پر دعاؤں کا بیان | ۶۷۴ |
| | باب ۴۱۶ | |
| ۵۱۸ | حج یا عمرہ کے سلسلہ میں گزرنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کی زمین میں نماز پڑھنے کا استحباب | ۶۷۵ |
| | باب ۴۱۷ | |
| ۵۱۹ | مشرک کے حج اور طواف کی ممانعت اور حج اکبر کا بیان۔ | ۶۷۷ |
| ۵۲۰ | معاہدہ حدیبیہ کو توڑنے کا سبب | ۶۷۷ |
| ۵۲۱ | نو ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے التواء کا سبب۔ | ۶۷۸ |
| ۵۲۲ | حضرت ابوبکر کی امارت کے باوجود حضرت علی سے اعلان برأت کرانے کا سبب۔ | ۶۷۸ |
| ۵۲۳ | حضرت ابوبکر کو احکام حج کا امیر بنانے اور حضرت علی سے اعلان برأت کرانے میں حکمت | ۶۷۹ |
| ۵۲۴ | کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ۔ | ۶۷۹ |
| ۵۲۵ | کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ۔ | ۶۸۰ |
| ۵۲۶ | کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں شوافع کا نظریہ | ۶۸۱ |
| ۵۲۷ | کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں احناف کا نظریہ۔ | ۶۸۲ |
| ۵۲۸ | موقف احناف پر احادیث سے دلائل۔ | ۶۸۳ |
| ۵۲۹ | ائمہ ثلاثہ کی دلیل کے جوابات۔ | ۶۸۴ |
| ۵۳۰ | یوم حج اکبر کی تعیین میں مختلف اقوال۔ | ۶۸۷ |
| ۵۳۱ | یوم حج اکبر کے متعلق احادیث۔ | ۶۸۷ |
| ۵۳۲ | جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کی تحقیق۔ | ۶۸۸ |
| ۵۳۳ | حج اکبر کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق۔ | ۶۸۹ |
| ۵۳۴ | جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کے ثبوت میں روایات۔ | ۶۸۹ |
| ۵۳۵ | جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کا ثبوت از روئے درایت۔ | ۶۹۲ |
| | باب ۴۱۸ | |
| ۵۳۶ | یوم عرفہ کی فضیلت۔ | ۶۹۴ |
| ۵۳۷ | اللہ تعالیٰ کے نزول اور قریب ہونے کا مطلب | ۶۹۴ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۳۸ | علم غیب۔ | ۶۹۴ |
| | باب ۴۱۹ | |
| ۵۳۹ | حج اور عمرہ کی فضیلت۔ | ۶۹۶ |
| ۵۴۰ | سال میں متعدد بار عمرہ کرنے میں مذاہب۔ | ۶۹۷ |
| ۵۴۱ | ایام تشریق میں عمرہ کی کراہت میں مذاہب۔ | ۶۹۷ |
| ۵۴۲ | عمرہ کے حکم میں مذاہب۔ | ۶۹۸ |
| ۵۴۳ | کیا حج مبرور سے کبائر معاف ہو جاتے ہیں! | ۶۹۸ |
| | باب ۴۲۰ | |
| ۵۴۴ | حجاج کا مکہ میں اترنا اور مکہ کے گھروں کی وراثت کا بیان۔ | ۶۹۹ |
| ۵۴۵ | مکہ میں مہاجروں کے چھوڑے ہوئے مکانوں کا حکم۔ | ۷۰۰ |
| ۵۴۶ | مکہ صلح سے فتح ہوا یا جنگ سے۔ | ۷۰۱ |
| ۵۴۷ | جن مکانوں پر مسلمانوں کی ہجرت کے بعد کفار نے قبضہ کر لیا ان کی ملکیت کے حکم میں اختلاف مذاہب۔ | ۷۰۱ |
| ۵۴۸ | مکہ کے مکانوں کی خرید و فروخت اور انھیں کرایہ پر دینے کا جواز | ۷۰۲ |
| | باب ۴۲۱ | |
| ۵۴۹ | مہاجر کا مکہ میں قیام کرنا۔ | ۷۰۳ |
| | باب ۴۲۲ | |
| ۵۵۰ | مکہ میں شکار وغیرہ کی حرمت کا بیان۔ | ۷۰۵ |
| ۵۵۱ | فتح مکہ کے بعد ہجرت منسوخ ہو گئی یا قیامت تک باقی ہے۔ | ۷۰۸ |
| ۵۵۲ | ہجرت کی اقسام | ۷۰۹ |
| ۵۵۳ | انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ دار الحرب ہیں یا دار الکفر | ۷۱۰ |
| ۵۵۴ | مکہ ابتداء آفرینش سے حرم ہے یا بعثت ابراہیم کے بعد۔ | ۷۱۰ |
| ۵۵۵ | حرم میں حدود جاری کرنے میں مذاہب۔ | ۷۱۱ |
| ۵۵۶ | مکہ بذریعہ جنگ فتح ہونے پر دلائل۔ | ۷۱۱ |
| ۵۵۷ | احادیث لکھنے پر دلیل۔ | ۷۱۲ |
| | باب ۴۲۳ | |
| ۵۵۸ | مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار اٹھانے کی ممانعت۔ | ۷۱۲ |
| | باب ۴۲۴ | |
| ۵۵۹ | بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا۔ | ۷۱۳ |
| ۵۶۰ | مکہ میں داخل ہوتے وقت آپ کے سر پر خود تھا یا عمامہ۔ | ۷۱۴ |
| ۵۶۱ | مکہ میں بغیر احرام کے دخول میں مذاہب۔ | ۷۱۴ |
| ۵۶۲ | ابن خطل کو قتل کرنے کی تحقیق۔ | |
| | باب ۴۲۵ | |
| ۵۶۳ | مدینہ منورہ کی فضیلت اور حرم مدینہ کی حدود کا بیان | ۷۱۵ |
| ۵۶۴ | مدینہ منورہ کے حرم ہونے میں مذاہب۔ | ۷۲۶ |
| ۵۶۵ | اہل مدینہ کی شفاعت۔ | ۷۲۸ |
| ۵۶۶ | احد پہاڑ کی محبت کی تحقیق۔ | ۷۲۸ |
| ۵۶۷ | اہل مدینہ کو ایذاء دینے والوں پر لعنت | ۷۲۸ |
| ۵۶۸ | امراض متعدیہ کی شرعی حیثیت۔ | ۷۲۹ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۶۹ | کفار کے لیے دعا ضرر | ۷۲۹ |
| ۵۷۰ | مکہ اور مدینہ میں کون افضل ہے؟ | ۷۲۹ |
| | **باب ۴۲۶** | |
| ۵۷۱ | مدینہ منورہ کی تکالیف پر صبر کا بیان۔ | ۷۳۰ |
| ۵۷۲ | حرمین طیبین میں اقامت گزیں ہونے کا حکم | ۷۳۱ |
| | **باب ۴۲۷** | |
| ۵۷۳ | طاعون اور دجال سے مدینہ منورہ کے محفوظ رہنے کا بیان۔ | ۷۳۲ |
| | **باب ۴۲۸** | |
| ۵۷۴ | خبیث چیزوں کو مدینہ کا نکال دینا اور مدینہ کا طیبہ ہونا۔ | ۷۳۲ |
| ۵۷۵ | کیا مدینہ میں بد عقیدہ لوگوں کا رہنا اس کے بھٹی ہونے کے منافی ہے؟ | ۷۳۴ |
| ۵۷۶ | مکہ افضل ہے یا مدینہ؟ | ۷۳۵ |
| ۵۷۷ | مدینہ کو یثرب کہنے کی ممانعت | ۷۳۸ |
| | **باب ۴۲۹** | |
| ۵۷۸ | اہل مدینہ کو ایذا پہنچانے پر وعید۔ | ۷۳۸ |
| | **باب ۴۳۰** | |
| ۵۷۹ | فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب۔ | ۷۴۰ |
| | **باب ۴۳۱** | |
| ۵۸۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا کہ لوگ مدینہ کو خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے | ۷۴۱ |
| | **باب ۴۳۲** | |
| ۵۸۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور منبر کی فضیلت | ۷۴۲ |
| ۵۸۲ | قبر انور کی فضیلت کے متعلق روایات۔ | ۷۴۳ |
| ۵۸۳ | کیا قبر انور حقیقۃً جنت کا باغ ہے | ۷۴۴ |
| ۵۸۴ | قبر انور کعبہ اور عرش سے افضل ہے۔ | ۷۴۵ |
| ۵۸۵ | شیخ ابن تیمیہ کے فاسد عقائد۔ | ۷۴۶ |
| ۵۸۶ | کعبہ اور عرش پر قبر انور کی فضیلت کے بارے میں فقہاء اسلام کی تصریحات۔ | ۷۴۷ |
| ۵۸۷ | قبر انور کے افضل از عرش ہونے پر دلائل | ۷۵۰ |
| ۵۸۸ | مواجہہ اقدس میں سلام کے وقت زائر رسول اللہ کی جانب منہ کرے یا پیٹھ؟ | ۷۵۱ |
| | **باب ۴۳۳** | |
| ۵۸۹ | احد پہاڑ کی فضیلت | ۷۵۳ |
| | **باب ۴۳۴** | |
| ۵۹۰ | مسجد نبوی اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔ | ۷۵۴ |
| ۵۹۱ | مسجد نبوی میں نمازوں کا اجر زیادہ ہے یا مسجد حرام میں۔ | ۷۵۷ |
| ۵۹۲ | کیا مسجد نبوی کے توسیع شدہ حصہ میں بھی ثواب زیادہ ہوتا ہے؟ | ۷۶۱ |
| ۵۹۳ | کیا مسجد نبوی میں ثواب کے اضافہ سے قضا نمازوں کی تلافی ہو جاتی ہے؟ | ۷۶۱ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۹۴ | آخر المساجد پر قادیانیوں کے اشکال کا جواب۔ | ۷۶۲ |
| | **باب ۴۳۵** | |
| ۵۹۵ | تین مسجدوں کی فضیلت۔ | ۷۶۳ |
| ۵۹۶ | گنبد خضراء کی زیارت کے لیے سفر کا حکم۔ | ۷۶۳ |
| ۵۹۷ | شیخ ابن تیمیہ کی تکفیر | ۷۶۴ |
| ۵۹۸ | قبر انور کی زیارت کے ثبوت میں روایات | ۷۶۵ |
| | **باب ۴۳۶** | |
| ۵۹۹ | اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہے۔ | ۷۶۷ |
| ۶۰۰ | اسس علی التقوی کا مصداق مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا؟ | ۷۶۸ |
| | **باب ۴۳۷** | |
| ۶۰۱ | مسجد قبا کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان۔ | ۷۶۸ |
| ۶۰۲ | مسجد قبا اور اس کے فضائل۔ | ۷۷۰ |
| ۶۰۳ | ہفتہ کے دن مسجد قبا جانے کی خصوصیت | ۷۷۱ |
| ۶۰۴ | اعمال صالحہ کی بعض ایام میں تخصیص | ۷۱۱ |
| | **کتاب النکاح** | ۷۷۴ |
| ۶۰۵ | نکاح کا معنی | ۷۷۴ |
| ۶۰۶ | نکاح کے حکم میں مذاہب فقہاء | ۷۷۴ |
| ۶۰۷ | قرآن مجید کی روشنی میں نکاح کی فضیلت۔ | ۷۷۴ |
| ۶۰۸ | احادیث اور آثار کی روشنی میں نکاح کی فضیلت | ۷۷۴ |
| ۶۰۹ | نکاح کے فوائد۔ | ۷۷۶ |
| | **باب ۴۳۸** | |
| ۶۱۰ | صاحب استطاعت کے لیے نکاح کرنے کا استحباب۔ | ۷۷۸ |
| ۶۱۱ | نکاح کی اقسام میں مذاہب فقہاء۔ | ۷۸۱ |
| ۶۱۲ | نکاح کرنا افضل ہے یا نفلی عبادت۔ | ۷۸۳ |
| ۶۱۳ | ترک سنت کے دو محمل۔ | ۷۸۳ |
| ۶۱۴ | تبتل کا معنی۔ | ۷۸۳ |
| | **باب ۴۳۹** | |
| ۶۱۵ | اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس مائل ہو تو اپنی اہلیہ سے خواہش پوری کرے۔ | ۷۸۳ |
| ۶۱۶ | عورت کو دیکھ کر شیطانی وسوسہ سے بچنے کا طریقہ۔ | ۷۸۴ |
| | **باب ۴۴۰** | |
| ۶۱۷ | حرمت متعہ کا بیان۔ | ۷۸۵ |
| ۶۱۸ | فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ پر استدلال۔ | ۷۹۳ |
| ۶۱۹ | فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کی فضیلت | ۷۹۴ |
| ۶۲۰ | فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کے احکام۔ | ۷۹۵ |
| ۶۲۱ | علامہ نووی شافعی کا متعہ پر تبصرہ۔ | ۷۹۷ |
| ۶۲۲ | علامہ وشتانی مالکی کا متعہ پر تبصرہ۔ | ۷۹۸ |
| ۶۲۳ | علامہ ابن قدامہ حنبلی کا متعہ پر تبصرہ۔ | ۷۹۸ |
| ۶۲۴ | علامہ سرخسی حنفی کا متعہ پر تبصرہ۔ | ۷۹۹ |
| ۶۲۵ | متعہ کے عدم جواز اور بطلان پر امام مالک کی تصریح۔ | ۸۰۰ |
| ۶۲۶ | حرمت متعہ پر قرآن مجید سے استدلال۔ | ۸۰۱ |
| ۶۲۷ | احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال۔ | ۸۰۲ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۲۸ | شیعہ حضرات کی احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال | ۸۰۴ |
| | **باب ۴۴۱** | |
| ۶۲۹ | پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنے کی حرمت۔ | ۸۰۵ |
| ۶۳۰ | جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا منع ہے، ان میں مذاہب۔ | ۸۰۸ |
| ۶۳۱ | قرآن مجید کے عموم کی خبر واحد سے منسوخ ہونے کی بحث۔ | ۸۰۸ |
| ۶۳۲ | جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ان کی تفصیل اور احکام۔ | ۸۰۸ |
| | **باب ۴۴۲** | |
| ۶۳۳ | حالت احرام میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان | ۸۰۹ |
| ۶۳۴ | محرم کے نکاح کرنے میں مذاہب اربعہ۔ | ۸۱۲ |
| ۶۳۵ | امام ابوحنیفہ کے موقف پر علامہ نووی کے اعتراضات۔ | ۸۱۲ |
| ۶۳۶ | علامہ نووی کے اعتراضات کے جوابات۔ | ۸۱۲ |
| | **باب ۴۴۳** | |
| ۶۳۷ | بلا اجازت کسی کی منگنی پر منگنی کرنیکی ممانعت منگنی پر منگنی کرنے میں مذاہب۔ | ۸۱۴ |
| | **باب ۴۴۴** | |
| ۶۳۸ | نکاح شغار کی حرمت کا بیان۔ | ۸۱۷ |
| ۶۳۹ | شغار میں مذاہب۔ | ۸۱۸ |
| | **باب ۴۴۵** | |
| ۶۴۰ | شرائط نکاح کو پورا کرنے کا بیان | ۸۱۹ |
| ۶۴۱ | حقوق زوجین۔ | ۸۲۰ |
| | **باب ۴۴۶** | |
| ۶۴۲ | نکاح میں بیوہ کی زبان سے اجازت اور کنواری کے سکوت کا کافی ہونا۔ | ۸۲۰ |
| ۶۴۳ | ولی کے بغیر عورت کے عقد نکاح کے بارے میں شوافع کا نظریہ | ۸۲۲ |
| ۶۴۴ | ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ۔ | ۸۲۳ |
| ۶۴۵ | ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ۔ | ۸۲۳ |
| ۶۴۶ | ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں احناف کا نظریہ۔ | ۸۲۴ |
| ۶۴۷ | عورت کے از خود نکاح کرنے کے ثبوت میں احادیث۔ | ۸۲۷ |
| ۶۴۸ | نکاح کی گواہی میں مذاہب۔ | ۸۲۸ |
| ۶۴۹ | ٹیلی فون پر نکاح کا حکم۔ | ۸۲۹ |
| ۶۵۰ | لڑکی ایک ملک میں اور لڑکا دوسرے ملک میں ہو تو نکاح کیسے ہوگا۔ | ۸۲۹ |
| | **باب ۴۴۷** | |
| ۶۵۱ | باپ کے لیے نابالغہ لڑکی کے نکاح کرنے کا جواز۔ | ۸۲۹ |
| ۶۵۲ | نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر کا بیان | ۸۳۱ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۶۵۳ | نابالغہ لڑکی کے نکاح کا اختیار۔ | ۸۳۱ |
| ۶۵۴ | گڑیوں سے کھیلنے کا حکم۔ | ۸۳۲ |
| | باب ۴۴۸ | |
| ۶۵۵ | شوال میں نکاح کرنے کا استحباب۔ | ۸۳۲ |
| | باب ۴۴۹ | |
| ۶۵۶ | جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا چہرہ دیکھنے کا جواز۔ | ۸۳۲ |
| ۶۵۷ | نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے میں مذاہب اربعہ۔ | ۸۳۳ |
| | باب ۴۵۰ | |
| ۶۵۸ | کیا تعلیم قرآن اور لوہے کی انگوٹھی کو بھی مہر قرار دیا جاسکتا ہے؟ | ۸۳۴ |
| ۶۵۹ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرنے والی عورت کی تعیین۔ | ۸۳۸ |
| ۶۶۰ | تعلیم قرآن کے مہر ہونے کا حکم۔ | ۸۳۹ |
| ۶۶۱ | تعلیم قرآن پر اجرت لینے کا حکم۔ | ۸۳۹ |
| | باب ۴۵۱ | |
| ۶۶۲ | اپنی باندی کو آزاد کرکے اسی کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت۔ | ۸۴۰ |
| ۶۶۳ | ران کے شرم گاہ ہونے میں مذاہب۔ | ۸۴۵ |
| ۶۶۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کو باندی ہبہ کرکے کیوں واپس لی تھی؟ | ۸۴۶ |
| ۶۶۵ | لونڈی کے آزاد کرنے کو مہر قرار دینے میں مذاہب۔ | ۸۴۷ |
| | باب ۴۵۲ | |
| ۶۶۶ | حضرت زینب کے نکاح، نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان۔ | ۸۴۷ |
| ۶۶۷ | حضرت زینب سے نکاح کی تفصیل۔ | ۸۵۳ |
| ۶۶۸ | مساوات سے بے پردگی پر استدلال۔ | ۸۵۴ |
| ۶۶۹ | مرد اور عورت میں مساوات کا دائرہ۔ | ۸۵۴ |
| ۶۷۰ | عورت کو معاش اور تہذیب کی سرگرمیوں میں شریک رکھنا مساوات کے خلاف ہے | ۸۵۴ |
| | باب ۴۵۳ | |
| ۶۷۱ | دعوت قبول کرنے کا حکم۔ | ۸۵۵ |
| ۶۷۲ | ولیمہ کے حکم میں مذاہب۔ | ۸۵۹ |
| ۶۷۳ | عام دعوت اور ولیمہ قبول کرنے میں مذاہب | ۸۵۹ |
| | باب ۴۵۴ | |
| ۶۷۴ | جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ بغیر تحلیل شرعی کے حلال نہیں ہے۔ | ۸۶۰ |
| | باب ۴۵۵ | |
| ۶۷۵ | جماع کے وقت کی دعا | ۸۶۳ |
| | باب ۴۵۶ | |
| ۶۷۶ | بیوی کے اندام نہانی میں ہر طرف سے جماع کی اجازت۔ | ۸۶۴ |
| | باب ۴۵۷ | |
| ۶۷۷ | عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے کی ممانعت | ۸۶۵ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٦٧٨ | زوجین کے حقوق و فرائض ۔ | ٨٦٧ |
| | **باب ٤٥٨** | |
| ٦٧٩ | عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت | ٨٧٢ |
| | **باب ٤٥٩** | |
| ٦٨٠ | عزل کا حکم ۔ | ٨٧٣ |
| ٦٨١ | عزل کا معنی ۔ | ٨٧٨ |
| ٦٨٢ | تنگی رزق کی بنا پر عزل یا ضبط تولید جائز ہے | ٨٧٨ |
| ٦٨٣ | عزل یا ضبط تولید کی جائز وجوہات ۔ | ٨٧٩ |
| ٦٨٤ | عزل کے بارے میں فقہاء شافعیہ کی آراء ۔ | ٨٧٩ |
| ٦٨٥ | عزل کے بارے فقہا حنابلہ کی آراء | ٨٨٢ |
| ٦٨٦ | عزل کے بارے میں مالکیہ کی رائے ۔ | ٨٨٣ |
| ٦٨٧ | عزل کے بارے میں احناف کی رائے ۔ | ٨٨٣ |
| ٦٨٨ | ضبط تولید بارے میں مصری علماء کی تحقیق ۔ | ٨٨٣ |
| ٦٨٩ | ضبط تولید کی شرعی بنیاد عزل ہے ۔ | ٨٨٤ |
| ٦٩٠ | منع حمل کے لیے جدید آلات اور دوائیوں کا استعمال جائز ہے ۔ | ٨٨٤ |
| ٦٩١ | ضبط تولید کو از روئے قانون جبراً لاگو کرنا جائز نہیں ہے ۔ | ٨٨٥ |
| ٦٩٢ | ضبط تولید کی دعوت اللہ تعالیٰ پر توکل کے منافی نہیں ہے ۔ | ٨٨٥ |
| ٦٩٣ | ضبط تولید کے لیے عورت یا مرد کو بانجھ کرنا جائز نہیں ہے ۔ | ٨٨٥ |
| ٦٩٤ | ضبط تولید کے بارے میں پاکستان کے علماء کی آراء ۔ | ٨٨٥ |
| ٦٩٥ | ضبط تولید کے بارے میں مصنف کی تحقیق ۔ | ٨٨٧ |
| ٦٩٦ | اسقاط حمل کی تحقیق ۔ | ٨٩١ |
| ٦٩٧ | اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء احناف کی آراء ۔ | ٨٩٢ |
| ٦٩٨ | اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء شافعیہ کی آراء ۔ | ٨٩٤ |
| ٦٩٩ | اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء حنبلیہ کی آراء ۔ | ٨٩٥ |
| ٧٠٠ | اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء مالکیہ کی آراء ۔ | ٨٩٥ |
| ٧٠١ | اسقاط حمل کے بارے میں غیر مقلدین کی آراء | ٨٩٦ |
| ٧٠٢ | اسقاط حمل کے بارے میں مصری علماء کا نظریہ ۔ | ٨٩٦ |
| ٧٠٣ | کیا میڈیکل ٹیسٹ (Medical Test.) سے بچہ کا نقص معلوم ہونے کی بناء اسقاط جائز ہے ۔ | ٨٩٧ |
| | **باب ٤٦٠** | |
| ٧٠٤ | حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کرنے کی ممانعت | ٨٩٨ |
| ٧٠٥ | کشت غیر میں تخم ریزی سے ممانعت کی حکمت ۔ | ٨٩٨ |
| | **باب ٤٦١** | |
| ٧٠٦ | دودھ پلانے والی کے ساتھ جماع کا جواز اور عزل کی کراہت ۔ | ٨٩٩ |
| | **کتاب الرضاع** | ٩٠٢ |
| ٧٠٧ | دودھ کے رشتوں کے احکام ۔ | ٩٠٢ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۰۸ | رضاعت کا لغوی اور شرعی معنی | ۹۱۷ |
| ۷۰۹ | مدت رضاعت میں مذاہب۔ | ۹۱۷ |
| ۷۱۰ | مدت رضاعت میں نظریہ احناف کی وضاحت | ۹۱۷ |
| ۷۱۱ | رضاعت کے احکام | ۹۱۸ |
| ۷۱۲ | رضاعت کے حقوق | ۹۱۹ |
| ۷۱۳ | رضاعی رشتوں میں احتیاط | ۹۱۹ |
| ۷۱۴ | رضاعت میں مرد کی تاثیر کے بارے میں حضرت عائشہ کا نظریہ۔ | ۹۲۰ |
| ۷۱۵ | ثبوت رضاعت کے لیے چسکیوں کی مقدار میں مذاہب۔ | ۹۲۰ |
| ۷۱۶ | مطلقاً دودھ پینے سے رضاعت کے ثبوت پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۹۲۲ |
| ۷۱۷ | آیت رضاع سے قرآن مجید پر اعتراض کا جواب | ۹۲۵ |
| ۷۱۸ | بالغ کے دودھ پینے سے حرمت رضاعت کی تحقیق۔ | ۹۲۶ |
| | باب ۴۶۲ | |
| ۷۱۹ | استبراء کے بعد باندی سے مجامعت کا جواز۔ | ۹۲۷ |
| ۷۲۰ | شادی شدہ باندیوں کے فسخ نکاح کی تفصیل اور مذاہب فقہاء | ۹۲۹ |
| | باب ۴۶۳ | |
| ۷۲۱ | بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہیے | ۹۳۱ |
| ۷۲۲ | زمانہ جاہلیت میں باندیوں کی اولاد کے نسب کے ثبوت کا طریقہ۔ | ۹۳۲ |
| ۷۲۳ | اسلام میں ثبوت نسب کا طریقہ | ۹۳۲ |
| ۷۲۴ | عبد بن زمعہ کے بھائی کے نسب کی تحقیق۔ | ۹۳۳ |
| ۷۲۵ | زنا سے حرمت مصاہرت کے ثبوت پر دلیل | ۹۳۳ |
| ۷۲۶ | ثبوت نسب میں امکان وطی کی شرط میں مذاہب فقہاء۔ | ۹۳۴ |
| ۷۲۷ | ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) | ۹۳۵ |
| | تکرار ہے۔ | |
| ۷۲۸ | ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) کی تحقیق۔ | ۹۳۵ |
| ۷۲۹ | مرد کی وہ خرابیاں جن کی بناء پر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔ | ۹۳۵ |
| ۷۳۰ | عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔ | ۹۳۶ |
| ۷۳۱ | ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا شرعی حکم | ۹۳۶ |
| ۷۳۲ | مصنوعی عمل تولید کا شرعی حکم۔ | ۹۳۹ |
| ۷۳۳ | کیا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل فطرت اللہ اور خلق اللہ کے خلاف ہے؟ | ۹۴۰ |
| ۷۳۴ | فقہاء اہلسنت کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز۔ | ۹۴۵ |
| ۷۳۵ | اہل تشیع کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز۔ | ۹۴۷ |
| | باب ۴۶۴ | |
| ۷۳۶ | بچہ کے نسب کے ثبوت میں قیافہ شناسی کا اعتبار | ۹۴۸ |
| ۷۳۷ | حضرت اسامہ بن زید کے نسب پر طعن کی وجہ۔ | ۹۵۰ |
| ۷۳۸ | قیافہ شناسی کے اعتبار میں مذاہب۔ | ۹۵۰ |
| ۷۳۹ | قیافہ شناسی، فال نکالنے اور نجومیوں کے کاروبار میں احناف کا موقف اور دلائل۔ | ۹۵۰ |
| | باب ۴۶۵ | |
| ۷۴۰ | شب زفاف کے بعد کنواری اور بیوہ دلہنوں کے پاس شوہر کے ٹھہرنے کا نصاب۔ | ۹۵۲ |
| ۷۴۱ | نئی دلہن اور پرانی بیویوں میں باریوں کی تقسیم میں مذاہب۔ | ۹۵۴ |
| ۷۴۲ | باریوں کی تقسیم میں امام اعظم کے موقف پر دلائل | ۹۵۴ |
| | باب ۴۶۶ | |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۴۳ | سنت کے مطابق بیویوں میں ایام کی تقسیم | ۹۵۵ |
| ۷۴۴ | کاشانہ رسالت کا ایک دل چسپ گھریلو واقعہ۔ | ۹۵۶ |
| ۷۴۵ | تعدد ازدواج پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات | ۹۵۶ |
| ۷۴۶ | ایک عیسائی مستشرق اور مسلم سکالر کا تعدد ازدواج پر مباحثہ۔ | ۹۵۸ |
| | **باب ۴۶۷** | |
| ۷۴۷ | اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا جواز۔ | ۹۵۹ |
| ۷۴۸ | حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طلاق کے سلسلہ میں متعارض روایات میں تطبیق۔ | ۹۶۱ |
| ۷۴۹ | حضرت سودہ کو طلاق دینے کی حکمت۔ | ۹۶۲ |
| ۷۵۰ | فقہاء احناف کا عمل بالحدیث کو ترجیح دینا۔ | ۹۶۲ |
| ۷۵۱ | ازواج میں باریوں کی تقسیم حضور پر واجب تھی یا نہیں؟ | ۹۶۲ |
| ۷۵۲ | حضرت صفیہ کی باری مقرر نہ کرنے کے سلسلے میں عطاء اور ابن جریج کا مغالطہ۔ | ۹۶۳ |
| ۷۵۳ | حضرت میمونہ۔ | ۹۶۴ |
| | **باب ۴۶۸** | |
| ۷۵۴ | دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب | ۹۶۴ |
| ۷۵۵ | کفو کا لغوی معنی۔ | ۹۶۴ |
| ۷۵۶ | کفو کا اصطلاحی معنی | ۹۶۴ |
| ۷۵۷ | کفو کی تحقیق۔ | ۹۶۵ |
| ۷۵۸ | قرآن مجید سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت۔ | ۹۶۶ |
| ۷۵۹ | احادیث سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت۔ | ۹۶۷ |
| ۷۶۰ | آثار صحابہ و تابعین سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت | ۹۷۳ |
| ۷۶۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی سادات | ۹۷۴ |
| | اور اشراف کے ساتھ خصوصیت کی تحقیق۔ | ۹۷۴ |
| ۷۶۲ | سادات لڑکیوں کا غیر سادات سے نکاح کا جواز از روئے احادیث و آثار۔ | ۹۷۵ |
| ۷۶۳ | اعتبار کفو میں احادیث و آثار | ۹۸۰ |
| ۷۶۴ | احادیث کفو کی فنی حیثیت | ۹۸۱ |
| ۷۶۵ | کفو میں فقہاء حنبلیہ کی رائے۔ | ۹۸۲ |
| ۷۶۶ | کفو میں فقہاء مالکیہ کی رائے۔ | ۹۸۳ |
| ۷۶۷ | کفو میں فقہاء شافعیہ کی رائے۔ | ۹۸۵ |
| ۷۶۸ | کفو میں فقہاء حنفیہ کی رائے۔ | ۹۸۵ |
| ۷۶۹ | نوادر کی روایات سے غیر کفو میں نکاح کے بطلان پر استدلال کی تحقیق۔ | ۹۸۷ |
| ۷۷۰ | مسئلہ کفاءت میں مصنف کا موقف۔ | ۹۹۱ |
| | **باب ۴۶۹** | |
| ۷۷۱ | کنواری لڑکی سے نکاح کرنے کا استحباب | ۹۹۳ |
| ۷۷۲ | حدیث جابر کے فوائد۔ | ۹۹۶ |
| ۷۷۳ | کیا عہد رسالت کی سادگی کی وجہ سے اس ترقی یافتہ دور کا رنگ و نور ناجائز ہے۔ | ۹۹۷ |
| | **باب ۴۷۰** | |
| ۷۷۴ | عورتوں کی خیر خواہی کا بیان | ۹۹۹ |
| ۷۷۵ | عورت کے پسلی سے پیدا ہونیکے تقاضے | ۱۰۰۱ |
| ۷۷۶ | حضرت حواء کی خیانت کی تحقیق۔ | ۱۰۰۲ |
| ۷۷۷ | کھانا خراب ہونے کی وجہ۔ | ۱۰۰۲ |
| | **کتاب الطلاق** | ۱۰۰۳ |
| ۷۷۸ | طلاق کا لغوی معنی۔ | ۱۰۰۳ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۷۹ | طلاق کا اصطلاحی معنی | ۱۰۰۳ |
| ۷۸۰ | طلاق کی اقسام | ۱۰۰۳ |
| ۷۸۱ | طلاق کیوں مشروع کی گئی؟ | ۱۰۰۴ |
| ۷۸۲ | صرف ناگزیر حالت میں طلاق دی جائے۔ | ۱۰۰۴ |
| ۷۸۳ | صرف مرد کو طلاق کا اختیار کیوں دیا گیا؟ | ۱۰۰۵ |
| ۷۸۴ | طلاق میں عورت کی رضامندی کا اعتبار کیوں نہیں ہے؟ | ۱۰۰۶ |
| ۷۸۵ | خلع۔ | ۱۰۰۶ |
| ۷۸۶ | قاضی اور حکمین کی تفریق۔ | ۱۰۰۶ |
| ۷۸۷ | تین طلاقوں کی تحدید کی وجوہات، مصالح اور حکمتیں۔ | ۱۰۰۷ |
| ۷۸۸ | سنت کے مطابق اور احسن طریقہ سے طلاق دینے کے فوائد۔ | ۱۰۰۷ |
| ۷۸۹ | طلاق کی تدریج میں مرد کی اور تحدید میں عورت کی رعایت۔ | ۱۰۰۸ |
| ۷۹۰ | ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کے نتائج۔ | ۱۰۰۸ |
| ۷۹۱ | حالت حیض میں طلاق دینے میں مذاہب۔ | ۱۰۱۸ |
| ۷۹۲ | حیض سے متصل طہر کے بعد ایک مزید طہر گزروانے کی حکمت۔ | ۱۰۱۸ |
| ۷۹۳ | عدت کو حیض قرار دینے پر علامہ نووی کے اعتراض کا جواب۔ | ۱۰۱۸ |
| | **باب ۴۷۱** | |
| ۷۹۴ | تین طلاقوں کا بیان۔ | ۱۰۱۸ |
| ۷۹۵ | بیک وقت تین طلاقوں کے بدعی ہونے میں مذاہب۔ | ۱۰۲۰ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۹۶ | بیک وقت دی گئی تین طلاقوں میں جمہور کا موقف | ۱۰۲۱ |
| ۷۹۷ | بیک وقت دی گئی تین طلاقوں میں شیخ ابن تیمیہ اور ان کے موافقین کا موقف۔ | ۱۰۲۱ |
| ۷۹۸ | بیک وقت دی گئی تین طلاقوں میں علماء شیعہ کا موقف۔ | ۱۰۲۲ |
| ۷۹۹ | تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دینے پر شیخ ابن تیمیہ اور ان کے موافقین کے دلائل۔ | ۱۰۲۳ |
| ۸۰۰ | شیخ ابن تیمیہ اور ان کے موافقین کے دلائل کے جوابات۔ | ۱۰۲۴ |
| ۸۰۱ | زنا کی شہادت اور قسامت کی قسموں پر قیاس کے جوابات۔ | ۱۰۲۴ |
| ۸۰۲ | تسبیح فاطمہ پر قیاس کے جوابات۔ | ۱۰۲۵ |
| ۸۰۳ | حضرت عمر پر عہد رسالت کے معمول بدلنے کے الزام کے جوابات۔ | ۱۰۲۵ |
| ۸۰۴ | صحیح مسلم کی زیر بحث روایت غیر صحیح اور مردود ہے۔ | ۱۰۲۶ |
| ۸۰۵ | صحیح مسلم کی زیر بحث روایت کے غیر صحیح ہونے پر دوسری دلیل۔ | ۱۰۲۶ |
| ۸۰۶ | اعتبار راوی کی روایت کا ہے یا اس کی رائے کا؟ | ۱۰۲۷ |
| ۸۰۷ | مسلم میں درج طاؤس کی روایت کے غلط اور شاذ ہونے پر مزید دلائل۔ | ۱۰۲۹ |
| ۸۰۸ | طاؤس کی روایت کا صحیح محمل | ۱۰۳۰ |
| ۸۰۹ | حضرت رکانہ سے متعلق مسند احمد کی روایت کے فنی اسقام۔ | ۱۰۳۰ |
| ۸۱۰ | حضرت رکانہ سے متعلق صحاح کی روایت کی تقویت۔ | ۱۰۳۲ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۱۱ | حضرت رکانہ سے متعلق سنن ابو داؤد کی ایک شاذ روایت کے ضعف کا بیان۔ | ۱۰۳۳ |
| ۸۱۲ | بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کے تین ہونے پر جمہور کے قرآن مجید سے دلائل۔ | ۱۰۳۴ |
| ۸۱۳ | قرآن مجید سے استدلال پر اعتراض کے جوابات | ۱۰۳۵ |
| ۸۱۴ | بیک وقت دی گئی تین طلاقوں پر جمہور فقہاء اسلام کے احادیث سے دلائل۔ | ۱۰۳۶ |
| ۸۱۵ | حضرت عویمر کی حدیث سے استدلال پر اعتراض کے جوابات۔ | ۱۰۳۸ |
| ۸۱۶ | صحیحین کی ایک اور حدیث سے استدلال پر اعتراض کا جواب۔ | ۱۰۴۰ |
| ۸۱۷ | سوید بن غفلہ کی روایت کی تحقیق۔ | ۱۰۴۱ |
| ۸۱۸ | سنن نسائی کی روایت سے استدلال پر اعتراض کا جواب۔ | ۱۰۴۴ |
| ۸۱۹ | بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کے واقع ہونے میں آثار صحابہ اور اقوال تابعین۔ | ۱۰۴۵ |
| ۸۲۰ | حرف آخر۔ | ۱۰۴۹ |
| | **باب ۴۷۲** | |
| ۸۲۱ | عورت کو اپنے اوپر حرام کرنے والے پر کفارے کا وجوب۔ | ۱۰۴۹ |
| ۸۲۲ | بیوی کو حرام کہنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۰۵۲ |
| ۸۲۳ | حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے حیلے کی توجیہ | ۱۰۵۴ |
| ۸۲۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہد سے امتناع کو حرام سے تعبیر کرنے کی تحقیق۔ | ۱۰۵۴ |
| ۸۲۵ | صحیحین کی دو روایتوں کے تعارض کا جواب۔ | ۱۰۵۶ |
| | ..... | |
| | **باب ۴۷۳** | |
| ۸۲۶ | بغیر نیت کے صرف تخییر سے طلاق نہ ہونے کا بیان۔ | ۱۰۵۷ |
| ۸۲۷ | نفس تخییر کے طلاق نہ ہونے میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۰۷۳ |
| ۸۲۸ | ایلاء کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۰۷۳ |
| | **باب ۴۷۴** | |
| ۸۲۹ | مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ نہ ہونے کا بیان۔ | ۱۰۷۴ |
| ۸۳۰ | مختلف روایات میں تطبیق۔ | ۱۰۸۵ |
| ۸۳۱ | طلاق کے بعد نفقہ اور سکنی کے استحقاق میں مذاہب۔ | ۱۰۸۵ |
| ۸۳۲ | مطلقہ ثلاثہ کے نفقہ کے بارے میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل | ۱۰۸۵ |
| ۸۳۳ | مطلقہ ثلاثہ کے لیے نفقہ اور سکنی کے وجوب پر فقہاء احناف کے قرآن مجید سے دلائل۔ | ۱۰۸۶ |
| ۸۳۴ | مطلقہ ثلاثہ کے لیے نفقہ اور سکنی کے وجوب پر احادیث سے دلائل۔ | ۱۰۸۸ |
| ۸۳۵ | بعض شارحین کا تسامح۔ | ۱۰۸۹ |
| ۸۳۶ | نفقہ کے عدم وجوب پر ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب۔ | ۱۰۹۰ |
| ۸۳۷ | غیبت کرنے کی مباح صورتیں۔ | ۱۰۹۰ |
| ۸۳۸ | حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۱۰۹۱ |
| ۸۳۹ | نفقہ سے عجز کی بنا پر زوجین کی تفریق میں مذاہب ائمہ مجتہدین۔ | ۱۰۹۲ |
| ۸۴۰ | نفقہ سے عجز کی وجہ سے زوجین کی تفریق پر | ۱۰۹۳ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | قرآن مجید سے استدلال۔ | |
| ۸۴۱ | نفقہ سے عجز کی بناء پر زوجین کی تفریق میں احادیث و آثار۔ | ۱۰۹۳ |
| ۸۴۲ | نفقہ سے عجز کی بناء پر تفریق میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۰۹۴ |
| ۸۴۳ | خاوند کے لاپتا ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہ کا موقف۔ | ۱۰۹۵ |
| ۸۴۴ | خاوند کے لاپتا (مفقود الخبر) ہونے کی صورت میں امام مالک کا موقف۔ | ۱۰۹۶ |
| ۸۴۵ | خاوند کے لاپتا ہونے کی صورت میں امام شافعی کا موقف۔ | ۱۰۹۸ |
| ۸۴۶ | اگر مفقود کی بیوی کو نفقہ میسر نہ ہو تو فقہاء شافعیہ کے نزدیک علی الفور تفریق ہو سکتی ہے۔ | ۱۰۹۹ |
| ۸۴۷ | خاوند کے لاپتا (مفقود الخبر) ہونے کی صورت میں امام احمد بن حنبل کا موقف۔ | ۱۰۹۹ |
| ۸۴۸ | اگر مفقود کی بیوی کو خاوند کے مال سے نفقہ میسر نہ ہو تو امام احمد کے نزدیک فی الفور تفریق ہو سکتی ہے۔ | ۱۱۰۱ |
| ۸۴۹ | تنقیح۔ | |
| ۸۵۰ | مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام شافعی کا موقف۔ | ۱۱۰۲ |
| ۸۵۱ | مالدار آدمی کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام مالک کا موقف۔ | ۱۱۰۳ |
| ۸۵۲ | مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر امام احمد بن حنبل کا موقف | ۱۱۰۵ |
| ۸۵۳ | معاشرتی بدعنوانیوں کی گیارہ صورتوں میں امام مالک کے مذہب کے مطابق عائلی احکام۔ | ۱۱۰۶ |
| ۸۵۴ | (۱) خاوند کے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔ | ۱۱۰۶ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۵۵ | (۲) مرض یا قید کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔ | ۱۱۰۶ |
| ۸۵۶ | (۳) کسی قریبی جگہ جانے کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔ | ۱۱۰۶ |
| ۸۵۷ | (۴) لاپتا خاوند کے مال سے عورت کے نفقہ لینے کا حق۔ | ۱۱۰۷ |
| ۸۵۸ | (۵) قاضی کی نافذ کردہ طلاق رجعی ہوگی۔ | ۱۱۰۷ |
| ۸۵۹ | (۶) خاوند کے لاپتا (مفقود) ہونے کی صورت میں فسخ نکاح۔ | ۱۱۰۷ |
| ۸۶۰ | (۷) عورت کے نکاح کرنے کے بعد اگر لاپتا شخص لوٹ آئے تو وہ عورت کس کے نکاح میں رہے گی؟ | ۱۱۰۷ |
| ۸۶۱ | (۸) جو شخص آپس کی جنگ میں لاپتا ہو، اس کی بیوی چار سال کی مدت گزارے بغیر نکاح کر سکتی ہے | ۱۱۰۷ |
| ۸۶۲ | (۹) اگر میدان جہاد میں خاوند گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال مدت گزارے گی۔ | ۱۱۰۸ |
| ۸۶۳ | (۹: الف) اگر مفقود کی بیوی کے پاس خرچ نہ ہو یا فتنہ کا خدشہ ہو تو قاضی فوراً طلاق نافذ کر دے۔ | ۱۱۰۸ |
| ۸۶۴ | (۱۰) ناچاقی کی صورت میں جب کسی طرح صلح نہ ہو تو قاضی طلاق نافذ کر سکتا ہے۔ | ۱۱۰۸ |
| ۸۶۵ | (۱۱) خاوند کے مظالم کی بناء پر عورت قاضی سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ | ۱۱۰۸ |
| ۸۶۶ | عدم نفقہ اور ضرر کی بناء پر طلاق میں قرآن اور حدیث سے دلائل۔ | ۱۱۰۹ |
| ۸۶۷ | عدم نفقہ کی بناء پر تفریق کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین۔ | ۱۱۰۹ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۸۶۸ | چار سال یا ایک سال بعد مفقود کو مردہ قرار دینے کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین | ۱۱۱۰ |
| ۸۶۹ | حکمین کی تفریق کے ثبوت میں آثار و صحابہ و تابعین۔ | ۱۱۱۰ |
| ۸۷۰ | مذہب غیر پر افتاء اور قضاء میں احناف کی آراء۔ | ۱۱۱۲ |
| ۸۷۱ | بلا ضرورت مذہب غیر پر قضاء صحیح نہ ہونے کی وجہ۔ | ۱۱۱۴ |
| ۸۷۲ | خصوصاً امام مالک کے اقوال پر قضاء اور افتاء کے بارے میں تصریحات۔ | |
| ۸۷۳ | ضرورت کی وجہ سے مذہب غیر کے مطابق فتویٰ دینے یا قضاء پر بحث و نظر۔ | ۱۱۱۶ |
| ۸۷۴ | ضرورت کی بناء پر دوسرے ائمہ کے مذہب پر فسخ نکاح کی صورتوں کا خلاصہ۔ | ۱۱۱۸ |
| ۸۷۵ | مذہب غیر پر عدالت کی طلاق کا حکم۔ | ۱۱۱۹ |
| ۸۷۶ | خاوند کے پیش نہ ہونے پر عدالت کی طلاق کا حکم۔ | ۱۱۲۰ |
| | **باب ۳۷۵** | |
| ۸۷۷ | معتدہ کے لیے بوقت ضرورت دن میں گھر سے نکلنے کا بیان۔ | ۱۱۲۱ |
| ۸۷۸ | دورانِ عدت دن میں گھر سے نکلنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۱۲۲ |
| ۸۷۹ | دوران عدت گھر سے باہر نکلنے کے عدم جواز پر امام ابو حنیفہ کی دلیل۔ | ۱۱۲۲ |
| ۸۸۰ | ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب۔ | ۱۱۲۳ |
| | **باب: ۳۷۶** | |
| ۸۸۱ | حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ | ۱۱۲۴ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۸۸۲ | حاملہ بیوہ کی عدت میں مذاہب فقہاء | ۱۱۲۵ |
| | **باب ۳۷۷** | |
| ۸۸۳ | بیوہ عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کی حرمت۔ | ۱۱۲۶ |
| ۸۸۴ | بیوہ عورت کے سوگ میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۱۳۲ |
| ۸۸۵ | بیوہ اور مطلقہ کے سوگ میں فقہاء احناف کا مسلک۔ | ۱۱۳۲ |
| | **کتاب اللعان** | ۱۱۳۴ |
| ۸۸۶ | لعان کا لغوی اور اصطلاحی معنی | ۱۱۴۷ |
| ۸۸۷ | لعان کے شرعی معنی میں مذاہب فقہاء | ۱۱۴۸ |
| ۸۸۸ | لعان کی وجہ تسمیہ۔ | ۱۱۴۸ |
| ۸۸۹ | بلا ضرورت سوالات کو ناپسند کرنا۔ | ۱۱۴۸ |
| ۸۹۰ | زانی کو از خود قتل کرنے کا حکم۔ | ۱۱۴۸ |
| ۸۹۱ | لعان کے بعد تفریق میں مذاہب | ۱۱۴۹ |
| ۸۹۲ | فقہاء احناف کے نظریہ پر دلائل | ۱۱۵۰ |
| ۸۹۳ | علامہ نووی کے اعتراضات کے جوابات | ۱۱۵۰ |
| ۸۹۴ | لعان کی وجہ سے بچہ کے نسب کی نفی میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۱۵۲ |
| ۸۹۵ | روزے میں انجکشن لگوانے کے حکم کے متعلق ضمیمہ۔ | ۱۱۵۴ |
| ۸۹۶ | معدہ کے عمل اور انجکشن میں تقابل اور تجزیہ۔ | ۱۱۵۴ |
| ۸۹۷ | روزے میں انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر فقہاء کے اصول سے استدلال۔ | ۱۱۵۵ |
| ۸۹۸ | منافذ اصلیہ کے اشکال کا جواب۔ | ۱۱۵۶ |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۹۹ | روزے میں انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر احادیث اور آثار سے استدلال۔ | ۱۱۵۷ |
| ۹۰۰ | روزے میں انجکشن لگوانے کے سلسلہ میں حرف آخر۔ | ۱۱۵۸ |
| ۹۰۱ | مباحث کفو کے متعلق ضمیمہ۔ | ۱۱۵۹ |
| ۹۰۲ | غیر کفو میں نکاح کے جواز پر قرآن مجید سے استدلال کی وضاحت۔ | ۱۱۵۹ |
| ۹۰۳ | جمہور فقہاء کے نزدیک عام مخصوص البعض کا حجت ہونا۔ | ۱۱۶۲ |
| ۹۰۴ | احل لکم ما وراء ذالکم میں ما کا عموم۔ | ۱۱۶۴ |
| ۹۰۵ | احل لکم ما وراء ذالکم میں ما کے عموم سے فقہاء کا استدلال۔ | ۱۱۶۴ |
| ۹۰۶ | فانکحوا ما طاب لکم من النساء میں ما کے عموم سے فقہاء کا استدلال۔ | ۱۱۶۶ |
| ۹۰۷ | ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۱۶۶ |
| ۹۰۸ | چند ضعیف روایات سے غیر کفو میں نکاح کی حرمت پر استدلال اور ان کے جوابات۔ | ۱۱۷۰ |
| ۹۰۹ | حاکم نیشاپوری کا تساہل۔ | ۱۱۷۳ |
| ۹۱۰ | ضعیف احادیث سے استدلال کر کے کسی حلال کو حرام کرنا بالاتفاق جائز نہیں۔ | ۱۱۷۵ |
| ۹۱۱ | تحریم ثابت کرنے کے لیے قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ دلیل کی ضرورت ہے۔ | ۱۱۷۷ |
| ۹۱۲ | غیر کفو میں نکاح کے جواز کے سلسلہ میں امام ابو بکر جصاص کے موقف کی وضاحت۔ | ۱۱۷۸ |
| ۹۱۳ | حضرت زینب بنت جحش کے نسب کی تحقیق۔ | ۱۱۸۰ |
| ۹۱۴ | نکاح غیر کفو میں مصنف کا موقف اور حرف آخر۔ | ۱۱۸۲ |
| ۹۱۵ | ماخذ و مراجع | ۱۱۸۴ |


.....

# فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد رابع


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | ابتدائیہ۔ | ۲۷ |
| | تعارف۔ | ۳۳ |
| | نظرے خوش گزرے۔ | ۳۵ |
| | آراء و تاثرات۔ | ۴۱ |
| | **کتاب العتق** | ۴۷ |
| ۱ | عتق کا لغوی معنی۔ | ۴۷ |
| ۲ | عتق کا اصطلاحی معنی۔ | ۴۷ |
| ۳ | غلام کی تعریف۔ | ۴۷ |
| ۴ | غلامی کے اسباب۔ | ۴۷ |
| ۵ | اسلام نے سب سے پہلے غلاموں کے خاتمے کے لیے قانون بنائے۔ | ۴۷ |
| ۶ | اسلام میں غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے قوانین اور ترغیبات | |
| ۷ | مسلمانوں کے غلام آزاد کرنے کی چند مثالیں۔ | ۴۹ |
| ۸ | اسیرانِ جنگ کے بارے میں اسلام کی ہدایات۔ | ۵۰ |
| ۹ | جنگی قیدیوں کو غلام بنانے کی مشروعیت کا سبب | ۵۱ |
| ۱۰ | جنگی قیدیوں کو غلام بنانے کے فوائد اور ثمرات۔ | ۵۱ |
| ۱۱ | کیا بغیر نکاح کے لونڈیوں سے مباشرت ناقابلِ اعتراض ہے۔؟ | ۵۳ |
| ۱۲ | مشترک غلام کے ایک حصہ کو آزاد کرنے کے بعد بقیہ حصے میں مذاہب فقہاء۔ | ۵۶ |
| ۱۳ | امام ابوحنیفہ کا نظریہ۔ | ۵۶ |
| ۱۴ | امام ابو یوسف اور امام محمد کا نظریہ۔ | ۵۶ |
| ۱۵ | ائمہ ثلاثہ کا نظریہ۔ | ۵۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۶ | اختلاف فقہاء کا خلاصہ | ۵۷ |
| ۱۷ | امام ابوحنیفہ کے موقف پر دلیل۔ | ۵۷ |
| | **باب: ۴۷۸** | ۵۸ |
| ۱۸ | وَلاء صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے۔ | ۵۸ |
| ۱۹ | قصہ بریرہ میں شرط فاسد کے ساتھ بیع پر اعتراض کے جوابات۔ | ۶۴ |
| ۲۰ | مکاتب کی بیع کے حکم میں مذاہب فقہاء | ۶۵ |
| ۲۱ | خیار عتق میں شوہر کے غلام ہونے کی شرط پر ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔ | ۶۶ |
| ۲۲ | حضرت بریرہ کی آزادی کے وقت ان کے شوہر کے آزاد ہونے پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۶۷ |
| ۲۳ | حضرت بریرہ کے شوہر کی آزاد ہونے والی روایت کی از روئے درایت ترجیح۔ | ۶۹ |
| ۲۴ | حضرت بریرہ کے شوہر کے آزاد ہونے کے ثبوت میں مزید روایات۔ | ۶۹ |
| ۲۵ | شوہر کے آزاد ہونے کے باوجود خیار عتق پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۷۱ |
| ۲۶ | ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب | ۷۲ |
| ۲۷ | حدیث بریرہ سے ایک سو ساٹھ مسائل کا استنباط۔ | ۷۲ |
| | **باب: ۴۷۹** | ۸۱ |
| ۲۸ | وَلاء بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت۔ | ۸۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۹ | ولاء کی بیع میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۲ |
| | **باب: ۴۸۰** | ۸۲ |
| ۳۰ | آزاد شدہ کو اپنے مولیٰ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرنے کی ممانعت۔ | ۸۲ |
| ۳۱ | مفہوم مخالف کی وجہ سے ایک اشکال کا جواب۔ | ۸۴ |
| ۳۲ | مفہوم مخالف کی تعریف۔ | ۸۴ |
| ۳۳ | مفہوم مخالف کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۴ |
| ۳۴ | مفہوم مخالف کے اعتبار کی شرائط۔ | ۸۵ |
| ۳۵ | مفہوم مخالف کی اقسام۔ | ۸۶ |
| | **باب: ۴۸۱** | ۸۷ |
| ۳۶ | غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ | ۸۷ |
| ۳۷ | بغیر توبہ کے محض عبادات سے مغفرت کی بحث۔ | ۸۹ |
| | **باب: ۴۸۲** | ۸۹ |
| ۳۸ | اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت۔ | ۸۹ |
| ۳۹ | محارم کا مالک ہونے کے بعد ان کے آزاد ہونے میں مذاہب۔ | ۹۰ |
| | **کتاب البیوع** | ۹۲ |
| ۴۰ | بیع کا لغوی معنی۔ | ۹۲ |
| ۴۱ | بیع کا شرعی معنی۔ | ۹۲ |
| ۴۲ | بیع اور شراء کے حوالے سے نظام سرمایہ داری اور نظام اشتراکیت کا تعارف۔ | ۹۲ |
| ۴۳ | نظام سرمایہ داری میں ذاتی نفع کی حیثیت۔ | ۹۳ |
| ۴۴ | نظام سرمایہ داری میں طلب اور رسد کی حیثیت۔ | ۹۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۵ | نظام سرمایہ داری کو پروان چڑھانے میں سود کا کردار | ۹۴ |
| ۴۶ | سود کے استحصالی نظام کو ختم کرنے میں اسلام کی ہدایات۔ | ۹۴ |
| ۴۷ | نظام سرمایہ داری کو پھیلانے میں احتکار (ذخیرہ اندوزی) کا حصہ۔ | ۹۵ |
| ۴۸ | احتکار کے استحصال کو ختم کرنے کے لیے اسلام کی ہدایات۔ | ۹۶ |
| ۴۹ | سرمایہ داری کے فروغ میں سٹے کا دخل۔ | ۹۶ |
| ۵۰ | سٹے کو روکنے کے لیے اسلام کی تعلیمات۔ | ۹۶ |
| ۵۱ | سرمایہ داری بڑھانے میں جعلی اشیاء بنانے اور ملاوٹ وغیرہ کا رول۔ | ۹۷ |
| ۵۲ | ملاوٹ اور جعلی اشیاء کی روک تھام کے لیے اسلام کے احکام۔ | ۹۷ |
| ۵۳ | تنگ دستوں اور ضرورت مندوں پر مال خرچ کرنے کے لیے اسلام کے احکام۔ | ۹۷ |
| ۵۴ | سوشلزم اور کمیونزم کا نقطہ اتحاد۔ | ۹۹ |
| ۵۵ | سوشلزم اور کمیونزم میں فرق۔ | ۱۰۰ |
| ۵۶ | سوشلزم میں مالکوں سے ان کی املاک چھیننے کی بنیاد لادینی ہے۔ | ۱۰۰ |
| ۵۷ | اسلام میں کسی کی جائز شخصی ملکیت کو بزور چھین لینا جائز نہیں ہے۔ | ۱۰۱ |
| ۵۸ | سوشلزم کی طبقاتی مساوات۔ | ۱۰۱ |
| ۵۹ | اسلام کی اصولی مساوات۔ | ۱۰۲ |
| ۶۰ | سوشلسٹ نظام کی ڈکٹیٹرشپ۔ | ۱۰۴ |
| ۶۱ | اسلام میں اظہار آزادی رائے کا حق۔ | ۱۰۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۴۸۳** | ۱۰۵ |
| ۶۲ | بیع ملامسہ اور منابذہ کا ابطال۔ | ۱۰۵ |
| ۶۳ | ملامسہ اور منابذہ کی تعریفات۔ | ۱۰۷ |
| ۶۴ | فقہاء احناف کے نزدیک ملامسہ اور منابذہ کی تعریفات | ۱۰۸ |
| ۶۵ | ملامسہ اور منابذہ کے بطلان کی وجہ۔ | ۱۰۸ |
| ۶۶ | غائب چیز کی بیع میں مذاہب۔ | ۱۰۸ |
| | **باب ۴۸۴** | ۱۰۸ |
| ۶۷ | کنکری پھینکنے اور دھوکے کی بیع کے باطل ہونے کا بیان۔ | ۱۰۸ |
| ۶۸ | کنکری پھینکنے والی بیع | ۱۰۹ |
| ۶۹ | دھوکے کی بیع | ۱۰۹ |
| ۷۰ | بیع تعاطی کی تعریف | ۱۰۹ |
| ۷۱ | بیع تعاطی میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۱۰۹ |
| ۷۲ | بیع تعاطی میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۱۱۰ |
| ۷۳ | بیع تعاطی میں فقہاء حنفیہ کا موقف۔ | ۱۱۱ |
| ۷۴ | بیع تعاطی میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۱۱۱ |
| ۷۵ | انعامی بانڈز کا شرعی حکم | ۱۱۱ |
| ۷۶ | انعامی بانڈز میں سید مودودی کا موقف۔ | ۱۱۲ |
| ۷۷ | انعامی بانڈز میں علماء دیوبند کا موقف | ۱۱۳ |
| ۷۸ | انعامی بانڈز میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر۔ | ۱۱۴ |
| ۷۹ | کیا انعامی بانڈز کا لین دین ربوا الفضل ہے؟ | ۱۱۴ |
| ۸۰ | کیا انعامی بانڈز کا لین دین ربوا النسیئۃ ہے؟ | ۱۱۵ |
| ۸۱ | کیا انعام کا رواج خریدار کی شرط لگانے کے مترادف ہے؟ | ۱۱۷ |
| ۸۲ | انعامی بانڈز کا لین دین قرض ہے یا خرید و فروخت؟ | ۱۱۸ |
| ۸۳ | کیا بانڈز پر انعامات، سودی رقم سے دیے جاتے ہیں؟۔ | ۱۱۸ |
| ۸۴ | کیا بانڈز کے انعامات اور حکومت کے دیگر عطیات کا حکم الگ الگ ہے؟ | ۱۲۰ |
| ۸۵ | کیا نیت پر حکم لگانا صحیح ہے؟ | ۱۲۰ |
| ۸۶ | قمار کی تحقیق | ۱۲۰ |
| ۸۷ | کیا بانڈز کے انعامات میں قمار کی روح ہے؟ | ۱۲۴ |
| | **باب ۴۸۵** | ۱۲۶ |
| ۸۸ | حمل کی بیع کی ممانعت۔ | ۱۲۶ |
| ۸۹ | لفظ حبل کی تحقیق۔ | ۱۲۶ |
| ۹۰ | حبل الحبلہ کی تفسیر میں فقہاء کے اقوال۔ | ۱۲۸ |
| ۹۱ | بیع غرر کے احکام کی تفصیل۔ | ۱۲۸ |
| | **باب ۴۸۶** | ۱۲۹ |
| ۹۲ | کسی کی بیع اور نرخ پر بیع اور نرخ نہ کرنے اور تھنوں میں دودھ روکنے کی حرمت۔ | ۱۲۹ |
| ۹۳ | بیع پر بیع اور نرخ پر نرخ کی صورتیں | ۱۳۱ |
| ۹۴ | بیع پر بیع کی ممانعت میں مذاہب اور مصنف کا تجزیہ۔ | ۱۳۲ |
| ۹۵ | نجش کے حکم میں مذاہب اربعہ۔ | ۱۳۳ |
| ۹۶ | نیلام کی بیع میں مذاہب۔ | ۱۳۵ |
| | **باب ۴۸۷** | ۱۳۷ |
| ۹۷ | تلقی جلب کی ممانعت۔ | ۱۳۷ |
| ۹۸ | تلقی جلب کا معنی۔ | ۱۳۸ |
| ۹۹ | تلقی جلب کی ممانعت کی حکمت | ۱۳۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۰۰ | تلقی جلب میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۱۳۸ |
| ۱۰۱ | تلقی جلب میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۱۳۹ |
| ۱۰۲ | تلقی جلب میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۱۳۹ |
| ۱۰۳ | تلقی جلب میں غیر مقلدین کا موقف۔ | ۱۴۰ |
| ۱۰۴ | تلقی جلب میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۴۰ |
| ۱۰۵ | تلقی جلب میں خیار کی نفی کی وجہ سے فقہاء احناف پر مخالفت حدیث کا اعتراض اور اس کے جوابات | ۱۴۱ |
| | **باب: ۴۸۸** | ۱۴۳ |
| ۱۰۶ | شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے کی ممانعت۔ | ۱۴۳ |
| ۱۰۷ | شہری کی دیہاتی سے بیع میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۱۴۵ |
| ۱۰۸ | شہری کی دیہاتی سے بیع میں فقہاء حنبلیہ کا موقف | ۱۴۵ |
| ۱۰۹ | شہری کی دیہاتی سے بیع میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۱۴۶ |
| ۱۱۰ | شہری کی دیہاتی سے بیع میں فقہاء احناف کا موقف | ۱۴۶ |
| | **باب: ۴۸۹** | ۱۴۷ |
| ۱۱۱ | بیع مصراۃ کا حکم۔ | ۱۴۷ |
| ۱۱۲ | مصراۃ کا لغوی اور اصطلاحی معنی | ۱۴۸ |
| ۱۱۳ | مصراۃ کی بیع میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۱۴۹ |
| ۱۱۴ | بیع مصراۃ میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۱۴۹ |
| ۱۱۵ | بیع مصراۃ میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۱۵۰ |
| ۱۱۶ | بیع مصراۃ میں فقہاء احناف کا موقف | ۱۵۰ |
| ۱۱۷ | فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۱۵۰ |
| ۱۱۸ | حدیث مصراۃ مضطرب ہے۔ | ۱۵۰ |
| ۱۱۹ | حدیث مصراۃ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ | ۱۵۱ |
| ۱۲۰ | حدیث مصراۃ سنت کے خلاف ہے۔ | ۱۵۲ |
| ۱۲۱ | حدیث مصراۃ اجماع امت کے خلاف ہے۔ | ۱۵۳ |
| ۱۲۲ | حدیث مصراۃ قیاس کے خلاف ہے۔ | ۱۵۳ |
| ۱۲۳ | جو خبر واحد قرآن مجید، سنت معروفہ، اجماع اور قیاس صحیح کے خلاف ہو وہ غیر مقبول ہے۔ | ۱۵۴ |
| ۱۲۴ | حدیث مصراۃ منسوخ ہے۔ | ۱۵۵ |
| ۱۲۵ | حدیث مصراۃ کا صحیح محمل۔ | ۱۵۵ |
| | **باب: ۴۹۰** | ۱۵۶ |
| ۱۲۶ | قبضہ سے پہلے کسی چیز کو بیچنا باطل ہے۔ | ۱۵۶ |
| ۱۲۷ | بیع قبل القبض کی ممانعت کی حکمتیں۔ | ۱۶۰ |
| ۱۲۸ | سٹے کا عدم جواز۔ | ۱۶۰ |
| ۱۲۹ | بیع قبل القبض میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۱۶۱ |
| ۱۳۰ | بیع قبل القبض میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۱۶۱ |
| ۱۳۱ | بیع قبل القبض میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۱۶۱ |
| ۱۳۲ | بیع قبل القبض میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۶۱ |
| ۱۳۳ | امام شافعی، امام احمد اور امام محمد کی دلیل۔ | ۱۶۲ |
| ۱۳۴ | فقہاء احناف کی دلیل۔ | ۱۶۲ |
| ۱۳۵ | امام اعظم کے موقف پر ایک خدشہ۔ | ۱۶۲ |
| ۱۳۶ | ناپ اور تول کے بغیر بیع میں فقہاء شافعیہ کا موقف | ۱۶۳ |
| ۱۳۷ | ناپ اور تول کے بغیر بیع میں فقہاء مالکیہ کا موقف | ۱۶۳ |
| ۱۳۸ | ناپ اور تول کے بغیر بیع میں فقہاء حنبلیہ کا موقف | ۱۶۳ |
| ۱۳۹ | ناپ اور تول کے بغیر بیع میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۶۴ |
| ۱۴۰ | دستاویز کی بیع۔ | ۱۶۴ |
| ۱۴۱ | دستاویز کی بیع میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۶۵ |
| ۱۴۲ | ہنڈی کی بیع کا شرعی حکم۔ | ۱۶۵ |
| ۱۴۳ | ہنڈی بھنانے کی جائز صورت۔ | ۱۶۶ |
| ۱۴۴ | حقوق کی بیع کا حکم۔ | ۱۶۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۴۵ | ٹکڑوں کی بیع کا حکم | ۱۶۷ |
| ۱۴۶ | امپورٹ لائسنس اور روٹ پرمٹ کی بیع کا حکم | ۱۶۷ |
| ۱۴۷ | امپورٹ لائسنس اور روٹ پرمٹ سے استفادہ کی جائز صورت۔ | ۱۶۷ |
| ۱۴۸ | کتابوں پر رائلٹی کا حکم۔ | ۱۶۷ |
| ۱۴۹ | کیا حقوق اشاعت کو اپنے ساتھ خاص کر لینا جائز ہے۔ | ۱۶۸ |
| ۱۵۰ | پگڑی کی بیع کا حکم۔ | ۱۶۸ |
| | **باب: ۴۹۱** | ۱۶۹ |
| ۱۵۱ | کھجوروں کے جس ڈھیر کی مقدار مجہول ہو اس کی دوسری کھجوروں سے بیع ممنوع ہے۔ | ۱۶۹ |
| | **باب: ۴۹۲** | ۱۶۹ |
| ۱۵۲ | بیع سے پہلے عاقدین کے لیے خیار مجلس۔ | ۱۶۹ |
| ۱۵۳ | خیار مجلس میں فقہاء شافعیہ اور فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۱۷۲ |
| ۱۵۴ | خیار مجلس میں فقہاء شافعیہ اور فقہاء حنبلیہ کے موقف پر دلائل۔ | ۱۷۳ |
| ۱۵۵ | خیار مجلس میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۱۷۳ |
| ۱۵۶ | خیار مجلس میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۷۴ |
| ۱۵۷ | خیار مجلس میں فقہاء احناف کے موقف پر قرآن مجید سے استدلال۔ | ۱۷۵ |
| ۱۵۸ | خیار مجلس میں فقہاء احناف کے موقف پر احادیث سے استدلال۔ | ۱۷۵ |
| ۱۵۹ | فقہاء شافعیہ وحنابلہ کے جوابات۔ | ۱۷۷ |
| ۱۶۰ | الا بیع الخیار کی تشریح۔ | ۱۷۷ |
| ۱۶۱ | خیار شرط میں مذاہب فقہاء | ۱۷۸ |
| | **باب: ۴۹۳** | ۱۷۸ |
| ۱۶۲ | جو شخص بیع میں دھوکا کھا جائے۔ | ۱۷۸ |
| ۱۶۳ | لاخلابہ کہنے کی وجہ۔ | ۱۷۹ |
| ۱۶۴ | ناتجربہ کار کو زیادہ مہنگے داموں پر فروخت کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۷۹ |
| ۱۶۵ | غبن فاحش کی وجہ سے خیار کے حکم میں متاخرین احناف کا موقف۔ | ۱۷۹ |
| | **باب: ۴۹۴** | ۱۸۰ |
| ۱۶۶ | ظہور صلاحیت سے پہلے درختوں پر پھلوں کی بیع کا عدم جواز۔ | ۱۸۰ |
| ۱۶۷ | ظہور صلاحیت کی تفسیر میں اختلاف فقہاء۔ | ۱۸۳ |
| ۱۶۸ | ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۸۴ |
| ۱۶۹ | ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۸۴ |
| ۱۷۰ | ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع کے جواز میں فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۱۸۵ |
| ۱۷۱ | پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع کے عدم جواز میں ائمہ ثلاثہ کی حدیث کا جواب۔ | ۱۸۶ |
| ۱۷۲ | باغات کے پھلوں کی مروجہ بیع کا شرعی حکم۔ | ۱۸۷ |
| ۱۷۳ | پھلوں کے ظہور سے پہلے بیع کا حل۔ | ۱۸۷ |
| ۱۷۴ | باغ کے پھلوں کی مروجہ بیع میں پھلوں کو درختوں پر برقرار رکھنے کا حل۔ | ۱۹۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۴۹۵** | ۱۹۱ |
| ۱۷۵ | کھجوروں کی چھواروں کے عوض بیع کی ممانعت اور عرایا کا جواز۔ | ۱۹۱ |
| ۱۷۶ | عرایا کا لغوی معنی | ۱۹۸ |
| ۱۷۷ | عرایا کی تفسیر میں فقہاء کا اختلاف۔ | ۱۹۹ |
| ۱۷۸ | احناف کی بیان کردہ عرایا کی تفسیر پر فقہاء شافعیہ کے اعتراض کے جوابات۔ | ۲۰۰ |
| ۱۷۹ | تازہ کھجوروں کی چھواروں کے عوض بیع میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۰۰ |
| ۱۸۰ | تازہ کھجوروں کی چھواروں کے عوض بیع کے سلسلے میں امام ابوحنیفہ کا مناظرہ۔ | ۲۰۰ |
| ۱۸۱ | زید بن عیاش کو مجہول قرار دینے پر اعتراضات | ۲۰۱ |
| ۱۸۲ | زید بن عیاش کے معروف ہونے کے جوابات۔ | ۲۰۲ |
| ۱۸۳ | زید بن عیاش کی روایت کی توجیہ۔ | ۲۰۲ |
| ۱۸۴ | یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت پر امام بیہقی کا اعتراض۔ | ۲۰۲ |
| ۱۸۵ | امام بیہقی کے اعتراض کا جواب۔ | ۲۰۳ |
| ۱۸۶ | یحییٰ بن ابی کثیر کی مزید تائید۔ | ۲۰۳ |
| ۱۸۷ | مدار حرمت نسیئہ کو قرار دینے پر ایک اعتراض کا جواب۔ | ۲۰۴ |
| ۱۸۸ | حدیث رسول کے مقابلہ میں کسی کا قول معتبر نہیں ہے۔ | ۲۰۴ |
| | **باب ۴۹۶** | ۲۰۵ |
| ۱۸۹ | درخت کی بیع میں اس کے پھلوں کا حکم۔ | ۲۰۵ |
| ۱۹۰ | تابیر کا لغوی معنی | ۲۰۶ |
| ۱۹۱ | کھجور کے درخت کی بیع کے بعد اس کا پھل بائع کا ہے یا خریدار کا؟ | ۲۰۷ |
| ۱۹۲ | غلام کی بیع کے وقت اس کا مال لینے کی شرط میں فقہاء شافعیہ اور دیگر فقہاء کا موقف۔ | ۲۰۸ |
| ۱۹۳ | غلام کی بیع کے وقت اس کا مال لینے کی شرط میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۲۰۸ |
| ۱۹۴ | غلام کی بیع کے وقت اس کا مال لینے کی شرط میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۲۰۸ |
| ۱۹۵ | امام محمد کا فقہاء مالکیہ پر تعاقب۔ | ۲۰۸ |
| ۱۹۶ | فقہاء مالکیہ کا جواب اور جواب الجواب۔ | ۲۰۹ |
| | **باب ۴۹۷** | ۲۰۹ |
| ۱۹۷ | محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور ظہور صلاحیت سے پہلے بیع کی حرمت اور چند سالوں کی بیع کی ممانعت | ۲۰۹ |
| ۱۹۸ | مزابنہ، محاقلہ، مخابرہ اور معاومہ کی تعریفات اور احکام۔ | ۲۱۲ |
| ۱۹۹ | صرف درہم اور دینار کے عوض پھلوں کی بیع کی وضاحت۔ | ۲۱۲ |
| ۲۰۰ | بیع میں استثناء کی ممانعت کی وضاحت اور بیان مذاہب۔ | ۲۱۲ |
| | **باب ۴۹۸** | ۲۱۳ |
| ۲۰۱ | زمین کو کرائے پر دینا۔ | ۲۱۳ |
| ۲۰۲ | زمین پر کاشت کاری کی صورتیں۔ | ۲۲۸ |
| ۲۰۳ | زمین کو کرائے پر دینے میں مذاہب فقہاء | ۲۲۸ |
| ۲۰۴ | زمین کو کرائے پر دینے کے عدم جواز میں ابن حزم کے دلائل۔ | ۲۲۹ |
| ۲۰۵ | زمین کو کرائے پر دینے کے ثبوت میں احادیث | ۲۲۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | آثار اور اقوال تابعین۔ | ۲۲۹ |
| ۲۰۶ | زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت کی روایات کے جوابات۔ | ۲۳۵ |
| ۲۰۷ | مخابرہ (زمین کو بٹائی پر دینے) میں مذاہب فقہاء | ۲۳۸ |
| ۲۰۸ | زمین کو بٹائی پر دینے کے عدم جواز میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔ | ۲۳۹ |
| ۲۰۹ | مزارعت پر اعتراضات کے جوابات۔ | ۲۴۰ |
| ۲۱۰ | مزارعت پر جواز کے دلائل | ۲۴۱ |
| ۲۱۱ | احادیث مخابرہ پر فقہاء احناف کے اعتراضات۔ | ۲۴۲ |
| ۲۱۲ | احادیث مخابرہ پر اعتراضات کے جوابات | ۲۴۲ |
| ۲۱۳ | احادیث مخابرہ پر فقہاء شافعیہ کے اعتراضات کے جوابات۔ | ۲۴۴ |
| ۲۱۴ | جواز مزارعت کے ثبوت میں احادیث، آثار اور اقوال تابعین۔ | ۲۴۴ |
| ۲۱۵ | زمین کو بٹائی پر دینے میں فقہاء احناف کا موقف | ۲۴۷ |
| ۲۱۶ | قرآن مجید کی روشنی میں زمین کی شخصی ملکیت پر بحث ونظر۔ | ۲۴۷ |
| ۲۱۷ | احادیث کی روشنی میں زمین کی شخصی ملکیت پر بحث ونظر۔ | ۲۴۹ |
| ۲۱۸ | کیا مکانوں کو کرایہ پر دینا شرعاً حرام اور سود ہے؟ | ۲۵۰ |
| ۲۱۹ | مکانوں کے کرائے کو سود قرار دینے پر ایک حدیث سے استدلال اور اس کا جواب۔ | ۲۵۱ |
| ۲۲۰ | مکہ کے مکانوں کے کرائے کی ممانعت کی روایات پر بحث ونظر۔ | ۲۵۲ |
| ۲۲۱ | مکہ کے مکانوں کی بیع اور کرائے میں مذاہب ائمہ۔ | ۲۵۴ |
| ۲۲۲ | مکہ کے مکانوں کے کرائے کی ممانعت کی روایت سے علی العموم کرائے کے جواز پر استدلال۔ | ۲۵۴ |
| ۲۲۳ | مکانوں کے کرائے کے جواز کے ثبوت میں روایات۔ | ۲۵۵ |
| ۲۲۴ | مکانوں کے کرائے میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۲۵۸ |
| ۲۲۵ | مکانوں کے کرائے میں فقہاء شافعیہ کا موقف | ۲۵۹ |
| ۲۲۶ | مکانوں کے کرائے میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۲۵۹ |
| ۲۲۷ | مکانوں کے کرائے میں فقہاء احناف کا موقف | ۲۵۹ |
| | **كتاب المساقاة والمزارعة** | ۲۶۰ |
| | **باب: ۴۹۹** | ۲۶۰ |
| ۲۲۸ | مزارعت اور مساقاۃ میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۶۳ |
| ۲۲۹ | مساقاۃ اور مزارعت کے جواز پر دلائل۔ | ۲۶۳ |
| ۲۳۰ | کیا تعیین مدت کے بغیر عقد مساقات صحیح ہے۔ | ۲۶۴ |
| ۲۳۱ | مال جمع کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ | ۲۶۴ |
| | **باب: ۵۰۰** | ۲۶۵ |
| ۲۳۲ | کاشتکاری اور درخت لگانے کی فضیلت۔ | ۲۶۵ |
| ۲۳۳ | کیا بغیر نیت کے بھی نیک کاموں پر ثواب ہو سکتا ہے؟ | ۲۶۷ |
| ۲۳۴ | کاشتکاری اور دیگر دنیاوی امور کی فضیلت اور مذمت کے جدا جدا محمل۔ | ۲۶۸ |
| ۲۳۵ | کون سا کسب سب سے افضل ہے۔ | ۲۶۸ |
| ۲۳۶ | کیا کافر کو بھی نیک کاموں پر اجر ملتا ہے؟ | ۲۶۸ |
| | **باب: ۵۰۱** | ۲۶۹ |
| ۲۳۷ | قدرتی آفات سے پھلوں کے نقصان کو وضع کرنا۔ | ۲۶۹ |
| | فروخت شدہ پھلوں کو نقصان لاحق ہونے پر اس کے تاوان کے ذمہ میں مذاہب فقہاء | ۲۷۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۵۰۲** | ۲۷۲ |
| ۲۳۸ | قرض سے کچھ معاف کر دینے کا استحباب۔ | ۲۷۲ |
| ۲۳۹ | حضرت ابن ابی حدرد کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۲۷۵ |
| | **باب: ۵۰۳** | ۲۷۶ |
| ۲۴۰ | اگر خریدار دیوالیہ ہو جائے اور اس کے پاس خریدی ہوئی چیز ہو تو بائع اس سے لے سکتا ہے۔ | ۲۷۷ |
| ۲۴۱ | مفلس (دیوالیہ) کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۲۷۸ |
| ۲۴۲ | مفلس (دیوالیہ) کے شرعی احکام۔ | ۲۷۸ |
| ۲۴۳ | مفلس کے پاس بائع کی چیز بعینہٖ ملنے کی صورت میں مذاہب ائمہ۔ | ۲۷۹ |
| ۲۴۴ | مفلس کے پاس بائع کی چیز ملنے کی صورت میں ائمہ احناف کا موقف۔ | ۲۸۱ |
| ۲۴۵ | ائمہ احناف کے دلائل۔ | ۲۸۱ |
| ۲۴۶ | ائمہ ثلاثہ کی احادیث کے جوابات۔ | ۲۸۰ |
| ۲۴۷ | علامہ نووی، علامہ قرطبی اور علامہ ابن بطال کے اعتراضات کے جوابات۔ | ۲۸۳ |
| ۲۴۸ | مفلس کے پاس بائع کی چیز بعینہٖ ملنے کی صورت میں اس کے حق استرداد کے ثبوت میں صحیح اور صریح احادیث۔ | ۲۸۴ |
| | **باب: ۵۰۴** | ۲۸۵ |
| ۲۴۹ | مقروض کو مہلت دینے اور تقاضے میں درگزر کی فضیلت۔ | ۲۸۵ |
| ۲۵۰ | قرض معاف کرنے کے مسائل اور فضائل۔ | ۲۸۸ |
| | **باب: ۵۰۵** | ۲۸۹ |
| ۲۵۱ | قرض ادا کرنے میں مالدار کی تاخیر کا حرام ہونا اور حوالہ کا جائز ہونا۔ | ۲۸۹ |
| ۲۵۲ | قرض وصول کرنے کے احکام۔ | ۲۸۹ |
| ۲۵۳ | حوالہ کی تعریف اور احکام | ۲۹۰ |
| | **باب: ۵۰۶** | ۲۹۱ |
| ۲۵۴ | جنگلات کے فاضل پانی کو بیچنے اور جفتی کرانے کی اجرت کی ممانعت۔ | ۲۹۱ |
| ۲۵۵ | فالتو پانی کی بیع میں مذاہب۔ | ۲۹۲ |
| ۲۵۶ | نر کو جفتی کے لیے کرایہ پر دینے میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۲۹۳ |
| ۲۵۷ | نر کو جفتی کے لیے کرایہ پر دینے میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۲۹۳ |
| ۲۵۸ | نر کو جفتی کے لیے کرایہ پر دینے میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۲۹۴ |
| ۲۵۹ | نر کو جفتی کے لیے کرایہ پر دینے میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۲۹۴ |
| ۲۶۰ | انجکشن کے ذریعہ نر کا نطفہ مادہ کے رحم میں پہنچانے کا حکم۔ | ۲۹۵ |
| | **باب: ۵۰۷** | ۲۹۶ |
| ۲۶۱ | کتوں کی قیمت، فاحشہ اور نجومی کی اجرت اور بلی کی بیع کا حرام ہونا۔ | ۲۹۶ |
| ۲۶۲ | کتے کی قیمت اور اس کی بیع میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۹۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۶۳ | جن کتوں کا رکھنا جائز ہے ان کی بیع کے جواز میں احادیث۔ | ۲۹۸ |
| ۲۶۴ | کاہن کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۳۰۰ |
| ۲۶۵ | پچھنے لگانے کی اجرت کا حکم۔ | ۳۰۱ |
| ۲۶۶ | بلی کی بیع اور اس کی قیمت کا حکم۔ | ۳۰۱ |
| | **باب: ۵۰۸** | ۳۰۲ |
| ۲۶۷ | کتوں کے قتل کا حکم اور پھر اس کے منسوخ ہونے کا بیان، اور شکار، کھیت اور جانوروں کی حفاظت کے لیے کتے پالنے کا جواز۔ | ۳۰۲ |
| ۲۶۸ | کتوں کو قتل کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۳۰۸ |
| ۲۶۹ | کھیت کے کتے کے مستثنیٰ ہونے کی روایت | ۳۰۹ |
| ۲۷۰ | ایک قیراط اور دو قیراط کی دو حدیثوں میں تطبیق۔ | ۳۰۹ |
| ۲۷۱ | کتوں کو رکھنے کی وجہ سے ایک قیراط اجر میں کمی کی وجہ۔ | ۳۱۰ |
| ۲۷۲ | قیراط کے وزن اور مصداق کی تحقیق۔ | ۳۱۰ |
| ۲۷۳ | گھر کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۳۱۰ |
| ۲۷۴ | گھر کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۳۱۱ |
| ۲۷۵ | گھر کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۳۱۱ |
| ۲۷۶ | گھر کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۳۱۲ |
| | **باب: ۵۰۹** | ۳۱۲ |
| ۲۷۷ | فصد لگانے کی اجرت کا حلال ہونا۔ | ۳۱۴ |
| ۲۷۸ | فصد لگانے کی اجرت کے حکم میں مذاہب۔ | ۳۱۴ |
| ۲۷۹ | فصد کا طبی حکم۔ | ۳۱۴ |
| | **باب: ۵۱۰** | ۳۱۵ |
| ۲۸۰ | شراب کی بیع کا حرام ہونا۔ | ۳۱۵ |
| ۲۸۱ | اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ | ۳۱۷ |
| ۲۸۲ | قرآن کی روشنی میں شراب کی حرمت کا بیان۔ | ۳۱۸ |
| ۲۸۳ | احناف کے نزدیک خمر کی تعریف اور خمر اور دیگر شرابوں کا حکم۔ | ۳۱۹ |
| ۲۸۴ | امام ابوحنیفہ پر نشہ آور شرابوں کو حلال کرنے کا اعتراض اور اس کا جواب۔ | ۳۲۰ |
| ۲۸۵ | الکوحل کا شرعی حکم۔ | ۳۲۲ |
| ۲۸۶ | الکوحل آمیز دواؤں، پرفیوم اور الکوحل اور اسپرٹ کے دیگر مرکبات کا حکم مذاہب اربعہ کی روشنی میں۔ | ۳۲۲ |
| ۲۸۷ | خمر کو سرکہ بنانے پر علامہ نووی کے اعتراض کا جواب۔ | ۳۲۴ |
| | **باب: ۵۱۱** | ۳۲۴ |
| ۲۸۸ | شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کا حرام ہونا۔ | ۳۲۴ |
| ۲۸۹ | اللہ اور رسول کی طرف ضمیر واحد لوٹانے کی توجیہ | ۳۲۶ |
| ۲۹۰ | آیا مردار کا صرف گوشت حرام ہے یا اس کے تمام اجزاء۔ | ۳۲۶ |
| ۲۹۱ | کیا مردہ انسان کے اجزاء سے فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہ۔ | ۳۲۷ |
| ۲۹۲ | حیلہ کی تحقیق۔ | ۳۲۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۹۳ | قرآن مجید سے حیلہ کا ثبوت۔ | ۳۲۸ |
| ۲۹۴ | حدیث سے حیلہ کا ثبوت۔ | ۳۲۸ |
| | **باب ۵۱۴ :** | ۳۲۹ |
| ۲۹۵ | سود کا بیان۔ | ۳۲۹ |
| ۲۹۶ | ربٰو کا لغوی معنی۔ | ۳۴۶ |
| ۲۹۷ | ربٰو کا اصطلاحی معنی۔ | ۳۴۶ |
| ۲۹۸ | بینک کے سود کے مجوزین کے دلائل۔ | ۳۴۷ |
| ۲۹۹ | مجوزین سود کے دلائل کے جوابات۔ | ۳۴۸ |
| ۳۰۰ | افراطِ زر کی صورت میں اصل زر کو بحال رکھنے کا ایک حل۔ | ۳۴۹ |
| ۳۰۱ | بینک نوٹ کی تحقیق۔ | ۳۵۰ |
| ۳۰۲ | نوٹ میں مذاہب اربعہ۔ | ۳۵۰ |
| ۳۰۳ | نوٹ میں علماءِ مصر کا نظریہ۔ | ۳۵۱ |
| ۳۰۴ | نوٹ کا لغوی اور عرفی معنی۔ | ۳۵۱ |
| ۳۰۵ | نوٹوں کی فقہی حیثیت۔ | ۳۵۲ |
| ۳۰۶ | دنیا کے کرنسی نظام میں انقلابات اور تبدیلیاں۔ | ۳۵۴ |
| ۳۰۷ | نوٹ کے متعلق مصنف کا موقف۔ | ۳۶۰ |
| ۳۰۸ | کرنسی نوٹ اور زکوٰۃ۔ | ۳۶۲ |
| ۳۰۹ | نوٹوں کا نوٹوں سے تبادلہ۔ | ۳۶۳ |
| ۳۱۰ | ملکی کرنسی نوٹوں کا آپس میں تبادلہ۔ | ۳۶۳ |
| ۳۱۱ | نوٹ کی نوٹ کے بدلہ میں کمی اور زیادتی کے ساتھ بیع۔ | ۳۶۵ |
| ۳۱۲ | مختلف ممالک کے کرنسی نوٹوں کا آپس میں تبادلہ | ۳۶۷ |
| ۳۱۳ | بغیر قبضہ کے کرنسی کا تبادلہ۔ | ۳۶۹ |
| ۳۱۴ | نوٹ کی نوٹ کے عوض کمی اور بیشی کے ساتھ بجواز بیع کے اہم دلائل کا جائزہ۔ | ۳۷۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۱۵ | بیع عینہ کے جزیہ سے سود کو جائز کرنے کا ایک حیلہ۔ | ۳۷۲ |
| ۳۱۶ | بیع عینہ کی تحقیق۔ | ۳۷۳ |
| ۳۱۷ | عینہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی | ۳۷۳ |
| ۳۱۸ | بیع عینہ کی حرمت میں احادیث، آثار صحابہ اور اقوال تابعین۔ | ۳۷۴ |
| ۳۱۹ | بیع عینہ میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۳۷۶ |
| ۳۲۰ | بیع عینہ میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۳۷۸ |
| ۳۲۱ | بیع عینہ میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۳۷۹ |
| ۳۲۲ | بیع عینہ میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۳۸۰ |
| ۳۲۳ | دارالحرب کے سود میں جمہور فقہاء کا نظریہ۔ | ۳۸۳ |
| ۳۲۴ | دارالحرب کے سود میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۳۸۴ |
| ۳۲۵ | دارالحرب میں جواز ربٰو والی حدیث کی فنی حیثیت | ۳۸۴ |
| ۳۲۶ | دارالحرب میں ربٰو کے متعلق فقہاء احناف کے دلائل کا تجزیہ۔ | ۳۸۵ |
| ۳۲۷ | مکحول کی روایت کا محمل۔ | ۳۸۵ |
| ۳۲۸ | دارالحرب کے سود کے بارے میں امام ابو حنیفہ کے قول کی وضاحت۔ | ۳۸۶ |
| ۳۲۹ | کیا سود اور دیگر عقود فاسدہ کے ذریعہ حربی کافروں کا پیسہ بٹورنا جائز ہے؟ | ۳۸۸ |
| ۳۳۰ | حضرت ابوبکر کے قمار کی وضاحت۔ | ۳۹۰ |
| ۳۳۱ | دارالحرب، دارالکفر اور دارالاسلام کی تعریفات۔ | ۳۹۱ |
| ۳۳۲ | ربٰوا الفضل کی علت حرمت میں مذاہب ائمہ۔ | ۳۹۴ |
| ۳۳۳ | ربٰوا الفضل میں ائمہ اربعہ کی بیان کردہ حرمت کی علت کا ایک جائزہ اور مصنف کا موقف۔ | ۳۹۵ |
| ۳۳۴ | ربٰوا الفضل کی حرمت کا سبب۔ | ۳۹۷ |
| ۳۳۵ | نفع اور سود میں فرق۔ | ۳۹۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۳۶ | سونے اور چاندی کی بیع میں عقد کے وقت قبضہ کرنے میں مذاہب۔ | ۳۹۸ |
| ۳۳۷ | کرنسی نوٹوں کی نوٹوں سے بیع میں ادھار کا حکم۔ | ۳۹۹ |
| ۳۳۸ | سونے اور چاندی کی مصنوعات کی بیع میں اُدھار کا حکم۔ | ۴۰۰ |
| ۳۳۹ | بالخصوص سونے اور چاندی کی بیع میں مجلس کے اندر قبضہ کی شرط کیوں ہے؟ | ۴۰۱ |
| ۳۴۰ | بیع صرف میں حضرت امیر معاویہ کا نظریہ۔ | ۴۰۲ |
| ۳۴۱ | سونے اور چاندی سے مرکب اشیاء کو مفرد سونے اور چاندی کے عوض فروخت کرنے میں مذاہب۔ | ۴۰۲ |
| ۳۴۲ | سونے اور چاندی سے مرکب اشیاء کو مفرد سونے اور چاندی کے عوض فروخت کرنے میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۴۰۳ |
| ۳۴۳ | فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۴۰۴ |
| ۳۴۴ | سونے اور چاندی سے مرکب اشیاء کو زیادہ سونے اور چاندی کے عوض فروخت کرنے کے بارے میں آثار صحابہ اور اقوال تابعین | ۴۰۴ |
| ۳۴۵ | حضرت ابن عباس کا ربا الفضل کے جواز سے رجوع | ۴۰۷ |
| ۳۴۶ | حضرت اسامہ کی روایت "سود صرف ادھار میں ہے" کی وضاحت۔ | ۴۰۸ |
| ۳۴۷ | اجناس مختلفہ میں اتحاد قدر کے باوجود ادھار بیع کیوں جائز ہے۔ | ۴۰۹ |
| | **باب: ۵۱۳** | ۴۰۹ |
| ۳۴۸ | حلال لینا اور مشتبہ چیزوں کو ترک کر دینا۔ | ۴۰۹ |
| ۳۴۹ | باب مذکور کی حدیث کی اہمیت۔ | ۴۱۱ |
| ۳۵۰ | امور مشتبہ کی تشریح میں علماء کے اقوال۔ | ۴۱۱ |
| ۳۵۱ | عقل کا محل دل ہے یا دماغ؟ | ۴۱۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۵۲ | دماغ کے محل عقل ہونے پر دلائل۔ | ۴۱۳ |
| ۳۵۳ | قرآن اور حدیث میں دل کی طرف عقل اور ادراک کی نسبت کرنے کی توجیہ۔ | ۴۱۴ |
| ۳۵۴ | عقل کی تعریف میں علماء کے اقوال۔ | ۴۱۵ |
| ۳۵۵ | محل عقل کے بارے میں ائمہ مذاہب کے اقوال | ۴۱۵ |
| | **باب: ۵۱۴** | ۴۱۷ |
| ۳۵۶ | اونٹ کو فروخت کرنا اور سواری کا استثناء کر لینا | ۴۱۷ |
| ۳۵۷ | حضرت جابر کے اونٹ کی قیمت کی روایت میں اضطراب کے جوابات۔ | ۴۲۲ |
| ۳۵۸ | بیع میں شرط لگانے کے متعلق مذاہب فقہاء | ۴۲۲ |
| ۳۵۹ | بیع میں شرط لگانے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۴۲۳ |
| ۳۶۰ | بیع میں شرط لگانے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۴۲۳ |
| ۳۶۱ | بیع میں شرط لگانے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۴۲۴ |
| ۳۶۲ | فقہاء حنبلیہ کی دلیل۔ | ۴۲۴ |
| ۳۶۳ | امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کی دلیل۔ | ۴۲۴ |
| ۳۶۴ | حضرت جابر کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل | ۴۲۴ |
| | **باب: ۵۱۵** | ۴۲۵ |
| ۳۶۵ | جانوروں کے قرض لینے کا جواز اور بدلے میں بہتر جانور دینے کا استحباب۔ | ۴۲۵ |
| ۳۶۶ | حیوان کو بطور قرض دینے میں مذاہب فقہاء۔ | ۴۲۷ |
| ۳۶۷ | حیوان کو بطور قرض لینے میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۴۲۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۶۸ | حیوان کے قرض میں جمہور کی روایت کے جوابات۔ | ۴۲۸ |
| ۳۶۹ | حیوان کو بطور قرض دینے کی منسوخیت پر احادیث وآثار۔ | ۴۲۸ |
| ۳۷۰ | حسن قضاء کا ثبوت۔ | ۴۲۹ |
| | **باب: ۵۱۶** | ۴۳۰ |
| ۳۷۱ | حیوان کو حیوان کے عوض کمی وبیشی کے ساتھ بیچنے کا جواز | ۴۳۰ |
| ۳۷۲ | حیوان کی حیوان کے عوض بیع میں جمہور فقہاء کا نظریہ۔ | ۴۳۰ |
| ۳۷۳ | حیوان کی حیوان کے عوض بیع میں امام ابوحنیفہ کا نظریہ۔ | ۴۳۰ |
| ۳۷۴ | علم رسالت۔ | ۴۳۱ |
| | **باب: ۵۱۷** | ۴۳۱ |
| ۳۷۵ | سفر اور حضر میں گروی رکھنے کا جواز۔ | ۴۳۱ |
| ۳۷۶ | کافروں سے کاروباری معاملہ کرنے کا جواز۔ | ۴۳۲ |
| | **باب: ۵۱۸** | ۴۳۳ |
| ۳۷۷ | بیع سلم کا جواز۔ | ۴۳۳ |
| ۳۷۸ | بیع سلم کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔ | ۴۳۳ |
| ۳۷۹ | مزروعات اور عددیات میں بیع سلم کا جواز۔ | ۴۳۴ |
| ۳۸۰ | حاضر چیز میں بیع سلم کے متعلق مذاہب فقہاء | ۴۳۵ |
| ۳۸۱ | بیع سلم کی مزید شرائط۔ | ۴۳۶ |
| | **باب: ۵۱۹** | ۴۳۶ |
| ۳۸۲ | کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کی مذمت۔ | ۴۳۶ |
| ۳۸۳ | احتکار کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔ | ۴۳۷ |
| ۳۸۴ | احتکار میں مذاہب فقہاء۔ | ۴۳۸ |
| ۳۸۵ | احتکار کی شرائط۔ | ۴۳۸ |
| | **باب: ۵۲۰** | ۴۳۸ |
| ۳۸۶ | بیع میں قسم کھانے کی ممانعت۔ | ۴۳۸ |
| | **باب: ۵۲۱** | ۴۳۹ |
| ۳۸۷ | شفعہ کا بیان۔ | ۴۳۹ |
| ۳۸۸ | شفعہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔ | ۴۴۰ |
| ۳۸۹ | شفعہ میں مذاہب فقہاء۔ | ۴۴۱ |
| ۳۹۰ | فقہاء احناف کا موقف۔ | ۴۴۱ |
| ۳۹۱ | پڑوسی کے شفعہ میں احادیث اور آثار۔ | ۴۴۲ |
| | **باب: ۵۲۲** | ۴۴۴ |
| ۳۹۲ | پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا۔ | ۴۴۴ |
| ۳۹۳ | پڑوسی کے شہتیر رکھنے میں مذاہب فقہاء | ۴۴۵ |
| | **باب: ۵۲۳** | ۴۴۵ |
| ۳۹۴ | ظلم اور زمین وغیرہ غصب کرنے کی حرمت۔ | ۴۴۵ |
| ۳۹۵ | گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالنے کی وضاحت۔ | ۴۴۸ |
| ۳۹۶ | سات زمینوں کا ثبوت۔ | ۴۴۹ |
| ۳۹۷ | زمین کو غصب کرنے میں فقہاء احناف کے قول کی وضاحت۔ | ۴۴۹ |
| ۳۹۸ | مالک زمین کا زمین کے اوپر اور نیچے تصرف | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کا حکم۔ | ۴۵۰ |
| ۳۹۹ | زمین کے تیل یا گیس کا حکم۔ | ۴۵۰ |
| ۴۰۰ | سات زمینوں کے بارے میں اثر ابن عباس۔ | ۴۵۰ |
| ۴۰۱ | اثر ابن عباس پر اشکال۔ | ۴۵۱ |
| ۴۰۲ | اثر مذکور کا جواب مولانا قسوری سے۔ | ۴۵۱ |
| ۴۰۳ | اشکال مذکور کا جواب شیخ نانوتوی سے | ۴۵۱ |
| | **باب: ۵۲۴** | ۴۵۲ |
| ۴۰۴ | اختلاف کی صورت میں راستے کی مقدار۔ | ۴۵۲ |
| | **کتاب الفرائض** | ۴۵۴ |
| | **باب: ۵۲۵** | ۴۵۴ |
| ۴۰۵ | فرائض کا لغوی معنی۔ | ۴۶۲ |
| ۴۰۶ | مسلمان اور کافر کی ایک دوسرے کی وراثت میں مذاہب۔ | ۴۶۲ |
| ۴۰۷ | آثار صالحین سے تبرک حاصل کرنا۔ | ۴۶۳ |
| ۴۰۸ | کلالہ کی تعریف۔ | ۴۶۳ |
| | **کتاب الہبات** | ۴۶۴ |
| | **باب: ۵۲۶** | ۴۶۴ |
| ۴۰۹ | صدقہ کی ہوئی چیز کو خریدنے کی کراہت | ۴۶۴ |
| | **باب: ۵۲۷** | ۴۶۶ |
| ۴۱۰ | صدقہ میں رجوع کی حرمت۔ | ۴۶۶ |
| ۴۱۱ | ہبہ کی تعریف اور اس کے احکام۔ | ۴۶۸ |
| ۴۱۲ | ہبہ سے رجوع کرنے میں فقہاء کے نظریات۔ | ۴۶۹ |
| ۴۱۳ | ہبہ سے رجوع کرنے میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۴۶۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۱۴ | ہبہ میں رجوع کرنے کے جواز پر احادیث۔ | ۴۶۹ |
| ۴۱۵ | جمہور کی دلیل کا جواب۔ | ۴۷۱ |
| | **باب: ۵۲۸** | ۴۷۲ |
| ۴۱۶ | بعض اولاد کو بعض سے زیادہ دینے کی کراہت | ۴۷۲ |
| ۴۱۷ | حضرت نعمان بن بشیر کو غلام ہبہ کرنے کی مختلف روایتوں میں تطبیق۔ | ۴۷۷ |
| ۴۱۸ | اولاد کو مساوات سے ہبہ کرنے کے بارے میں مذاہب ائمہ۔ | ۴۷۷ |
| ۴۱۹ | اولاد کو مساوات سے ہبہ کرنے کے بارے میں مذہب احناف۔ | ۴۷۸ |
| ۴۲۰ | اولاد اور دیگر محارم کو ہبہ کے بعد رجوع کرنے کے عدم جواز کی تحقیق۔ | ۴۷۹ |
| | **باب: ۵۲۹** | ۴۸۰ |
| ۴۲۱ | عمریٰ (تاحیات ہبہ) کا بیان۔ | ۴۸۰ |
| ۴۲۲ | عمریٰ کا لغوی معنی۔ | ۴۸۵ |
| ۴۲۳ | عمریٰ کے حکم میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۴۸۶ |
| ۴۲۴ | عمریٰ کے حکم میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔ | ۴۸۶ |
| ۴۲۵ | عمریٰ کے حکم میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۴۸۷ |
| ۴۲۶ | عمریٰ کے حکم میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۴۸۷ |
| ۴۲۷ | رقبیٰ کا حکم۔ | ۴۸۸ |
| | **کتاب الوصیۃ** | ۴۸۹ |
| | **باب: ۵۳۰** | ۴۸۹ |
| ۴۲۸ | وصیت کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۴۹۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۲۹ | وصیت کے اقسام۔ | ۴۹۶ |
| ۴۳۰ | کیا مطلقاً وصیت کرنا فرض ہے؟ | ۴۹۶ |
| ۴۳۱ | ثلث مال تک وصیت کی تحقیق۔ | ۴۹۸ |
| ۴۳۲ | امور مباحہ پر اجر ملنے کی تحقیق۔ | ۴۹۸ |
| ۴۳۳ | لمبی عمر کی فضیلت۔ | ۴۹۸ |
| ۴۳۴ | اہل مکہ کی ہجرت کا حکم۔ | ۴۹۹ |
| | **باب: ۵۳۱** | ۴۹۹ |
| ۴۳۵ | میت کو صدقات کا ایصال ثواب۔ | ۴۹۹ |
| ۴۳۶ | قرآن مجید سے ایصال ثواب کا ثبوت۔ | ۵۰۰ |
| ۴۳۷ | احادیث اور آثار سے ایصال ثواب کا ثبوت۔ | ۵۰۰ |
| ۴۳۸ | ایصال ثواب کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۵۰۴ |
| ۴۳۹ | ایصال ثواب کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۵۰۵ |
| ۴۴۰ | ایصال ثواب کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۵۰۵ |
| ۴۴۱ | ایصال ثواب کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۵۰۶ |
| ۴۴۲ | ایصال ثواب کے متعلق علماء غیر مقلدین کا نظریہ۔ | ۵۰۷ |
| ۴۴۳ | ایصال ثواب کے متعلق علماء دیوبند کا نظریہ۔ | ۵۰۸ |
| ۴۴۴ | ایصال ثواب کے متعلق امام احمد رضا کا نظریہ۔ | ۵۰۸ |
| ۴۴۵ | قرآن خوانی کی اجرت لینے کی توجیہات۔ | ۵۱۰ |
| | **باب: ۵۳۲** | ۵۱۱ |
| ۴۴۶ | موت کے بعد انسان کو لاحق ہونے والا ثواب۔ | ۵۱۱ |
| ۴۴۷ | صدقات جاریہ کی وضاحت۔ | ۵۱۱ |
| ۴۴۸ | ایصال ثواب کی وضاحت۔ | ۵۱۲ |
| | **باب: ۵۳۳** | ۵۱۲ |
| ۴۴۹ | وقف کا بیان | ۵۱۲ |
| ۴۵۰ | وقف کا لغوی معنی۔ | ۵۱۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۵۱ | وقف کی فقہی تعریف۔ | ۵۱۳ |
| ۴۵۲ | وقف کا حکم۔ | ۵۱۴ |
| ۴۵۳ | وقف کی شرائط۔ | ۵۱۴ |
| ۴۵۴ | وقف کے مسائل۔ | ۵۱۵ |
| | **باب: ۵۳۴** | ۵۱۵ |
| ۴۵۵ | جس کے پاس وصیت کے لیے کوئی چیز نہ ہو اس کا وصیت کو ترک کرنا۔ | ۵۱۵ |
| ۴۵۶ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصیت نہ کرنے پر سوالات کے جوابات۔ | ۵۱۹ |
| ۴۵۷ | احادیث اہل سنت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت اور وصیت کی نفی۔ | ۵۱۹ |
| ۴۵۸ | احادیث اہل تشیع سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت اور وصیت کی نفی۔ | ۵۲۰ |
| ۴۵۹ | اَھَجَرَ کی تحقیق۔ | ۵۲۱ |
| ۴۶۰ | حدیث قرطاس میں حضرت عمر پر حضور کا کہنا نہ ماننے کا اعتراض اور اس کے جوابات۔ | ۵۲۱ |
| ۴۶۱ | کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کی خلافت کے بارے میں کچھ لکھوانا چاہتے تھے؟ | ۵۲۴ |
| | **کتاب النذر** | ۵۲۷ |
| | **باب: ۵۳۵** | |
| ۴۶۲ | نذر کا لغوی معنی | ۵۲۷ |
| ۴۶۳ | نذر کا شرعی معنی۔ | ۵۳۴ |
| ۴۶۴ | نذر کا حکم۔ | ۵۳۴ |
| ۴۶۵ | نذر کی شرائط۔ | ۵۳۵ |
| ۴۶۶ | نذر کی اقسام۔ | ۵۳۵ |
| ۴۶۷ | میت کی طرف سے اس کی نذر پوری کرنے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۵۳۵ |
| ۴۶۸ | میت کی طرف سے اس کی نذر پوری کرنے میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ | ۵۳۷ |
| ۴۶۹ | میت کی طرف سے اس کی نذر پوری کرنے میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۵۳۷ |
| ۴۷۰ | میت کی طرف سے اس کی نذر پوری کرنے میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۵۳۸ |
| ۴۷۱ | میت کی طرف سے اس کی نذر پوری کرنے میں غیر مقلدین کا نظریہ۔ | ۵۳۹ |
| ۴۷۲ | اولیاء اللہ کی نذر ماننے کا معروف اور مروج غلط طریقہ اور اس کی اصلاح کی صورتیں۔ | ۵۳۹ |
| ۴۷۳ | اولیاء اللہ کی مروج نذر کے متعلق شاہ مسعود دہلوی کا نظریہ۔ | ۵۴۰ |
| ۴۷۴ | اولیاء اللہ کی مروج نذر کے متعلق مولانا ریاست علی خاں کا نظریہ۔ | ۵۴۰ |
| ۴۷۵ | اولیاء اللہ کی مروج نذر کے متعلق شاہ عبدالعزیز کا نظریہ۔ | ۵۴۱ |
| ۴۷۶ | کیا میت کے لیے لغوی نذر ماننا جائز ہے؟ | ۵۴۱ |
| ۴۷۷ | لغوی قسم اور لغوی نذر کی تحقیق۔ | ۵۴۲ |
| ۴۷۸ | مصیبت کے وقت کفار مشرکین کا اللہ تعالیٰ کی نذر ماننا۔ | ۵۴۳ |
| ۴۷۹ | انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے بارے میں راہ اعتدال اپنائیے۔ | ۵۴۴ |
| ۴۸۰ | نذر سے ممانعت کی وجوہات۔ | ۵۴۴ |
| ۴۸۱ | اظہار اسلام کے بعد قیدی کو کفار کے حوالہ کرنے کے جوابات۔ | ۵۴۵ |
| ۴۸۲ | نذر معصیت پر لزوم کفارہ کے بارے میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۵۴۵ |
| ۴۸۳ | نذر معصیت پر لزوم کفارہ کے بارے میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۵۴۷ |
| ۴۸۴ | نذر معصیت پر لزوم کفارہ کے بارے میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۵۴۷ |
| ۴۸۵ | نذر معصیت پر لزوم کفارہ کے بارے میں فقہاء حنفیہ کا نظریہ۔ | ۵۴۷ |
| ۴۸۶ | مذہب احناف کے بیان میں بعض شارحین کی لغزش۔ | ۵۴۸ |
| ۴۸۷ | شیخ کشمیری کے اشکال کا جواب۔ | ۵۵۰ |
| ۴۸۸ | نذر معصیت پر کفارہ لازم ہونے پر علامہ ماردینی حنفی کے دلائل: | ۵۵۰ |
| ۴۸۹ | بیٹے کو قربان کرنے کی نذر میں آیا ایک بکری کا کفارہ ہے یا سو اونٹوں کا؟ | ۵۵۲ |
| ۴۹۰ | کیا کافر مسلمانوں کا مال لوٹ کر اس کے مالک ہو جاتے ہیں۔؟ | ۵۵۳ |
| | **کتاب الایمان** | ۵۵۵ |
| | **باب: ۵۳۶** | ۵۵۵ |
| ۴۹۱ | غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت۔ | ۵۵۵ |
| ۴۹۲ | یمین کا لغوی معنی۔ | ۵۵۸ |
| ۴۹۳ | یمین کا اصطلاحی معنی۔ | ۵۵۸ |
| ۴۹۴ | یمین کی اقسام۔ | ۵۵۹ |
| ۴۹۵ | کفارہ قسم کا بیان۔ | ۵۵۹ |
| ۴۹۶ | غیر اللہ کی قسم کھانے سے ممانعت کا سبب۔ | ۵۶۰ |
| ۴۹۷ | غیر اللہ کی قسم کھانے کے حکم کے متعلق فقہاء | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | حنبلیہ کی رائے۔ | ۵۶۱ |
| ۴۹۸ | غیر اللہ کی قسم کھانے کے حکم کے متعلق فقہاء مالکیہ کی رائے۔ | ۵۶۲ |
| ۴۹۹ | غیر اللہ کی قسم کھانے کے حکم کے متعلق فقہاء شافعیہ کی رائے۔ | ۵۶۲ |
| ۵۰۰ | غیر اللہ کی قسم کھانے کے متعلق فقہاء حنفیہ کی رائے۔ | ۵۶۲ |
| ۵۰۱ | اللہ تعالیٰ نے اپنی مصنوعات کی قسمیں کیوں کھائی ہیں؟ | ۵۶۳ |
| ۵۰۲ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر اللہ کی قسمیں کیوں کھائی ہیں؟ | ۵۶۴ |
| ۵۰۳ | قسم پورا کرنے اور توڑنے کی اقسام۔ | ۵۶۵ |
| ۵۰۴ | بکثرت قسم کھانا غیر پسندیدہ ہے۔ | ۵۶۶ |
| ۵۰۵ | لات کی اصل اور تاریخ۔ | ۵۶۷ |
| ۵۰۶ | عزیٰ کی اصل اور تاریخ۔ | ۵۶۷ |
| ۵۰۷ | کفریہ کلمات سے قسم کھانے کا حکم۔ | ۵۶۸ |
| ۵۰۸ | آیا کفریہ کلمات سے ائمہ مذاہب کے نزدیک شرعی قسم منعقد ہوتی ہے یا نہیں؟ | ۵۶۹ |
| ۵۰۹ | امام ابوحنیفہ کا مذہب بیان کرنے میں بعض علماء کی لغزش۔ | ۵۶۹ |
| ۵۱۰ | کفار کی دعوت دینے کا حکم۔ | ۵۷۰ |
| | **باب: ۵۳۷** | ۵۷۰ |
| ۵۱۱ | قسم کا خلاف بہتر ہونے کی صورت میں قسم کا خلاف کرنے کا استحباب۔ | ۵۷۰ |
| ۵۱۲ | خود سواریاں دے کر اللہ کی طرف نسبت کرنے کی توجیہات۔ | ۵۷۹ |
| ۵۱۳ | قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۵۷۹ |
| ۵۱۴ | قسم توڑنے سے پہلے کفارے کے جواز پر | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | جمہور کے دلائل۔ | ۵۸۰ |
| ۵۱۵ | قسم توڑنے سے پہلے کفارے کے عدم جواز پر فقہاء احناف کے دلائل اور جمہور کے دلائل کے جوابات۔ | ۵۸۰ |
| ۵۱۶ | تہم کی نسبت پر ایک اشکال کا جواب۔ | ۵۸۲ |
| ۵۱۷ | سوال کرنے سے ابن حاتم کی ناراضگی کی توجیہ۔ | ۵۸۲ |
| ۵۱۸ | منصب کا سوال۔ | ۵۸۳ |
| | **باب: ۵۳۸** | ۵۸۳ |
| ۵۱۹ | قسم میں قسم کھلانے والے کی نیت کا اعتبار ہے | ۵۸۳ |
| ۵۲۰ | فقہاء شافعیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔ | ۵۸۳ |
| ۵۲۱ | فقہاء حنبلیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔ | ۵۸۴ |
| ۵۲۲ | فقہاء مالکیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔ | ۵۸۶ |
| ۵۲۳ | فقہاء حنفیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔ | ۵۸۷ |
| | **باب: ۵۳۹** | ۵۸۷ |
| ۵۲۴ | قسم میں ان شاء اللہ کہنا۔ | ۵۸۷ |
| ۵۲۵ | حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج کی تعداد کے بیان میں مضطرب روایات میں تطبیق۔ | ۵۹۰ |
| ۵۲۶ | حضرت سلیمان سے متعلق ایک حدیث صحیح پر سید مودودی کے اعتراض کے جوابات۔ | ۵۹۰ |
| ۵۲۷ | قسم کے بعد استثناء کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۵۹۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۲۸ | بعض دیگر مسائل۔ | ۵۹۳ |
| | **باب: ۵۴۰** | ۵۹۳ |
| ۵۲۹ | اگر قسم سے نقصان ہو تو قسم پورا کرنے کی ممانعت۔ | ۵۹۳ |
| ۵۳۰ | قسم توڑنے کے وجوب کا بیان۔ | ۵۹۴ |
| ۵۳۱ | ایک اشکال کا جواب۔ | ۵۹۴ |
| | **باب: ۵۴۱** | ۵۹۴ |
| ۵۳۲ | کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد آیا اپنی نذر کو پورا کرے گا یا نہیں؟ | ۵۹۴ |
| ۵۳۳ | زمانہ کفر میں مانی ہوئی نذر کے حکم کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۵۹۷ |
| ۵۳۴ | جاہلیت کی نذر کو پورا کرنے کے حکم کی توجیہات | ۵۹۷ |
| ۵۳۵ | اعتکاف میں روزے کی شرط کے متعلق مذاہب | ۵۹۸ |
| ۵۳۶ | اعتکاف میں روزے کی شرط پر اعتراض کے جوابات۔ | ۵۹۹ |
| | **باب: ۵۴۲** | ۵۹۹ |
| ۵۳۷ | غلاموں کے ساتھ برتاؤ۔ | ۵۹۹ |
| ۵۳۸ | غلاموں کے ساتھ بدسلوکی کی بناء پر انھیں آزاد کرنے کا حکم۔ | ۶۱۳ |
| ۵۳۹ | غلاموں کو دگنا اجر ملنے کی تحقیق۔ | ۶۱۳ |
| ۵۴۰ | غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک۔ | ۶۱۴ |
| ۵۴۱ | قرعہ اندازی کے ذریعہ غلام آزاد کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۶۱۴ |
| ۵۴۲ | قرعہ اندازی کے ذریعہ غلام آزاد کرنے کے عدم جواز میں فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۶۱۵ |
| ۵۴۳ | قرعہ اندازی کے ذریعہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں حدیث صحیح کے جوابات۔ | ۶۱۵ |
| ۵۴۴ | قرعہ اندازی کے ذریعہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں مصنف کا موقف۔ | ۶۱۶ |
| | **باب: ۵۴۳** | ۶۱۷ |
| ۵۴۵ | مدبر غلام کی بیع کا جواز۔ | ۶۱۷ |
| ۵۴۶ | مدبر کی بیع میں مذاہب فقہاء۔ | ۶۱۸ |
| ۵۴۷ | مدبر کی بیع میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۶۱۹ |
| ۵۴۸ | مدبر مطلق کی بیع کے عدم جواز میں فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۶۱۹ |
| ۵۴۹ | بیع مدبر کے جواز کی روایت کے جوابات۔ | ۶۲۰ |
| | **كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات** | ۶۲۱ |
| | **باب: ۵۴۴** | ۶۲۱ |
| ۵۵۰ | قسامت کا بیان۔ | ۶۲۱ |
| ۵۵۱ | قسامت کا لغوی معنی۔ | ۶۲۶ |
| ۵۵۲ | قسامت کی فقہی تعریف میں مذاہب اربعہ۔ | ۶۲۷ |
| ۵۵۳ | قسامت میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا خلاصہ۔ | ۶۲۸ |
| ۵۵۴ | قسامت میں امام ابوحنیفہ کے موقف پر دلائل | ۶۳۰ |
| ۵۵۵ | قسامت میں صرف مدعیٰ علیہ پر قسم پیش کرنے کے ثبوت میں احادیث، آثار اور فتاویٰ تابعین | ۶۳۱ |
| ۵۵۶ | مدعی پر قسم لازم کرنے کے ثبوت میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۶۳۴ |
| ۵۵۷ | حدیث قسامت کے دیگر مسائل۔ | ۶۳۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۵۸ | قسامت کی شرعی خلاصہ۔ | ۶۳۵ |
| | **باب: ۵۷۵** | ۶۳۶ |
| ۵۵۹ | ڈاکوؤں اور مرتدوں کے احکام۔ | ۶۳۶ |
| ۵۶۰ | واقعہ عرینہ کی تاریخ۔ | ۶۴۰ |
| ۵۶۱ | حلال جانوروں کے پیشاب کی نجاست میں مذاہب اور نجس چیزوں سے علاج کا بیان۔ | ۶۴۱ |
| ۵۶۲ | عرینیین کو آگ کا عذاب دینے اور پانی نہ دینے کی توجیہات۔ | ۶۴۳ |
| ۵۶۳ | کیا عرینیین کو ان کے جرم سے زیادہ سزا دی گئی؟ | ۶۴۴ |
| ۵۶۴ | کیا عرینیین کو سزا دینا حضور کی رحمت کے منافی تھا؟ | ۶۴۴ |
| ۵۶۵ | آیات محاربہ کا شان نزول۔ | ۶۴۴ |
| ۵۶۶ | حرابہ (ڈاکہ) کا لغوی معنی | ۶۴۵ |
| ۵۶۷ | ڈاکہ کی اصطلاحی تعریف۔ | ۶۴۵ |
| ۵۶۸ | ڈاکہ کا رکن۔ | ۶۴۵ |
| ۵۶۹ | ڈاکہ کی شرائط۔ | ۶۴۶ |
| ۵۷۰ | شہر میں لوٹ مار کے ڈاکہ ہونے کے متعلق فقہاء اسلام کی آراء۔ | ۶۴۷ |
| ۵۷۱ | ڈاکہ کے جرم کی تفصیل۔ | ۶۴۸ |
| ۵۷۲ | مذاہب اربعہ کی روشنی میں ڈاکو کے صرف ڈرانے کی سزا۔ | ۶۴۹ |
| ۵۷۳ | مذاہب اربعہ کی روشنی میں ڈاکو کے صرف مال لوٹنے کی سزا۔ | ۶۵۲ |
| ۵۷۴ | مذاہب اربعہ کی روشنی میں ڈاکو کے صرف قتل کرنے کی سزا۔ | ۶۵۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۷۵ | مذاہب اربعہ کی روشنی میں ڈاکو کے قتل کرنے اور مال لوٹنے کی سزا۔ | ۶۵۴ |
| ۵۷۶ | مرتد کا لغوی معنی۔ | ۶۵۵ |
| ۵۷۷ | مرتد کا اصطلاحی معنی۔ | ۶۵۵ |
| ۵۷۸ | مرتد۔ | ۶۵۶ |
| ۵۷۹ | زندیق۔ | ۶۵۶ |
| ۵۸۰ | منافق۔ | ۶۵۶ |
| ۵۸۱ | ساحر۔ | ۶۵۶ |
| ۵۸۲ | کاہن۔ | ۶۵۶ |
| ۵۸۳ | گستاخ۔ | ۶۵۶ |
| ۵۸۴ | ارتداد کی شرائط | ۶۵۷ |
| ۵۸۵ | مرتد کے حکم میں فقہاء اسلام کے مذاہب۔ | ۶۵۷ |
| ۵۸۶ | مرتد کو علی الفور قتل کرنے پر فقہاء احناف کے دلائل | ۶۵۹ |
| ۵۸۷ | مرتدہ عورت کو قتل نہ کرنے پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۶۶۰ |
| ۵۸۸ | مرتدہ کو قتل نہ کرنے کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۶۶۱ |
| ۵۸۹ | قتل مرتد کا قرآن مجید سے ثبوت۔ | ۶۶۲ |
| ۵۹۰ | قتل مرتد کے ثبوت میں احادیث، آثار صحابہ اور اقوال تابعین۔ | ۶۶۳ |
| ۵۹۱ | کیا مرتد کو قتل کرنا آزادی فکر کے خلاف ہے؟ | ۶۶۵ |
| | **باب: ۵۷۶** | ۶۶۶ |
| ۵۹۲ | پتھر اور دوسری دھار والی چیزوں سے قصاص کا اور عورت کے بدلہ میں مرد کو قتل کرنے کا ثبوت۔ | ۶۶۶ |
| ۵۹۳ | حدیث الباب میں قتل کے ثبوت کا تعین۔ | ۶۶۸ |
| ۵۹۴ | قتل کے ثبوت میں امام مالک کے قول کی وضاحت | ۶۶۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۹۵ | آلۂ قصاص میں ائمہ مذاہب کی آراء۔ | ۶۶۸ |
| ۵۹۶ | آلۂ قصاص کے عموم میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۶۶۹ |
| ۵۹۷ | اشارہ سے حکم کے ثبوت میں مذاہب۔ | ۶۶۹ |
| ۵۹۸ | بھاری اور ثقیل چیز سے قصاص کے لزوم میں ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب۔ | ۶۷۰ |
| ۵۹۹ | قصاص کے وجوب میں تلوار یا دھار والے آلہ سے قتل کے بارے میں احادیث، آثار اور فتاوی تابعین۔ | ۶۷۰ |
| ۶۰۰ | فقہاء احناف کے نزدیک قتل کی اقسام۔ | ۶۷۳ |
| ۶۰۱ | قتل شبہ عمد۔ | ۶۷۴ |
| ۶۰۲ | قتل خطاء۔ | ۶۷۶ |
| ۶۰۳ | قتل قائم مقام خطاء۔ | ۶۷۶ |
| ۶۰۴ | قتل بالسبب۔ | ۶۷۶ |
| ۶۰۵ | پستول اور بندوق کے ساتھ قتل کرنے سے آیا قصاص واجب ہو گا یا نہیں؟ | ۶۷۷ |
| ۶۰۶ | مسئلہ قصاص میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۶۸۲ |
| ۶۰۷ | قصاص لینے کے طریقہ میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۶۸۱ |
| ۶۰۸ | حدیث لا قود الا بالسیف کی فنی حیثیت۔ | ۶۸۳ |
| ۶۰۹ | فقہاء احناف کے نزدیک قصاص لینے میں بالخصوص تلوار مراد نہیں ہے۔ | ۶۸۳ |
| ۶۱۰ | مقصلہ اور برقی کرسی کے ذریعہ قصاص لینے کی تحقیق۔ | ۶۸۴ |
| ۶۱۱ | پھانسی کے ذریعہ قصاص لینے کی تحقیق۔ | ۶۸۴ |
| ۶۱۲ | آلات قصاص میں مصنف کی تحقیق۔ | ۶۸۵ |
| ۶۱۳ | کیا اس زمانہ میں قصاص لینے کا عمل حکومت کے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | سپرد کیا جا سکتا ہے؟ | ۶۸۶ |
| | **باب: ۵۴۷** | ۶۸۷ |
| ۶۱۴ | جب کوئی شخص حملہ آور کی مدافعت کرتے ہوئے اس کی جان یا اس کے کسی عضو کو ہلاک کر دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ | ۶۸۷ |
| ۶۱۵ | اس واقعہ کی تحقیق کہ ہاتھ حضرت یعلیٰ کا کاٹا گیا یا ان کے نوکر کا؟ | ۶۸۹ |
| ۶۱۶ | کاٹنے والے کے منہ سے ہاتھ چھڑانے میں اگر کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ جائیں تو فقہاء احناف اور شوافع کے نزدیک تاوان نہیں ہے۔ | ۶۹۰ |
| ۶۱۷ | منہ سے ہاتھ چھڑانے میں اگر کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ جائیں تو امام مالک کے نزدیک تاوان ہے۔ | ۶۹۱ |
| ۶۱۸ | امام مالک کی طرف سے توجیہات۔ | ۶۹۱ |
| ۶۱۹ | فقہاء حنبلیہ کا مسلک۔ | ۶۹۲ |
| ۶۲۰ | قرآن اور سنت کی روشنی میں مسلمانوں کی جان اور مال پر حملہ کرنے والے کا حکم۔ | ۶۹۲ |
| ۶۲۱ | فقہاء حنبلیہ کے نزدیک مسلمان پر حملہ کرنے والے کا حکم۔ | ۶۹۳ |
| ۶۲۲ | فقہاء احناف کے نزدیک مسلمان کی جان اور اس کے مال پر حملہ کرنے والے کا حکم۔ | ۶۹۳ |
| | **باب: ۵۴۸** | ۶۹۴ |
| ۶۲۳ | دانت وغیرہ میں قصاص کا حکم۔ | ۶۹۴ |
| ۶۲۴ | حکم رسالت مآب کے بعد حضرت ربیع کی ماں | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| | کے اختلاف کرنے کی توجیہات۔ | ۶۹۵ |
| ۶۲۵ | کرامات اولیاء اور دیگر مسائل۔ | ۶۹۵ |
| ۶۲۶ | صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات میں تعارض کے جوابات۔ | ۶۹۶ |
| ۶۲۷ | دانت اور دیگر ہڈیوں کے قصاص میں مذاہب فقہاء۔ | ۶۹۶ |
| | **باب: ۵۴۹** | ۶۹۷ |
| ۶۲۸ | مسلمان کے خون کی اباحت کے اسباب۔ | ۶۹۷ |
| ۶۲۹ | مسلمانوں کے خون کی اباحت کے تین اسباب کی تشریح۔ | ۶۹۸ |
| ۶۳۰ | کیا مسلمانوں کو قتل کرنے کے اسباب تین سے زیادہ ہیں؟۔ | ۶۹۹ |
| | **باب: ۵۵۰** | ۷۰۰ |
| ۶۳۱ | قتل کی بنیاد رکھنے والے کا گناہ۔ | ۷۰۰ |
| ۶۳۲ | قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کی تاریخ اور تفصیل۔ | ۷۰۰ |
| | **باب: ۵۵۱** | ۷۰۲ |
| ۶۳۳ | آخرت میں قتل کی سزا اور سب سے پہلے قتل کا حساب کیا جانا۔ | ۷۰۲ |
| ۶۳۴ | قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کا حساب ہوگا یا نماز کا؟ | ۷۰۳ |
| | **باب: ۵۵۲** | ۷۰۳ |
| ۶۳۵ | خون، مال اور عزت کی حرمت کا بیان۔ | ۷۰۳ |
| ۶۳۶ | اشہر حرم میں رد و بدل کی تفصیل اور تحقیق۔ | ۷۰۶ |
| ۶۳۷ | آیا اشہر حرم میں قتال منسوخ ہوچکا ہے یا نہیں؟۔ | ۷۰۷ |
| ۶۳۸ | حدیث الباب سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۷۰۸ |
| | **باب: ۵۵۳** | ۷۰۹ |
| ۶۳۹ | قتل کے اقرار کا صحیح ہونا، ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہونا، اور اس سے معافی طلب کرنے کا مستحق ہونا۔ | ۷۰۹ |
| ۶۴۰ | روایات باب کی تفصیل۔ | ۷۱۱ |
| ۶۴۱ | قتل عمد کے احکام اور مسائل۔ | ۷۱۱ |
| ۶۴۲ | کیا ولی قصاص کا قصاص لینا قتل کے مترادف ہے۔ | ۷۱۱ |
| ۶۴۳ | قاتل پر مقتول اور اس کے ولی دونوں کے گناہوں کا بوجھ ہے۔ | ۷۱۳ |
| | **باب: ۵۵۴** | ۷۱۳ |
| ۶۴۴ | پیٹ کے بچے اور قتل خطاء اور قتل شبہ عمد میں دیت کا وجوب۔ | ۷۱۳ |
| ۶۴۵ | لڑائی کرنے والی دو عورتوں کے اسماء۔ | ۷۱۶ |
| ۶۴۶ | غرہ کی تحقیق۔ | ۷۱۷ |
| ۶۴۷ | دیت کی مقدار۔ | ۷۱۸ |
| ۶۴۸ | عورت کی نصف دیت کی تحقیق۔ | ۷۱۸ |
| ۶۴۹ | عورت کی دیت میں ائمہ مذاہب کی آراء۔ | ۷۱۹ |
| ۶۵۰ | عورت کی دیت میں غیر مقلدین کا موقف اور بحث ونظر۔ | ۷۲۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۵۱ | کیا ابن علیہ اور الاعصم کا اختلاف اجماع کے منافی ہے۔ | ۷۲۱ |
| ۶۵۲ | "عاقلہ" کون ہیں؟۔ | ۷۲۳ |
| ۶۵۳ | ہر فرد پر کتنی دیت ہے؟ | ۷۲۳ |
| | **کتاب الحدود** | ۷۲۴ |
| ۶۵۴ | حد اور تعزیر کا فرق۔ | ۷۲۴ |
| ۶۵۵ | اسلامی حدود پر مستشرقین کے اعتراض کا جواب۔ | ۷۲۴ |
| ۶۵۶ | حد زنا میں چار مردوں کی گواہی پر ایک اعتراض کا جواب۔ | ۷۲۵ |
| ۶۵۷ | حدود میں عورتوں کی گواہی کی تحقیق۔ | ۷۲۶ |
| ۶۵۸ | حدود میں عورتوں کی شہادت کا اعتبار کرنے پر متجددین کا ایک استدلال۔ | ۷۲۸ |
| ۶۵۹ | استدلال مذکور کے جوابات۔ | ۷۲۹ |
| ۶۶۰ | کیا عورت کا مرد کو تہمت لگانا جائز ہے۔ | ۷۳۲ |
| ۶۶۱ | کیا حدود جاری کرنا پردہ پوشی اور ستر عیوب کے خلاف ہے۔ | ۷۳۶ |
| ۶۶۲ | کیا اسلامی حدود وحشیانہ اور غیر انسانی سزائیں ہیں؟ | ۷۳۶ |
| | **باب: ۵۵۵** | ۷۳۸ |
| ۶۶۳ | چوری کی حد اور اس کا نصاب۔ | ۷۳۸ |
| ۶۶۴ | حد سرقہ کی حکمت۔ | ۷۴۲ |
| ۶۶۵ | سرقہ کا لغوی معنی | ۷۴۲ |
| ۶۶۶ | سرقہ کا اصطلاحی معنی۔ | ۷۴۳ |
| ۶۶۷ | کن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ | ۷۴۳ |
| ۶۶۸ | نصاب سرقہ میں مذاہب فقہاء اور ائمہ ثلاثہ کے دلائل | ۷۴۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۶۹ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۷۴۶ |
| ۶۷۰ | فقہاء احناف کے مسلک کے ثبوت میں احادیث۔ | ۷۴۷ |
| ۶۷۱ | فقہاء احناف کے مسلک کے ثبوت میں آثار صحابہ اور فتاوی تابعین۔ | ۷۴۸ |
| ۶۷۲ | حرز کی تعریف۔ | ۷۵۰ |
| ۶۷۳ | متعدد چوریوں میں چور کے ہاتھ اور پیر کاٹنے کی تفصیل اور مذاہب فقہاء۔ | ۷۵۰ |
| ۶۷۴ | چور کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹے جانے والی روایتوں کی فنی حیثیت۔ | ۷۵۳ |
| ۶۷۵ | کیا ہاتھ کاٹے جانے کے بعد چور اس ہاتھ کا پیوند کرا کے دوبارہ لگوا سکتا ہے؟ | ۷۵۵ |
| ۶۷۶ | کٹے ہوئے عضو کو پیوند کرانے میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۷۵۵ |
| ۶۷۷ | کٹے ہوئے عضو کو پیوند کرانے میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۷۵۶ |
| ۶۷۸ | کٹے ہوئے عضو کو پیوند کرانے میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۷۵۷ |
| ۶۷۹ | کٹے ہوئے عضو کو پیوند کرانے میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۷۵۷ |
| ۶۸۰ | چور کے کٹے ہوئے ہاتھ کو دوبارہ جوڑنے کا حکم۔ | ۷۵۸ |
| | **باب: ۵۵۶** | ۷۶۰ |
| ۶۸۱ | معزز ہو یا غیر معزز چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اور حدود میں سفارش کی ممانعت۔ | ۷۶۰ |
| ۶۸۲ | چوری کرنے والی خاتون کی تحقیق۔ | ۷۶۲ |
| ۶۸۳ | چرائی جانے والی چیز کی تحقیق۔ | ۷۶۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۸۴ | عاریۃً چیز سے کر انکار کرنے پر حد لگانے کی تحقیق۔ | ۷۶۴ |
| ۶۸۵ | عاریت کے انکار پر حد میں مذاہب فقہاء۔ | ۷۶۴ |
| ۶۸۶ | حاکم کے پاس مقدمہ پیش ہونے سے پہلے حد کو معاف کیا جا سکتا ہے اس کے بعد نہیں۔ | ۷۶۵ |
| | **باب : ۵۵۷** | ۷۶۶ |
| ۶۸۷ | زنا کی حد کا بیان۔ | ۷۶۶ |
| ۶۸۸ | قرآن اور سنت سے زنا کی حرمت کا بیان۔ | ۷۸۴ |
| ۶۸۹ | زنا کا لغوی معنی۔ | ۷۸۵ |
| ۶۹۰ | فقہاء شافعیہ کے نزدیک زنا کی تعریف۔ | ۷۸۵ |
| ۶۹۱ | فقہاء مالکیہ کے نزدیک زنا کی تعریف۔ | ۷۸۵ |
| ۶۹۲ | فقہاء حنبلیہ کے نزدیک زنا کی تعریف۔ | ۷۸۶ |
| ۶۹۳ | فقہاء احناف کے نزدیک زنا کی تعریف۔ | ۷۸۸ |
| ۶۹۴ | حد زنا کی شرائط۔ | ۷۸۹ |
| ۶۹۵ | احصان کی تحقیق۔ | ۷۹۰ |
| ۶۹۶ | زانی کو کوڑے مارنے کے بعد شہر بدر کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۷۹۲ |
| ۶۹۷ | زانی اور زانیہ کو شہر بدر کرنے میں فقہاء احناف کا موقف اور دلائل۔ | ۷۹۲ |
| ۶۹۸ | ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات اور فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۷۹۴ |
| ۶۹۹ | غیر شادی شدہ زانی کو صرف کوڑے مارنے کے ثبوت میں احادیث۔ | ۷۹۴ |
| ۷۰۰ | غیر شادی شدہ زانی کو صرف کوڑے مارنے کے ثبوت میں آثار صحابہ و فتاوی تابعین۔ | ۷۹۵ |
| ۷۰۱ | غیر شادی شدہ زانی کو شہر بدر کرنے اور نہ کرنے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کی متعارض روایات میں تطبیق۔ | ۷۹۶ |
| ۷۰۲ | شہر بدر کرنے کے حد نہ ہونے کی دلیل۔ | |
| ۷۰۳ | رجم کی تحقیق۔ | ۷۹۷ |
| ۷۰۴ | قرآن مجید سے رجم کا ثبوت۔ | ۷۹۷ |
| ۷۰۵ | رجم کی منسوخ التلاوت آیت۔ | ۷۹۹ |
| ۷۰۶ | آیت رجم کی بحث۔ | ۸۰۲ |
| ۷۰۷ | رجم کی احادیث متواترہ۔ | ۸۰۳ |
| ۷۰۸ | حضرات صحابہ کی روایت کردہ احادیث رجم۔ | ۸۰۴ |
| ۷۰۹ | رجم کے متعلق حضرات تابعین کی روایت کردہ احادیث مرسلہ۔ | ۸۱۲ |
| ۷۱۰ | رجم کے متعلق آثار صحابہ۔ | ۸۱۳ |
| ۷۱۱ | رجم کے متعلق فتاوی تابعین۔ | ۸۱۵ |
| ۷۱۲ | رجم کے واقعات آیا سورۂ نور کے نازل ہونے سے پہلے کے ہیں یا بعد کے؟۔ | ۸۱۶ |
| ۷۱۳ | سورۂ نور کے نزول کے بعد رجم کیے جانے پر دلائل۔ | ۸۱۷ |
| ۷۱۴ | باندیوں کی نصف سزا سے رجم کی نفی پر استدلال کا جواب۔ | ۸۱۹ |
| ۷۱۵ | ازواج مطہرات کو بر تقدیر فاحشہ ضعف عذاب کی وجہ سے نفی رجم پر استدلال کا جواب۔ | ۸۲۲ |
| ۷۱۶ | رجم کے خلاف قرآن نہ ہونے پر دلائل۔ | ۸۲۴ |
| ۷۱۷ | مرجوم کو گولی سے ہلاک کر دینے کی تحقیق۔ | ۸۲۵ |
| ۷۱۸ | مرجوم کے لیے گڑھا کھودنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۲۷ |
| ۷۱۹ | سنت قطعیہ حکماً کتاب اللہ کے مساوی ہے۔ | ۸۲۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۲۰ | حد زنا کے ثبوت کے طریقے۔ | ۸۲۸ |
| ۷۲۱ | زنا کے گواہوں کی شرائط۔ | ۸۲۹ |
| ۷۲۲ | نصاب شہادت مکمل نہ ہونے کی تقدیر پر گواہوں کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۳۰ |
| ۷۲۳ | اقرار سے حد لازم کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۳۳ |
| ۷۲۴ | حمل کی بناء پر حد لازم کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۳۴ |
| ۷۲۵ | کیا مادہ منویہ کے انکار کی بناء پر حد لگائی جا سکتی ہے؟ | ۸۳۴ |
| ۷۲۶ | لواطت (اغلام) کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۳۵ |
| ۷۲۷ | جانور سے بدکاری کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۳۶ |
| ۷۲۸ | مردہ عورت سے وطی کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۳۷ |
| ۷۲۹ | عورت کا عورت کے ساتھ مباشرت کرنے کا حکم۔ | ۸۳۷ |
| ۷۳۰ | استمناء کا حکم۔ | ۸۳۸ |
| ۷۳۱ | کیا خلیفہ حدود سے مستثنیٰ ہے؟ | ۸۳۹ |
| | **باب: ۵۵۸** | ۸۴۰ |
| ۷۳۲ | شراب کی حد کا بیان۔ | ۸۴۰ |
| ۷۳۳ | حرمت خمر میں مذاہب۔ | ۸۴۳ |
| ۷۳۴ | شراب کی حد میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۴۳ |
| ۷۳۵ | شراب کی حد میں فقہاء احناف کے موقف کے ثبوت میں احادیث۔ | ۸۴۳ |
| ۷۳۶ | چالیس کوڑوں اور اسی کوڑوں کی روایات میں تطبیق۔ | ۸۴۵ |
| ۷۳۷ | شراب نوشی کی اس مقدار کا بیان جس پر حد واجب ہوتی ہے۔ | ۸۴۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۳۸ | کیا امام ابو حنیفہ کے قول پر مروجہ شرابیں حلال ہیں؟ | ۸۴۸ |
| ۷۳۹ | خمر اور باقی شرابوں میں فرق۔ | ۸۵۲ |
| ۷۴۰ | چوتھی بار شراب پینے پر قتل کرنے کی تحقیق۔ | ۸۵۲ |
| | **باب: ۵۵۹** | ۸۵۴ |
| ۷۴۱ | تعزیر کے کوڑوں کی مقدار۔ | ۸۵۴ |
| ۷۴۲ | تعزیر کی مقدار میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔ | ۸۵۵ |
| ۷۴۳ | تعزیر کی مقدار میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔ | ۸۵۵ |
| ۷۴۴ | تعزیر کی مقدار میں فقہاء مالکیہ کا موقف اور حد اور تعزیر کے فرق کی تفصیل۔ | ۸۵۶ |
| ۷۴۵ | تعزیر کی مقدار میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۸۵۸ |
| ۷۴۶ | بوس و کنار، نصاب سے کم چوری اور غنڈہ گردی وغیرہ پر تعزیر کی تفصیل۔ | ۸۵۹ |
| ۷۴۷ | بلا عذر روزہ نہ رکھنے اور دیگر کبائر کی تعزیر کا بیان۔ | ۸۵۹ |
| ۷۴۸ | مدافعت میں قتال کا جواز۔ | ۸۶۰ |
| ۷۴۹ | مرد اور عورت کے اختلاط پر تعزیر۔ | ۸۶۰ |
| ۷۵۰ | تعزیر میں قتل کرنے کی تحقیق۔ | ۸۶۱ |
| ۷۵۱ | احادیث سے تعزیر میں قتل کرنے کا ثبوت۔ | ۸۶۱ |
| ۷۵۲ | تعزیر میں قتل کرنے کے ثبوت میں فقہاء اسلام کے اقوال۔ | ۸۶۲ |
| | **باب** | ۸۶۵ |
| ۷۵۳ | حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔ | ۸۶۵ |
| ۷۵۴ | اسلام میں بیعت کا تصور۔ | ۸۶۷ |


جلد رابع


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر | نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۶ | فرضیت قضاء کا بیان | ۵۶ | ۳۲ | رشوت کی اقسام | ۷۱ |
| ۱۷ | قضاء کی اقسام | ۵۷ | ۳۳ | قاضی اور دیگر افسروں کے ہدیہ قبول کرنے کی تحقیق | ۷۲ |


جلد خامس

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۵۵ | شیخ طریقت کی شرائط۔ | ۸۶۸ |
| ۷۵۶ | بیعت برکت۔ | ۸۶۹ |
| ۷۵۷ | بیعت ارادت۔ | ۸۷۰ |
| ۷۵۸ | تبدیلی بیعت اور تجدید بیعت کا حکم۔ | ۸۷۱ |
| ۷۵۹ | کیا ہر شخص پر بیعت ہونا فرض یا ضروری ہے۔ | ۸۷۲ |
| ۷۶۰ | قتل اولاد سے ممانعت کی تخصیص کے جوابات۔ | ۸۷۳ |
| ۷۶۱ | ثواب اور عذاب میں اہل سنت اور دیگر مکاتب فکر کے نظریات۔ | ۸۷۳ |
| ۷۶۲ | حدود کے کفارہ ہونے یا نہ ہونے میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۷۴ |
| ۷۶۳ | حدود کے کفارہ ہونے کے متعلق دو متعارض حدیثوں میں تطبیق۔ | ۸۷۴ |
| ۷۶۴ | قرآن مجید کی روشنی میں حدود کے کفارہ نہ ہونے کا بیان۔ | ۸۷۵ |
| ۷۶۵ | حدود کے کفارہ نہ ہونے کے بارے میں فقہاء احناف کی تصریحات۔ | ۸۷۶ |
| ۷۶۶ | حدود کے کفارہ نہ ہونے کے بارے میں مفسرین احناف کی تصریحات۔ | ۸۷۸ |
| ۷۶۷ | مذہب احناف کے بیان میں بعض شارحین کا تسامح۔ | ۸۷۸ |
| | **باب : ۵۶۱** | ۸۸۰ |
| ۷۶۸ | جانور یا کان اور کنویں کی وجہ سے زخمی ہونے کا مالی معاوضہ نہیں ہے۔ | ۸۸۰ |
| ۷۶۹ | جانور کے کیے ہوئے نقصان میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۸۸۱ |
| ۷۷۰ | جانور کے کیے ہوئے نقصان میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۸۸۲ |
| ۷۷۱ | جانور کے کیے ہوئے نقصان میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۸۸۲ |
| ۷۷۲ | جانور کے کیے ہوئے نقصان میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۸۸۳ |
| ۷۷۳ | کنویں اور کان میں گرنے کا حکم۔ | ۸۸۳ |
| ۷۷۴ | "رکاز" سے دفینہ مراد ہے یا معدن؟ | ۸۸۴ |
| ۷۷۵ | معدنیات کی اقسام اور ان اقسام کے احکام۔ | ۸۸۷ |
| ۷۷۶ | معدنیات میں نصاب اور سال گزرنے کی شرط کی تحقیق۔ | ۸۸۷ |
| ۷۷۷ | جس جگہ معدنیات پائے گئے اس جگہ کے اعتبار سے معدنیات کے احکام۔ | ۸۸۸ |
| ۷۷۸ | معدنیات کو حاصل کرنے والے کے اعتبار سے معدنیات کے احکام۔ | ۸۸۸ |
| ۷۷۹ | معدنیات کا مصرف، اور زمین کے اعتبار سے معدنیات کا حکم۔ | ۸۸۹ |
| ۷۸۰ | اگر آجکل کسی کی زمین سے قدرتی گیس یا تیل نکل آئے تو ادائیگی خمس کی کیا صورت ہوگی؟ | ۸۸۹ |
| ۷۸۱ | **حد قذف** | ۸۹۰ |
| ۷۸۲ | قذف کا لغوی معنی۔ | ۸۹۰ |
| ۷۸۳ | قذف کا شرعی معنی۔ | ۸۹۰ |
| ۷۸۴ | قرآن مجید کی روشنی میں قذف کا حکم۔ | ۸۹۱ |
| ۷۸۵ | احادیث کی روشنی میں قذف کا حکم۔ | ۸۹۱ |
| ۷۸۶ | احصان کی شرائط میں مذاہب فقہاء۔ | ۸۹۳ |
| ۷۸۷ | احصان کی شرائط میں مذہب احناف۔ | ۸۹۴ |
| ۷۸۸ | کوڑے مارنے کے احکام۔ | ۸۹۴ |
| ۷۸۹ | اختتامیہ۔ | ۸۹۵ |
| ۷۹۰ | ماخذ و مراجع۔ | ۸۹۷ |

# فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد خامس


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | افتتاحی کلمات | ۲۸ |
| ۲ | آراء وتاثرات | ۳۰ |
| | کتاب الاقضیۃ | ۴۳ |
| ۳ | قضاء کا لغوی معنی | ۴۳ |
| ۴ | قضاء کا شرعی معنی | ۴۴ |
| ۵ | منصب قضاء کی فضیلت اور اہمیت | ۴۴ |
| ۶ | عہد رسالت میں قضاء کا نظام | ۴۵ |
| ۷ | عہد صحابہ میں قضاء کا نظام | ۴۶ |
| ۸ | آخرت میں قاضی کی سخت گرفت اور شدید محاسبہ | |
| ۹ | اور مواخذہ کے بارے میں احادیث اور آثار۔ | ۴۷ |
| ۱۰ | سلف صالحین کا منصب قضاء کو قبول کرنے سے گریز | ۴۹ |
| ۱۱ | قرآن مجید کی روشنی میں منصب قضاء قبول کرنے کا بیان۔ | ۵۱ |
| ۱۲ | احادیث کی روشنی میں منصب قضاء قبول کرنے کا بیان۔ | ۵۱ |
| ۱۳ | منصب قضاء قبول کرنے کا حکم۔ | ۵۴ |
| ۱۴ | عہدہ قضاء کی مذمت میں وارد احادیث کا محمل۔ | ۵۴ |
| ۱۵ | عہدہ قضاء سے سلف صالحین کے گریز کی توجیہ | ۵۶ |
| ۱۶ | فرضیت قضاء کا بیان | ۵۶ |
| ۱۷ | قضاء کی اقسام | ۵۷ |
| ۱۸ | اہلیت قضاء کی شرائط | ۵۷ |
| ۱۹ | مقدمات کے فیصلوں کی بناء اور معیار شرعی۔ | ۵۸ |
| ۲۰ | فقہاء احناف کے نزدیک اہلیت اجتہاد کی شرائط۔ | ۵۹ |
| ۲۱ | فقہاء شافعیہ کے نزدیک اہلیت اجتہاد کی شرائط۔ | ۶۱ |
| ۲۲ | فقہاء حنابلہ کے نزدیک اہلیت اجتہاد کی شرائط۔ | ۶۲ |
| ۲۳ | مجتہد مطلق کی طرف منسوب ہونے والوں کی اقسام۔ | ۶۳ |
| ۲۴ | عوام اور فقہاء کی تقلید کا فرق | ۶۳ |
| ۲۵ | مجتہد عالم کا دلیل کی بناء پر امام سے اختلاف کرنا ادب کے خلاف نہیں ہے۔ | ۶۵ |
| ۲۶ | قاضی کے لیے اہلیت اجتہاد کی شرط میں مذاہب ائمہ۔ | ۶۶ |
| ۲۷ | ایک قاضی مجتہد کا دوسرے قاضی مجتہد کی رائے پر فیصلہ کرنے کا جواز۔ | ۶۷ |
| ۲۸ | قاضی کو مقدمہ کی سماعت میں فریقین کے ساتھ عدل اور انصاف کی ہدایت میں احادیث اور آثار | ۶۷ |
| ۲۹ | رشوت کا معنی۔ | ۶۹ |
| ۳۰ | قرآن مجید کی روشنی میں رشوت کا حکم۔ | ۷۰ |
| ۳۱ | احادیث اور آثار کی روشنی میں رشوت کا حکم۔ | ۷۰ |
| ۳۲ | رشوت کی اقسام | ۷۱ |
| ۳۳ | قاضی اور دیگر افسروں کے ہدیہ قبول کرنے کی تحقیق | ۷۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب ۵۶۲:** | |
| ۳۴ | مدعیٰ علیہ پر قسم کا جواب | ۷۲ |
| ۳۵ | مدعیٰ علیہ پر قسم کے لزوم میں مدعی اور مدعیٰ علیہ کے درمیان اختلاط ضروری ہے یا نہیں ہے۔ | ۷۳ |
| ۳۶ | مدعی پر گواہ اور مدعیٰ علیہ پر قسم کے لزوم کی حکمت۔ | ۷۳ |
| ۳۷ | مدعی اور مدعیٰ علیہ کی تعریفات۔ | ۷۴ |
| ۳۸ | جائز اور حق بات پر قسم کھانے کے استحسان پر دلائل۔ | ۷۴ |
| ۳۹ | مذاہب ائمہ کی روشنی میں وہ مقدمات جن میں منکر سے قسم لینا جائز نہیں ہے۔ | ۷۴ |
| ۴۰ | بندہ کے حق کی پہلی قسم۔ | ۷۵ |
| ۴۱ | بندہ کے حق کی دوسری قسم۔ | ۷۵ |
| ۴۲ | اللہ کے حق کی پہلی قسم۔ | ۷۵ |
| ۴۳ | اللہ کے حق کی دوسری قسم۔ | ۷۶ |
| ۴۴ | وہ مقدمات جن میں فقہاء احناف کے نزدیک منکر سے قسم لینا جائز نہیں ہے۔ | ۷۶ |
| ۴۵ | مدعیٰ علیہ کے انکار کے بعد مدعی پر قسم لوٹانے میں مذاہب فقہاء۔ | ۷۸ |
| ۴۶ | مدعیٰ علیہ کے انکار کے بعد مدعی پر قسم لوٹانے میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۷۸ |
| | **باب ۵۶۳:** | |
| ۴۷ | ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔ | ۷۹ |
| ۴۸ | ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کرنے میں مذاہب ائمہ۔ | ۷۹ |
| ۴۹ | ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کے جواز میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔ | ۸۰ |
| ۵۰ | ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کی حدیث کی فنی حیثیت۔ | ۸۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۱ | علامہ ابن قدامہ کے دیگر اعتراضات کے جوابات | ۸۲ |
| ۵۲ | ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کرنے میں فقہاء احناف کا مسلک اور دلائل۔ | ۸۲ |
| ۵۳ | ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کی احادیث کا ضعف۔ | ۸۴ |
| ۵۴ | ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کی حدیث کے راویوں کا انکار | ۸۴ |
| ۵۵ | ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کی حدیث کا صریح قرآن کے خلاف ہونا | ۸۵ |
| ۵۶ | حدیث مذکور ائمہ ثلاثہ کے موقف کو مستلزم نہیں۔ | ۸۵ |
| ۵۷ | حدیث مذکور کا صحیح محمل۔ | ۸۵ |
| | **باب ۵۶۴** | |
| ۵۸ | حاکم کا فیصلہ حقیقت واقعیہ کو تبدیل نہیں کرتا۔ | ۸۶ |
| ۵۹ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہری حجت کی بناء پر فیصلہ کا حکم دینے کی حکمت۔ | ۸۷ |
| ۶۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر اور نور ہونے کی تحقیق | ۸۸ |
| ۶۱ | نبی کی حقیقت کا عام انسانوں کی حقیقت سے ممتاز ہونا | ۸۹ |
| ۶۲ | نبی کی خصوصیات۔ | ۹۰ |
| ۶۳ | نبی کے چھیالیس امتیازات۔ | ۹۲ |
| ۶۴ | نبی اور غیر نبی کا فرق۔ | ۹۴ |
| ۶۵ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا بیان۔ | ۹۵ |
| ۶۶ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسی نورانیت اور حسن وجمال۔ | ۹۶ |
| ۶۷ | بشریت کا نورانیت سے افضل ہونا۔ | ۹۸ |
| ۶۸ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثل ہونا۔ | ۹۹ |
| ۶۹ | قرآن مجید کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔ | ۱۰۰ |
| ۷۰ | احادیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔ | ۱۰۲ |
| ۷۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول الخلق ہونے کے بارے میں علماء کے نظریات اور مصنف کا موقف۔ | ۱۰۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۷۲ | مخلوق کی طرف علم غیب کی نسبت کرنے کی تحقیق۔ | ۱۰۸ |
| ۷۳ | قرآن اور سنت کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت۔ | ۱۱۲ |
| ۷۴ | فقہاء اسلام کے اقوال کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت۔ | ۱۱۶ |
| ۷۵ | قضاء کے ظاہراً اور باطناً نافذ ہونے میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۱۹ |
| ۷۶ | قضاء کے ظاہراً اور باطناً نافذ ہونے میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۱۹ |
| ۷۷ | جن صورتوں میں فقہاء احناف کے نزدیک قضاءً ظاہراً اور باطناً نافذ ہو جاتی ہے۔ | ۱۲۰ |
| ۷۸ | فقہاء احناف کے نزدیک قضاء کے ظاہراً اور باطناً نافذ ہونے کی شرائط۔ | ۱۲۰ |
| ۷۹ | قضاء باطنی کے نفاذ میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل اور فقہاء احناف کے دلائل کا تجزیہ۔ | ۱۲۱ |
| | **باب: ۵۶۵** | |
| ۸۰ | حضرت ہند کے متعلق فیصلہ کرنے کا بیان۔ | ۱۲۵ |
| ۸۱ | نادہند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر بقدر حق وصول کرنے میں مذاہب ائمہ۔ | ۱۲۷ |
| ۸۲ | نادہند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر بقدر حق وصول کرنے کے عدم جواز میں فقہاء حنابلہ کے دلائل۔ | ۱۲۸ |
| ۸۳ | نادہند کے مال سے بقدر حق وصول کرنے کے مسئلہ میں فقہاء حنابلہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۱۲۹ |
| ۸۴ | نادہند کے مال سے بقدر حق وصول کرنے کے مسئلہ میں جمہور کے دلائل۔ | ۱۲۹ |
| ۸۵ | نادہند کے مال سے بقدر حق وصول کرنے میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۱۳۰ |
| ۸۶ | سرکاری خزانہ سے اپنا حق وصول کرنے کی تفصیل | ۱۳۱ |
| ۸۷ | حضرت ہند کی حدیث کے فوائد۔ | ۱۳۲ |
| | **باب: ۵۶۶** | |
| ۸۸ | بکثرت سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کی ممانعت۔ | ۱۳۳ |
| ۸۹ | قیل و قال سے ممانعت کی حکمت۔ | ۱۳۴ |
| ۹۰ | بکثرت سوال کرنے سے ممانعت کی حکمت۔ | ۱۳۵ |
| ۹۱ | مسجد میں سوال کرنے اور سائل کو دینے کی تحقیق۔ | ۱۳۶ |
| ۹۲ | زیادہ خرچ کرنے کی تفصیل اور تحقیق۔ | ۱۳۹ |
| ۹۳ | اسراف اور اقتار کا محمل۔ | ۱۴۰ |
| ۹۴ | لذت اور آسائش کے لیے مال خرچ کرنا اسراف نہیں ہے۔ | ۴۱ |
| ۹۵ | ماں باپ کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے۔ | ۱۴۴ |
| | **باب: ۵۶۷** | |
| ۹۶ | حاکم صحیح فیصلہ کرے یا غلط اس کو اجتہاد کرنے پر اجر ملتا ہے۔ | ۱۴۵ |
| ۹۷ | قاضی کا عالم اور مجتہد ہونا ضروری ہے۔ | ۱۴۶ |
| ۹۸ | اجتہاد کی تعریف۔ | ۱۴۶ |
| ۹۹ | اجتہاد کا طریقہ۔ | ۱۴۷ |
| ۱۰۰ | مجتہدین اور مقلدین کے درجات۔ | ۱۴۷ |
| ۱۰۱ | پیش آمدہ مسائل میں اہل فتویٰ کا اجتہاد۔ | ۱۴۸ |
| ۱۰۲ | مسائل اجتہادیہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| | حکم معین ہوتا ہے یا نہیں؟ | ۱۴۹ |
| ۱۰۳ | مسائل اجتہادیہ میں حکم کے معین ہونے یا نہ ہونے کے متعلق مصنف کا موقف۔ | ۱۵۱ |
| | **باب: ۵۶۸** | |
| ۱۰۴ | حالت غضب میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔ | ۱۵۲ |
| ۱۰۵ | کن حالات میں حاکم کو فیصلہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ | ۱۵۳ |
| ۱۰۶ | حالت غضب میں فیصلے سے منع کرنے کی حکمت۔ | ۱۵۳ |
| ۱۰۷ | حالت غضب میں فیصلہ کرنے کا حکم۔ | ۱۵۴ |
| ۱۰۸ | باب مذکور کی حدیث کے دیگر فوائد۔ | ۱۵۴ |
| | **باب: ۵۶۹** | |
| ۱۰۹ | احکام باطلہ کو ساقط کرنے اور بدعات کو رد کرنے کا بیان۔ | ۱۵۴ |
| ۱۱۰ | احداث کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۱۵۵ |
| ۱۱۱ | جن عبادات کی دین میں اصل ہے وہ محدث، مخترع اور بدعت نہیں ہیں۔ | ۱۵۶ |
| ۱۱۲ | فاتحہ، چہلم اور عرس وغیرہ میں دنوں اور تاریخوں کی تعیین کی تحقیق۔ | ۱۵۷ |
| ۱۱۳ | قاسم بن محمد کے فتویٰ پر ایک اشکال کا جواب۔ | ۱۵۹ |
| | **باب: ۵۷۰** | |
| ۱۱۴ | بہترین گواہ کا بیان۔ | ۱۵۹ |
| ۱۱۵ | بغیر سوال کے گواہی دینے کی ممانعت اور فضیلت کا محمل۔ | ۱۶۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۱۱۶ | شہادت کا لغوی معنی۔ | ۱۶۲ |
| ۱۱۷ | شہادت کا اصطلاحی معنی۔ | ۱۶۳ |
| ۱۱۸ | شہادت کی اقسام۔ | ۱۶۳ |
| ۱۱۹ | قرآن مجید کی روشنی میں شہادت کا بیان۔ | ۱۶۳ |
| ۱۲۰ | احادیث کی روشنی میں شہادت کا بیان۔ | ۱۶۴ |
| ۱۲۱ | شہادت کا حکم۔ | ۱۶۵ |
| ۱۲۲ | شہادت کی تعریف، رکن اور سبب وغیرہ کا بیان۔ | ۱۶۶ |
| ۱۲۳ | تحمل شہادت کی شرائط۔ | ۱۶۶ |
| ۱۲۴ | بلحاظ شاہد ادائیگی شہادت کی شرائط۔ | ۱۶۶ |
| ۱۲۵ | عدالت کی تعریف۔ | ۱۶۶ |
| ۱۲۶ | گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تحقیق میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۱۶۶ |
| ۱۲۷ | گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تحقیق میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۶۷ |
| ۱۲۸ | گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تحقیق میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۶۹ |
| ۱۲۹ | گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تحقیق میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۷۰ |
| ۱۳۰ | اصرار سے گناہ صغیرہ کے کبیرہ ہونے کی وجہ | ۱۷۱ |
| ۱۳۱ | نفس شہادت کے اعتبار سے شرائط | ۱۷۳ |
| ۱۳۲ | نصاب شہادت کی اقسام۔ | ۱۷۳ |
| ۱۳۳ | جانب داری کی تہمت کی بناء پر جن کی شہادت قبول نہیں کی جاتی۔ | ۱۷۴ |
| ۱۳۴ | قرآن کی شہادت۔ | ۱۷۴ |
| ۱۳۵ | قرآن اور واقعاتی شہادتوں سے شراب نوشی کا ثبوت۔ | ۱۷۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۳۶ | واقعاتی شہادات اور قرائن خارجیہ سے زنا کا ثبوت۔ | |
| ۱۳۷ | میڈیکل رپورٹ کی بناء پر زنا کا ثبوت۔ | ۱۷۷ |
| ۱۳۸ | کیا زانی کے خلاف استغاثہ کرنے والی لڑکی پر حد قذف لگے گی۔ | ۱۷۹ |
| ۱۳۹ | قاتل کے تعین پر واقعاتی شہادت سے استدلال۔ | |
| ۱۴۰ | کفار کی شہادت۔ | ۱۸۳ |
| ۱۴۱ | اچانک پیش آنے والے واقعات اور اضطراری امور میں دو عورتوں کو گواہ بنانے کی بحث۔ | ۱۸۴ |
| | | ۱۸۶ |
| ۱۴۲ | عورت کی شہادت کی تحقیق۔ | ۱۸۶ |
| ۱۴۳ | عورت کی شہادت کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات۔ | ۱۸۷ |
| ۱۴۴ | مالی معاملات میں ایک مرد کے مقابلہ میں دو عورتوں کی شہادت مقرر کرنے کی وجوہات۔ | ۱۸۸ |
| ۱۴۵ | وہ امور جن میں صرف عورتوں کی گواہی معتبر ہے | ۱۹۰ |
| ۱۴۶ | عورت کی شہادت کو نصف شہادت قرار دینے کی حکمتیں۔ | ۱۹۲ |
| ۱۴۷ | اثبات زنا میں صرف مردوں کی گواہی پر قرآن مجید سے استدلال۔ | ۱۹۵ |
| ۱۴۸ | "اربعة منكم" سے مردوں کی گواہی پر استدلال۔ | ۱۹۶ |
| ۱۴۹ | "منكم" سے مردوں کی گواہی پر استدلال۔ | ۱۹۷ |
| ۱۵۰ | اربعة شهداء سے مردوں کی گواہی پر استدلال۔ | ۱۹۸ |
| ۱۵۱ | اس بات کا جواب کہ لفظ شاہد مؤنث کے لیے بھی مستعمل ہے۔ | ۲۰۱ |
| ۱۵۲ | "ثمانية ازواج" سے اعتراض کا جواب۔ | ۲۰۲ |
| ۱۵۳ | "تسعة رهط" سے اعتراض کا جواب۔ | ۲۰۳ |
| ۱۵۴ | حدود اور قصاص میں عورتوں کی گواہی کے عدم اعتبار پر احادیث اور آثار۔ | ۲۰۳ |
| ۱۵۵ | حدود اور قصاص میں عورتوں کی گواہی کے عدم اعتبار پر اجماع۔ | ۲۰۳ |
| ۱۵۶ | حدود اور قصاص میں عورتوں کو گواہ نہ بنانے کی عقلی وجوہات۔ | ۲۰۵ |
| | **باب: ۵۷۱** | |
| ۱۵۷ | مجتہدین کے اختلاف کا بیان۔ | ۲۰۶ |
| ۱۵۸ | حضرت سلیمان کا واقعاتی شہادت سے استدلال | ۲۰۷ |
| ۱۵۹ | ایک مجتہد دوسرے مجتہد سے کب اختلاف کر سکتا ہے | ۲۰۷ |
| | **باب: ۵۷۲** | |
| ۱۶۰ | دو فریقوں کے درمیان حاکم کے صلح کرانے کا استحباب۔ | ۲۰۸ |
| ۱۶۱ | حَکَم کے فیصلہ کے متعلق فقہاء کی آراء۔ | ۲۰۸ |
| ۱۶۲ | زمین خریدنے کے بعد اس میں دفینہ ملنے کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام۔ | ۲۰۹ |
| | **کتاب اللقطہ** | |
| | **باب: ۵۷۳** | ۲۱۱ |
| ۱۶۳ | لقطہ کا لغوی معنی۔ | ۲۱۷ |
| ۱۶۴ | لقطہ کو اٹھانے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۱۷ |
| ۱۶۵ | لقطہ کو اٹھانے کے حکم میں فقہاء احناف کا موقف۔ | ۲۱۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۶۶ | لقطہ کی اقسام اور ان کے احکام۔ | ۲۱۸ |
| ۱۶۷ | لقطہ کا اعلان کرنے کے مقامات اور طریقہ کار۔ | ۲۱۹ |
| ۱۶۸ | لقطہ کے اعلان کی مدت میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۲۰ |
| ۱۶۹ | آج کل کے دور میں لقطہ کے اعلان کا طریقہ کار۔ | ۲۲۱ |
| ۱۷۰ | اعلان کی مدت پوری ہونے کے بعد لقطہ کے مصرف میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۲۲۲ |
| ۱۷۱ | اعلان کی مدت پوری ہونے کے بعد لقطہ کے مصرف میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۲۲۳ |
| ۱۷۲ | اعلان کی مدت پوری ہونے کے بعد لقطہ کے مصرف میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۲۲۴ |
| ۱۷۳ | اعلان کی مدت پوری ہونے کے بعد لقطہ کے مصرف میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۲۲۴ |
| ۱۷۴ | امام شافعی کے دلائل کے جوابات۔ | ۲۲۴ |
| ۱۷۵ | لقطہ کو صدقہ کرنے کے وجوب کے بارے میں احادیث۔ | ۲۲۶ |
| ۱۷۶ | لقطہ کو صدقہ کرنے کے وجوب کے بارے میں آثار صحابہ و تابعین۔ | ۲۲۷ |
| ۱۷۷ | حضرت اُبی کی حدیث کی وضاحت اور فقہاء احناف کے جوابات کی تفصیل اور تنقیح۔ | ۲۳۰ |
| ۱۷۸ | اونٹ پکڑنے کے متعلق سوال کرنے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ناراض ہونے کی وجہ۔ | ۲۳۱ |
| ۱۷۹ | محتاج کے لقطہ کو اٹھانے میں مذاہب فقہاء اور ممانعت کی حکمت۔ | ۲۳۲ |
| | **باب: ۵۷۴** | |
| ۱۸۰ | مالک کی اجازت کے بغیر دودھ دوہنے کی ممانعت۔ | ۲۳۳ |
| ۱۸۱ | پرائے جانور کے دودھ دوہنے کے متعلق دو متعارض حدیثوں میں تطبیق۔ | ۲۳۵ |
| ۱۸۲ | بلا اجازت پرائی چیز لینے کے عدم جواز میں امام احمد کا نظریہ اور ان کے دلائل۔ | ۲۳۵ |
| ۱۸۳ | بلا اجازت پرائی چیز لینے کے جواز میں جمہور فقہاء اسلام کا نظریہ اور فقہاء حنبلیہ کے دلائل کے جوابات | ۲۳۶ |
| ۱۸۴ | ضرورت کے لیے پس انداز کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ | ۲۳۸ |
| ۱۸۵ | قیاس سے استدلال کی دلیل۔ | ۲۳۸ |
| ۱۸۶ | دودھ دینے والے جانور کو دودھ کے عوض فروخت کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۳۸ |
| | **باب: ۵۷۵** | |
| ۱۸۷ | مہمان نوازی کا بیان۔ | ۲۳۹ |
| ۱۸۸ | مہمان کی ضیافت کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۴۰ |
| ۱۸۹ | مہمان کی ضیافت اور خاطر و مدارات کی تفصیل۔ | ۲۴۱ |
| ۱۹۰ | مہمان کے زیادہ دیر ٹھہرنے کا حکم۔ | ۲۴۲ |
| ۱۹۱ | اگر میزبان ضیافت نہ کرے تو کیا مہمان اس سے بقدر ضیافت بزور لے سکتا ہے؟ | ۲۴۳ |
| ۱۹۲ | اگر حقدار کو اپنا حق حاصل کرنے کا موقع ملے تو وہ عدالت کے بغیر بھی اپنا حق لے سکتا ہے | ۲۴۳ |
| | **باب: ۵۷۶** | |
| ۱۹۳ | زائد مال کو مسلمانوں کی خیر خواہی میں خرچ کرنے کا استحباب۔ | ۲۴۴ |
| ۱۹۴ | گھوڑے پر سوار سائل کو خیرات دینا۔ | ۲۴۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۹۵ | سائل کو بھیک دینے میں مستحق اور غیر مستحق کا فرق نہیں کرنا چاہیے۔ | ۲۴۵ |
| | **باب: ۵۷۷** | |
| ۱۹۶ | جب کمی ہو تو سب کے زادِ راہ ملا دینے اور آپس میں غم گساری کرنے کا استحباب۔ | ۲۴۵ |
| ۱۹۷ | تھوڑے طعام کو زیادہ کرنا معجزہ ہے، اور طعام ابتداءً معدوم ہو تو اس کا موجود کرنا معجزہ کیوں نہیں ہے؟ | ۲۴۶ |
| ۱۹۸ | معجزات کے ثبوت کے طریقے۔ | ۲۴۷ |
| ۱۹۹ | مل جل کر کھانے کی برکت۔ | ۲۴۷ |
| | **كتاب الجهاد والسير** | ۲۴۸ |
| ۲۰۰ | جہاد کا لغوی معنی۔ | ۲۴۸ |
| ۲۰۱ | جہاد کا شرعی معنی۔ | ۲۴۸ |
| ۲۰۲ | فرضیت جہاد کے تدریجی مراحل۔ | ۲۴۹ |
| ۲۰۳ | جہاد کی اقسام میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۲۵۱ |
| ۲۰۴ | جہاد کی اقسام میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۲۵۴ |
| ۲۰۵ | جہاد کی اقسام میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۲۵۴ |
| ۲۰۶ | جہاد کی اقسام میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۲۵۴ |
| ۲۰۷ | کن حالتوں میں جہاد فرض عین ہوتا ہے اور کن حالتوں میں فرض کفایہ۔ | ۲۵۵ |
| ۲۰۸ | جہاد کے مباح ہونے کی شرائط۔ | ۲۵۶ |
| ۲۰۹ | جہاد کے وجوب کی شرائط۔ | ۲۵۶ |
| ۲۱۰ | کتنی مدت کے بعد مسلمانوں پر جہاد کرنا واجب ہے۔ | ۲۵۷ |
| | ...... | |
| | **باب: ۵۷۸** | |
| ۲۱۱ | جن کفار کو دعوت اسلام دی جا چکی ہو ان کو دوبارہ دعوت دیے بغیر جنگ کرنے کا جواز۔ | ۲۵۷ |
| ۲۱۲ | جہاد کرنے سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینے میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۵۸ |
| ۲۱۳ | جہاد کرنے سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینے میں فقہاء حنبلیہ کے مذہب کی تفصیل۔ | ۲۵۹ |
| ۲۱۴ | جہاد کرنے سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینے میں فقہاء احناف کے مذہب کی تفصیل۔ | ۲۶۰ |
| ۲۱۵ | جہاد میں کفار کی جان اور مال محترم نہیں ہے۔ | ۲۶۱ |
| ۲۱۶ | اگر جہاد میں کافر مسلمانوں کو اپنی ڈھال بنا لیں تو ان کو قتل کرنا جائز ہے۔ | ۲۶۲ |
| | **باب: ۵۷۹** | |
| ۲۱۷ | کسی شخص کو جہاد کا امیر بنانا اور اس کو آداب جہاد کی تعلیم دینا۔ | ۲۶۲ |
| ۲۱۸ | سَرِیّہ کا معنی۔ | ۲۶۵ |
| ۲۱۹ | قتال کی کیفیت اور ان کافروں کا بیان جن کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ | ۲۶۶ |
| ۲۲۰ | ذِمّہ کا لغوی معنی۔ | ۲۶۷ |
| ۲۲۱ | ذمہ کا اصطلاحی معنی۔ | ۲۶۸ |
| ۲۲۲ | عقد ذمہ کا رکن۔ | ۲۶۸ |
| ۲۲۳ | عقد ذمہ کی شرائط۔ | ۲۶۸ |
| ۲۲۴ | عقد ذمہ کے احکام | ۲۷۰ |
| ۲۲۵ | عقد ذمہ کے وجوب کی شرائط۔ | ۲۷۰ |
| ۲۲۶ | جزیہ کی مقدار میں مذاہب فقہاء | ۲۷۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۲۷ | ہجرت کی تحقیق۔ | ۲۷۲ |
| ۲۲۸ | قیامت تک ہجرت باقی رہنے کے بارے میں احادیث۔ | ۲۷۳ |
| ۲۲۹ | ہجرت منقطع ہونے کے بارے میں احادیث۔ | ۲۷۴ |
| ۲۳۰ | دار الکفر میں رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں احادیث۔ | ۲۷۶ |
| ۲۳۱ | گناہوں سے ہجرت کرنے کے بارے میں احادیث۔ | ۲۷۷ |
| ۲۳۲ | ہجرت کی متعارض احادیث کے جوابات۔ | ۲۷۸ |
| ۲۳۳ | فتح مکہ کے بعد ہجرت کے منسوخ ہونے کی وجوہات | ۲۷۸ |
| ۲۳۴ | دار الکفر میں مسلمانوں کی سکونت کا حکم۔ | ۲۷۹ |
| ۲۳۵ | ہجرت کی اقسام۔ | ۲۸۰ |
| ۲۳۶ | ہجرت الی اللہ کی توضیح۔ | ۲۸۰ |
| ۲۳۷ | مالِ غنیمت اور مالِ فے | ۲۸۱ |
| ۲۳۸ | مشرکین سے معاہدہ اٹھانے کے لیے مسلمان اُن سے اللہ کی طرف سے معاہدہ کیوں نہ کریں۔ | ۲۸۲ |
| | **باب: ۵۸۰** | |
| ۲۳۹ | عہد شکنی کی حرمت۔ | ۲۸۳ |
| ۲۴۰ | عہد کی اقسام اور عہد شکنی کی ممانعت کی حکمت۔ | ۲۸۶ |
| ۲۴۱ | انسان کا اللہ سے عہد۔ | ۲۸۷ |
| ۲۴۲ | انسان کا اپنے نفس سے عہد۔ | ۲۸۸ |
| ۲۴۳ | ایک انسان کا دوسرے انسان سے عہد۔ | ۲۸۸ |
| ۲۴۴ | علامہ آلوسی کی بیان کردہ عہد کی اقسام پر بحث ونظر۔ | ۲۸۹ |
| | **باب: ۵۸۱** | |
| ۲۴۵ | جنگ میں دشمن کو دھوکا دینے کا جواز۔ | ۲۹۰ |
| ۲۴۶ | حالت جنگ میں دشمن کو دھوکا دینے اور جھوٹ بولنے کا جواز۔ | ۲۹۰ |
| ۲۴۷ | کن صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے | ۲۹۱ |
| ۲۴۸ | جان، مال اور عزت بچانے کے لیے جھوٹ بولنے کی اجازت۔ | ۲۹۲ |
| ۲۴۹ | شعر اور مبالغہ میں جھوٹ کا جواز۔ | ۲۹۳ |
| ۲۵۰ | تعریض اور توریہ میں جھوٹ بولنے کا جواز۔ | ۲۹۳ |
| ۲۵۱ | توریہ کے سلسلہ میں فقہاء کی رائے۔ | ۲۹۶ |
| ۲۵۲ | خلاصۂ بحث۔ | ۲۹۶ |
| | **باب: ۵۸۲** | |
| ۲۵۳ | دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت اور مقابلہ کے وقت ثابت قدمی کا حکم۔ | ۲۹۶ |
| ۲۵۴ | دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت کی حکمت۔ | ۲۹۷ |
| ۲۵۵ | آدابِ جہاد۔ | ۲۹۸ |
| | **باب: ۵۸۳** | |
| ۲۵۶ | دشمن سے مقابلہ کے وقت فتح کی دعا کرنے کا استحباب۔ | ۲۹۹ |
| ۲۵۷ | مسجع کلام کے ساتھ دعا کی وضاحت۔ | ۳۰۰ |
| ۲۵۸ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو بد دعا کہنے کا عدم جواز۔ | ۳۰۰ |
| ۲۵۹ | دو مختلف حدیثوں میں تطبیق۔ | ۳۰۱ |
| | **باب: ۵۸۴** | |
| ۲۶۰ | جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کی ممانعت۔ | ۳۰۲ |
| ۲۶۱ | جہاد میں بچوں، عورتوں اور دیگر معذوروں کے قتل کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۳۰۲ |
| | **باب: ۵۸۵** | |
| ۲۶۲ | شبخون میں عورتوں اور بچوں کے بلاقصد مارے جانے کا جواز۔ | ۳۰۳ |
| ۲۶۳ | کافروں پر شبخون مارنے کے تفصیلی احکام۔ | ۳۰۴ |
| ۲۶۴ | جن مسلمانوں کو کفار ڈھال بنالیں ان کو قتل کرنے کے بارے میں مذاہب فقہاء۔ | ۳۰۵ |
| ۲۶۵ | آخرت میں اطفال مشرکین کے ٹھکانے کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات۔ | ۳۰۵ |
| | **باب: ۵۸۶** | |
| ۲۶۶ | کفار کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا جواز۔ | ۳۰۹ |
| ۲۶۷ | مدینہ منورہ میں اقامت کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار کے طرز عمل کی اقسام | ۳۱۰ |
| ۲۶۸ | بنو قینقاع کے خلاف جنگ کا پس منظر۔ | ۳۱۰ |
| ۲۶۹ | بنو نضیر کے خلاف جنگ کا پس منظر۔ | ۳۱۰ |
| ۲۷۰ | بنو نضیر کی شکست اور جلاوطنی۔ | ۳۱۱ |
| ۲۷۱ | بنو نضیر کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کی حکمت۔ | ۳۱۲ |
| ۲۷۲ | دشمن کے درختوں کے کاٹنے اور جلانے میں مذاہب فقہاء۔ | ۳۱۳ |
| | **باب: ۵۸۷** | |
| ۲۷۳ | مال غنیمت حلال ہونے کی اس امت کے ساتھ خصوصیت۔ | ۳۱۴ |
| ۲۷۴ | انبیاء سابقین علیہم السلام کے لیے ردشمس کے واقعات کی تفصیل اور تحقیق۔ | ۳۱۵ |
| ۲۷۵ | حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ردشمس کا واقعہ ثابت نہ ہونے پر دلائل۔ | ۳۱۷ |
| ۲۷۶ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ردشمس کا ثبوت۔ | ۳۱۸ |
| ۲۷۷ | حدیث ردشمس پر علامہ ابن جوزی اور شیخ ابن تیمیہ کے اعتراضات کے جوابات۔ | ۳۱۸ |
| ۲۷۸ | معجزہ ردشمس کے متعلق مفسرین کی آراء۔ | ۳۲۰ |
| ۲۷۹ | معجزہ ردشمس کے متعلق محدثین کی آراء۔ | ۳۲۱ |
| ۲۸۰ | اس امت کے لیے مال غنیمت حلال ہونے کی تحقیق۔ | ۳۲۲ |
| ۲۸۱ | اس باب کی حدیث کے دیگر فوائد۔ | ۳۲۳ |
| | **باب: ۵۸۸** | |
| ۲۸۲ | غنیمت کا بیان۔ | ۳۲۴ |
| ۲۸۳ | نفل کا لغوی معنی۔ | ۳۲۷ |
| ۲۸۴ | نفل کا اصطلاحی معنی۔ | ۳۲۷ |
| ۲۸۵ | تنفیل میں مذاہب فقہاء۔ | ۳۲۷ |
| ۲۸۶ | تنفیل کی شرائط۔ | ۳۲۸ |
| ۲۸۷ | تنفیل کا حکم۔ | ۳۲۸ |
| ۲۸۸ | تنفیل میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۳۲۸ |
| ۲۸۹ | فئی کا لغوی معنی اور شرعی معنی۔ | ۳۲۹ |
| ۲۹۰ | فئی کے حکم میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۳۳۰ |
| ۲۹۱ | مال غنیمت کا لغوی معنی اور شرعی تفسیر۔ | ۳۳۰ |
| ۲۹۲ | مفتوحہ علاقہ کی زمینوں اور ساز و سامان کا حکم۔ | ۳۳۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۲۹۳ | جنگی قیدیوں کے حکم کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات | ۳۳۲ |
| ۲۹۴ | جنگی قیدیوں کو مال، یا مسلمان جنگی قیدیوں کے بدلہ میں رہا کرنے کی تحقیق۔ | ۳۳۳ |
| ۲۹۵ | جنگی قیدیوں کو بلا معاوضہ اتناناً اور احساناً رہا کرنے کی تحقیق۔ | ۳۳۴ |
| ۲۹۶ | کیا موجودہ دور میں بھی جنگی قیدیوں کو لونڈی اور غلام بنانا جائز ہے؟۔ | ۳۳۵ |
| ۲۹۷ | بدر کے جنگی قیدیوں کو آزاد کرنے پر اعتراضات کے جوابات۔ | ۳۳۷ |
| ۲۹۸ | بدر کے قیدیوں کو آزاد کرنے پر امام رازی اور مصنف کے جوابات۔ | ۳۴۱ |
| ۲۹۹ | مشرکین کو قتل کرنے کے عمومی حکم سے جنگی قیدیوں کو مستثنیٰ کرنے پر دلائل۔ | ۳۴۳ |
| ۳۰۰ | مالِ غنیمت کی تقسیم۔ | ۳۴۵ |
| ۳۰۱ | خمس کی تعریف۔ | ۳۴۶ |
| | **باب: ۵۸۹** | |
| ۳۰۲ | مقتول کے سَلَب پر قاتل کا استحقاق۔ | ۳۴۷ |
| ۳۰۳ | غزوہ حنین کا مختصر بیان۔ | ۳۵۳ |
| ۳۰۴ | سَلَب کا لغوی معنی۔ | ۳۵۳ |
| ۳۰۵ | سَلَب کی تفسیر میں مذاہب فقہاء۔ | ۳۵۴ |
| ۳۰۶ | سَلَب کے احکام اور شرائط میں فقہاء کے نظریات۔ | ۳۵۶ |
| ۳۰۷ | سلب کے حکم میں فقہاء احناف کے نظریات اور دلائل۔ | ۳۵۸ |
| ۳۰۸ | جنگ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو کو سَلَب کے ساتھ خاص کرنے کا سبب۔ | ۳۶۰ |
| | **باب: ۵۹۰** | |
| ۳۰۹ | فئی کا حکم۔ | ۳۶۱ |
| ۳۱۰ | فئی کا لغوی معنی اور اس کی شرعی تفسیر۔ | ۳۷۰ |
| ۳۱۱ | مال غنیمت اور مال فئی کو کفار کی ملکیت سے نکال کر مسلمانوں کو دینے کی وجہ۔ | ۳۷۱ |
| ۳۱۲ | مال غنیمت اور مال فئی کا فرق۔ | ۳۷۲ |
| ۳۱۳ | قرآن مجید سے اموال فئی کے وقف ہونے پر دلائل۔ | ۳۷۳ |
| ۳۱۴ | احادیث، آثار صحابہ اور اقوال تابعین سے اموال فئی کے وقف ہونے پر دلائل۔ | ۳۷۴ |
| ۳۱۵ | سواد عراق اور دیگر مفتوحہ زمینوں کو وقف کرنے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ۔ | ۳۷۸ |
| ۳۱۶ | عراق اور شام کی مفتوحہ زمینوں کو وقف کرنے کے متعلق حضرت عمر اور بعض صحابہ کا مباحثہ۔ | ۳۸۲ |
| ۳۱۷ | سواد عراق کو وقف کرنے کے متعلق حضرت علی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کی رائے۔ | ۳۸۳ |
| ۳۱۸ | اموال فئی کے متعلق امام ابو عبید کا نظریہ۔ | ۳۸۴ |
| ۳۱۹ | مسلمانوں کی مقبوضہ اراضی مطلقاً فئی ہیں خواہ ان پر جنگ سے قبضہ ہوا ہو یا صلح سے۔ | ۳۸۵ |
| ۳۲۰ | سواد عراق کے معاملہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نظریہ پر دلائل۔ | ۳۸۶ |
| ۳۲۱ | مفتوحہ علاقہ کی زمینوں کے متعلق فقہاء کی آراء۔ | ۳۸۷ |
| ۳۲۲ | مسئلہ فدک۔ | ۳۸۸ |
| ۳۲۳ | فدک کا لغوی معنی، جغرافیائی محل وقوع اور تاریخ۔ | ۳۸۹ |
| ۳۲۴ | علمائے شیعہ کا یہ دعویٰ کہ حضرت فاطمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے فدک کا مطالبہ کیا۔ | ۳۹۰ |
| ۳۲۵ | حدیث لا نورث کو موضوع اور باطل قرار دینے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | پر علمائے شیعہ کے دلائل۔ | ۳۹۸ |
| ۳۲۶ | وراثت کے لفظ سے علم اور نبوت کی وراثت مراد لینا اسلوب قرآن کے مطابق ہے۔ | ۴۰۱ |
| ۳۲۷ | لفظ وراثت سے وراثت نبوت مراد لینے پر ملا باقر مجلسی کے اعتراض کا جواب۔ | ۴۰۲ |
| ۳۲۸ | ائمہ اہل بیت کی روایات سے انبیاء کی وراثت علمی کا ثبوت۔ | ۴۰۳ |
| ۳۲۹ | اس بات کا جواب کہ حضرت ابوبکر نے حضرت فاطمہ کو وراثت نہ دے کر احکام میراث کی مخالفت کی۔ | ۴۰۴ |
| ۳۳۰ | نبی کے ترکہ سے وراثت نہ ہونے کی وجہ۔ | ۴۰۵ |
| ۳۳۱ | کیا حضرت ابوبکر نے ذاتی مفاد اور خلافت کو مستحکم کرنے کے لیے حدیث لا نورث بیان کی تھی؟۔ | ۴۰۵ |
| ۳۳۲ | کیا حضرت علی نے حدیث لا نورث کی روایت میں حضرت ابوبکر و عمر کو جھوٹا، عہد شکن، خائن اور گنہگار گمان کیا تھا؟ | ۴۰۷ |
| ۳۳۳ | کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو حدیث لا نورث پر مطلع نہیں فرمایا تھا؟ | ۴۰۸ |
| ۳۳۴ | حدیث لا نورث روایت کرنے والے صحابہ کرام کا تعدد و تکثر۔ | ۴۰۸ |
| ۳۳۵ | حدیث لا نورث کا اہل تشیع کی اسانید سے ثبوت | ۴۱۳ |
| ۳۳۶ | فدک میں وراثت جاری نہ ہونے پر قرآن مجید سے استدلال۔ | ۴۱۴ |
| ۳۳۷ | علمائے شیعہ کا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک حضرت فاطمہ کو ہبہ کر دیا تھا؟ | ۴۱۸ |
| ۳۳۸ | فدک کے دعویٰ ہبہ کا قرآن مجید کی روشنی میں | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | ایک جائزہ۔ | ۴۲۱ |
| ۳۳۹ | فدک کو ہبہ کرنے کے دعویٰ کا میراث کے دعویٰ سے بطلان۔ | ۴۲۲ |
| ۳۴۰ | کیا زمانۂ جہاد اور تنگی اور عسرت کے دور میں حضرت فاطمہ کو فدک کی جاگیر کا ہبہ کرنا متصور تھا؟ | ۴۲۳ |
| ۳۴۱ | آخر دور رسالت تک مسلمانوں کی تنگی اور عسرت پر کتب شیعہ سے شواہد۔ | ۴۲۷ |
| ۳۴۲ | حضرت فاطمہ کا غزوۂ تبوک میں کوئی صدقہ نہ دینا، فدک کو ہبہ کرنے کے خلاف ہے۔ | ۴۲۸ |
| ۳۴۳ | اہل سنت کی کتابوں سے حضرت فاطمہ کو فدک کے ہبہ کرنے پر علمائے شیعہ کا استدلال۔ | ۴۳۱ |
| ۳۴۴ | علمائے شیعہ کے استدلال کا جواب شاہ عبدالعزیز سے۔ | ۴۳۲ |
| ۳۴۵ | فدک کو ہبہ کیے جانے کے بارے میں روایت کردہ حدیث کی فنی حیثیت۔ | ۴۳۲ |
| ۳۴۶ | فدک کے تنازعہ پر حضرت فاطمہ کا حضرت ابوبکر سے ناراض ہونا حضرت ابوبکر کے حق میں کسی عتاب کا موجب نہیں۔ | ۴۳۷ |
| ۳۴۷ | کیا عمر بن عبدالعزیز نے آل فاطمہ کو فدک واپس دے دیا تھا؟ | ۴۴۳ |
| ۳۴۸ | مسئلہ خلافت۔ | ۴۴۵ |
| ۳۴۹ | حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حق ہونے پر قرآن مجید سے استدلال۔ | ۴۴۵ |
| ۳۵۰ | حضرت ابوبکر کے خلیفہ برحق ہونے پر عقلی دلائل۔ | ۴۴۹ |
| ۳۵۱ | کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی؟ | ۴۵۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۵۲ | حضرت ابوبکر کی خلافت پر حضرت علی کا تبصرہ۔ | ۴۵۲ |
| ۳۵۳ | اہل تشیع کی تصانیف میں حضرت علی کے بیعت کرنے کا نقشہ۔ | ۴۵۴ |
| ۳۵۴ | تقیہ کا جواب۔ | ۴۵۵ |
| ۳۵۵ | اہل تشیع کے اس اعتراض کا جواب کہ حضرت ابوبکر میں شجاعت کی کمی تھی۔ | ۴۵۸ |
| ۳۵۶ | اہل تشیع کے اس اعتراض کا جواب کہ اعلان براءت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو امامت سے معزول کر دیا تھا۔ | ۴۶۰ |
| ۳۵۷ | من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے استدلال کا جواب۔ | ۴۶۰ |
| | **باب: ۵۹۱** | |
| ۳۵۸ | مجاہدین میں مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا طریقہ۔ | ۴۶۳ |
| ۳۵۹ | گھوڑے کے دو حصے دینے پر جمہور فقہاء کی احادیث۔ | ۴۶۳ |
| ۳۶۰ | گھوڑے کا ایک حصہ دینے پر امام ابوحنیفہ کی احادیث۔ | ۴۶۳ |
| ۳۶۱ | گھوڑے کا ایک حصہ دینے پر امام ابوحنیفہ کے عقلی دلائل۔ | ۴۶۴ |
| ۳۶۲ | احادیث ابی حنیفہ پر جرح کا جواب۔ | ۴۶۴ |
| ۳۶۳ | جمہور فقہاء کی احادیث پر جرح۔ | ۴۶۴ |
| ۳۶۴ | امام ابوحنیفہ کے موقف پر علامہ عینی کے دلائل۔ | ۴۶۴ |
| ۳۶۵ | علامہ المرغینانی کے دلائل اور خلاصہ بحث۔ | ۴۶۵ |
| | **باب: ۵۹۲** | |
| ۳۶۶ | غزوۂ بدر میں فرشتوں کی امداد اور مال غنیمت کے مباح ہونے کا بیان۔ | ۴۶۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۶۷ | بدر کا محل وقوع۔ | ۴۶۸ |
| ۳۶۸ | جنگ بدر کے دن اللہ تعالیٰ کے وعدۂ فتح کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شدت گریہ وزاری سے دعا کرنے کی حکمت۔ | ۴۶۸ |
| ۳۶۹ | کیا جنگ بدر میں فرشتوں نے قتال کیا تھا؟ | ۴۶۹ |
| ۳۷۰ | غزوۂ بدر میں فرشتوں کے نزول کے متعلق مصنف کی تحقیق۔ | ۴۷۲ |
| | **باب: ۵۹۳** | |
| ۳۷۱ | قیدیوں کو گرفتار کرنے اور احسانا رہا کرنے کا جواز۔ | ۴۷۳ |
| ۳۷۲ | اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۴۷۶ |
| ۳۷۳ | طالب اسلام کو کلمہ پڑھانے میں تاخیر کرنا جائز نہیں، بلکہ عدم تشرط کفر ہے۔ | ۴۷۷ |
| | **باب: ۵۹۴** | |
| ۳۷۴ | یہودیوں کو سرزمین حجاز سے نکال دینے کا بیان۔ | ۴۷۷ |
| ۳۷۵ | ذمیوں کی عہد شکنی کی سزا۔ | ۴۷۹ |
| | **باب: ۵۹۵** | |
| ۳۷۶ | عہد شکنی کرنے والوں کو قتل کرنے کا جواز اور اہل قلعہ کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر قلعہ سے نکالنے کا جواز۔ | ۴۷۹ |
| ۳۷۷ | مجلس میں آنے والے شخص کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۴۸۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۷۸ | تو مولّی سید کم سے قیام تعظیمی کے استدلال پر ایک اشکال کا جواب۔ | ۴۸۵ |
| ۳۷۹ | قیام تعظیمی کے ثبوت میں دیگر احادیث اور آثار۔ | ۴۸۶ |
| ۳۸۰ | قیام تعظیمی کے خلاف احادیث اور ان کا جواب۔ | ۴۸۸ |
| ۳۸۱ | قیام تعظیمی کی اقسام | ۴۹۰ |
| | **باب: ۵۹۶** | |
| ۳۸۲ | جہاد میں سبقت اور اہم کام کی تقدیم کا بیان۔ | ۴۹۱ |
| ۳۸۳ | بنو قریظہ میں نماز پڑھنے کی ہدایت میں روایات کا تعارض اور ان میں تطبیق۔ | ۴۹۱ |
| ۳۸۴ | صحابہ کرام کے اجتہاد کا ثبوت۔ | ۴۹۳ |
| | **باب: ۵۹۷** | |
| ۳۸۵ | مہاجرین کا غنی ہونے کے بعد انصار کے عطایا کو لوٹانا۔ | ۴۹۲ |
| ۳۸۶ | انصار کا ایثار، مہاجرین کی خودداری اور حضرت ام ایمن کی ناز برداری۔ | ۴۹۴ |
| | **باب: ۵۹۸** | |
| ۳۸۷ | دار الحرب میں مال غنیمت کے طعام سے کھانے کا جواز۔ | ۴۹۵ |
| ۳۸۸ | دار الحرب میں حربیوں کا مال کھانے کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۴۹۶ |
| ۳۸۹ | اہل کتاب کے ذبیحہ میں مذاہب فقہاء۔ | ۴۹۶ |
| ۳۹۰ | اہل کتاب کے ذبیحہ میں فقہاء احناف کے نظریات۔ | ۴۹۷ |
| ۳۹۱ | اہل کتاب کے ذبیحہ میں مصنف کی تحقیق۔ | ۴۹۸ |
| ۳۹۲ | اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات۔ | ۴۹۸ |
| ۳۹۳ | اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کے متعلق مصنف کی تحقیق۔ | ۴۹۹ |
| | **باب: ۵۹۹** | |
| ۳۹۴ | دعوت اسلام کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرقل کے نام مکتوب۔ | ۵۰۰ |
| ۳۹۵ | حدیث ہرقل کے مسائل اور مباحث۔ | ۵۰۴ |
| | **باب: ۶۰۰** | |
| ۳۹۶ | دعوت اسلام کے لیے کافر بادشاہوں کے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط۔ | ۵۰۶ |
| ۳۹۷ | مختلف اقوام کے بادشاہوں کے القاب۔ | ۵۰۷ |
| | **باب: ۶۰۱** | |
| ۳۹۸ | غزوۂ حنین کا بیان۔ | ۵۰۷ |
| ۳۹۹ | غزوۂ حنین کا اجمالی ذکر۔ | ۵۱۲ |
| ۴۰۰ | کفار اور مشرکین سے ہدیہ قبول کرنے کی تحقیق۔ | ۵۱۳ |
| ۴۰۱ | کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شعر کہا ہے؟ | ۵۱۴ |
| ۴۰۲ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد المطلب کی طرف اپنی نسبت کیوں کی تھی؟ | ۵۱۴ |
| | **باب: ۶۰۲** | |
| ۴۰۳ | غزوۂ طائف کا بیان۔ | ۵۱۵ |
| ۴۰۴ | طائف کا جغرافیائی محل وقوع اور تاریخ۔ | ۵۱۵ |


......

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۶۰۳** | |
| ۴۰۵ | غزوۂ بدر۔ | ۵۱۸ |
| ۴۰۶ | بدر کا لغوی معنیٰ، جغرافیائی محل وقوع اور تاریخ۔ | ۵۱۹ |
| ۴۰۷ | "یہ کون کہاں مرے گا؟" اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم۔ | ۵۲۰ |
| | **باب: ۶۰۴** | |
| ۴۰۸ | فتح مکہ کا بیان۔ | ۵۲۰ |
| ۴۰۹ | مکہ کے جنگ سے فتح ہونے پر دلائل اور دیگر فوائد۔ | ۵۲۵ |
| ۴۱۰ | برے نام بدل دینا۔ | ۵۲۶ |
| | **باب: ۶۰۵** | |
| ۴۱۱ | صلح حدیبیہ کا بیان۔ | ۵۲۷ |
| ۴۱۲ | حدیبیہ کا جغرافیائی محل وقوع اور تاریخ۔ | ۵۳۲ |
| ۴۱۳ | ادب حکم پر مقدم ہے یا حکم ادب پر؟ | ۵۳۳ |
| ۴۱۴ | کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھنا اور پڑھنا آپ کے اُمّی ہونے کے منافی ہے۔ | ۵۳۳ |
| ۴۱۵ | اُمّی کے معنیٰ کی تحقیق۔ | ۵۳۴ |
| ۴۱۶ | اُمّی کے معنیٰ سے متعلق ائمہ لغت کی تصریحات۔ | ۵۳۵ |
| ۴۱۷ | اُمّی کے معنیٰ کے متعلق مفسرین کی آراء۔ | ۵۳۶ |
| ۴۱۸ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے اور پڑھنے پر قرآن مجید سے دلائل۔ | ۵۳۷ |
| ۴۱۹ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے پر سید مودودی کے اعتراضات اور ان کے جوابات۔ | ۵۳۹ |
| ۴۲۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے کے ثبوت میں احادیث۔ | ۵۴۱ |
| ۴۲۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے کے بارے میں فقہاء اسلام کی عبارات۔ | ۵۴۲ |
| | **باب: ۶۰۶** | |
| ۴۲۲ | عہد کو پورا کرنا۔ | ۵۴۶ |
| ۴۲۳ | ضرورت کے وقت جھوٹ بولنے کی تفصیل۔ | ۵۴۶ |
| ۴۲۴ | کفار کے ساتھ کیے ہوئے عہد کے پورا کرنے میں مذاہب فقہاء۔ | ۵۴۶ |
| | **باب: ۶۰۷** | |
| ۴۲۵ | غزوۂ احزاب (جنگ خندق) | ۵۴۷ |
| ۴۲۶ | غزوۂ احزاب کا مختصر بیان۔ | ۵۴۸ |
| | **باب: ۶۰۸** | |
| ۴۲۷ | غزوۂ اُحد کا بیان۔ | ۵۵۱ |
| ۴۲۸ | غزوۂ اُحد کا مختصر بیان۔ | ۵۵۴ |
| | **باب: ۶۰۹** | |
| ۴۲۹ | جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں اس پر غضب الٰہی کا نازل ہونا۔ | ۵۵۶ |
| | **باب: ۶۱۰** | |
| ۴۳۰ | مشرکوں اور منافقوں کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تکالیف پہنچیں۔ | ۵۵۶ |
| ۴۳۱ | لفظ "صلی" کی تحقیق۔ | ۵۶۳ |
| ۴۳۲ | اوجھڑی کھانے کا حکم۔ | ۵۶۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۶۱۱** | |
| ۴۳۳ | ابوجہل کے قتل کا بیان۔ | ۵۶۷ |
| ۴۳۴ | قتل ابوجہل کے سلسلہ میں مختلف روایات کا بیان۔ | ۵۶۷ |
| ۴۳۵ | ابوجہل کے قتل پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا | |
| ۴۳۶ | سجدۂ شکر ادا کرنا۔ | ۵۶۹ |
| ۴۳۷ | سجدۂ شکر کی تحقیق۔ | ۵۷۰ |
| ۴۳۸ | سجدۂ شکر کے متعلق احادیث۔ | ۵۷۰ |
| ۴۳۹ | سجدۂ شکر کے متعلق آثارِ صحابہ۔ | ۵۷۲ |
| ۴۴۰ | سجدۂ شکر کے متعلق فقہاءِ حنابلہ کی رائے۔ | ۵۷۶ |
| ۴۴۱ | سجدۂ شکر کے متعلق فقہاءِ شافعیہ کی رائے۔ | ۵۷۷ |
| ۴۴۲ | سجدۂ شکر کے متعلق فقہاءِ احناف کی آراء۔ | ۵۷۷ |
| ۴۴۳ | سجدۂ شکر کے متعلق فقہاءِ مالکیہ کی آراء۔ | ۵۸۰ |
| ۴۴۴ | سجدۂ شکر کے بارے میں حرفِ آخر۔ | ۵۸۰ |
| ۴۴۵ | نمازِ شکر کا حکم۔ | ۵۸۱ |
| | **باب: ۶۱۲** | |
| ۴۴۶ | یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف کے قتل کا بیان۔ | ۵۸۱ |
| ۴۴۷ | کعب بن اشرف کی مختصر سوانح۔ | ۵۸۳ |
| ۴۴۸ | کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم دینے کی وجوہات۔ | ۵۸۳ |
| | **باب: ۶۱۳** | |
| ۴۴۹ | غزوۂ خیبر۔ | ۵۸۴ |
| ۴۵۰ | خیبر کا لغوی معنیٰ، جغرافیائی محلِ وقوع، تاریخ اور غزوۂ خیبر کے اہم واقعات۔ | ۵۸۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۵۱ | ران کے شرمگاہ ہونے کی تحقیق۔ | ۵۹۳ |
| ۴۵۲ | خیبر کا تمام علاقہ صلح سے فتح ہوا تھا یا بعض؟ | ۵۹۴ |
| ۴۵۳ | اللہ تعالیٰ کے لیے "میں فدا ہوں" کہنے کی توجیہ۔ | ۵۹۴ |
| | **باب: ۶۱۴** | |
| ۴۵۴ | غزوۂ خندق کے اہم واقعات۔ | ۵۹۵ |
| | **باب: ۶۱۵** | |
| ۴۵۵ | غزوۂ ذی قرد وغیرہ۔ | ۵۹۷ |
| ۴۵۶ | حضرت علی کو حیدر کہنے کی تحقیق۔ | ۶۰۷ |
| ۴۵۷ | مرحب کو حضرت علی نے قتل کیا تھا یا حضرت محمد بن مسلمہ نے؟ | ۶۰۷ |
| ۴۵۸ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چار معجزات کا بیان۔ | ۶۰۸ |
| ۴۵۹ | دیگر فوائد حدیث۔ | ۶۰۸ |
| | **باب: ۶۱۶** | |
| ۴۶۰ | اللہ تعالیٰ کا قول وھو الذی کف ایدیھم عنکم | ۶۰۹ |
| | **باب: ۶۱۷** | |
| ۴۶۱ | عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔ | ۶۰۹ |
| ۴۶۲ | جہاد میں عورتوں کی شرکت کا بیان۔ | ۶۱۱ |
| ۴۶۳ | ستر اور حجاب کی تحقیق۔ | ۶۱۲ |
| ۴۶۴ | عورت کے ستر کے متعلق قرآن مجید کی آیات | ۶۱۲ |
| ۴۶۵ | عورت کے ستر کے متعلق مفسرین احناف کا نظریہ۔ | ۶۱۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۶۶ | عورت کے ستر کے متعلق مفسرین شافعیہ کا نظریہ۔ | ۶۱۳ |
| ۴۶۷ | عورت کے ستر کے متعلق مفسرین مالکیہ کا نظریہ۔ | ۶۱۳ |
| ۴۶۸ | عورت کے ستر کے متعلق مفسرین حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۶۱۴ |
| ۴۶۹ | عورت کے ستر کے متعلق احادیث۔ | ۶۱۵ |
| ۴۷۰ | عورت کے ستر کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۶۱۷ |
| ۴۷۱ | عورت کے ستر کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۶۱۷ |
| ۴۷۲ | عورت کے ستر کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۶۱۸ |
| ۴۷۳ | عورت کے ستر کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۶۱۹ |
| ۴۷۴ | عورت کے حجاب کی تحقیق۔ | ۶۱۹ |
| ۴۷۵ | عورت کے حجاب کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۶۲۱ |
| ۴۷۶ | احکام حجاب نازل ہونے کی تاریخ۔ | ۶۲۱ |
| ۴۷۷ | جلباب کی تحقیق۔ | ۶۲۲ |
| ۴۷۸ | چہرہ ڈھانپنے کی تحقیق۔ | ۶۲۳ |
| ۴۷۹ | ذالک ادنی ان یعرفن سے چہرہ ڈھانپنے پر استدلال۔ | ۶۲۵ |
| ۴۸۰ | بوڑھی عورتوں کے حجاب میں تخفیف سے عمومی حجاب پر استدلال۔ | ۶۲۸ |
| ۴۸۱ | ازواج مطہرات کے حجاب کی تحقیق۔ | ۶۳۰ |
| ۴۸۲ | ازواج مطہرات کے حجاب سے عام مسلمان خواتین کے حجاب پر استدلال۔ | ۶۳۲ |
| ۴۸۳ | عہد رسالت میں نقاب اور حجاب کا معمول۔ | ۶۳۵ |
| ۴۸۴ | عہد توریت میں نقاب اور حجاب کا معمول۔ | ۶۴۲ |
| ۴۸۵ | اجنبی مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ممانعت سے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۶۴۲ |
| ۴۸۶ | اجنبی مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ممانعت سے متعلق احادیث | ۶۴۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۸۷ | اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنے کے جواز کی استثنائی صورتیں۔ | ۶۴۵ |
| ۴۸۸ | چہرے کے حجاب ہونے پر شبہات اور ان کے جوابات۔ | ۶۴۶ |
| ۴۸۹ | اجنبی مردوں کے سامنے عورت کے چہرہ اور ہاتھ کھولنے کے دلائل کا ایک جائزہ۔ | ۶۴۹ |
| ۴۹۰ | فقہاء حنبلیہ کے نزدیک اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور حجاب کا حکم۔ | ۶۵۲ |
| ۴۹۱ | فقہاء شافعیہ کے نزدیک اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور حجاب کا حکم۔ | ۶۵۴ |
| ۴۹۲ | فقہاء مالکیہ کے نزدیک اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور حجاب کا حکم۔ | ۶۵۵ |
| ۴۹۳ | فقہاء احناف کے نزدیک اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور حجاب کا حکم۔ | ۶۵۵ |
| ۴۹۴ | مذاہب فقہاء کا حاصل۔ | ۶۵۷ |
| ۴۹۵ | قرآن، سنت اور فقہاء اسلام کی آراء کی روشنی میں عورت کی آواز کا حکم۔ | ۶۵۷ |
| ۴۹۶ | بوقت ضرورت عورت کا اجنبی مردوں سے کلام کرنے کا جواز۔ | ۶۶۰ |
| ۴۹۷ | عورتوں کو سلام کرنے یا ان کے سلام کا جواب دینے کا شرعی حکم۔ | ۶۶۱ |
| ۴۹۸ | عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے کے متعلق قرآن مجید کا حکم۔ | ۶۶۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۴۹۹ | حنبلی مفسرین کے نزدیک عورت کے گھر سے باہر نکلنے کا حکم۔ | ۶۶۴ |
| ۵۰۰ | مالکی مفسرین کے نزدیک عورت کے گھر سے باہر نکلنے کا حکم اور واقعۂ جمل میں حضرت عائشہ کے باہر نکلنے کی وضاحت۔ | ۶۶۵ |
| ۵۰۱ | شافعی مفسرین کے نزدیک عورت کے گھر سے باہر نکلنے کا حکم۔ | ۶۶۶ |
| ۵۰۲ | حنفی مفسرین کے نزدیک عورت کے گھر سے باہر نکلنے کا حکم اور واقعۂ جمل میں حضرت عائشہ کے باہر نکلنے کی وضاحت۔ | ۶۶۶ |
| ۵۰۳ | عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت کے متعلق احادیث۔ | ۶۶۹ |
| ۵۰۴ | مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق احادیث۔ | ۶۷۱ |
| ۵۰۵ | مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۶۷۴ |
| ۵۰۶ | مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۶۷۵ |
| ۵۰۷ | مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۶۷۶ |
| ۵۰۸ | مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۶۷۷ |
| ۵۰۹ | عورتوں کے گھر سے نکلنے کے متعلق مصنف کی تحقیق۔ | ۶۸۰ |
| ۵۱۰ | اسلام کے عمومی احکام سے عورت کی سربراہی کے عدم جواز پر استدلال۔ | ۶۸۲ |
| ۵۱۱ | قرآن مجید سے عورت کی سربراہی کا عدم جواز۔ | ۶۸۳ |
| ۵۱۲ | احادیث سے عورت کی سربراہی کا عدم جواز۔ | ۶۸۵ |
| ۵۱۳ | عورت کی سربراہی کے متعلق فقہاء اسلام کی آراء۔ | ۶۸۶ |
| ۵۱۴ | ملکۂ بلقیس کے واقعہ سے عورت کی سربراہی پر استدلال کا جواب۔ | ۶۸۸ |
| ۵۱۵ | جنگ جمل کے واقعہ سے عورت کی سربراہی پر استدلال کا جواب۔ | ۶۸۹ |
| ۵۱۶ | ستر اور حجاب کے سلسلہ میں حرف آخر۔ | ۶۹۰ |
| | **باب: ۶۱۸** | |
| ۵۱۷ | جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو مال غنیمت میں باقاعدہ حصہ دینے کی ممانعت اور کچھ عطیہ دینے کا حکم اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت۔ | ۶۹۲ |
| ۵۱۸ | خارجیوں کو حروری کہنے کی وجہ۔ | ۶۹۵ |
| ۵۱۹ | جہاد میں شریک ہونے والے غلام اور عورت کو مال غنیمت سے حصہ دینے میں مذاہب فقہاء۔ | ۶۹۶ |
| ۵۲۰ | کم عقل والے نابالغ شخص کو مال میں تصرف کرنے سے روکنے کے بارے میں مذاہب فقہاء۔ | ۶۹۶ |
| ۵۲۱ | کم عقل والے بالغ شخص کو مال میں تصرف کرنے سے روکنے کے بارے میں فقہاء احناف کے نظریات۔ | ۶۹۷ |
| | **باب: ۶۱۹** | |
| ۵۲۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد۔ | ۶۹۸ |
| ۵۲۳ | غزوات اور سرایہ کی تحقیق۔ | ۷۰۰ |
| ۵۲۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات کا تاریخ وار بیان۔ | ۷۰۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۶۲۰** | |
| ۵۲۵ | غزوۂ ذات الرقاع۔ | ۷۰۲ |
| ۵۲۶ | غزوۂ ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ۔ | ۷۰۲ |
| ۵۲۷ | نیک اعمال کے اخفاء کا استحباب۔ | ۷۰۳ |
| | **باب: ۶۲۱** | |
| ۵۲۸ | جہاد میں کافر سے مدد لینے کی کراہت۔ | ۷۰۴ |
| ۵۲۹ | جہاد میں کفار سے مدد حاصل کرنیکی تحقیق۔ | ۷۰۵ |
| | **کتاب الامارة** | ۷۰۵ |
| ۵۳۰ | خلافت کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۷۰۵ |
| ۵۳۱ | آیت استخلاف کی تحقیق۔ | ۷۰۷ |
| ۵۳۲ | خلافت کی تعریف۔ | ۷۰۸ |
| ۵۳۳ | خلافت کی شرائط۔ | ۷۱۰ |
| ۵۳۴ | خلافت منعقد کرنے کے طریقے۔ | ۷۱۱ |
| ۵۳۵ | خلیفہ کو منتخب کرنے والوں کے لیے شرائط | ۷۱۲ |
| ۵۳۶ | موجودہ مغربی جمہوریت اور اسلامی ریاست کا فرق۔ | ۷۱۳ |
| ۵۳۷ | خلافت کی تاریخ عہد بہ عہد۔ | ۷۱۳ |
| ۵۳۸ | تمام مسلمانوں کے لیے ایک سربراہ ہونے کی بحث۔ | ۷۲۲ |
| ۵۳۹ | ہر خطۂ زمین میں مسلمانوں کا جماعت کے ساتھ رہنا اور ایک امیر کے ماتحت رہنا لازم ہے۔ | ۷۲۳ |
| ۵۴۰ | اسلام دین یسر ہے۔ | ۷۲۶ |
| ۵۴۱ | اسلامی ملکوں کی ایک فیڈریشن کا استحسان اور استحباب۔ | ۷۳۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۴۲ | تمام عالم اسلام کے لیے ایک خلیفہ مقرر کرنے کے وجوب کے دلائل کا جائزہ۔ | ۷۳۰ |
| ۵۴۳ | قرآن مجید کی روشنی میں ملوکیت کا حکم۔ | ۷۳۴ |
| ۵۴۴ | ملوکیت سے متعلق احادیث۔ | ۷۳۵ |
| ۵۴۵ | سلطان کے متعلق احادیث۔ | ۷۳۷ |
| ۵۴۶ | خلیفہ، ملک اور سلطان کا فرق۔ | ۷۴۰ |
| ۵۴۷ | جمہوری ملک کے صدر اور خلیفہ کا فرق۔ | ۷۴۳ |
| ۵۴۸ | تقرر خلیفہ کے وجوب کا محل۔ | ۷۴۳ |
| ۵۴۹ | امارت اور خلافت کے سلسلہ میں حرف آخر۔ | ۷۴۸ |
| | **باب: ۶۲۲** | |
| ۵۵۰ | خلافت کا قریش کے ساتھ اختصاص۔ | ۷۴۹ |
| ۵۵۱ | خلافت کے قریش کے ساتھ اختصاص پر مزید احادیث۔ | ۷۵۲ |
| ۵۵۲ | خلافت کے قریش کے ساتھ اختصاص میں فقہاء کے نظریات۔ | ۷۵۴ |
| ۵۵۳ | بارہ خلفاء اور تیس سال تک خلافت کی احادیث کے تعارض کا جواب۔ | ۷۵۴ |
| ۵۵۴ | بارہ خلفاء کی تفصیل اور تعیین۔ | ۷۵۵ |
| ۵۵۵ | بارہ خلفاء سے زیادہ خلفاء کی توجیہات۔ | ۷۵۶ |
| ۵۵۶ | غیر قریشی خلفاء کی توجیہ۔ | ۷۵۷ |
| ۵۵۷ | قریش کے ساتھ خلافت کے اختصاص کی حکمت اور بحث و نظر۔ | ۷۵۷ |
| | **باب: ۶۲۳** | |
| ۵۵۸ | خلیفہ بنانے اور اس کو ترک کرنے کا بیان۔ | ۷۵۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۵۹ | خلیفہ مقرر کرنے کے متعلق مذاہب اور تحقیق مبحث۔ | ۷۶۰ |
| ۵۶۰ | شوریٰ مقرر کرنے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موقف۔ | ۷۶۱ |
| ۵۶۱ | شوریٰ کے عمل کی کیفیت۔ | ۷۶۲ |
| | **باب: ۶۲۴** | |
| ۵۶۲ | امارت کو طلب کرنے کی ممانعت۔ | ۷۶۳ |
| ۵۶۳ | طلب منصب کی تحقیق۔ | ۷۶۴ |
| ۵۶۴ | موجودہ طریق انتخاب کا غیر اسلامی ہونا۔ | ۷۶۵ |
| ۵۶۵ | امیدوار کے لیے شرائط اہلیت نہ ہونے کے غلط نتائج۔ | ۷۶۵ |
| ۵۶۶ | مرتد کے احکام۔ | ۷۶۶ |
| ۵۶۷ | حد قائم کرنے کا اختیار قاضی کو ہے یا سلطان کو؟ | ۷۶۶ |
| | **باب: ۶۲۵** | |
| ۵۶۸ | طلب امارت کی کراہت۔ | ۷۶۷ |
| ۵۶۹ | منصب قبول کرنے اور قبول نہ کرنے کا محمل | ۷۷۰ |
| | **باب: ۶۲۶** | |
| ۵۷۰ | عادل حاکم کی فضیلت اور ظالم حاکم کی مذمت | ۷۶۸ |
| ۵۷۱ | اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ یا دائیں جانب سے کیا مراد ہے؟ | ۷۷۲ |
| ۵۷۲ | محمد بن ابو بکر کے قتل کی تفصیل۔ | ۷۷۲ |
| ۵۷۳ | مرتکب کبیرہ پر جنت حرام ہونے کی توجیہات۔ | ۷۷۳ |
| | ...... | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۶۲۷** | |
| ۵۷۴ | مال غنیمت میں خیانت کرنے پر عذاب کی وعید | ۷۷۴ |
| ۵۷۵ | مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کے دنیوی اور اخروی احکام۔ | ۷۷۵ |
| ۵۷۶ | ناجائز مال کے ذمہ سے بری ہونے کا طریقہ | ۷۷۶ |
| | **باب: ۶۲۸** | |
| ۵۷۷ | سرکاری ملازمین کو ہدیہ لینے کی ممانعت۔ | ۷۷۶ |
| | **باب: ۶۲۹** | |
| ۵۷۸ | غیر معصیت میں حاکم کی اطاعت کرنے کا وجوب اور معصیت میں تحریم۔ | ۷۸۰ |
| ۵۷۹ | خلیفہ کے خلاف خروج (جنگ) کرنے کی تحقیق۔ | ۷۸۶ |
| ۵۸۰ | حضرت حسین اور حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے خروج کا محمل | ۷۸۸ |
| ۵۸۱ | حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خروج کے متعلق مصنف کی تحقیق۔ | ۷۸۹ |
| ۵۸۲ | فاسق کی خلافت اور قضاء کے متعلق مذاہب ائمہ۔ | ۷۹۱ |
| ۵۸۳ | فاسق کی خلافت کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۷۹۲ |
| ۵۸۴ | فاسق کی خلافت کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۷۹۲ |
| ۵۸۵ | فاسق کی خلافت کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۷۹۳ |
| ۵۸۶ | فاسق کی خلافت کے متعلق امام ابو حنیفہ کا نظریہ | ۷۹۳ |
| | **باب: ۶۳۰** | |
| ۵۸۷ | امام مسلمانوں کی ڈھال ہے۔ | ۷۹۹ |
| ۵۸۸ | امام کے ڈھال ہونے کی وضاحت۔ | ۷۹۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۶۳۱** | |
| ۵۸۹ | جس شخص کی خلافت پر پہلے بیعت کر لی جائے اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ | ۸۰۰ |
| ۵۹۰ | سیاست کی تعریف۔ | ۸۰۲ |
| ۵۹۱ | دو خلیفوں کی بیعت کرنے کا حکم۔ | ۸۰۳ |
| ۵۹۲ | تثریب کا ثبوت۔ | ۸۰۳ |
| ۵۹۳ | حضرت علی کی خلافت سے حضرت معاویہ کے اختلاف کی بحث۔ | ۸۰۵ |
| | **باب: ۶۳۲** | |
| ۵۹۴ | حکام کے ظلم پر صبر کرنے کا حکم۔ | ۸۰۶ |
| | **باب: ۶۳۳** | |
| ۵۹۵ | فتنہ کے وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم۔ | ۸۰۷ |
| ۵۹۶ | خیر اور شر کے اعتبار سے ادوارِ امت کی تقسیم | ۸۱۱ |
| ۵۹۷ | یزید کی بیعت کے سلسلے میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا موقف۔ | ۸۱۲ |
| | **باب ۶۳۴** | |
| ۵۹۸ | مسلمانوں کی جماعت میں تفریق کرنے والے کا حکم۔ | ۸۱۳ |
| | **باب: ۶۳۵** | |
| ۵۹۹ | دو خلیفوں سے بیعت کا حکم۔ | ۸۱۴ |
| | ..... | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۶۳۶** | |
| ۶۰۰ | خلاف شرع امور میں حکام کا رد کرنا واجب ہے اور جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں ان کے خلاف جنگ کرنا ممنوع ہے۔ | ۸۱۴ |
| ۶۰۱ | حکام کے خلافِ شرع کاموں پر عوام کی کیا ذمہ داری ہے؟ | ۸۱۵ |
| ۶۰۲ | ظالم اور فاسق خلفاء کے خلاف خروج نہ کرنے کی دلیل۔ | ۸۱۵ |
| | **باب: ۶۳۷** | |
| ۶۰۳ | اچھے اور برے کاموں کا بیان۔ | ۸۱۶ |
| | **باب: ۶۳۸** | |
| ۶۰۴ | جنگ کے وقت مجاہدین سے بیعت لینے کا استحباب اور بیعتِ رضوان کا بیان۔ | ۸۱۷ |
| ۶۰۵ | حدیبیہ میں صحابہ کی تعداد کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق۔ | ۸۲۱ |
| ۶۰۶ | حدیبیہ میں بیعت کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق۔ | ۸۲۱ |
| ۶۰۷ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن سے کنوئیں کے پانی کا زیادہ ہو جانا۔ | ۸۲۲ |
| ۶۰۸ | بیعتِ رضوان والے درخت کے مخفی ہو جانے کی حکمت۔ | ۸۲۲ |
| ۶۰۹ | ابن حنظلہ کے بیعت لینے کی وضاحت۔ | ۸۲۲ |
| | **باب: ۶۳۹** | |
| ۶۱۰ | ہجرت کے بعد پھر اس جگہ کو وطن بنانے کی ممانعت۔ | ۸۲۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۱۱ | ہجرت کے بعد وطن لوٹنے کا حکم۔ | ۸۲۳ |
| | **باب: ۶۴۰** | |
| ۶۱۲ | فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور خیر پر بیعت کرنا اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہ ہونے کی تاویل۔ | ۸۲۳ |
| ۶۱۳ | غیر اسلامی ملکوں میں رہنے کا حکم اور ہجرت کی تحقیق۔ | ۸۲۵ |
| | **باب: ۶۴۱** | |
| ۶۱۴ | عورتوں کو بیعت کرنے کا طریقہ۔ | ۸۲۸ |
| | **باب: ۶۴۲** | |
| ۶۱۵ | حسب استطاعت احکام سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت۔ | ۸۲۹ |
| | **باب: ۶۴۳** | |
| ۶۱۶ | سن بلوغ کا بیان۔ | ۸۲۹ |
| ۶۱۷ | بلوغت کے معیار میں مذاہب فقہا | ۸۳۰ |
| | **باب: ۶۴۴** | |
| ۶۱۸ | کفار کے ہاتھ لگنے کا خدشہ ہو تو قرآن مجید کو ارض کفار میں لے جانے کی ممانعت۔ | ۸۳۲ |
| ۶۱۹ | ارض کفار میں قرآن کے ساتھ سفر کرنے اور کفار کو خطوط میں آیات قرآن لکھنے کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۸۳۳ |
| | **باب: ۶۴۵** | |
| ۶۲۰ | گھڑ دوڑ میں مقابلہ اور اس کی تیاری کا بیان۔ | ۸۳۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۲۱ | دوڑ کا مقابلہ (ریس) منعقد کرانے میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۸۳۷ |
| ۶۲۲ | دوڑ کا مقابلہ منعقد کرانے میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۸۳۷ |
| ۶۲۳ | دوڑ کا مقابلہ منعقد کرانے میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۸۳۹ |
| ۶۲۴ | دوڑ کا مقابلہ منعقد کرانے میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۸۴۱ |
| ۶۲۵ | جوئے کی تعریف۔ | ۸۴۱ |
| ۶۲۶ | جوئے کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۸۴۲ |
| ۶۲۷ | جوئے کے متعلق احادیث۔ | ۸۴۳ |
| ۶۲۸ | جوئے کے حکم میں فقہاء احناف کی رائے۔ | ۸۴۳ |
| ۶۲۹ | جوئے کے حکم میں فقہاء شافعیہ کی رائے۔ | ۸۴۴ |
| ۶۳۰ | جوئے کے حکم میں فقہاء مالکیہ کی رائے۔ | ۸۴۴ |
| ۶۳۱ | جوئے کے حکم میں فقہاء حنبلیہ کی رائے۔ | ۸۴۵ |
| ۶۳۲ | معمہ، لاٹری اور سٹہ کا شرعی حکم۔ | ۸۴۵ |
| ۶۳۳ | بیمہ کیا چیز ہے؟ | ۸۴۶ |
| ۶۳۴ | بیمہ کی تاریخ اور ارتقاء۔ | ۸۴۶ |
| ۶۳۵ | مجوزین بیمہ کے عقلی اور شرعی دلائل۔ | ۸۴۶ |
| ۶۳۶ | مجوزین بیمہ کی طرف سے بیمہ میں عنصر قمار اور سود کی وضاحت | ۸۴۸ |
| ۶۳۷ | انشورنس اور سود۔ | ۸۵۳ |
| ۶۳۸ | انشورنس کے سلسلے میں دوسری خرابیوں کا احتمال۔ | ۸۵۶ |
| ۶۳۹ | بیمہ کے متعلق علامہ ابن عابدین شامی حنفی کی رائے | ۸۵۹ |
| ۶۴۰ | بیمہ زندگی کے متعلق علمائے مصر کا نظریہ۔ | ۸۶۰ |
| ۶۴۱ | آتش زدگی اور دیگر ناگہانی آفات سے تحفظ کی خاطر بیمہ کرانے کے متعلق علمائے مصر کا نظریہ۔ | ۸۶۱ |
| ۶۴۲ | بیمہ کے متعلق اعلیٰحضرت کا نظریہ۔ | ۸۶۲ |
| ۶۴۳ | بیمہ کے متعلق سید مودودی کا نظریہ۔ | ۸۶۳ |
| ۶۴۴ | بیمہ کے متعلق علمائے شیعہ کا نظریہ۔ | ۸۶۴ |
| ۶۴۵ | بیمہ کے متعلق مصنف کی تحقیق اور بحث و نظر | ۸۶۵ |
| ۶۴۶ | بیمہ کے موجودہ نظام کے شرعی مفاسد۔ | ۸۶۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۴۷ | کیا بیمہ قمار کو مستلزم ہے؟ | ۸۶۶ |
| ۶۴۸ | بیمہ کے موجودہ نظام کے لیے قابلِ عمل اصلاحی ترامیم۔ | ۸۶۷ |
| ۶۴۹ | مسلمانوں کی فلاح کے لیے حکومت کسی امرِ مباح کو واجب کر سکتی ہے۔ | ۸۶۸ |
| ۶۵۰ | باہمی تعاون اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے کی ہدایت سے بیمہ پر استدلال۔ | ۸۶۹ |
| ۶۵۱ | قتلِ خطاء کی دیت سے بیمہ کے جواز پر استدلال۔ | ۸۷۱ |
| ۶۵۲ | دیت کی مقدار۔ | ۸۷۱ |
| ۶۵۳ | عاقلہ کا مصداق۔ | ۸۷۲ |
| ۶۵۴ | عاقلہ پر دیت مقرر کرنے کی حکمت۔ | ۸۷۴ |
| ۶۵۵ | بیمہ کے مسئلہ میں حرفِ آخر۔ | ۸۷۵ |
| | **باب: ۶۴۶** | |
| ۶۵۶ | قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت کا مرکوز ہونا۔ | ۸۷۶ |
| | **باب: ۶۴۷** | |
| ۶۵۷ | گھوڑے کی بری قسمیں کون سی ہیں؟ | ۸۷۹ |
| | **باب: ۶۴۸** | |
| ۶۵۸ | اللہ کی راہ میں نکلنے اور جہاد کی فضیلت۔ | ۸۸۰ |
| ۶۵۹ | اللہ تعالیٰ پر جنت عطا کرنے کے وجوب کا محمل۔ | ۸۸۲ |
| ۶۶۰ | جنت کی بشارت میں شہداء کا عام مسلمانوں سے امتیاز۔ | ۸۸۳ |
| ۶۶۱ | نیکی یا بدی پیدا کرنے والوں کا حشر | ۸۸۳ |
| ۶۶۲ | موت کی تمنا کی ممانعت کے باوجود شہادت کی تمنا کیوں جائز ہے؟ | ۸۸۳ |
| | **باب: ۶۴۹** | |
| ۶۶۳ | اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔ | ۸۸۴ |
| ۶۶۴ | اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے کو شہید کہنے کی وجوہات۔ | ۸۸۶ |
| | **باب: ۶۵۰** | |
| ۶۶۵ | صبح یا شام کو راہِ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔ | ۸۸۶ |
| | **باب: ۶۵۱** | |
| ۶۶۶ | جنت میں مجاہد کے درجات کا بیان۔ | ۸۸۷ |
| | **باب: ۶۵۲** | |
| ۶۶۷ | جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے اس کے قرض کے سوا تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ | ۸۸۸ |
| | **باب: ۶۵۳** | |
| ۶۶۸ | شہداء کی ارواح جنت میں ہوتی ہیں اور شہداء زندہ ہیں اور انھیں رزق دیا جاتا ہے۔ | ۸۹۰ |
| ۶۶۹ | ارواحِ شہداء کے سبز پرندوں میں متشکل ہونے کی تحقیق۔ | ۸۹۱ |
| ۶۷۰ | سبز پرندوں میں ارواحِ شہداء کے منتقل ہونے پر تناسخ کے اشکال کا جواب۔ | ۸۹۱ |
| ۶۷۱ | روح کی ماہیت میں فقہاءِ اسلام کے نظریات۔ | ۸۹۲ |
| ۶۷۲ | حیاتِ شہداء کے حیاتِ حقیقی ہونے پر امام رازی کے دلائل۔ | ۸۹۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۷۳ | حیاتِ شہداء کی کیفیت میں فقہاءِ اسلام کے نظریات | ۸۹۷ |
| ۶۷۴ | شہید اپنے دنیاوی جسم کے ساتھ زندہ ہوتا ہے یا جسم مثالی کے ساتھ یا سبز پرندوں کے جسم کے ساتھ؟ | ۸۹۸ |
| ۶۷۵ | شہداء کی حیاتِ جسمانی میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر۔ | ۸۹۹ |
| | **باب: ۶۵۴** | |
| ۶۷۶ | سرحدوں پر پہرہ دینے اور جہاد کی فضیلت۔ | ۹۰۱ |
| ۶۷۷ | شہر میں رہ کر اجتماعی اور تمدنی زندگی گزارنا افضل ہے یا پہاڑ کے دامنوں، گھاٹیوں اور وادیوں میں خلوت گزینی افضل ہے؟ | ۹۰۳ |
| | **باب: ۶۵۵** | |
| ۶۷۸ | قاتل اور مقتول کے جنت میں داخل ہونے کا بیان۔ | ۹۰۳ |
| | **باب: ۶۵۶** | |
| ۶۷۹ | کافر کو قتل کرنے کے بعد نیک عمل پر قائم رہنا | ۹۰۴ |
| | **باب: ۶۵۷** | |
| ۶۸۰ | اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔ | ۹۰۵ |
| | **باب: ۶۵۸** | |
| ۶۸۱ | غازی اور مجاہد کی سواری وغیرہ کے ساتھ مدد کرنے کی فضیلت۔ | ۹۰۵ |
| | ..... | |
| | **باب: ۶۵۹** | |
| ۶۸۲ | مجاہدین کی عورتوں کی عزت اور ان میں خیانت کا گناہ۔ | ۹۰۸ |
| | **باب: ۶۶۰** | |
| ۶۸۳ | معذورین سے فرضیت جہاد کا ساقط ہونا۔ | ۹۰۸ |
| | **باب: ۶۶۱** | |
| ۶۸۴ | شہید کے لیے جنت کا ثبوت۔ | ۹۰۹ |
| | **باب: ۶۶۲** | |
| ۶۸۵ | جو شخص دین کی سر بلندی کے لیے جہاد کرے اس کا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ | ۹۱۳ |
| | **باب: ۶۶۳** | |
| ۶۸۶ | دکھاوے اور نام و نمود کی خاطر جہاد کرنے والا جہنمی ہے۔ | ۹۱۵ |
| ۶۸۷ | قیامت کے دن کن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ ہوگا۔ | ۹۱۶ |
| ۶۸۸ | کیا قیامت کے دن بھی جھوٹ بولنا ممکن ہے؟ | ۹۱۷ |
| ۶۸۹ | کیا نیکی کرنے والا اپنی نیکی پر خوشی یا تعریف کی خواہش کر سکتا ہے؟ | ۹۱۷ |
| | **باب: ۶۶۴** | |
| ۶۹۰ | جس غازی کو غنیمت ملی اور جس کو غنیمت نہیں ملی، دونوں کے فرق کا بیان۔ | ۹۱۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب : ٦٦٥** | |
| ٦٩١ | اعمال کا مدار نیت پر ہے، ان اعمال میں جہاد بھی شامل ہے۔ | ٩٢٠ |
| ٦٩٢ | حدیث "انما الاعمال بالنیات" کی اہمیت اور عظمت۔ | ٩٢١ |
| ٦٩٣ | آیا نیت کرنا عمل کی صحت کے لیے ضروری ہے یا عمل کی فضیلت کے لیے؟ | ٩٢١ |
| ٦٩٤ | اگر نیت کے بغیر عبادات بجا لائے تو ان عبادات پر ثواب ہوگا یا نہیں؟ | ٩٢٣ |
| ٦٩٥ | اگر ایک عمل میں متعدد اعمال کی نیات کر لی جائیں تو اس ایک عمل سے ان تمام اعمال کا ثواب مل جاتا ہے۔ | ٩٢٣ |
| | **باب : ٦٦٦** | |
| ٦٩٦ | شہادت فی سبیل اللہ طلب کرنے کا استحباب۔ | ٩٢٥ |
| ٦٩٧ | اس سوال کا جواب کہ شہادت کی دعا تو کافر کے ہاتھوں مسلمان کے مرنے کی دعا ہے۔ | ٩٢٦ |
| | **باب : ٦٦٧** | |
| ٦٩٨ | اس شخص کی مذمت کا بیان جو جہاد یا اس کی تمنا کیے بغیر مر گیا۔ | ٩٢٧ |
| ٦٩٩ | جہاد یا اس کی تمنا کیے بغیر مرنے والے کا حکم۔ | ٩٢٧ |
| ٧٠٠ | نیت کے باوجود عمل کیے بغیر مرنے والے کا حکم۔ | ٩٢٧ |
| | **باب : ٦٦٨** | |
| ٧٠١ | جو شخص بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے، اس کے ثواب کا بیان۔ | ٩٢٨ |
| ٧٠٢ | عبادات کے چھوٹ جانے پر حزن و ملال کا مرتبہ اور مقام۔ | ٩٢٨ |
| | **باب : ٦٦٩** | |
| ٧٠٣ | سمندر پار کر کے جہاد کرنے کی فضیلت۔ | ٩٢٩ |
| ٧٠٤ | حضرت ام حرام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رشتہ تھا؟ | ٩٣١ |
| ٧٠٥ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب کی خبریں دینا | ٩٣١ |
| ٧٠٦ | سمندری سفر کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ٩٣١ |
| ٧٠٧ | اللہ کے راستے میں مرنا یا قتل کیا جانا دونوں شہادت ہیں۔ | ٩٣٢ |
| | **باب : ٦٧٠** | |
| ٧٠٨ | خدا کے راستے میں پہرہ دینے کی فضیلت۔ | ٩٣٢ |
| | **باب : ٦٧١** | |
| ٧٠٩ | شہیدوں کا بیان | ٩٣٣ |
| ٧١٠ | علامہ سیوطی کے تتبع سے حکمی شہداء کی تعداد کا بیان۔ | ٩٣٥ |
| ٧١١ | بعض مالکی علماء اور علامہ شامی کے تتبع سے حکمی شہداء کی تعداد کا بیان۔ | ٩٣٥ |
| ٧١٢ | مصنف کے تتبع سے حکمی شہداء کی تعداد کا احادیث و آثار کے حوالوں سے بیان۔ | ٩٣٦ |
| ٧١٣ | ہر مومن کامل شہید ہے۔ | ٩٤٥ |
| ٧١٤ | شہید کی وجہ تسمیہ | ٩٤٧ |
| ٧١٥ | حقیقی اور حکمی شہید کے غسل، نماز جنازہ اور دیگر | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | احکام میں فقہاءِ شافعیہ کا مسلک۔ | ۹۴۷ |
| ۷۱۶ | حقیقی اور حکمی شہید کے غسل، نماز جنازہ اور دیگر احکام میں فقہاءِ مالکیہ کا مسلک۔ | ۹۴۸ |
| ۷۱۷ | حقیقی اور حکمی شہید کے غسل، نماز جنازہ اور دیگر احکام میں فقہاءِ حنبلیہ کا مسلک۔ | ۹۴۹ |
| ۷۱۸ | حقیقی اور حکمی شہید کے غسل، نماز جنازہ اور دیگر احکام میں فقہاءِ احناف کا مسلک اور ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۹۵۰ |
| ۷۱۹ | معصیت کے دوران اسباب شہادت سے مرنے اور معصیت کے سبب سے مرنے کا فرق اور مصنف کی بحث و نظر۔ | ۹۵۳ |
| | **باب: ۶۷۲** | |
| ۷۲۰ | تیر اندازی کی فضیلت | ۹۵۵ |
| | **باب: ۶۷۳** | |
| ۷۲۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی مخالفت سے نقصان نہیں ہوگا" | ۹۵۶ |
| ۷۲۲ | قیامت تک حق پر قائم رہنے والا کونسا گروہ ہے | ۹۵۹ |
| ۷۲۳ | علم فقہ کی فضیلت۔ | ۹۵۹ |
| | **باب: ۶۷۴** | |
| ۷۲۴ | سفر میں جانوروں کی رعایت کرنا اور اخیر شب کو راستے میں اترنے کی ممانعت۔ | ۹۵۹ |
| | **باب: ۶۷۵** | |
| ۷۲۵ | سفر عذاب کا ٹکڑا ہے اور فراغت کے بعد جلد گھر لوٹے۔ | ۹۶۰ |
| | **باب: ۶۷۶** | |
| ۷۲۶ | رات کے وقت گھر واپس لوٹنے کی کراہت۔ | ۹۶۱ |
| ۷۲۷ | سفر سے رات کو گھر واپس آنے کی ممانعت کا محمل۔ | ۹۶۲ |
| ۷۲۸ | اختتامی کلمات۔ | ۹۶۳ |
| ۷۲۹ | ماخذ و مراجع۔ | ۹۶۵ |

# فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد سادس


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | معروضات | ۳۸ |
| ۲ | آراء و تاثرات | ۴۰ |
| | **کتاب الصید والذبائح** | |
| ۳ | لائق شکار حلال جانوروں اور ذبیحوں کا بیان۔ | ۴۳ |
| ۴ | حلال جانوروں کو کھانے کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۴۴ |
| ۵ | اس اعتراض کا جواب کہ ذبح کرنا عقلاً مذموم ہے کیونکہ اس سے جانور کو اذیت پہنچتی ہے۔ | ۴۵ |
| ۶ | ذبح کا لغوی اور شرعی معنیٰ اور ذبح کی اقسام۔ | ۴۵ |
| ۷ | شکار کی شرائط کا بیان۔ | ۴۶ |
| | **باب: ۶۷۷** | |
| ۸ | سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا حکم۔ | ۴۷ |
| ۹ | شکار کی اقسام اور ان کے شرعی احکام | ۵۲ |
| ۱۰ | شکاری کتے کے ازخود شکار کرنے کا حکم۔ | ۵۳ |
| ۱۱ | شکار کرنے والے جانوروں کا بیان۔ | ۵۳ |
| ۱۲ | شکاری کتے کے معلّم (سدھائے ہوئے) ہونے کا معیار اور شرائط۔ | ۵۴ |
| ۱۳ | جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس کے حکم میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۵۵ |
| ۱۴ | جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس کے حکم میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۵۶ |
| ۱۵ | جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس کے حکم میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۵۷ |
| ۱۶ | جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس کے حکم میں فقہاء احناف کا نظریہ اور ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۵۸ |
| ۱۷ | جس کتے کو شکار پر چھوڑا اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا شریک ہو جائے تو آیا شکار حلال ہے یا نہیں؟ | ۶۱ |
| ۱۸ | "معراض" سے کیے ہوئے شکار کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۶۲ |
| 19 | غلیل اور کمان کی گولی اور دیگر آلات سے شکار کرنے کا حکم۔ | ۶۳ |
| ۲۰ | بندوق سے مارے ہوئے شکار کی تحقیق | ۶۶ |
| ۲۱ | بندوق سے مارے ہوئے شکار کو حرام کہنے والے علماء کے دلائل۔ | ۶۶ |
| ۲۲ | بندوق سے مارے ہوئے شکار کو حلال کہنے والے علماء کے دلائل۔ | ۶۷ |
| ۲۳ | فقہائے مالکیہ کے دلائل۔ | ۶۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۴ | فقہائے احناف کے دلائل۔ | ۶۸ |
| ۲۵ | علمائے ظاہریہ (غیر مقلدین) کے دلائل۔ | ۶۹ |
| ۲۶ | علامہ رشید رضا مصری کے دلائل | ۷۰ |
| ۲۷ | سید ابوالاعلیٰ مودودی کے دلائل | ۷۰ |
| ۲۸ | علمائے شیعہ کے دلائل | ۷۲ |
| ۲۹ | بندوق سے مارے ہوئے شکار کے متعلق مصنف کی تحقیق اور بحث و نظر۔ | ۷۲ |
| ۳۰ | اہلِ کتاب کے برتنوں کو استعمال کرنے کا حکم۔ | ۷۸ |
| | **باب: ۶۷۸** | |
| ۳۱ | کچلیوں والے درندوں اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندوں کو کھانے کی ممانعت۔ | ۷۸ |
| ۳۲ | کچلیوں سے پھاڑنے والے درندوں اور ناخنوں سے مارنے والے پرندوں کے حکم میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۸۱ |
| ۳۳ | کچلیوں سے پھاڑنے والے درندوں اور ناخنوں سے مارنے والے پرندوں کے حکم میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۸۱ |
| ۳۴ | کچلیوں سے پھاڑنے والے درندوں اور ناخنوں سے مارنے والے پرندوں کے حکم میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۸۲ |
| ۳۵ | حشرات الارض اور بجو وغیرہ کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔ | ۸۲ |
| ۳۶ | گھوڑے کے گوشت کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔ | ۸۳ |
| ۳۷ | پانی کے جانوروں کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔ | ۸۳ |
| ۳۸ | جھینگے کے متعلق اعلیٰ حضرت کی رائے۔ | ۸۴ |
| ۳۹ | جھینگے کی بحث میں حرفِ آخر۔ | ۸۵ |
| | **باب: ۶۷۹** | |
| ۴۰ | سمندر میں مرے ہوئے جانور کی اباحت۔ | ۸۵ |
| ۴۱ | باب مذکور کی حدیث کے فوائد اور مسائل۔ | ۸۸ |
| ۴۲ | سمندری جانوروں کے متعلق فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔ | ۸۹ |
| ۴۳ | سمندر میں طبعی موت مر کر سطحِ آب پر آنے والی مچھلی کے متعلق فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔ | ۹۰ |
| ۴۴ | سمندری جانوروں کے متعلق فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔ | ۹۰ |
| ۴۵ | سمندری جانوروں کے متعلق فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۹۱ |
| ۴۶ | سمندری جانوروں کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ اور بحث و نظر۔ | ۹۲ |
| ۴۷ | پانی میں طبعی موت سے مر کر سطحِ آب پر آنے والی مچھلی کی تحریم کی حدیث پر فنی اعتراضات کے جوابات۔ | ۹۳ |
| ۴۸ | ائمہ ثلاثہ کے استدلال پر علامہ سرخسی کا تعاقب اور بحث و نظر۔ | ۹۴ |
| ۴۹ | ساحلِ سمندر پر صحابہ کرام جس جانور کو اٹھارہ دن تک کھاتے رہے، آیا وہ مچھلی تھی یا کوئی اور جانور؟ | ۹۵ |
| | **باب: ۶۸۰** | |
| ۵۰ | پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت۔ | ۹۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۱ | پالتو گدھے کی تحریم میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۰۰ |
| ۵۲ | نجاست سے آلودہ برتنوں کے دھونے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۱۰۰ |
| | **باب : ۶۸۱** | |
| ۵۳ | گھوڑوں کا گوشت کھانا | ۱۰۱ |
| ۵۴ | گھوڑے کا گوشت کھانے کے متعلق فقہائے اسلام کے نظریات۔ | ۱۰۲ |
| ۵۵ | گھوڑے کا گوشت کھانے کے متعلق فقہائے احناف کے نظریات۔ | ۱۰۳ |
| | **باب : ۶۸۲** | |
| ۵۶ | گوہ کے گوشت کی اباحت | ۱۰۵ |
| ۵۷ | گوہ کیا چیز ہے؟ | ۱۱۱ |
| ۵۸ | گوہ کھانے کے متعلق فقہائے شافعیہ کا نظریہ | ۱۱۱ |
| ۵۹ | گوہ کھانے کے متعلق فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۱ |
| ۶۰ | گوہ کھانے کے متعلق فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۲ |
| ۶۱ | گوہ کھانے کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔ | ۱۱۲ |
| | **باب : ۶۸۳** | |
| ۶۲ | ٹڈی کھانے کا جواز۔ | ۱۱۳ |
| ۶۳ | ٹڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۳ |
| ۶۴ | ٹڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۴ |
| ۶۵ | ٹڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۱۴ |
| ۶۶ | ٹڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔ | ۱۱۵ |
| | **باب : ۶۸۴** | |
| ۶۷ | خرگوش کھانے کا جواز | ۱۱۵ |
| ۶۸ | خرگوش کھانے کے متعلق مذاہب فقہاء۔ | ۱۱۶ |
| | **باب : ۶۸۵** | |
| ۶۹ | شکار اور دوڑ میں مدد حاصل کرنے کا جواز اور کنکر پھینکنے کی کراہت۔ | ۱۱۶ |
| ۷۰ | کنکر مارنے سے ممانعت کی حکمت | ۱۱۷ |
| ۷۱ | اہل بدعت اور اہل فسق سے قطع تعلق کرنے کا وجوب اور حضرت کعب بن مالک سے متارکت کی وضاحت۔ | ۱۱۷ |
| | **باب : ۶۸۶** | |
| ۷۲ | چھری تیز کرنے اور احسن طریقہ سے ذبح اور قتل کرنے کا حکم۔ | ۱۱۹ |
| ۷۳ | ذکاۃ کی اقسام | ۱۲۰ |
| ۷۴ | ذکاۃ اختیاریہ کی تعریف۔ | ۱۲۰ |
| ۷۵ | ذکاۃ اضطراریہ کی تعریف۔ | ۱۲۰ |
| ۷۶ | ذکاۃ کی شرائط۔ | ۱۲۰ |
| ۷۷ | کتنی رگوں کے کاٹنے پر ذکاۃ کا مدار ہے | ۱۲۱ |
| ۷۸ | ذبح فوق العقدہ کی تحقیق۔ | ۱۲۱ |
| ۷۹ | ذبح کرنے والے آلے کی اقسام اور ان کے احکام۔ | ۱۲۲ |
| ۸۰ | برقی اور مشینی آلات سے ذبح کرنے کا حکم | ۱۲۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۱ | درآمد شدہ ڈبوں میں بند گوشت کا حکم۔ | ۱۲۴ |
| | **باب : ۶۸۷** | |
| ۸۲ | جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت۔ | ۱۲۴ |
| | **کتاب الاضاحی** | |
| ۸۳ | قربانی کے حکم میں فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۲۷ |
| ۸۴ | قربانی کے حکم میں فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۲۷ |
| ۸۵ | قربانی کے حکم میں فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۲۸ |
| ۸۶ | قربانی کے حکم میں فقہائے احناف کا نظریہ۔ | ۱۲۸ |
| ۸۷ | قربانی کرنے کے اول وقت میں مذاہب فقہاء | ۱۳۰ |
| ۸۸ | قربانی کرنے کے آخر وقت میں فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۳۰ |
| ۸۹ | قربانی کرنے کے آخر وقت میں فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۳۰ |
| ۹۰ | قربانی کرنے کے آخر وقت میں فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۳۱ |
| ۹۱ | قربانی کرنے کے آخر وقت میں فقہائے احناف کا نظریہ۔ | ۱۳۱ |
| | **باب : ۶۸۸** | |
| ۹۲ | قربانی کے وقت کا بیان۔ | ۱۳۱ |
| ۹۳ | قربانی کا وجوب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اختیارات | ۱۳۶ |
| | **باب : ۶۸۹** | |
| ۹۴ | قربانی کے جانوروں کی عمریں۔ | ۱۳۷ |
| ۹۵ | قربانی کے جانوروں کی قسموں اور عمروں کا بیان۔ | ۱۳۸ |
| ۹۶ | ضأن کا لفظ دنبہ اور مینڈھے دونوں کو عام ہے یا دُنبہ کے ساتھ خاص ہے۔ | ۱۳۸ |
| ۹۷ | ضأن کو دنبہ کے ساتھ خاص کرنے کے متعلق بعض متاخرین فقہائے احناف کی تصریحات۔ | ۱۳۹ |
| ۹۸ | کتب لغت کے حوالوں سے ضأن کے معنی کا بیان۔ | ۱۴۰ |
| ۹۹ | قرآن مجید میں ضأن کے لفظ کو کس معنیٰ میں استعمال کیا ہے؟ | ۱۴۱ |
| ۱۰۰ | مذاہب اربعہ کے مفسرین کی ضأن کے معنی کی تحقیق۔ | ۱۴۲ |
| ۱۰۱ | مذاہب اربعہ کے فقہاء کے نزدیک ضأن کے معنی کی تحقیق۔ | ۱۴۲ |
| ۱۰۲ | بعض متاخرین فقہاء احناف سے ضأن کے معنی کی وضاحت۔ | ۱۴۳ |
| ۱۰۳ | ضأن کے معنی کی بحث میں حرفِ آخر۔ | ۱۴۴ |
| | **باب : ۶۹۰** | |
| ۱۰۴ | بسم اللہ اور تکبیر پڑھ کر اپنے ہاتھ سے قربانی کا استحباب۔ | ۱۴۴ |
| ۱۰۵ | قربانی کرنے پر اجر وثواب کے متعلق احادیث | ۱۴۶ |
| ۱۰۶ | قربانی کے جانور کے عیوب اور نقائص سے بری ہونے کے بارے میں احادیث۔ | ۱۴۷ |
| ۱۰۷ | قربانی کے جانور کی صفات کے متعلق احادیث | ۱۴۸ |
| ۱۰۸ | قربانی کے مسائل کے بارے میں احادیث۔ | ۱۵۰ |
| ۱۰۹ | فقہائے احناف کے نزدیک قربانی کے جانور کا معیار۔ | ۱۵۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۱۰ | فقہائے احناف کے نزدیک افضل قربانی کا بیان اور قربانی کے گوشت کے احکام۔ | ۱۵۲ |
| ۱۱۱ | قربانی کے دیگر مسائل۔ | ۱۵۳ |
| ۱۱۲ | قربانی کی کھال کو دینی مدارس اور مساجد میں دینے کی تحقیق اور بحث ونظر۔ | ۱۵۴ |
| ۱۱۳ | مسجد میں قربانی کی کھال نہ لگنے کے دلائل اور ان کا جائزہ | ۱۵۵ |
| ۱۱۴ | شخصیت معنویہ کی تفصیل اور تحقیق | ۱۵۸ |
| | **باب: ۶۹۱** | |
| ۱۱۵ | دانت، ناخن اور ہڈی کے سوا ہر خون بہانے والی چیز سے ذبح کرنے کا جواز۔ | ۱۶۰ |
| ۱۱۶ | آلاتِ ذبح کے بارے میں مذاہبِ فقہاء۔ | ۱۶۱ |
| ۱۱۷ | ذبح کی رگوں کے بارے میں مذاہبِ فقہاء۔ | ۱۶۲ |
| ۱۱۸ | ذبح اور نحر کا ایک دوسرے کے قائم مقام ہونا۔ | ۱۶۲ |
| ۱۱۹ | ذکاۃِ اضطراری کی تفصیل اور مذاہبِ فقہاء | ۱۶۳ |
| | **باب: ۶۹۲** | |
| ۱۲۰ | ابتداء اسلام میں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور پھر اس کے منسوخ ہونے کا بیان۔ | ۱۶۴ |
| ۱۲۱ | تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے میں مذاہبِ فقہاء۔ | ۱۶۸ |
| | **باب: ۶۹۳** | |
| ۱۲۲ | فرع اور عتیرہ کا حکم۔ | ۱۶۹ |
| ۱۲۳ | فرع اور عتیرہ کا معنی | ۱۶۹ |
| ۱۲۴ | فرع اور عتیرہ کے متعلق دیگر احادیث۔ | ۱۷۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۲۵ | فرع اور عتیرہ کے متعلق احادیث کی وضاحت۔ | ۱۷۱ |
| ۱۲۶ | فرع اور عتیرہ کے متعلق مذاہبِ فقہاء۔ | ۱۷۱ |
| | **باب: ۶۹۴** | |
| ۱۲۷ | قربانی کرنے والے کیلئے قربانی کرنے سے پہلے بال اور ناخن کٹوانے کی ممانعت۔ | ۱۷۲ |
| ۱۲۸ | عشرہ ذوالحجہ میں قربانی سے پہلے قربانی کرنیوالے کے بال اور ناخن کاٹنے میں مذاہبِ فقہاء۔ | ۱۷۴ |
| | **باب: ۶۹۵** | |
| ۱۲۹ | غیر اللہ کی تعظیم کے لیے ذبح کرنے کی حرمت اور ذبح کرنے والے پر لعنت کا بیان۔ | ۱۷۵ |
| ۱۳۰ | غیر اللہ کی خاطر یا غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے کا حکم۔ | ۱۷۶ |
| ۱۳۱ | امراء کی خاطر جانور ذبح کرنے کا حکم۔ | ۱۷۷ |
| ۱۳۲ | ایصالِ ثواب کے لیے جانوروں کو ذبح کرنے کا حکم۔ | ۱۷۷ |
| | **کتاب الاشربہ** | |
| | **(نشہ آور مشروبات کا بیان)** | |
| ۱۳۳ | خمر کا لغوی معنی۔ | ۱۷۹ |
| ۱۳۴ | خمر کی حرمت پر قرآن مجید سے دلائل | ۱۷۹ |
| ۱۳۵ | خمر کی حرمت پر احادیث اور آثار سے دلائل | ۱۸۱ |
| ۱۳۶ | گزشتہ امتوں میں شراب کے حلال ہونے اور اس امت میں شراب کے حرام ہونے کی وجہ۔ | ۱۸۲<br>۱۸۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۳۷ | تحریم خمر کی تاریخ اور اس کے تدریجاً نازل ہونے کا بیان۔ | ۱۸۳ |
| ۱۳۸ | خمر اور دیگر نشہ آور مشروبات کے متعلق مذاہب فقہاء | ۱۸۴ |
| ۱۳۹ | ہر نشہ آور مشروب کے خمر ہونے اور مطلقاً حرام ہونے پر جمہور فقہاء کے دلائل اور ان کے جوابات۔ | ۱۸۴ |
| ۱۴۰ | خمر اور دیگر نشہ آور مشروبات کے متعلق امام ابوحنیفہ کا نظریہ۔ | ۱۸۵ |
| ۱۴۱ | خمر کے احکام کے متعلق دس ابحاث۔ | ۱۸۶ |
| ۱۴۲ | بحث اول ۱: خمر کی حقیقت کا بیان۔ | ۱۸۷ |
| ۱۴۳ | بحث ثانی ۲: لفظ خمر کی تعریف کا بیان۔ | ۱۸۷ |
| ۱۴۴ | بحث ثالث ۳: خمر کے بعینہ حرام ہونے کا بیان۔ | ۱۸۷ |
| ۱۴۵ | بحث رابع ۴: خمر کی نجاست۔ | ۱۸۸ |
| ۱۴۶ | بحث خامس ۵: | ۱۸۸ |
| ۱۴۷ | بحث سادس ۶: مسلمان کے حق میں خمر کا مال متقوم نہ ہونا۔ | ۱۸۸ |
| ۱۴۸ | بحث سابع ۷: خمر سے نفع حاصل کرنے کی حرمت کا بیان۔ | ۱۸۸ |
| ۱۴۹ | بحث ثامن ۸: خمر کی حد کا بیان۔ | ۱۸۸ |
| ۱۵۰ | بحث تاسع ۹: خمر کو پکانے کا بیان۔ | ۱۸۸ |
| ۱۵۱ | بحث عاشر ۱۰: خمر کو سرکہ بنانے کا بیان۔ | ۱۸۹ |
| ۱۵۲ | غیر خمر نشہ آور مشروبات کی قلیل مقدار کے جواز پر قرآن مجید سے استدلال۔ | ۱۸۹ |
| ۱۵۳ | غیر خمر نشہ آور مشروبات کی قلیل مقدار کی حلت کے متعلق احادیث۔ | ۱۹۰ |
| ۱۵۴ | جس مشروب کی تیزی سے نشہ کا خدشہ ہو اس میں پانی ملانے کے بعد اس کو پینے کا جواز۔ | ۱۹۲ |
| ۱۵۵ | جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | مقدار کے حلال ہونے پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۱۹۵ |
| ۱۵۶ | نبیذ کی تعریف اور اس کا حکم۔ | ۱۹۶ |
| ۱۵۷ | مثلث اور نبیذ شدید کے حلال ہونے پر فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۱۹۸ |
| ۱۵۸ | جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار کے حلال ہونے پر امام ابو یوسف اور علامہ سرخسی کے دلائل۔ | ۱۹۹ |
| ۱۵۹ | حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے نشہ آور مشروبات کی قلیل مقدار پینے کا جواز۔ | ۲۰۰ |
| ۱۶۰ | تیز نبیذ پینے کی ممانعت کے منسوخ ہونے کا بیان۔ | ۲۰۱ |
| ۱۶۱ | کبار صحابہ اور فقہاء تابعین سے نشہ آور مشروب کی قلیل مقدار کے جواز کا بیان۔ | ۲۰۱ |
| ۱۶۲ | حدیث ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام (جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے) کی تحقیق۔ | ۲۰۳ |
| ۱۶۳ | کچے نبیذ کے حلال ہونے پر دلائل۔ | ۲۰۵ |
| ۱۶۴ | بھنگ کا لغوی معنی اور اس کی تاثیرات کا بیان | ۲۰۶ |
| ۱۶۵ | بھنگ کے شرعی حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۲۰۷ |
| ۱۶۶ | حشیش کی تحقیق۔ | ۲۰۹ |
| ۱۶۷ | افیون کی تعریف اور تحقیق۔ | ۲۱۰ |
| ۱۶۸ | افیون کا شرعی حکم۔ | ۲۱۰ |
| ۱۶۹ | سکون آور دواؤں کا شرعی حکم۔ | ۲۱۱ |
| ۱۷۰ | تمباکو نوشی کی تاریخ۔ | ۲۱۱ |
| ۱۷۱ | تمباکو نوشی کے نقصانات | ۲۱۲ |
| ۱۷۲ | تمباکو نوشی کے نقصانات کے متعلق جدید تحقیق۔ | ۲۱۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۷۳ | خواتین میں تمباکو نوشی کے مضر اثرات۔ | ۲۱۴ |
| ۱۷۴ | تمباکو نوشی کے متعلق فقہاء احناف کا مذہب۔ | ۲۱۵ |
| ۱۷۵ | تمباکو نوشی کے متعلق فقہاء مالکیہ کا مذہب۔ | ۲۱۶ |
| ۱۷۶ | تمباکو نوشی کے متعلق فقہاء شافعیہ کا مذہب۔ | ۲۱۷ |
| ۱۷۷ | تمباکو نوشی کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا مذہب | ۲۱۷ |
| ۱۷۸ | تمباکو نوشی کے متعلق علامہ شامی اور مصری علماء کی رائے | ۲۱۷ |
| ۱۷۹ | تمباکو نوشی کے سلسلہ میں مصنف کا موقف۔ | ۲۱۸ |
| ۱۸۰ | الکوحل اور اسپرٹ کی تحقیق۔ | ۲۲۰ |
| ۱۸۱ | الکوحل کی قلیل مقدار کے جواز کا محل اور ایلوپیتھک دواؤں اور پرفیوم وغیرہ کے جواز کا بیان | ۲۲۱ |
| | **باب: ۶۹۶** | |
| ۱۸۲ | شراب کی حرمت اور اس بات کا بیان کہ شراب انگور کے شیرہ سے بنتی ہے۔ | ۲۲۳ |
| ۱۸۳ | اہل کتاب کے اشتراک کے سبب معاش کا جواز | ۲۲۹ |
| ۱۸۴ | کیا حضرت حمزہ کا نشہ میں حضرت علی کی اونٹنیوں کو کاٹنا قابل مواخذہ تھا۔؟ | ۲۲۹ |
| ۱۸۵ | نشہ میں دی ہوئی طلاق کے حکم میں مذاہب فقہاء | ۲۳۰ |
| ۱۸۶ | ہر نشہ آور چیز کے خمر ہونے پر ائمہ ثلاثہ کی دلیل اور اس کے جوابات۔ | ۲۳۰ |
| | **باب: ۶۹۷** | |
| ۱۸۷ | خمر کو سرکہ بنانے کی ممانعت۔ | ۲۳۲ |
| ۱۸۸ | خمر کو سرکہ بنانے کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات | ۲۳۲ |
| ۱۸۹ | خمر کو سرکہ بنانے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ اور ان کی دلیل۔ | ۲۳۳ |
| ۱۹۰ | خمر کو سرکہ بنانے کی ممانعت کا محل۔ | ۲۳۳ |
| | **باب: ۶۹۸** | |
| ۱۹۱ | خمر سے علاج کرنے کی حرمت | ۲۳۳ |
| ۱۹۲ | خمر سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۲۳۴ |
| ۱۹۳ | خمر سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ | ۲۳۴ |
| ۱۹۴ | خمر سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ | ۲۳۵ |
| ۱۹۵ | خمر سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ | ۲۳۵ |
| ۱۹۶ | اس حدیث کی تحقیق کہ حرام چیز میں شفاء نہیں ہے۔ | ۲۳۶ |
| | **باب ۶۹۹** | |
| ۱۹۷ | کھجور اور انگور سے بنی ہوئی شراب کا خمر ہونا۔ | ۲۳۷ |
| ۱۹۸ | کھجور اور انگور سے خمر بنائی جاتی ہے اس حدیث کی تشریح میں ائمہ اربعہ کے نظریات | ۲۳۸ |
| | **باب: ۷۰۰** | |
| ۱۹۹ | چھواروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے کا حکم۔ | ۲۳۹ |
| ۲۰۰ | دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے کے متعلق جمہور فقہاء کا نظریہ۔ | ۲۴۳ |
| ۲۰۱ | دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۲۴۳ |
| | **باب: ۷۰۱** | |
| ۲۰۲ | روغن قیر اور کھوکھلے کدو کے برتنوں سبز گھڑوں اور کھوکھلی لکڑی کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان۔ | ۲۴۴ |
| ۲۰۳ | ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت کی حکمت اور اس حکم کے منسوخ ہونے کی وجوہات۔ | ۲۵۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۲۰۲** | |
| ۲۰۴ | ہر نشہ آور مشروب کے خمر ہونے اور ہر خمر کے حرام ہونے کا بیان۔ | ۲۵۴ |
| | **باب: ۲۰۳** | |
| ۲۰۵ | جو نبیذ تیز اور نشہ آور نہ ہو اس کی اباحت کا بیان۔ | ۲۵۸ |
| ۲۰۶ | نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام نکاح دینے کے بعد رجوع کر لینا۔ | ۲۶۲ |
| ۲۰۷ | نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آثار سے تبرک کا ثبوت۔ | ۲۶۳ |
| ۲۰۸ | کچے نبیذ کو پینے کے دلائل۔ | ۲۶۳ |
| | **باب: ۲۰۴** | |
| ۲۰۹ | دودھ پینے کا جواز | ۲۶۳ |
| ۲۱۰ | بلا اجازت مشرکوں کی بکری کا دودھ پینے کی تحقیق۔ | ۲۶۴ |
| ۲۱۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور خلق عظیم۔ | ۲۶۴ |
| | **باب: ۲۰۵** | |
| ۲۱۲ | سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مشکوں کا منہ باندھنے، دروازے بند کرنے، چراغ گل کرنے اور آگ بجھانے کا استحباب۔ | ۲۶۵ |
| ۲۱۳ | برتن ڈھانکنے کے فوائد۔ | ۲۶۹ |
| | **باب: ۲۰۶** | |
| ۲۱۴ | کھانے پینے کے آداب اور احکام | ۲۶۹ |
| ۲۱۵ | کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی تفصیل۔ | ۲۷۳ |
| ۲۱۶ | دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی تفصیل۔ | ۲۷۴ |
| ۲۱۷ | مشک سے منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت کی تفصیل۔ | ۲۷۴ |
| ۲۱۸ | کھانے پینے کے شرعی احکام اور آداب۔ | ۲۷۴ |
| ۲۱۹ | چل پھر کر اور کھڑے ہو کر کھانے پینے کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۲۷۶ |
| ۲۲۰ | چل پھر کر اور کھڑے ہو کر کھانے پینے کے متعلق فقہاء کے نظریات۔ | ۲۷۷ |
| ۲۲۱ | چل پھر کر اور کھڑے ہو کر کھانے پینے کے متعلق مصنف کا موقف۔ | ۲۷۹ |
| | **باب: ۲۰۷** | |
| ۲۲۲ | کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت۔ | ۲۷۹ |
| ۲۲۳ | بھول کر کھڑے ہو کر پینے والے کے لیے قے کرنے کے حکم کی وضاحت۔ | ۲۸۱ |
| ۲۲۴ | کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت والی احادیث کی فنی حیثیت۔ | ۲۸۱ |
| ۲۲۵ | جوتے پہن کر اور میز کرسی پر کھانے پینے کا حکم۔ | ۲۸۱ |
| | **باب: ۲۰۸** | |
| ۲۲۶ | پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب | ۲۸۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب : ۲۰۹** | |
| ۲۲۷ | دودھ یا پانی وغیرہ کو دائیں طرف سے پلانے کا استحباب۔ | ۲۸۴ |
| ۲۲۸ | تبرکات اور عبادات میں دوسروں کے لیے ایثار نہیں کیا جاتا۔ | ۲۸۵ |
| | **باب : ۲۱۰** | |
| ۲۲۹ | انگلیاں اور برتن چاٹنے کا استحباب | ۲۸۵ |
| | **باب : ۲۱۱** | |
| ۲۳۰ | اگر مہمان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی مل جائیں تو وہ کیا کرے؟ | ۲۸۸ |
| | **باب : ۲۱۲** | |
| ۲۳۱ | اگر میزبان کی رضامندی معلوم ہو تو اس کے ہاں بن بلائے شخص کو لیجانے میں حرج نہیں۔ | ۲۹۰ |
| ۲۳۲ | کثرت فتوحات اور مال غنیمت کی بہتات کے باوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہ کی زاہدانہ زندگی۔ | ۲۹۷ |
| ۲۳۳ | مہمان نوازی | ۲۹۸ |
| ۲۳۴ | تکثیر طعام کے معجزات | ۲۹۹ |
| | **باب : ۲۱۳** | |
| ۲۳۵ | شوربہ کھانے کا جواز اور کدو (لوکی) کھانے کا استحباب۔ | ۲۹۹ |
| ۲۳۶ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آثار سے تبرک حاصل کرنا۔ | ۳۰۰ |
| | **باب : ۲۱۴** | |
| ۲۳۷ | کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں الگ رکھنے کا جواز، مہمان کا گھر والوں کے لیے دعا کرنے کا استحباب اور نیک مہمان سے دعا کرانے کا بیان۔ | ۳۰۱ |
| | **باب : ۲۱۵** | |
| ۲۳۸ | کھجور کے ساتھ ککڑی کھانے کا بیان۔ | ۳۰۱ |
| | **باب : ۲۱۶** | |
| ۲۳۹ | کھاتے وقت تواضع کا استحباب اور کھانے کے لیے بیٹھنے کا طریقہ۔ | ۳۰۲ |
| | **باب : ۲۱۷** | |
| ۲۴۰ | جماعت کے ساتھ دو دو کھجوریں کھانے کی ممانعت۔ | ۳۰۲ |
| ۲۴۱ | دو دو کھجوریں ملاکر کھانے کا شرعی حکم۔ | ۳۰۳ |
| | **باب : ۲۱۸** | |
| ۲۴۲ | کھجور اور دیگر طعام وغیرہ کو اپنے اہل وعیال کے ذخیرہ کرنے کا بیان۔ | ۳۰۴ |
| | **باب : ۲۱۹** | |
| ۲۴۳ | مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت کا بیان | ۳۰۴ |
| ۲۴۴ | عجوہ کھجوروں کے شفا بخش ہونے پر اشکال کا جواب | ۳۰۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۲۰** | |
| ۲۴۵ | کھمبی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج۔ | ۳۰۶ |
| | **باب: ۲۱** | |
| ۲۴۶ | پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت۔ | ۳۰۸ |
| | **باب: ۲۲** | |
| ۲۴۷ | سرکہ کی فضیلت اور اس کو سالن کی جگہ استعمال کرنا۔ | ۳۰۸ |
| | **باب: ۲۳** | |
| ۲۴۸ | لہسن کھانے کے جواز کا بیان۔ | ۳۱۰ |
| | **باب: ۲۴** | |
| ۲۴۹ | مہمان کی تعظیم و تکریم اور اس کے لیے ایثار کرنے کا بیان۔ | ۳۱۲ |
| ۲۵۰ | اپنے آپ اور بچوں کو بھوکا رکھ کر مہمانوں کو کھانا کھلانا۔ | ۳۱۸ |
| ۲۵۱ | علم دین کے طلبہ کا اعزاز و اکرام اور آداب ضیافت۔ | ۳۱۹ |
| | **باب: ۲۵** | |
| ۲۵۲ | طعام کی کمی کے باوجود مہمان نوازی کرنا۔ | ۳۲۰ |
| | **باب: ۲۶** | |
| ۲۵۳ | مومن کا ایک آنت میں اور کافر کا سات آنتوں میں کھانا۔ | ۳۲۲ |
| | **باب: ۲۷** | |
| ۲۵۴ | کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ | ۳۲۲ |
| | **کتاب اللباس والزینت** | ۳۲۴ |
| ۲۵۵ | لباس کا لغوی معنیٰ۔ | ۳۲۴ |
| ۲۵۶ | زینت کا لغوی معنیٰ | ۳۲۴ |
| ۲۵۷ | لباس کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۳۲۷ |
| ۲۵۸ | زینت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۳۲۷ |
| ۲۵۹ | لباس کے متعلق علماء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۳۲۷ |
| ۲۶۰ | لباس کے متعلق علماء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۳۲۹ |
| ۲۶۱ | لباس کے متعلق علماء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۳۳۰ |
| ۲۶۲ | لباس کے متعلق علماء احناف کا نظریہ۔ | ۳۳۰ |
| | **باب: ۲۸** | |
| ۲۶۳ | سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کا مردوں اور عورتوں پر حرام ہونا۔ | ۳۳۱ |
| ۲۶۴ | سونے اور چاندی کی حرمت کے متعلق مذاہب ائمہ۔ | ۳۳۲ |
| ۲۶۵ | سونے اور چاندی کے استعمال کی صورتوں میں مذاہب ائمہ۔ | ۳۳۳ |
| | **باب: ۲۹** | |
| ۲۶۶ | مردوں اور عورتوں پر سونے اور چاندی کے برتنوں کا حرام ہونا، مردوں پر سونے کی انگوٹھی | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | اور ریشم کا حرام ہونا اور عورتوں کے لیے اس کی اباحت۔ | ۳۴۴ |
| ۲۶۷ | کفار فروع کے مخاطب ہیں یا نہیں؟ | ۳۴۶ |
| ۲۶۸ | مردوں پر ریشم حرام ہونے کی تفصیل اور دیگر مسائل۔ | ۳۴۷ |
| ۲۶۹ | سونے، چاندی کے بٹن اور گھڑی کے چین کا حکم۔ | ۳۴۷ |
| | **باب : ۳۰۔** | |
| ۲۷۰ | خارش یا کسی عذر کی بناء پر مرد کے لیے ریشم پہننے کا جواز | ۳۵۰ |
| | **باب : ۳۱۔** | |
| ۲۷۱ | زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی مردوں کو ممانعت۔ | ۳۵۱ |
| ۲۷۲ | فقہاء شافعیہ کے نزدیک مردوں کے لیے سرخ اور زرد رنگ کے لباس کا حکم۔ | ۳۵۳ |
| ۲۷۳ | فقہاء احناف کے نزدیک مردوں کے لیے سرخ اور زرد رنگ کے لباس کا حکم۔ | ۳۵۴ |
| ۲۷۴ | سرخ رنگ کے لباس کے جواز میں احادیث۔ | ۳۵۶ |
| ۲۷۵ | سرخ رنگ کے لباس کی ممانعت کی احادیث۔ | ۳۵۷ |
| ۲۷۶ | سرخ رنگ کے ثبوت کی احادیث کو سرخ رنگ سے ممانعت کی احادیث پر ترجیح۔ | ۳۵۹ |
| ۲۷۷ | زرد رنگ کے لباس کے جواز میں احادیث۔ | ۳۵۹ |
| ۲۷۸ | زرد رنگ کے لباس کی ممانعت کی احادیث۔ | ۳۶۲ |
| ۲۷۹ | زرد لباس سے ممانعت کی احادیث کے منسوخ ہونے کا بیان۔ | ۳۶۳ |
| ۲۸۰ | سبز رنگ کے لباس پہننے کے متعلق احادیث۔ | ۳۶۳ |
| ۲۸۱ | سیاہ رنگ کے لباس پہننے کے متعلق احادیث اور عمامہ پہننے کا بیان۔ | ۳۶۴ |
| ۲۸۲ | سفید رنگ کا لباس پہننے کے متعلق احادیث۔ | ۳۶۶ |
| ۲۸۳ | ٹوپی پہننے کے متعلق احادیث آثار صحابہ و تابعین اور اقوال علماء۔ | ۳۶۸ |
| ۲۸۴ | قمیص، شلوار، جبہ اور قباء پہننے کے متعلق احادیث | ۳۷۲ |
| ۲۸۵ | اسلام میں لباس پہننے کی وسعت۔ | ۳۷۲ |
| ۲۸۶ | غیر اسلامی ملکوں میں بنے ہوئے لباس پہننے کا جواز۔ | ۳۷۴ |
| ۲۸۷ | نیم عریاں اور فساق و فجار کے مخصوص لباس کی ممانعت اور کراہت۔ | ۳۷۵ |
| ۲۸۸ | حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کی تخریج۔ | ۳۷۵ |
| ۲۸۹ | کفار اور فساق کی مشابہت کے سلسلہ میں علامہ مناوی کی تحقیق۔ | ۳۷۶ |
| ۲۹۰ | کفار اور فساق کی مشابہت کے سلسلہ میں علامہ حنفی کی تحقیق۔ | ۳۷۷ |
| ۲۹۱ | کفار اور فساق کی مشابہت کے سلسلے میں ملا علی قاری کی تحقیق۔ | ۳۷۸ |
| ۲۹۲ | کفار اور فساق کی مشابہت کے سلسلے میں شیخ عبدالحق دہلوی کی تحقیق۔ | ۳۷۸ |
| ۲۹۳ | کفار اور فساق کی مشابہت کے سلسلے میں شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحقیق۔ | ۳۷۸ |
| ۲۹۴ | کفار اور فساق کی مشابہت کے سلسلے میں فقہاء احناف کی تحقیق۔ | ۳۷۹ |
| ۲۹۵ | کفار اور فساق کی مشابہت کے سلسلے میں مصنف کی تحقیق۔ | ۳۸۰ |
| ۲۹۶ | کیا سبز عمامہ دیندار جماعت کا شعار ہے؟ | ۳۸۲ |
| ۲۹۷ | کیا سیاہ عمامہ رافضیوں کا شعار ہے؟ | ۳۸۲ |
| ۲۹۸ | لباس میں مشابہت کی وجہ سے صرف ظاہری اور | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | دنیاوی حکم لاگو ہوگا۔ | ۳۸۳ |
| ۲۹۹ | بدعقیدگی، بدعات اور بداعمالیوں میں مشابہت کی وجہ سے کفر، گمراہی اور حرمت کا حکم لاگو ہوگا۔ | ۳۸۳ |
| | **باب: ۳۲** | |
| ۳۰۰ | دھاری دار یمنی چادروں کی فضیلت | ۳۸۳ |
| | **باب: ۳۳** | |
| ۳۰۱ | لباس میں انکسار اور موٹے کپڑے پہننے کا بیان | ۳۸۴ |
| | **باب: ۳۴** | |
| ۳۰۲ | غالیچہ یا قالین کے جواز کا بیان۔ | ۳۸۵ |
| | **باب: ۳۵** | |
| ۳۰۳ | ضرورت سے زیادہ بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔ | ۳۸۶ |
| | **باب: ۳۶** | |
| ۳۰۴ | تکبر سے کپڑا لٹکا کر چلنے کی ممانعت | ۳۸۶ |
| ۳۰۵ | مردوں کے ٹخنے سے نیچے لٹکنے والے لباس کی ممانعت کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۳۸۹ |
| ۳۰۶ | تکبر کے بغیر یا اتفاقاً ٹخنے کے نیچے لٹکنے والے لباس کی رخصت کے متعلق احادیث اور آثار | ۳۹۱ |
| ۳۰۷ | ٹخنوں کے نیچے تک لمبے لباس کے متعلق فقہاءِ شافعیہ کی آراء۔ | ۳۹۲ |
| ۳۰۸ | ٹخنوں کے نیچے تک لمبے لباس کے متعلق فقہاءِ مالکیہ کی آراء | ۳۹۳ |
| ۳۰۹ | ٹخنوں کے نیچے تک لمبے لباس کے متعلق فقہاءِ حنبلیہ کی آراء۔ | ۳۹۳ |
| ۳۱۰ | ٹخنوں کے نیچے تک لمبے لباس کے متعلق فقہاءِ احناف کی آراء۔ | ۳۹۴ |
| | **باب: ۳۷** | |
| ۳۱۱ | کپڑوں پر اترانے یا اکڑ کر چلنے کی ممانعت۔ | ۳۹۵ |
| | **باب: ۳۸** | |
| ۳۱۲ | مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت۔ | ۳۹۶ |
| ۳۱۳ | مردوں پر سونے کی انگوٹھی حرام ہونے کا بیان۔ | ۴۰۲ |
| ۳۱۴ | چاندی کی انگوٹھی پہننے اور اس پر نقش کندہ کرانے کا بیان۔ | ۴۰۲ |
| ۳۱۵ | دائیں یا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے متعلق فقہاءِ شافعیہ اور فقہاءِ مالکیہ کے نظریات | ۴۰۳ |
| ۳۱۶ | دائیں یا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے متعلق فقہاءِ احناف کا نظریہ۔ | ۴۰۴ |
| ۳۱۸ | چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہننے کا حکم۔ | ۴۰۴ |
| | **باب: ۳۹** | |
| ۳۱۸ | جوتیاں پہننے کا استحباب۔ | ۴۰۵ |
| | **باب: ۴۰** | |
| ۳۱۹ | دائیں پاؤں میں پہلے جوتی پہننے اور بائیں پاؤں سے پہلے جوتی اتارنے کا استحباب اور ایک جوتی پہن کر چلنے کی کراہت۔ | ۴۰۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۴۱** | |
| ۳۲۰ | ایک کپڑے میں صما اور احتبار کی ممانعت۔ | ۴۰۷ |
| | **باب: ۴۲** | |
| ۳۲۱ | مردوں کو زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے سے منع کرنا۔ | ۴۰۹ |
| | **باب: ۴۳** | |
| ۳۲۲ | سفید بالوں کو سرخ یا زرد رنگ سے رنگنے کا استحباب اور سیاہ رنگ کی ممانعت۔ | ۴۰۹ |
| ۳۲۳ | سفید بالوں کو برقرار رکھنے کے متعلق احادیث و آثار۔ | ۴۱۰ |
| ۳۲۴ | سفید بالوں پر خضاب لگانے کے متعلق احادیث و آثار۔ | ۴۱۱ |
| ۳۲۵ | سفید بالوں کو سیاہ خضاب سے رنگنے کی ممانعت کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۴۱۳ |
| ۳۲۶ | سفید بالوں کو سیاہ خضاب سے رنگنے کے جواز کے متعلق آثار صحابہ اور تابعین۔ | ۴۱۵ |
| ۳۲۷ | سفید بالوں کو رنگنے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۴۱۷ |
| ۳۲۸ | سفید بالوں کو رنگنے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۴۱۹ |
| ۳۲۹ | سفید بالوں کو رنگنے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ | ۴۲۰ |
| ۳۳۰ | سفید بالوں کو رنگنے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۴۲۱ |
| ۳۳۱ | سفید بالوں کا معیار | ۴۲۱ |
| ۳۳۲ | بالوں کے رنگ کی تحقیق۔ | ۴۲۲ |
| ۳۳۳ | خضاب لگانے کے سلسلہ میں مذاہب اربعہ کا خلاصہ | ۴۲۳ |
| ۳۳۴ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خضاب لگانے کی تحقیق | |
| ۳۳۵ | ڈاڑھی کا معنیٰ | ۴۲۳ |
| ۳۳۶ | ڈاڑھی دراز کرنے کے متعلق احادیث۔ | ۴۲۷ |
| ۳۳۷ | ڈاڑھی ترشوانے کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۴۲۷ |
| ۳۳۸ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کا بیان۔ | ۴۳۰ |
| ۳۳۹ | ڈاڑھی کی مقدار میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۴۳۳ |
| ۳۴۰ | ڈاڑھی کی مقدار میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۴۳۴ |
| ۳۴۱ | ڈاڑھی کی مقدار میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۴۳۵ |
| ۳۴۲ | ڈاڑھی کی مقدار میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۴۳۶ |
| ۳۴۳ | فقہائے احناف کی عبارات کی روشنی میں قبضہ پر بحث۔ | ۴۳۶ |
| ۳۴۴ | واجب کی تعریف۔ | ۴۳۹ |
| ۳۴۵ | وجوب کو ثابت کرنے کے طریقے۔ | ۴۴۰ |
| ۳۴۶ | نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال سے وجوب ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ | ۴۴۱ |
| ۳۴۷ | ڈاڑھی میں قبضہ کے وجوب کو ثابت کرنے کے دلائل کا جائزہ۔ | ۴۴۲ |
| ۳۴۸ | ڈاڑھی کے متعلق مصنف کا موقف۔ | ۴۵۰ |
| ۳۴۹ | مونچھیں ترشوانے کے حکم میں مذاہب فقہاء | ۴۵۱ |
| | **باب: ۴۴** | |
| ۳۵۰ | جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت۔ | ۴۵۳ |
| ۳۵۱ | تصویر یا کتے کی وجہ سے کن فرشتوں کا داخلہ ممنوع ہے؟ | ۴۶۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۵۲ | کپڑے پر بنی ہوئی تصویر کے استثناء کی تحقیق۔ | ۴۶۳ |
| ۳۵۳ | مصوروں کو سب سے زیادہ عذاب دیئے کی تحقیق۔ | ۴۶۴ |
| ۳۵۴ | تصویر کے متعلق فقہاء شافعیہ اور مالکیہ کا نظریہ۔ | ۴۶۴ |
| ۳۵۵ | تصویر کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۴۶۵ |
| ۳۵۶ | تصویر کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۴۶۶ |
| ۳۵۷ | تصویر اور فوٹو گراف کے متعلق علماء ازہر کا نظریہ۔ | ۴۶۹ |
| ۳۵۸ | تصویر اور فوٹو گراف کے متعلق مصنف کا موقف | ۴۷۰ |
| | **باب : ۴۵** | |
| ۳۵۹ | سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی ممانعت۔ | ۴۷۳ |
| ۳۶۰ | سفر میں کتا یا گھنٹی رکھنے کا حکم۔ | ۴۷۳ |
| | **باب : ۴۶** | |
| ۳۶۱ | اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنے کی ممانعت | ۴۷۳ |
| ۳۶۲ | اونٹ کی گردن میں ہار ڈالنے کی ممانعت کی وضاحت۔ | ۴۷۴ |
| | **باب : ۴۷** | |
| ۳۶۳ | جانوروں کے منہ پر مارنے اور منہ کو داغنے کی ممانعت۔ | ۴۷۴ |
| ۳۶۴ | چہرے پر مارنے اور داغ کر علامت لگانے کا حکم۔ | ۴۷۵ |
| | **باب : ۴۸** | |
| ۳۶۵ | حیوانوں کے منہ کے علاوہ جسم کے کسی اور حصہ کو داغنے کا جواز۔ | ۴۷۶ |
| ۳۶۶ | حیوانوں کے جسم کو داغ کر علامت بنانے میں مذاہب فقہاء۔ | ۴۷۷ |
| | **باب : ۴۹** | |
| ۳۶۷ | سر پر کچھ بال رکھنے اور کچھ کٹانے کی ممانعت | ۴۷۸ |
| ۳۶۸ | قزع کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۴۷۸ |
| | **باب : ۵۰** | |
| ۳۶۹ | راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید۔ | ۴۷۹ |
| ۳۷۰ | راستوں پر بیٹھنے کے آداب اور احکام۔ | ۴۷۹ |
| | **باب : ۵۱** | |
| ۳۷۱ | مصنوعی بال لگانے، لگوانے، گودنے، گدوانے اور پلکوں کے بال نوچنے، نچوانے، دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے کی ممانعت۔ | ۴۸۱ |
| ۳۷۲ | مصنوعی بال لگانے، گدوانے اور چٹلا وغیرہ لگانے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔ | ۴۸۶ |
| | **باب : ۵۲** | |
| ۳۷۳ | جو عورتیں ملبوس ہونے کے باوجود عریاں ہوں گی اور راہ حق سے متجاوز ہوں گی۔ | ۴۸۷ |
| ۳۷۴ | ملبوس ہونے کے باوجود عریاں ہونے کی تشریح۔ | ۴۸۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۵۳** | |
| ۳۷۵ | جھوٹا لباس پہننے اور جھوٹے اوصاف ظاہر کرنے ممانعت۔ | ۴۸۰ |
| ۳۷۶ | جھوٹا لباس پہننے کی وضاحت۔ | ۴۸۹ |
| | **کتاب الآداب** | ۴۹۰ |
| ۳۷۷ | ادب کا لغوی اور اصطلاحی معنی | ۴۹۰ |
| | **باب: ۵۴** | |
| ۳۷۸ | ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔ | ۴۹۱ |
| ۳۷۹ | ابو القاسم کنیت رکھنے کے متعلق مذاہب کی تفصیل۔ | ۴۹۵ |
| ۳۸۰ | کنیت رکھنے کی تحقیق۔ | ۴۹۵ |
| ۳۸۱ | انبیاء اور صالحین کے نام رکھنے کا جواز | ۴۹۶ |
| | **باب: ۵۵** | |
| ۳۸۲ | برے نام رکھنے کی کراہت۔ | ۴۹۶ |
| ۳۸۳ | برے نام رکھنے کے حکم کی تفصیل۔ | ۴۹۸ |
| | **باب: ۵۶** | |
| ۳۸۴ | برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنے کا استحباب۔ | ۴۹۸ |
| | **باب: ۵۷** | |
| ۳۸۵ | شہنشاہ نام رکھنے کی ممانعت۔ | ۵۰۰ |
| | **باب: ۵۸** | |
| ۳۸۶ | بچے کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینے اور اس کی پیدائش کے دن اس کا نام رکھنے کا استحباب اور عبد اللہ، ابراہیم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھنے کا استحسان۔ | ۵۰۱ |
| ۳۸۷ | کسی عالم اور صالح شخص سے بچے کو گھٹی دلوانے اور نام رکھوانے کا بیان۔ | ۵۰۲ |
| ۳۸۸ | حضرت ام سلیم کی ذہانت اور راضی برضا الٰہی ہونے کا بیان۔ | ۵۰۵ |
| | **باب: ۵۹** | |
| ۳۸۹ | لاولد شخص کے لیے کنیت رکھنے کا جواز۔ | ۵۰۵ |
| ۳۹۰ | پرندوں کو گھر میں رکھنے اور ان کے ساتھ بچوں کے کھیلنے کا بیان۔ | ۵۰۶ |
| | **باب: ۶۰** | |
| ۳۹۱ | کسی اور کے بیٹے کو بطور شفقت بیٹا کہنے کا جواز | ۵۰۶ |
| | **باب: ۶۱** | |
| ۳۹۲ | اجازت طلب کرنے کا بیان۔ | ۵۰۷ |
| ۳۹۳ | پرائے گھر میں داخل ہونے کے لیے اہل خانہ سے اجازت طلب کرنے کی تفصیل۔ | ۵۱۱ |
| ۳۹۴ | اجازت طلب کرنے اور سلام کرنے میں تقدیم و تاخیر کی بحث۔ | ۵۱۲ |
| ۳۹۵ | اجازت طلب کرنے کی حکمت۔ | ۵۱۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۳۹۶ | اجازت طلب کرنے کی کیفیت اور اس کے عموم کی بحث۔ | ۵۱۳ |
| ۳۹۷ | خبر واحد کی حجیت پر ایک اشکال کا جواب۔ | ۵۱۳ |
| | **باب: ۷۶۲** | |
| ۳۹۸ | اجازت طلب کرنے والے کا "کون ہے" کے جواب میں "میں" کہنا مکروہ ہے۔ | ۵۱۴ |
| ۳۹۹ | "میں ہوں" کہنے کے مکروہ ہونے کی وجہ۔ | ۵۱۵ |
| | **باب: ۷۶۳** | |
| ۴۰۰ | اجنبی کے مکان میں جھانکنے کی ممانعت۔ | ۵۱۵ |
| | **باب: ۷۶۴** | |
| ۴۰۱ | اجنبی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جانے کا حکم۔ | ۵۱۷ |
| ۴۰۲ | اجنبی عورت کو دیکھنے کا حکم | ۵۱۷ |
| | **كتاب السّلام** | |
| ۴۰۳ | سلام کا لغوی اور شرعی معنی | ۵۱۹ |
| ۴۰۴ | انبیاء علیہم السلام اور مومنین پر اللہ تعالیٰ کے سلام کا بیان۔ | ۵۱۹ |
| ۴۰۵ | قرآن مجید میں سلام کرنے کے احکام اور آداب۔ | ۵۲۰ |
| ۴۰۶ | احادیث میں سلام کرنے کے احکام اور آداب۔ | ۵۲۱ |
| ۴۰۷ | سلام کے فضائل۔ | ۵۲۳ |
| ۴۰۸ | سلام کے مسائل | ۵۲۴ |
| ۴۰۹ | مصافحہ کا شرعی حکم | ۵۲۴ |
| ... | ۰۰۰ ۱۰ | |
| | **باب: ۷۶۵** | |
| ۴۱۰ | سوار پیدل کو، اور کم آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔ | ۵۲۵ |
| ۴۱۱ | سلام کے احکام | ۵۲۶ |
| | **باب: ۷۶۶** | |
| ۴۱۲ | راستے میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے | ۵۲۷ |
| ۴۱۳ | راستے میں بیٹھنے کی فتنہ سامانیاں۔ | ۵۲۷ |
| | **باب: ۷۶۷** | |
| ۴۱۴ | سلام کا جواب دینا مسلمانوں کے حقوق میں سے ہے | ۵۲۸ |
| | **باب: ۷۶۸** | |
| ۴۱۵ | اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنے کی ممانعت اور | |
| ۴۱۶ | ان کے سلام کا جواب دینے کا طریقہ۔ | ۵۲۹ |
| ۴۱۷ | کفار اور بد عقیدہ لوگوں کو سلام کرنے کا حکم اور مذاہب فقہاء۔ | ۵۳۲ |
| | **باب: ۷۶۹** | |
| ۴۱۸ | بچوں کو سلام کرنے کا استحباب۔ | ۵۳۳ |
| ۴۱۹ | بچوں کو سلام کرنے کے احکام۔ | ۵۳۴ |
| ۴۲۰ | عورتوں کو سلام کرنے اور ان کے سلام کا جواب دینے میں مذاہب فقہاء۔ | ۵۳۴ |
| | **باب: ۷۷۰** | |
| ۴۲۱ | پردہ اٹھانے کو اجازت دینے کی علامت مقرر کرنا | ۵۳۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۷۷۱** | |
| ۴۲۲ | قضاء حاجت کے لیے عورتوں کو باہر جانے کی اجازت | ۵۳۶ |
| ۴۲۳ | حجاب کے تین مراحل۔ | ۵۳۷ |
| ۴۲۴ | قضاء حاجت کے لیے ازواج مطہرات کے گھر سے باہر نکلنے کے تین احوال۔ | ۵۳۸ |
| ۴۲۵ | حدیث الباب کے مسائل۔ | ۵۳۸ |
| | **باب: ۷۷۲** | |
| ۴۲۶ | اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانے کی ممانعت۔ | ۵۳۹ |
| ۴۲۷ | محرم کی تعریف۔ | ۵۴۰ |
| | **باب: ۷۷۳** | |
| ۴۲۸ | جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو تو وہ بدگمانی کے ازالہ کے لیے دیکھنے والوں کو بتا دے یہ فلاں ہے۔ | ۵۴۰ |
| ۴۲۹ | بدگمانی کے مواقع پر عذر صحیح بیان کرنے کا استحباب | ۵۴۱ |
| ۴۳۰ | شیطان کے رگوں میں دوڑنے کی تحقیق۔ | ۵۴۲ |
| | **باب: ۷۷۴** | |
| ۴۳۱ | مجلس میں جہاں گنجائش ہو وہاں بیٹھے ورنہ پیچھے بیٹھ جائے۔ | ۵۴۲ |
| ۴۳۲ | علم اور ذکر کی مجلس میں بیٹھنے کے آداب اور احکام۔ | ۵۴۳ |
| | **باب: ۷۷۵** | |
| ۴۳۳ | اگر کوئی شخص مجلس میں سے اٹھ جائے اور پھر آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ | ۵۴۵ |
| ۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۷۷۶** | |
| ۴۳۴ | مخنث کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے منع کرنا۔ | ۵۴۶ |
| ۴۳۵ | مخنث کی اقسام۔ | ۵۴۷ |
| | **باب: ۷۷۷** | |
| ۴۳۶ | راستہ میں تھکی ہوئی اجنبی عورت کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھانے کا جواز۔ | ۵۴۷ |
| ۴۳۷ | بیوی کے لیے کھانا پکانا اور گھر کے دیگر کام کاج کا شرعی حکم۔ | ۵۴۹ |
| ۴۳۸ | سرکاری زمین کا کسی کو مالک بنانے میں مذاہب فقہاء۔ | ۵۴۹ |
| ۴۳۹ | اجنبی عورت کو اپنے ساتھ سوار کرنے کا بیان" | ۵۴۹ |
| | **باب: ۷۷۸** | |
| ۴۴۰ | تیسرے شخص کی موجودگی میں اس کی رضامندی کے بغیر دو آدمیوں کو سرگوشی کرنے کی ممانعت۔ | ۵۵۰ |
| ۴۴۱ | تیسرے شخص کی موجودگی میں دو آدمیوں کی سرگوشی کرنے میں مذاہب | ۵۵۱ |
| | **باب: ۷۷۹** | |
| ۴۴۲ | طب، بیماری اور جھاڑ پھونک۔ | ۵۵۱ |
| ۴۴۳ | دم کرنے کی تحقیق۔ | ۵۵۳ |
| ۴۴۴ | تعویذات لٹکانے کی تحقیق۔ | ۵۵۴ |
| ۴۴۵ | خون اور کسی دوسری نجس چیز کے ساتھ تعویذ لکھنے کا شرعی حکم | ۵۵۶ |
| | **باب: ۷۸۰** | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۴۶ | جادو کا بیان | ۵۵۷ |
| ۴۴۷ | جادو کی تحقیق۔ | ۵۵۸ |
| ۴۴۸ | نبی پر جادو کیا جانا منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے | ۵۵۹ |
| ۴۴۹ | جادو کا دائرہ کار اور جادو اور معجزہ میں فرق۔ | ۵۵۹ |
| ۴۵۰ | جادو کے احکام شرعیہ۔ | ۵۵۹ |
| | **باب: ۸۱** | |
| ۴۵۱ | زہر کا بیان۔ | ۵۶۰ |
| ۴۵۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زہر آلود گوشت کھانے کا بیان۔ | ۵۶۱ |
| | **باب: ۸۲** | |
| ۴۵۳ | مریض پر دم کرنے کا استحباب۔ | ۵۶۱ |
| | **باب: ۸۳** | |
| ۴۵۴ | نظر لگنے، پھوڑے پھنسی، زہریلے ڈنک وغیرہ کی تکلیف میں دم کرانے کا استحباب۔ | ۵۶۴ |
| | **باب: ۸۴** | |
| ۴۵۵ | قرآن مجید اور اذکار مسنونہ سے دم کرنے اور اس پر اجرت لینے کا بیان۔ | ۵۶۸ |
| ۴۵۶ | تعلیم قرآن پر اجرت لینے کا جواز۔ | ۵۷۰ |
| ۴۵۷ | تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے متعلق آثار صحابہ و تابعین | ۵۷۰ |
| ۴۵۸ | تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۵۷۱ |
| ۴۵۹ | تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۵۷۲ |
| ۴۶۰ | تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۵۷۲ |
| ۴۶۱ | تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۵۷۳ |
| ۴۶۲ | تعلیم قرآن، امامت، اذان اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق مصنف کا موقف۔ | ۵۷۵ |
| | **باب: ۸۵** | |
| ۴۶۳ | دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھنے کا استحباب | ۵۷۹ |
| | **باب: ۸۶** | |
| ۴۶۴ | نماز میں شیطان کے وسوسے سے پناہ مانگنے کا بیان۔ | ۵۸۰ |
| | **باب: ۸۷** | |
| ۴۶۵ | ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج کرنے کے مستحب ہونے کا بیان۔ | ۵۸۰ |
| ۴۶۶ | علاج کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ | ۵۸۸ |
| ۴۶۷ | احادیث میں مذکور بعض دعاؤں کی تاثیر پر اعتراض کا جواب۔ | ۵۸۸ |
| ۴۶۸ | عود ہندی اور کلونجی کے نفع آور ہونے کا بیان | ۵۸۹ |
| | **باب: ۸۸** | |
| ۴۶۹ | طاعون اور بدفالی وغیرہ کا بیان۔ | ۵۸۹ |
| ۴۷۰ | فوائد حدیث۔ | ۵۹۵ |
| | **باب: ۸۹** | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۷۱ | مرض کے متعدی ہونے، بدشگونی، الّو اور صفر (کی نحوست)، ستارے (کے سبب سے بارش) اور غول کی کوئی اصل نہیں ہے۔ | ۵۹۷ |
| ۴۷۲ | مرض کے متعدی ہونے کا بیان۔ | ۵۹۹ |
| | **باب: ۷۹۰** | |
| ۴۷۳ | بدشگونی، نیک شگون اور جن چیزوں میں نحوست ہے۔ | ۶۰۰ |
| ۴۷۴ | نیک فال اور بد فال کا بیان۔ | ۶۰۳ |
| | **باب: ۷۹۱** | |
| ۴۷۵ | کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت | ۶۰۴ |
| ۴۷۶ | کہانت کا بیان۔ | ۶۰۷ |
| | **باب: ۷۹۲** | |
| ۴۷۷ | جذامی سے اجتناب کا بیان۔ | ۶۰۸ |
| ۴۷۸ | جذامی کے احکام کا بیان۔ | ۶۰۸ |
| | **کتاب قتل الحیات وغیرہا** | ۶۱۰ |
| ۴۷۹ | سانپ اور دیگر حشرات الارض کو مارنے کے شرعی احکام کا بیان۔ | ۶۱۰ |
| | **باب: ۷۹۳** | |
| ۴۸۰ | سانپ مارنے کے حکم کی تفصیل۔ | ۶۱۴ |
| | **باب: ۷۹۴** | |
| ۴۸۱ | گرگٹ کو مارنے کا استحباب۔ | ۶۱۶ |
| ۴۸۲ | گرگٹ کو مارنے اور اس پر اجر و ثواب ملنے کی حکمت | ۶۱۸ |
| | **باب: ۷۹۵** | |
| ۴۸۳ | چیونٹی کو مارنے کی ممانعت | ۶۱۹ |
| ۴۸۴ | آگ میں جلا کر سزا دینے کا حکم۔ | ۶۲۰ |
| | **باب: ۷۹۶** | |
| ۴۸۵ | بلی کو مارنے کی ممانعت۔ | ۶۲۰ |
| ۴۸۶ | جانوروں کو عذاب دینے کا حکم۔ | ۶۲۱ |
| | **باب: ۷۹۷** | |
| ۴۸۷ | جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت۔ | ۶۲۲ |
| ۴۸۸ | جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے کی تفصیل۔ | ۶۲۳ |
| | **کتاب الالفاظ من الادب وغیرہا** | ۶۲۴ |
| | **باب: ۷۹۸** | |
| ۴۸۹ | زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت۔ | ۶۲۴ |
| ۴۹۰ | اللہ تعالیٰ پر دہر کے اطلاق کی توجیہ۔ | ۶۲۵ |
| | **باب: ۷۹۹** | |
| ۴۹۱ | عنب (انگور) کو کرم کرنے کی کراہت۔ | ۶۲۵ |
| ۴۹۲ | انگور پر کرم کے اطلاق کی ممانعت کی وجہ۔ | ۶۲۶ |
| | **باب: ۸۰۰** | |
| ۴۹۳ | لفظ عبد، امۃ، مولیٰ اور سید کے اطلاق کرنے کا حکم۔ | ۶۲۷ |
| ۴۹۴ | لفظ عبد اور رب کے اطلاق کی تفصیل۔ | ۶۲۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب : ۸۰۱** | |
| ۴۹۵ | "میرا نفس خبیث ہوگیا" کہنے کی ممانعت ۔ | ۶۲۹ |
| ۴۹۶ | مسلمان کو علی التعیین خبیث کہنے کی ممانعت ۔ | ۶۲۹ |
| | **باب : ۸۰۲** | |
| ۴۹۷ | مشک کا استعمال اور ریحان اور خوشبو کو مسترد کرنے کی کراہت ۔ | ۶۳۰ |
| | **کتاب الشعر** | ۶۳۲ |
| | **باب : ۸۰۳** | |
| ۴۹۸ | شعر کا لغوی اور عرفی معنیٰ | ۶۳۵ |
| ۴۹۹ | شعر پڑھنے اور سننے کا شرعی حکم | ۶۳۵ |
| | **باب : ۸۰۴** | |
| ۵۰۰ | نردشیر (چوسر) کی حرمت ۔ | ۶۳۶ |
| ۵۰۱ | چوسر اور شطرنج کے متعلق فقہاء حنبلیہ کی تحقیق ۔ | ۶۳۶ |
| ۵۰۲ | چوسر اور شطرنج کے متعلق فقہاء مالکیہ کی تحقیق | ۶۳۷ |
| ۵۰۳ | چوسر اور شطرنج کے متعلق فقہاء شافعیہ کی تحقیق ۔ | ۶۳۷ |
| ۵۰۴ | چوسر اور شطرنج کے متعلق فقہاء احناف کی تحقیق ۔ | ۶۳۸ |
| ۵۰۵ | کھیل اور ورزش کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر ۔ | ۶۳۸ |
| | **کتاب الرؤیا** | ۶۴۳ |
| ۵۰۶ | خوابوں کا بیان ۔ | ۶۴۳ |
| ۵۰۷ | خواب کی حقیقت اور اس کی اقسام کے متعلق علماء اسلام کی آراء ۔ | ۶۴۳ |
| | **باب : ۸۰۵** | ۶۴۵ |
| ۵۰۸ | بُرے خواب کے احکام | ۶۵۷ |
| ۵۰۹ | سچے خوابوں کے مراتب اور درجات ۔ | ۶۵۸ |
| ۵۱۰ | خواب کے اجزاء نبوت سے ہونے کے متعلق متعارض احادیث میں تطبیق ۔ | ۶۵۸ |
| ۵۱۱ | اس کی تحقیق کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں جزء ہے | ۶۵۹ |
| ۵۱۲ | خواب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مختلف صفات اور مختلف صورتوں میں دیکھنے کی تحقیق | ۶۶۲ |
| ۵۱۳ | خواب اور بیداری میں کسی شخص سے ملاقات کا سبب ۔ | ۶۶۳ |
| ۵۱۴ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیداری میں ملاقات کی توجیہات ۔ | ۶۶۴ |
| ۵۱۵ | کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کرنے والا صحابی ہوجاتا ہے ؟ | ۶۶۵ |
| ۵۱۶ | بیداری میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے متعلق علماء اسلام کی تصریحات ۔ | ۶۶۶ |
| ۵۱۷ | وصال کے بعد صحابہ کرام کو بیداری میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیوں نہیں ہوئی ؟ | ۶۶۷ |
| ۵۱۸ | خواب دیکھنے اور اس کی تعبیر بیان کرنے کے آداب ۔ | ۶۶۸ |
| ۵۱۹ | حضرت ابوبکر کے تعبیر بیان کرنے میں خطاء اور صواب کا بیان ۔ | ۶۶۸ |
| | **کتاب الفضائل** | ۶۷۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب : ۸۰۶** | ۶۷۰ |
| ۵۲۰ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نسب کی فضیلت اور اعلانِ نبوت سے پہلے آپ کو ایک پتھر کے سلام کرنے کا بیان۔ | ۶۷۰ |
| ۵۲۱ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب۔ | ۶۷۱ |
| ۵۲۲ | قریش کی وجہ تسمیہ۔ | ۶۷۱ |
| ۵۲۳ | قبیلہ قریش کا مصداق | ۶۷۲ |
| ۵۲۴ | قریش کے دو بڑے گروہ | ۶۷۲ |
| ۵۲۵ | قریش کی خدمات۔ | ۶۷۳ |
| ۵۲۶ | حضرت عبدالمطلب کی سیرت۔ | ۶۷۳ |
| ۵۲۷ | قریش کے چند مشہور خاندانوں کا تذکرہ۔ | ۶۷۴ |
| ۵۲۸ | قریش کا مذہب۔ | ۶۷۷ |
| ۵۲۹ | قریش میں دعوت اسلام۔ | ۶۷۷ |
| ۵۳۰ | خرقِ عادت کے اقسام | ۶۷۹ |
| | **باب : ۸۰۷** | ۶۷۹ |
| ۵۳۱ | ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل الخلق ہونے کا بیان۔ | ۶۷۹ |
| ۵۳۲ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیادت کے بیان میں روزِ قیامت کی قید کی وجہ۔ | ۶۸۰ |
| ۵۳۳ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی سیادت بیان کرنے کا سبب۔ | ۶۸۰ |
| ۵۳۴ | آپ کی امت میں تمام انبیاء کے تقدیراً اور حکماً دخول کی وجہ سے آپ کی افضلیت۔ | ۶۸۰ |
| ۵۳۵ | رحمۃ للعالمین ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت | ۶۸۱ |
| ۵۳۶ | تمام اوصاف انبیاء کے جامع ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت | ۶۸۱ |
| ۵۳۷ | آپ کے ذکر کی رفعت کی وجہ سے آپ کی افضلیت | ۶۸۲ |
| ۵۳۸ | آپ کی رسالت کے عموم اور شمول کی وجہ سے آپ کی افضلیت۔ | ۶۸۳ |
| ۵۳۹ | آپ کے دین کے ناسخ الادیان ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت۔ | ۶۸۳ |
| ۵۴۰ | خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت | ۶۸۴ |
| ۵۴۱ | مقام محمود پر فائز ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت۔ | ۶۸۴ |
| ۵۴۲ | اللہ کی رضا جوئی کی وجہ سے آپ کی افضلیت | ۶۸۴ |
| ۵۴۳ | کثرت معجزات کی وجہ سے آپ کی افضلیت | ۶۸۵ |
| ۵۴۴ | دنیا میں اعلانِ مغفرت ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت۔ | ۶۸۷ |
| ۵۴۵ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف مغفرت کے اسناد کے محامل۔ | ۶۸۸ |
| ۵۴۶ | عطاء خراسانی کے قول کا بطلان۔ | ۶۹۰ |
| ۵۴۷ | خالق اور خلق کے محبوب ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت | ۶۹۸ |
| ۵۴۸ | خلیل اور حبیب میں فرق کا بیان۔ | ۷۰۰ |
| ۵۴۹ | کلیم اور حبیب میں فرق کا بیان۔ | ۷۰۲ |
| ۵۵۰ | انبیاء سابقین علیہم السلام کے معجزات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی افضلیت۔ | ۷۰۳ |
| ۵۵۱ | سب سے پہلے قبر سے اٹھنے والی حدیث کا حضرت موسیٰ کے پہلے اٹھنے والی حدیث سے تعارض کا جواب | ۷۰۵ |
| ۵۵۲ | جس حدیث میں آپ نے دوسرے انبیاء پر فضیلت دینے سے منع کیا ہے اس کے جوابات۔ | ۷۰۵ |


..........

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۸۰۸** | |
| ۵۵۳ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔ | ۷۰۶ |
| ۵۵۴ | معجزہ کی تعریف | ۷۱۰ |
| ۵۵۵ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے کم چیز زیادہ ہوتی، معدوم چیز موجود کیوں نہیں ہوتی | ۷۱۱ |
| ۵۵۶ | جس چیز میں برکت ہو اس کا حساب کرنے سے اس کی برکت کیوں ختم ہو جاتی ہے؟ | ۷۱۲ |
| ۵۵۷ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غیب کی خبریں دینا۔ | ۷۱۲ |
| | **باب: ۸۰۹** | |
| ۵۵۸ | رسول بشیر صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ پر توکل۔ | ۷۱۲ |
| ۵۵۹ | توکل کا لغوی معنی۔ | ۷۱۳ |
| ۵۶۰ | کیا اسباب اور وسائل کا حصول توکل کے منافی ہے؟ | ۷۱۴ |
| | **باب: ۸۱۰** | |
| ۵۶۱ | جس علم اور ہدایت کے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا ہے اس کی مثال۔ | ۷۱۷ |
| ۵۶۲ | علم دین پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت۔ | ۷۱۷ |
| | **باب: ۸۱۱** | |
| ۵۶۳ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر شفقت۔ | ۷۱۸ |
| | **باب: ۸۱۲** | |
| ۵۶۴ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بیان۔ | ۷۲۰ |
| ۵۶۵ | خاتم کے معنی۔ | ۷۲۱ |
| ۵۶۶ | ختم نبوت پر قرآن مجید سے دلائل۔ | ۷۲۲ |
| ۵۶۷ | نبوت اور رسالت کے منقطع ہونے کے متعلق احادیث۔ | ۷۲۵ |
| ۵۶۸ | اُمتی اور ظلی کی اختراع کا جواب۔ | ۷۲۹ |
| ۵۶۹ | قرآن مجید سے اجراء نبوت پر دلائل کے جوابات۔ | ۷۳۰ |
| ۵۷۰ | احادیث سے اجراء نبوت پر دلائل کے جوابات۔ | ۷۳۲ |
| | **باب: ۸۱۳** | |
| ۵۷۱ | جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو اٹھا لیتا ہے | ۷۳۴ |
| | **باب: ۸۱۴** | |
| ۵۷۲ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حوض اور آپ کی صفات کا بیان۔ | ۷۳۵ |
| ۵۷۳ | میدانِ حشر میں حوض کا محل وقوع اور حوض کو کوثر کہنے کی وجہ۔ | ۷۴۵ |
| ۵۷۴ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حوض کی وجہ اختصاص | ۷۴۵ |
| ۵۷۵ | حوض کے متعلق احادیث معنیً متواتر ہیں۔ | ۷۴۶ |
| ۵۷۶ | حوض کا پانی پینے کے بعد پیاس نہ لگنے کی تحقیق۔ | ۷۴۶ |
| ۵۷۷ | جن لوگوں کو حضور نے حوض پر آنے سے روک دیا، ان کے متعلق حضور کا علم اور حدیث عرض اعمال | ۷۴۷ |
| | **باب: ۸۱۵** | |
| ۵۷۸ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں فرشتوں کی جنگ کا اعزاز | ۷۵۳ |
| ۵۷۹ | غیر نبی کے لیے فرشتوں کو دیکھنے کی تحقیق۔ | ۷۵۴ |
| | **باب: ۸۱۶** | |
| ۵۸۰ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت | ۷۵۵ |
| | **باب: ۸۱۷** | |
| ۵۸۱ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔ | ۷۵۶ |
| | **باب: ۸۱۸** | |
| ۵۸۲ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسنِ اخلاق۔ | ۷۵۷ |
| ۵۸۳ | حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قیام مدینہ کے سلسلہ میں احادیث کے تعارض کا جواب۔ | ۷۵۹ |
| ۵۸۴ | خلق کا لغوی معنی۔ | ۷۵۹ |
| ۵۸۵ | خلق کا اصطلاحی معنی۔ | ۷۵۹ |
| ۵۸۶ | حسن اخلاق کی فضیلت۔ | ۷۶۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۸۷ | خلق جبلی صفت ہے یا اختیاری؟ | ۷۶۱ |
| ۵۸۸ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے متعلق احادیث۔ | ۷۶۲ |
| | **باب: ۸۱۹** | |
| ۵۸۹ | رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جود وسخا۔ | ۷۶۴ |
| | **باب: ۸۲۰** | |
| ۵۹۰ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بچوں پر شفقت اور آپ کی تواضع کا بیان۔ | ۷۶۶ |
| | **باب: ۸۲۱** | |
| ۵۹۱ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بکثرت حیار کا بیان۔ | ۷۶۹ |
| ۵۹۲ | حیار کا لغوی اور شرعی معنی۔ | ۷۷۰ |
| | **باب: ۸۲۲** | |
| ۵۹۳ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تبسم اور حسن معاشرت۔ | ۷۷۱ |
| ۵۹۴ | تبسم، ہنسی اور قہقہہ کی تعریفات | ۷۷۱ |
| ۵۹۵ | تبسم اور ہنسی کا حکم۔ | ۷۷۱ |
| ۵۹۶ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تبسم اور ہنسی کے مواقع اور اسباب۔ | ۷۷۲ |
| | **باب: ۸۲۳** | |
| ۵۹۷ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر رحمت۔ | ۷۷۲ |
| | **باب: ۸۲۴** | |
| ۵۹۸ | لوگوں کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تبرک اور قرب حاصل کرنا اور آپ کا تواضع فرمانا۔ | ۷۷۴ |
| ۵۹۹ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے تبرک حاصل کرنا | ۷۷۵ |
| ۶۰۰ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے تبرک حاصل کرنا۔ | ۷۷۵ |
| | **باب: ۸۲۵** | |
| ۶۰۱ | اپنی ذات کا انتقام نہ لینا اور حدود الٰہی میں سختی کرنا۔ | ۷۷۶ |
| ۶۰۲ | مفتیوں کو چاہیے کہ فتویٰ دیتے وقت مسلمانوں کی سہولت اور آسانی کو پیش نظر رکھیں۔ | ۷۷۷ |
| ۶۰۳ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقام نہ لینے کے شواہد۔ | ۷۷۸ |
| ۶۰۴ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز کلام کفر ہے، خواہ توہین کی نیت نہ ہو اور آپ کے عفو معاف کرنے کی وجوہات۔ | ۷۷۹ |
| | **باب: ۸۲۶** | |
| ۶۰۵ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی ملائمت اور خوشبو۔ | ۷۸۰ |
| ۶۰۶ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو۔ | ۷۸۱ |
| ۶۰۷ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت۔ | ۷۸۱ |
| ۶۰۸ | فضلات کریمہ کی طہارت پر ملا علی قاری کے اعتراضات کے جوابات۔ | ۷۸۳ |
| ۶۰۹ | فضلات کریمہ سے متعلق بعض احادیث کی فنی حیثیت اور اس مسئلہ میں جمہور علماء کا موقف۔ | ۷۸۴ |
| | **باب: ۸۲۷** | |
| ۶۱۰ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو اور اس سے تبرک حاصل کرنا۔ | ۷۸۶ |
| ۶۱۱ | حضرت ام سلیم کے گھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| | کے سونے کی وجہ۔ | ۷۹۱ |
| ۶۱۲ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے خوشبو پھیلنے کے متعلق احادیث۔ | ۷۹۱ |
| ۶۱۳ | وحی کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور نزول وحی کی صورتیں۔ | ۷۹۰ |
| ۶۱۴ | نزولِ وحی کے وقت پسینہ آنے کی وجہ۔ | ۷۹۳ |
| ۶۱۵ | نزول وحی کی صرف دو صورتیں بیان کرنے کی وجہ۔ | ۷۹۳ |
| ۶۱۶ | فرشتہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وحی سننے کی کیفیت۔ | ۷۹۴ |
| ۶۱۷ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ یقین کیسے ہوا کہ یہ فرشتہ ہے شیطان نہیں ہے؟ | ۷۹۴ |
| | **باب: ۸۲۸** | |
| ۶۱۸ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال، آپ کی صفات اور آپ کے حلیہ کا بیان۔ | ۷۹۵ |
| ۶۱۹ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق۔ | ۷۹۷ |
| ۶۲۰ | اہل کتاب کی موافقت کرنے کی تحقیق۔ | ۷۹۸ |
| ۶۲۱ | مانگ نکالنے کا حکم۔ | ۷۹۸ |
| ۶۲۲ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سرخ لباس پہننے کی تحقیق۔ | ۷۹۸ |
| | **باب: ۸۲۹** | |
| ۶۲۳ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کا ذکر۔ | ۷۹۹ |
| ۶۲۴ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خضاب لگانے کے متعلق علماء کے نظریات۔ | ۸۰۱ |
| ۶۲۵ | خضاب لگانے یا نہ لگانے کے متعلق علماء کے نظریات۔ | ۸۰۳ |
| ۶۲۶ | سیاہ خضاب لگانے کے متعلق علماء کے نظریات۔ | ۸۰۴ |
| | **باب: ۸۳۰** | |
| ۶۲۷ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان۔ | ۸۰۴ |
| | **باب: ۸۳۱** | |
| ۶۲۸ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔ | ۸۰۹ |
| ۶۲۹ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق اور محاکمہ۔ | ۸۱۰ |
| ۶۳۰ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آوازیں سننے اور روشنی دیکھنے کا بیان۔ | ۸۱۱ |
| | **باب: ۸۳۲** | |
| ۶۳۱ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ۔ | ۸۱۱ |
| ۶۳۲ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک "محمد" کی تشریح۔ | ۸۱۲ |
| ۶۳۳ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک "احمد" کی تشریح۔ | ۸۱۵ |
| | **باب: ۸۳۳** | |
| ۶۳۴ | اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم اور سب سے زیادہ خوف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ | ۸۱۵ |
| ۶۳۵ | دین میں سہولت اور رخصت کے پسندیدہ ہونے کا بیان۔ | ۸۱۶ |
| ۶۳۶ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صغائر اور مکروہات سے مجتنب ہونے کا بیان۔ | ۸۱۲ |
| ۶۳۷ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال کی اقتداء کا حکم | ۸۱۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۸۳۴** | |
| ۶۳۸ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کا وجوب۔ | ۸۱۷ |
| ۶۳۹ | حجیت حدیث۔ | ۸۱۸ |
| | **باب: ۸۳۵** | |
| ۶۴۰ | بلا ضرورت زیادہ سوال کرنے کی کراہت۔ | ۸۱۸ |
| ۶۴۱ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوال کرنے کی ممانعت کی وجوہات۔ | ۸۲۲ |
| ۶۴۲ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "مجھ سے جو چاہو سوال کرو" کی تشریح۔ | ۸۲۴ |
| ۶۴۳ | آپ کو جنت اور دوزخ حقیقتاً دکھانے اور ان کی تصویر دکھانے کے الگ الگ محل۔ | ۸۲۵ |
| | **باب: ۸۳۶** | |
| ۶۴۴ | احکام شرعیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کا وجوب اور احکام دنیویہ میں عمل کا اختیار۔ | ۸۲۵ |
| ۶۴۵ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیوند کاری کے متعلق صحابہ سے فرمانا دنیاوی معاملات کو تم زیادہ جانتے ہو۔ | ۸۲۷ |
| | **باب: ۸۳۷** | |
| ۶۴۶ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور اس کی تمنا کرنے کی فضیلت۔ | ۸۲۸ |
| ... | ........ | |
| | **باب: ۸۳۸** | |
| ۶۴۷ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل۔ | ۸۲۹ |
| | **باب: ۸۳۹** | |
| ۶۴۸ | حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل۔ | ۸۳۱ |
| ۶۴۹ | حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خیر البریہ ہونے کی توجیہ۔ | ۸۳۳ |
| ۶۵۰ | حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین (ظاہری) جھوٹ بولنے کی توجیہ۔ | ۸۳۴ |
| ۶۵۱ | گناہوں پر قدرت انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے منافی نہیں ہے۔ | ۸۳۴ |
| | **باب: ۸۴۰** | |
| ۶۵۲ | حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل۔ | ۸۳۵ |
| ۶۵۳ | پتھر کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑوں کو لے کر بھاگنا۔ | ۸۴۱ |
| ۶۵۴ | حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملک الموت کو تھپڑ مارنے کی وجہ۔ | ۸۴۱ |
| ۶۵۵ | صالحین کے قرب میں دفن کرنے کا استحباب۔ | ۸۴۳ |
| | **باب: ۸۴۱** | |
| ۶۵۶ | حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل۔ | ۸۴۳ |
| | **باب: ۸۴۲** | |
| ۶۵۷ | حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت | ۸۴۴ |
| ... | ........ | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۸۴۳** | |
| ۶۵۸ | حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت۔ | ۸۴۴ |
| ۶۵۹ | حضرت موسیٰ کا نام ونسب اور عمر کا بیان۔ | ۸۵۲ |
| ۶۶۰ | حضرت خضر کا نام، لقب اور کنیت | ۸۵۲ |
| ۶۶۱ | حضرت خضر کے نبی ہونے کی تحقیق۔ | ۸۵۳ |
| ۶۶۲ | حضرت خضر کی حیات کے متعلق علمائے امت کی آراء۔ | ۸۵۳ |
| ۶۶۳ | حیاتِ خضر کی نفی پر دلائل۔ | ۸۵۴ |
| ۶۶۴ | حیاتِ خضر کے ثبوت پر دلائل۔ | ۸۵۶ |
| ۶۶۵ | حیاتِ خضر کے حق میں اور اس کے خلاف دلائل پر بحث ونظر۔ | ۸۵۷ |
| ۶۶۶ | حیاتِ خضر کے سلسلہ میں حرفِ آخر۔ | ۸۵۹ |
| ۶۶۷ | حدیثِ خضر سے استنباط شدہ مسائل۔ | ۸۵۹ |
| | **کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم** | ۸۶۱ |
| ۶۶۸ | صحابی کی تعریف | ۸۶۱ |
| ۶۶۹ | تعدادِ صحابہ کے متعلق رافضیوں کا عقیدہ۔ | ۸۶۱ |
| ۶۷۰ | تعدادِ صحابہ کے متعلق اہلِ سنت کا عقیدہ۔ | ۸۶۱ |
| ۶۷۱ | صحابہ کرام کے اخلاص سے ان کے دین میں استقلال اور ثابت قدمی پر استدلال۔ | ۸۶۲ |
| ۶۷۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تبلیغ سے کثرتِ صحابہ پر استدلال۔ | ۸۶۲ |
| ۶۷۳ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور افضل المرسلین ہونے سے کثرتِ صحابہ پر استدلال۔ | ۸۶۳ |
| ۶۷۴ | قرآن مجید کی آیات سے کثرتِ صحابہ پر استدلال۔ | ۸۶۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۷۵ | فضیلت صحابہ پر کتب شیعہ سے استدلال۔ | ۸۷۴ |
| | **باب: ۸۴۴** | |
| ۶۷۶ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۸۷۶ |
| ۶۷۷ | صحابہ کرام کی ایک دوسرے پر افضلیت کے متعلق علماء کے مسالک اور نظریات۔ | ۸۸۱ |
| ۶۷۸ | صحابہ کرام کی باہمی جنگوں کے متعلق اہلسنت کا نظریہ | ۸۸۲ |
| ۶۷۹ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۸۸۳ |
| ۶۸۰ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا۔ | ۸۸۳ |
| ۶۸۱ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہجرت۔ | ۸۸۴ |
| ۶۸۲ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت۔ | ۸۸۶ |
| ۶۸۳ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب | ۸۸۶ |
| ۶۸۴ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا علم۔ | ۸۸۸ |
| ۶۸۵ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زہد، تواضع اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ | ۸۸۸ |
| ۶۸۶ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت۔ | ۸۸۹ |
| ۶۸۷ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اہم کارنامے۔ | ۸۸۹ |
| ۶۸۸ | سفرِ ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے حضرت ابوبکر کی افضلیت کی وجوہ۔ | ۸۹۱ |
| ۶۸۹ | خلت اور محبت کا معنیٰ۔ | ۸۹۵ |
| ۶۹۰ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کو شخصی طور پر متعین کرکے خلیفہ نامزد نہ کرنا۔ | ۸۹۶ |
| ۶۹۱ | حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت پر دلیل۔ | ۸۹۷ |
| ۶۹۲ | خلفائے ثلاثہ کی خلافت کی صحت اور حقانیت | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | پر قرآن مجید سے استدلال۔ | ۸۹۷ |
| ۶۹۳ | استدلال مذکور پر شیعہ علماء کے اعتراضات کے جوابات۔ | ۸۹۸ |
| ۶۹۴ | قرآن مجید کی آیات سے شیعہ تفسیر کے مطابق حضرت ابوبکر کے فضائل۔ | ۸۹۹ |
| ۶۹۵ | حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر حضرت علی کے بیعت کرنے کا کتب شیعہ سے ثبوت۔ | ۹۰۲ |
| | **باب : ۸۴۵** | |
| ۶۹۶ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔ | ۹۰۷ |
| ۶۹۷ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۱۳ |
| ۶۹۸ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا۔ | ۹۱۴ |
| ۶۹۹ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہجرت کرنا | ۹۱۶ |
| ۷۰۰ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت۔ | ۹۱۶ |
| ۷۰۱ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم۔ | ۹۱۷ |
| ۷۰۲ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد اور تواضع۔ | ۹۱۷ |
| ۷۰۳ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب۔ | ۹۱۸ |
| ۷۰۴ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت۔ | ۹۱۹ |
| ۷۰۵ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انفرادی اور اجتماعی (بحیثیت خلیفہ) سیرت۔ | ۹۲۰ |
| ۷۰۶ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ | ۹۲۱ |
| ۷۰۷ | حضرت عمر کے لیے حضرت علی کی دعاء خیر۔ | ۹۲۳ |
| ۷۰۸ | حضرت عمر کی دینداری میں سابقیت۔ | ۹۲۳ |
| ۷۰۹ | حضرت عمر کا محدث (صاحب الہام) ہونا۔ | ۹۲۴ |
| ۷۱۰ | عبداللہ ابن اُبی کے کفن کے لیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قمیص دینے کی وجہ۔ | ۹۲۴ |
| ۷۱۱ | حضرت عمر کی رائے کے مطابق بعض آیات کے نازل ہونے پر شیعہ علماء کی تائید۔ | ۹۲۵ |
| ۷۱۲ | کتب شیعہ سے حضرت عمر کے فضائل کا بیان | ۹۲۶ |
| ۷۱۳ | نہج البلاغۃ کے حوالے سے حضرت علی کے بیان کردہ حضرت عمر کے فضائل۔ | ۹۲۷ |
| ۷۱۴ | ابن ابی الحدید شیعہ کے حوالے سے حضرت عمر کے فضائل میں احادیث۔ | ۹۲۶ |
| ۷۱۵ | ابن ابی الحدید شیعہ کے حوالے سے حضرت عمر پر اعتراضات کے جوابات۔ | ۹۲۹ |
| ۷۱۶ | ابن ابی الحدید شیعہ کے حوالے سے حضرت عمر کے خاتمہ بالخیر پر حضرت ابن عباس اور حضرت علی کی گواہی۔ | ۹۳۰ |
| | **باب : ۸۴۶** | |
| ۷۱۷ | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۹۳۲ |
| ۷۱۸ | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۳۷ |
| ۷۱۹ | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۹۳۸ |
| ۷۲۰ | حضرت عثمان کے فضائل کا کتب شیعہ سے ثبوت۔ | ۹۳۹ |
| ۷۲۱ | نہج البلاغۃ کے حوالے سے حضرت عثمان کے متعلق حضرت علی کے ستائشی کلمات۔ | ۹۴۰ |
| ۷۲۲ | تقیہ کا جواب۔ | ۹۴۱ |
| ۷۲۳ | شیعہ فرقوں کا حکم۔ | ۹۴۲ |
| ۷۲۴ | حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں فتوحات۔ | ۹۴۳ |
| ۷۲۵ | فتنہ اور اس کے اسباب۔ | ۹۴۳ |
| ۷۲۶ | اصلاح کی کوشش۔ | ۹۴۵ |
| ۷۲۷ | انقلاب کی کوشش۔ | ۹۴۵ |
| ۷۲۸ | باغیوں کی شورش۔ | ۹۴۶ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۲۹ | جاں نثار صحابہ کے مشورے۔ | ۹۴۶ |
| ۷۳۰ | شہادت۔ | ۹۴۷ |
| ۷۳۱ | عظمت عثمان رضی اللہ عنہ | ۹۴۸ |

## باب: ۸۴۷

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۳۲ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۹۵۰ |
| ۷۳۳ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سوانح | ۹۵۶ |
| ۷۳۴ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام | ۹۵۷ |
| ۷۳۵ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجرت۔ | ۹۵۸ |
| ۷۳۶ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت۔ | ۹۵۹ |
| ۷۳۷ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کا علم | ۹۵۹ |
| ۷۳۸ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہد۔ | ۹۶۰ |
| ۷۳۹ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۹۶۰ |
| ۷۴۰ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت۔ | ۹۶۱ |
| ۷۴۱ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت | ۹۶۲ |
| ۷۴۲ | حضرت علی کو حضرت ہارون سے تشبیہ دینا ان کے استحقاق خلافت کو مستلزم نہیں ہے۔ | ۹۶۳ |
| ۷۴۳ | حضرت معاویہ کا حضرت سعد سے حضرت علی کو بُرا نہ کہنے کی وجہ دریافت کرنا۔ | ۹۶۴ |
| ۷۴۴ | اہل بیت کی اقسام | ۹۶۴ |

## باب: ۸۴۸

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۴۵ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۹۶۵ |
| ۷۴۶ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۷۰ |

## باب: ۸۴۹

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۴۷ | حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل | ۹۷۱ |
| ۷۴۸ | حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۷۳ |
| ۷۴۹ | حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۷۵ |

## باب: ۸۵۰

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۵۰ | حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۹۷۶ |
| ۷۵۱ | حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی سوانح | ۹۷۷ |

## باب: ۸۵۱

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۵۲ | حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل | ۹۷۸ |
| ۷۵۳ | حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۸۰ |
| ۷۵۴ | حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب۔ | ۹۸۰ |
| ۷۵۵ | حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ | ۹۸۲ |
| ۷۵۶ | حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۸۲ |
| ۷۵۷ | حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب۔ | ۹۸۲ |
| ۷۵۸ | حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ | ۹۸۳ |
| ۷۵۹ | حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خروج کا محمل۔ | ۹۸۴ |
| ۷۶۰ | یزید کی بیعت توڑنے اور اپنی بیعت لینے کے لیے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خطبات اور ان کی توجیہ۔ | ۹۸۵ |

## باب: ۸۵۲

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۶۱ | حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل۔ | ۹۹۰ |
| ۷۶۲ | حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۹۱ |
| ۷۶۳ | حضرت زید کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں باپ اور چچا کو چھوڑ دینا۔ | ۹۹۲ |
| ۷۶۴ | حضرت زید کے دیگر فضائل ومناقب۔ | ۹۹۳ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۷۶۵ | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۹۹۴ |
| | **باب: ۸۵۳** | |
| ۷۶۶ | حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔ | ۹۹۵ |
| ۷۶۷ | حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کی سوانح۔ | ۹۹۶ |
| | **باب: ۸۵۴** | |
| ۷۶۸ | ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل۔ | ۹۹۷ |
| ۷۶۹ | ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سوانح۔ | ۱۰۰۰ |
| | **باب: ۸۵۵** | |
| ۷۷۰ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل۔ | ۱۰۰۱ |
| ۷۷۱ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوانح۔ | ۱۰۱۰ |
| | **باب: ۸۵۶** | |
| ۷۷۲ | حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل۔ | ۱۰۱۲ |
| ۷۷۳ | حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سوانح۔ | ۱۰۱۷ |
| | **باب: ۸۵۷** | |
| ۷۷۴ | حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل۔ | ۱۰۱۸ |
| ۷۷۵ | حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سوانح۔ | ۱۰۱۹ |
| | **باب: ۸۵۸** | |
| ۷۷۶ | حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل۔ | ۱۰۱۹ |
| ۷۷۷ | حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خصوصیات۔ | ۱۰۲۰ |
| ۷۷۸ | حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی سوانح۔ | ۱۰۲۰ |
| ۷۷۹ | کفو کا لغوی معنی۔ | ۱۰۲۳ |
| ۷۸۰ | کفو کا اصطلاحی معنی۔ | ۱۰۲۳ |
| ۷۸۱ | کفو کی تحقیق۔ | ۱۰۲۳ |
| ۷۸۲ | غیر کفو میں نکاح کی بحث۔ | ۱۰۲۴ |
| ۷۸۳ | قرآن مجید سے غیر کفو میں نکاح کے جواز کا بیان۔ | ۱۰۲۵ |
| ۷۸۴ | جمہور فقہاء کے نزدیک عام مخصوص البعض کا حجت ہونا۔ | ۱۰۲۷ |
| ۷۸۵ | احل لکم ما وراء ذالکم میں 'ما' کا عموم۔ | ۱۰۲۹ |
| ۷۸۶ | احل لکم ما وراء ذالکم کے عموم سے فقہاء کا استدلال۔ | ۱۰۳۰ |
| ۷۸۷ | فانکحوا ما طاب لکم من النساء میں ما کے عموم سے فقہاء کا استدلال۔ | ۱۰۳۱ |
| ۷۸۸ | وانکحوا الایامٰی منکم الآیۃ۔ سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۰۳۲ |
| ۷۸۹ | غیر کفو میں نکاح کا جواز سادات کرام کی تعظیم و تکریم کے منافی نہیں ہے۔ | ۱۰۳۳ |
| ۷۹۰ | ولا جناح علیکم ان تنکحوھن الآیۃ۔ سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۰۳۵ |
| ۷۹۱ | آیت تحلیل سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۰۳۶ |
| ۷۹۲ | ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۰۳۷ |
| ۷۹۳ | استدلال مذکور پر ایک اعتراض کا جواب۔ | ۱۰۳۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۷۹۴ | وما کان لمؤمن ولا مؤمنة الآية سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۰۴۰ |
| ۷۹۵ | ولعبد مؤمن خیر من مشرک ـــــ سے استدلال (غیر کفو میں نکاح کے جواز پر قرآن مجید سے صریح جزئیہ) | ۱۰۴۲ |
| ۷۹۶ | ولعبد مؤمن الآیة میں "عبد" سے غلام مراد ہونے پر جمہور مفسرین کی تصریحات۔ | ۱۰۴۳ |
| ۷۹۷ | اہلسنت مترجمین کے حوالوں سے ولعبد مؤمن الآیة کا ترجمہ۔ | ۱۰۴۵ |
| ۷۹۸ | دیگر مشہور مترجمین کے حوالوں سے ولعبد مؤمن الآیة کا ترجمہ۔ | ۱۰۴۶ |
| ۷۹۹ | افنجعل المسلمین کالمجرمین سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۰۴۶ |
| ۸۰۰ | فلا تزکوا انفسکم سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۰۴۶ |
| ۸۰۱ | وللہ العزة ولرسولہ وللمؤمنین۔ سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔ | ۱۰۴۸ |
| ۸۰۲ | عہد رسالت میں غیر کفو میں کیے ہوتے نکاحوں میں سے چند نکاحوں کا بیان۔ | ۱۰۵۲ |
| ۸۰۳ | غیر کفو میں کیے ہوتے نکاحوں کی ایک توجیہ کا جواب۔ | ۱۰۵۶ |
| ۸۰۴ | اسلام میں ذات پات کا امتیاز نہ کرنے پر احادیث سے دلائل۔ | ۱۰۵۷ |
| ۸۰۵ | اسلام اور اچھے اخلاق کی بناء پر رشتہ دینے کا حکم عام ازیں کہ کفو ہو یا غیر کفو۔ | ۱۰۶۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۰۶ | بالخصوص غیر کفو میں رشتہ دینے کا حکم۔ | ۱۰۶۳ |
| ۸۰۷ | غیر کفو میں کیے ہوتے نکاحوں کی ایک اور توجیہ کا جواب۔ | ۱۰۶۴ |
| ۸۰۸ | سیدات کا غیر فاطمیوں کے ساتھ نکاح کا بیان | ۱۰۶۴ |
| ۸۰۹ | حضرت سیدہ ام کلثوم کے حضرت عمر سے نکاح کا بیان۔ | ۱۰۶۵ |
| ۸۱۰ | حضرت سیدہ فاطمہ بنت حسین اور حضرت سیدہ سکینہ بنت حسین کے غیر فاطمی جوانوں سے نکاح کا بیان۔ | ۱۰۶۶ |
| ۸۱۱ | حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی صاحبزادیوں کے نکاحوں کا بیان۔ | ۱۰۶۸ |
| ۸۱۲ | حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (زین العابدین) رضی اللہ عنہم کی صاحبزادیوں کے نکاحوں کا بیان۔ | ۱۰۶۹ |
| ۸۱۳ | سیدات کے غیر کفو میں کیے ہوئے نکاحوں کی توجیہ کا بیان۔ | ۱۰۷۰ |
| ۸۱۴ | سیدہ کے غیر سید سے نکاح کے متعلق اعلیٰ حضرت کا موقف۔ | ۱۰۷۱ |
| ۸۱۵ | نکاح کی وجہ سے عورت کی تذلیل کی تحقیق۔ | ۱۰۷۳ |
| ۸۱۶ | غیر کفو میں نکاح کے انعقاد کے لیے روئے زمین کے تمام اولیاء کا راضی ہونا ضروری ہے یا صرف ولی اقرب کا راضی ہونا کافی ہے۔؟ | ۱۰۷۵ |
| ۸۱۷ | اعتبار کفو کی روایات کی فنی حیثیت۔ | ۱۰۷۷ |
| ۸۱۸ | حدیث ولا الایم اذا وجدت لہا کفوا، کی تحقیق۔ | ۱۰۷۷ |
| ۸۱۹ | حدیث: تخیروا لنطفکم کی تحقیق | ۱۰۷۹ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ٨٢٠ | پہلی سند۔ | ١٠٧٩ |
| ٨٢١ | دوسری سند۔ | ١٠٨٠ |
| ٨٢٢ | تیسری سند۔ | ١٠٨٠ |
| ٨٢٣ | چوتھی سند۔ | ١٠٨٠ |
| ٨٢٤ | حدیث لاتنکحوا الا الاکفاء کی تحقیق۔ | ١٠٨٢ |
| ٨٢٥ | حدیث الاحائك اوحجام کی تحقیق | ١٠٨٣ |
| ٨٢٦ | پہلی سند۔ | ١٠٨٣ |
| ٨٢٧ | دوسری سند | ١٠٨٣ |
| ٨٢٨ | تیسری سند | ١٠٨٤ |
| ٨٢٩ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اثر کی تحقیق۔ | ١٠٨٤ |
| ٨٣٠ | حضرت سلمان فارسی کی طرف منسوب اثر کی تحقیق | ١٠٨٨ |
| ٨٣١ | روایات ضعیفہ کی بنا پر کسی چیز کی حرمت ثابت کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہے۔ | ١٠٨٩ |
| ٨٣٢ | تحریم کا مدار اس دلیل پر ہے جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالہ ہو۔ | ١٠٩١ |
| ٨٣٣ | نکاح غیر کفو میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ١٠٩٢ |
| ٨٣٤ | نکاح غیر کفو میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ١٠٩٣ |
| ٨٣٥ | نکاح غیر کفو میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ١٠٩٥ |
| ٨٣٦ | نکاح غیر کفو میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ١٠٩٥ |
| ٨٣٧ | نزاد کی روایت سے غیر کفو میں نکاح کے بطلان پر استدلال کی تحقیق۔ | ١٠٩٧ |
| ٨٣٨ | ہاشمیہ کا غیر ہاشمی سے نکاح کا تجزیہ | ١١٠١ |
| ٨٣٩ | نکاح غیر کفو اور حلالہ کا تجزیہ۔ | ١١٠١ |
| ٨٤٠ | نکاح غیر کفو اور علامہ ابن ہمام۔ | ١١٠٢ |
| ٨٤١ | نکاح غیر کفو میں مصنف کا موقف اور حرف آخر۔ | ١١٠٥ |
| | **باب : ٨٥٩** | |
| ٨٤٢ | حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل۔ | ١١٠٦ |
| ٨٤٣ | حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی سوانح | ١١٠٧ |
| | **باب : ٨٦٠** | |
| ٨٤٤ | حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے فضائل۔ | ١١٠٨ |
| ٨٤٥ | حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی سوانح۔ | ١١١١ |
| ٨٤٦ | حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ١١١١ |
| ٨٤٧ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں اپنے آگے حضرت بلال کے جوتوں کی آہٹ سنی، اس کی توجیہ | ١١١٢ |
| ٨٤٨ | اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے اور دیگر معمولات اہل سنت پر ایک دلیل | ١١١٣ |
| ٨٤٩ | حدیث الباب کے بقیہ فوائد اور مسائل۔ | ١١١٥ |
| | **باب : ٨٦١** | |
| ٨٥٠ | حضرت عبد اللہ ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کے فضائل۔ | ١١١٧ |
| ٨٥١ | حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ١١٢١ |
| ٨٥٢ | حضرت عبد اللہ بن مسعود کے مصحف کا بیان۔ | ١١٢٢ |
| ٨٥٣ | حضرت ابن مسعود کی اپنی علمی فضیلت بیان کرنے کی توجیہ۔ | ١١٢٣ |
| | **باب : ٨٦٢** | |
| ٨٥٤ | حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل۔ | ١١٢٤ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۵۵ | حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۲۵ |
| | **باب: ۸۶۳** | |
| ۸۵۶ | حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۱۱۲۶ |
| ۸۵۷ | حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۲۷ |
| | **باب: ۸۶۴** | |
| ۸۵۸ | حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۱۱۲۹ |
| ۸۵۹ | حضرت ابودجانہ کی سوانح۔ | ۱۱۲۹ |
| | **باب: ۸۶۵** | |
| ۸۶۰ | حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہا کے فضائل۔ | ۱۱۳۰ |
| ۸۶۱ | حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کی سوانح۔ | ۱۱۳۱ |
| | **باب: ۸۶۶** | |
| ۸۶۲ | حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۱۱۳۲ |
| ۸۶۳ | حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کی سوانح | ۱۱۳۲ |
| | **باب: ۸۶۷** | |
| ۸۶۴ | حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۱۱۳۳ |
| ۸۶۵ | حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۳۹ |
| | **باب: ۸۶۸** | |
| ۸۶۶ | حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۱۱۴۰ |
| ۸۶۷ | حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۴۲ |
| | **باب: ۸۶۹** | |
| ۸۶۸ | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل | ۱۱۴۳ |
| ۸۶۹ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سوانح۔ | ۱۱۴۴ |
| | **باب: ۸۷۰** | |
| ۸۷۰ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔ | ۱۱۴۶ |
| ۸۷۱ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی سوانح۔ | ۱۱۴۷ |
| | **باب: ۸۷۱** | |
| ۸۷۲ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۱۱۴۸ |
| ۸۷۳ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۵۰ |
| | **باب: ۸۷۲** | |
| ۸۷۴ | حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۱۱۵۱ |
| ۸۷۵ | حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۵۴ |
| | **باب: ۸۷۳** | |
| ۸۷۶ | حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۱۱۵۵ |
| ۸۷۷ | حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۶۰ |
| | **باب: ۸۷۴** | |
| ۸۷۸ | حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۱۱۶۱ |
| ۸۷۹ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۶۵ |
| | **باب: ۸۷۵** | |
| ۸۸۰ | اہل بدر رضی اللہ عنہم کے فضائل اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا عذر | ۱۱۶۵ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۸۸۱ | کفار کے لیے جاسوسی کرنے والے کا حکم۔ | ۱۱۶۷ |
| ۸۸۲ | (اے اہل بدر) تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہارے لیے مغفرت کر دی ہے۔" | ۱۱۶۸ |
| ۸۸۳ | حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ایمان پر خاتمہ اور اسلام پر استقامت پر علماء شیعہ کی روایات سے استدلال اور دعویٰ ارتداد کا بطلان۔ | ۱۱۷۱ |
| | **باب: ۸۷۶** | |
| ۸۸۴ | اصحاب شجرہ یعنی اہل بیعت رضوان رضی اللہ عنہم کے فضائل۔ | ۱۱۷۲ |
| ۸۸۵ | بیعت رضوان سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سمیت چودہ سو سے زائد صحابہ کے ایمان اور اسلام کی استقامت پر استدلال۔ | ۱۱۷۳ |
| ۸۸۶ | اہل سنت اور اہل تشیع کی متفق علیہ روایات سے اصحاب بیعت رضوان کی تعداد کا بیان۔ | ۱۱۷۳ |
| ۸۸۷ | بیعت رضوان سے حضرت ابوبکر کی فضیلت پر شیخ طوسی کے اعتراضات۔ | ۱۱۷۵ |
| ۸۸۸ | شیخ طوسی کے اعتراضات کے جوابات۔ | ۱۱۷۶ |
| ۸۸۹ | بیعت رضوان کے واقعہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خصوصی فضائل۔ | ۱۱۷۷ |
| | **باب: ۸۷۷** | |
| ۸۹۰ | حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل۔ | ۱۱۷۸ |
| ۸۹۱ | حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۸۰ |
| ۸۹۲ | حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۸۱ |
| | **باب: ۸۷۸** | |
| ۸۹۳ | اشعریین رضی اللہ عنہم کے فضائل۔ | ۱۱۸۱ |
| | **باب: ۸۷۹** | |
| ۸۹۴ | حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۱۱۸۲ |
| ۸۹۵ | حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۸۳ |
| | **باب: ۸۸۰** | |
| ۸۹۶ | حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کے فضائل۔ | ۱۱۸۴ |
| ۸۹۷ | حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۸۶ |
| ۸۹۸ | حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی سوانح۔ | ۱۱۸۷ |
| | **باب: ۸۸۱** | |
| ۸۹۹ | حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے فضائل۔ | ۱۱۸۷ |
| ۹۰۰ | حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۸۸ |
| ۹۰۱ | حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی سوانح۔ | ۱۱۸۹ |
| | **باب: ۸۸۲** | |
| ۹۰۲ | انصار کے فضائل۔ | ۱۱۹۰ |
| | **باب: ۸۸۳** | |
| ۹۰۳ | غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طی کے فضائل۔ | ۱۱۹۵ |


........

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر | نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| | **باب: ۸۸۴** | | ۹۱۴ | سب صحابہ کی تحریم | ۱۲۱۳ |
| ۹۰۴ | بہترین لوگ۔ | ۱۲۰۱ | ۹۱۵ | سب صحابہ کرنے والے کے حکم میں فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۱۲۱۴ |
| ۹۰۵ | سامنے تعریف اور پس پشت برائی کرنے کا حکم۔ | ۱۲۰۱ | ۹۱۶ | سب صحابہ کرنے والے کے حکم کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۲۱۵ |
| | **باب: ۸۸۵** | | ۹۱۷ | سب صحابہ کرنے والے کے حکم کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۲۱۶ |
| ۹۰۶ | قریش کی عورتوں کے فضائل۔ | ۱۲۰۲ | ۹۱۸ | سب صحابہ کرنے والے کے حکم کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۲۱۷ |
| | **باب: ۸۸۶** | | ۹۱۹ | روافض کی تکفیر کے متعلق میر سید شریف جرجانی کا نظریہ۔ | ۱۲۱۸ |
| ۹۰۷ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کو آپس میں بھائی بنانا۔ | ۱۲۰۳ | ۹۲۰ | مبتدعین اہل قبلہ کی تکفیر کے متعلق متکلمین کا نظریہ | ۱۲۱۹ |
| ۹۰۸ | حلف بالتوارث کا منسوخ ہونا۔ | ۱۲۰۴ | ۹۲۱ | روافض کی تکفیر کے متعلق علامہ شامی کا نظریہ۔ | ۱۲۲۲ |
| | **باب: ۸۸۷** | | ۹۲۲ | روافض کی تکفیر کے متعلق اعلیٰ حضرت کا نظریہ۔ | ۱۲۲۴ |
| ۹۰۹ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بقاء کا صحابہ کے لیے اور صحابہ کی بقاء کا امت کے لیے امان ہونا۔ | ۱۲۰۵ | ۹۲۳ | سب صحابہ پر مشتمل شیعہ علماء کی چند عبارات۔ | ۱۲۲۹ |
| | **باب: ۸۸۸** | | ۹۲۴ | قرآن مجید میں تحریف پر شیعہ ائمہ کی روایات اور تصریحات۔ | ۱۲۲۳ |
| ۹۱۰ | صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے فضائل۔ | ۱۲۰۶ | ۹۲۵ | قرآن مجید میں عدم تحریف پر شیعہ علماء کی تصریحات۔ | ۱۲۳۳ |
| ۹۱۱ | قرن کی تعریف۔ | ۱۲۱۰ | ۹۲۶ | روافض کی تکفیر میں مصنف کا موقف۔ | ۱۲۳۴ |
| ۹۱۲ | بغیر طلب کے شہادت دینے سے متعلق احادیث کے تعارض کا جواب۔ | ۱۲۱۰ | | **باب: ۸۹۱** | |
| | **باب: ۸۸۹** | | ۹۲۷ | حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ | ۱۲۳۶ |
| ۹۱۳ | "جو لوگ اس وقت زندہ ہیں، سو سال بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں ہوگا" کا مطلب۔ | ۱۲۱۲ | | **باب: ۸۹۲** | |
| | | | ۹۲۸ | اہل مصر کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔ | ۱۲۳۷ |
| | **باب: ۸۹۰** | | | **باب: ۸۹۳** | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۹۲۹ | اہلِ عمان کی فضیلت | ۱۲۳۸ |
| | **باب: ۸۹۴** | |
| ۹۳۰ | قبیلہ ثقیف کا کذاب اور اس کا ظالم۔ | ۱۲۳۸ |
| ۹۳۱ | حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی سوانح۔ | ۱۲۴۰ |
| | **باب: ۸۹۵** | |
| ۹۳۲ | اہلِ فارس کی فضیلت۔ | ۱۲۴۱ |
| ۹۳۳ | حدیث رسول اللہ میں امام اعظم کی بشارت۔ | ۱۲۴۱ |
| | **باب: ۸۹۶** | |
| ۹۳۴ | انسان اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سو میں سے ایک بھی سواری کے لائق نہیں ہے۔ | ۱۲۴۲ |
| ۹۳۵ | کامل انسان کی کامل اونٹ کے ساتھ تشبیہ کی وجہ۔ | ۱۲۴۲ |
| ۹۳۶ | اختتامی کلمات۔ | ۱۲۴۳ |
| ۹۳۷ | ماخذ و مراجع | ۱۲۴۵ |

# فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد سابع


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | افتتاحی کلمات۔ | ۲۴ |
| ۲ | آراء و تاثرات۔ | ۳۲ |
| ۳ | کتاب البر والصلۃ والادب | ۳۷ |
| ۴ | بِر کا لغوی اور شرعی معنیٰ۔ | ۳۷ |
| ۵ | صلہ کا لغوی اور شرعی معنیٰ۔ | ۳۸ |
| ۶ | ادب کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ۔ | ۳۸ |
| ۷ | اخلاق حسنہ کی اہمیت۔ | ۳۹ |
|  | باب: ۸۹۷ | ۴۰ |
| ۸ | والدین سے حُسنِ سلوک اور ان کو مقدم رکھنا۔ | ۴۰ |
| ۹ | ماں کا حق مقدم ہونے کی وجہ۔ | ۴۲ |
| ۱۰ | والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۴۳ |
| ۱۱ | والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے متعلق احادیث۔ | ۴۴ |
|  | باب: ۸۹۸ |  |
| ۱۲ | والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کا نفل نماز وغیرہ پر مقدم ہونا۔ | ۴۹ |
| ۱۳ | نماز میں والدین کے بلانے پر نماز توڑ کر آنے کے متعلق فقہاء کے نظریات۔ | ۵۲ |
| ۱۴ | اولیاء اللہ کی کرامات کی تحقیق۔ | ۵۳ |
| ۱۵ | اولیاء اللہ پر مصائب اور مشکلات طاری ہونے کی حکمتیں۔ | ۵۴ |
| ۱۶ | وسیلہ کا لغوی معنیٰ۔ | ۵۵ |
| ۱۷ | انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی ذوات سے توسل کے متعلق فقہاء اسلام کی عبارات۔ | ۵۶ |
| ۱۸ | حضرت آدم علیہ السلام کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا۔ | ۵۹ |
| ۱۹ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خود اپنے وسیلہ سے دعا فرمانا۔ | ۶۱ |
| ۲۰ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سائلین کے وسیلہ سے دعا کی تلقین فرمانا۔ | ۶۲ |
| ۲۱ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خود اپنے وسیلہ سے دعا کرنے کی ہدایت دینا۔ | ۶۳ |
| ۲۲ | بعض ناشرین کا جامع ترمذی کے نسخوں سے "یامحمد" کو حذف کر دینا۔ | ۶۴ |
| ۲۳ | حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں صحابہ کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کرنا۔ | ۶۶ |
| ۲۴ | حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں صحابہ کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کرنا۔ | ۶۸ |
| ۲۵ | شیخ ابن تیمیہ کے حوالے سے حضرت عثمان بن حنیف کی روایت کی تائید، توثیق اور تصحیح۔ | ۶۹ |
| ۲۶ | طبرانی کی روایت مذکورہ کا صحاح کی دوسری روایات سے تعارض کا جواب۔ | ۷۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۷ | توسل بعد از وصال پر شیخ ابن تیمیہ کے اعتراضات اور مصنف کے جوابات۔ | ۷۱ |
| ۲۸ | توسل بعد از وصال کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا نظریہ۔ | ۷۴ |
| ۲۹ | توسل بعد از وصال کے متعلق علامہ آلوسی کا نظریہ۔ | ۷۶ |
| ۳۰ | توسل بعد از وصال کے متعلق غیر مقلد عالم شیخ وحید الزمان کا نظریہ۔ | ۷۸ |
| ۳۱ | توسل بعد از وصال کے متعلق غیر مقلد عالم قاضی شوکانی کا نظریہ۔ | ۷۹ |
| ۳۲ | انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین سے براہ راست استمداد کے متعلق احادیث۔ | ۸۰ |
| ۳۳ | رجال غیب (ابدال) سے استمداد کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات۔ | ۸۲ |
| ۳۴ | امام ابن اثیر اور حافظ ابن کثیر کے حوالوں سے عہد صحابہ میں ندائے یا محمداہ کا رواج۔ | ۸۳ |
| ۳۵ | ندائے یا محمد اور توسل میں علماء دیوبند کا موقف۔ | ۸۴ |
| ۳۶ | ندائے غیر اللہ اور توسل کے متعلق مصنف کا موقف۔ | ۸۸ |
| | **باب: ۸۹۹** | |
| ۳۷ | والدین کے دوستوں سے نیکی کرنے کا بیان۔ | ۹۰ |
| ۳۸ | ماں باپ کی وفات کے بعد ان سے نیکی کرنے کے طریقے۔ | ۹۱ |
| | **باب: ۹۰۰** | |
| ۳۹ | نیکی اور گناہ کی تفسیر۔ | ۹۲ |
| ۴۰ | دل میں کھٹکنے والی چیز کے گناہ ہونے کی وضاحت۔ | ۹۳ |
| | **باب: ۹۰۱** | |
| ۴۱ | صلہ رحم کا حکم اور قطع رحمی کی ممانعت۔ | ۹۳ |
| ۴۲ | صلہ رحم کا معنی اور کن لوگوں سے صلہ کرنا واجب ہے۔ | ۹۵ |
| ۴۳ | قاطع رحم کے جہنمی ہونے کی توجیہ۔ | ۹۶ |
| ۴۴ | صلہ رحم سے رزق اور عمر بڑھنے کا قضاء و قدر سے تعارض اور اس کا جواب۔ | ۹۶ |
| | **باب: ۹۰۲** | |
| ۴۵ | حسد، بغض اور کسی سے روگردانی کرنے کی حرمت۔ | ۹۸ |
| | **باب: ۹۰۳** | |
| ۴۶ | بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنے کی حرمت۔ | ۹۹ |
| ۴۷ | تین دن تک ترک تعلق معاف رکھنے کی وجہ۔ | ۱۰۰ |
| ۴۸ | بہ طور تادیب اور عتاب تین دن سے زیادہ ترک تعلق کا جواز۔ | ۱۰۰ |
| ۴۹ | اہل بدعت، اہل معصیت اور مخالفین اسلام سے میل جول کی ممانعت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۱۰۲ |
| ۵۰ | اہل بدعت، اہل معصیت اور مخالفین اسلام سے میل جول کی ممانعت کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۱۰۳ |
| ۵۱ | اہل بدعت، اہل معصیت اور مخالفین اسلام سے میل جول کی ممانعت کے متعلق فقہاء اسلام کی تصریحات۔ | ۱۰۴ |
| ۵۲ | ترک تعلق اور قطع تعلق کے سلسلے میں حرف آخر۔ | ۱۰۶ |
| ۵۳ | تعلق توڑنے کے گناہ اور تعلق جوڑنے کے ثواب کے متعلق احادیث۔ | ۱۰۷ |
| | **باب: ۹۰۴** | |
| ۵۴ | بدگمانی، تجسس اور حرص کی ممانعت۔ | ۱۰۸ |
| ۵۵ | ظن کی تعریف اور قرآن مجید میں ظن کے استعمال کے مواضع۔ | ۱۰۹ |
| ۵۶ | بدگمانی کی مذمت اور ممانعت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۱۱۰ |
| ۵۷ | بدگمانی کی مذمت اور ممانعت کے متعلق احادیث۔ | ۱۱۰ |
| ۵۸ | بدگمانی کے حرام ہونے کا بیان۔ | ۱۱۱ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۹ | ظن کی اقسام اور ان کے احکام | ۱۱۱ |
| ۶۰ | مسلمانوں کے شخصی اور نجی عیوب کی جستجو کی ممانعت کے متعلق احادیث۔ | ۱۱۳ |
| ۶۱ | مسلمانوں کے شخصی اور نجی عیوب کی جستجو کی ممانعت کے متعلق آثار صحابہ اور بحث ونظر۔ | ۱۱۵ |
| ۶۲ | کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تجسس کی ممانعت سے لاعلم تھے۔ | ۱۱۶ |
| ۶۳ | ملک وملت کی سلامتی کے لیے تجسس کرنے کا وجوب۔ | ۱۱۷ |
| ۶۴ | مفسدوں کی سرکوبی کے لیے جاسوسی نظام کے قیام کا جواز۔ | ۱۱۸ |
| ۶۵ | تجسس کی ممانعت اور جاسوسی کرنے کے سلسلہ میں خلاصہ بحث۔ | ۱۱۹ |
| ۶۶ | حرص دنیا کی مذمت اور قناعت کی فضیلت۔ | ۱۱۹ |
| ۶۷ | حرص مستحسن کے متعلق احادیث۔ | ۱۲۲ |
| ۶۸ | قرآن مجید، احادیث اور آثار میں حسد کی ممانعت کا بیان۔ | ۱۲۳ |
| ۶۹ | حسد اور رشک کی تعریف اور وضاحت۔ | ۱۲۵ |
| ۷۰ | قرآن مجید، احادیث اور آثار میں بغض کی ممانعت کا بیان۔ | ۱۲۶ |
| ۷۱ | بغض کی ممانعت کی تفصیل۔ | ۱۲۷ |
| | **باب: ۹۰۵** | |
| ۷۲ | مسلمان پر ظلم کرنے اس کو رسوا کرنے اور اس کو حقیر جاننے کی حرمت۔ | ۱۲۸ |
| ۷۳ | متقی کی تعریف۔ | ۱۲۹ |
| ۷۴ | لفظ تقویٰ کی صرفی بحث۔ | ۱۲۹ |
| ۷۵ | لفظ تقویٰ کا لغوی اور شرعی معنیٰ۔ | ۱۲۹ |
| ۷۶ | تقویٰ کی قسمیں۔ | ۱۳۰ |
| ۷۷ | تقویٰ کیا ہے؟ | ۱۳۰ |
| ۷۸ | جزا اور سزا کا مدار نیت اور دل کے فعل پر ہے۔ | ۱۳۲ |
| | **باب: ۹۰۶** | |
| ۷۹ | کینہ رکھنے کی ممانعت۔ | ۱۳۲ |
| ۸۰ | عرض اعمال کی توجیہ۔ | ۱۳۴ |
| ۸۱ | کیا عرض اعمال کے بعد کبائر کی مغفرت بھی ہو جاتی ہے؟ | ۱۳۴ |
| | **باب: ۹۰۷** | |
| ۸۲ | اللہ کے لیے محبت کی فضیلت۔ | ۱۳۵ |
| ۸۳ | اللہ سے محبت کرنے کا بیان۔ | ۱۳۵ |
| ۸۴ | اللہ سے محبت کرنے کے متعلق متکلمین اور صوفیاء کے نظریات اور مصنف کی تحقیق۔ | ۱۳۶ |
| | **باب: ۹۰۸** | |
| ۸۵ | مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت۔ | ۱۳۷ |
| ۸۶ | مریض کی عیادت کرنے کے متعلق احادیث۔ | ۱۴۲ |
| ۸۷ | عیادت کے اجر وثواب کے متعلق احادیث۔ | ۱۴۳ |
| ۸۸ | بدعقیدہ اور بدکار کی عیادت سے ممانعت کے متعلق احادیث۔ | ۱۴۶ |
| ۸۹ | عیادت کا شرعی حکم۔ | ۱۴۷ |
| ۹۰ | عیادت کے اوقات۔ | ۱۴۷ |
| ۹۱ | عیادت کے آداب۔ | ۱۴۸ |
| ۹۲ | اہل ذمہ کی عیادت کا حکم | ۱۴۹ |
| | **باب: ۹۰۹** | |
| ۹۳ | مومن کو غم، پریشانی یا بیماری کی بناء پر ملنے والے ثواب کا بیان۔ | ۱۴۹ |
| ۹۴ | مصائب پر اجر ملنے کی تحقیق۔ | ۱۵۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب: ۹۱۰ | |
| ۹۵ | ظلم کی حرمت۔ | ۱۵۴ |
| ۹۶ | اللہ تعالیٰ پر ظلم کے حرام ہونے کا بیان اور اصل فطرت میں انسان کو گمراہ قرار دینے کی توجیہ | ۱۵۷ |
| ۹۷ | مسلمان کے پردہ رکھنے کا بیان۔ | ۱۵۸ |
| ۹۸ | حیوانات کے حشر کی تحقیق۔ | ۱۵۸ |
| | باب: ۹۱۱ | |
| ۹۹ | بھائی کی مدد کرنا خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ | ۱۶۱ |
| ۱۰۰ | زمانہ جاہلیت کی چیخ و پکار۔ | ۱۶۲ |
| ۱۰۱ | منافقین کی بدکلامی پر مواخذہ نہ کرنے کا سبب | ۱۶۲ |
| | باب: ۹۱۲ | |
| ۱۰۲ | مومنین کی ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اتحاد۔ | ۱۶۳ |
| | باب: ۹۱۳ | |
| ۱۰۳ | گالی دینے کی ممانعت۔ | ۱۶۴ |
| ۱۰۴ | گالی دینے کا حکم اور گالی کا بدلہ لینے کی تفصیل | ۱۶۵ |
| | باب: ۹۱۴ | |
| ۱۰۵ | عفو اور انکسار کی فضیلت | ۱۶۶ |
| | باب: ۹۱۵ | |
| ۱۰۶ | غیبت کی حرمت | ۱۶۷ |
| ۱۰۷ | غیبت، بہتان اور چغلی کی تعریفیں۔ | ۱۶۷ |
| ۱۰۸ | غیبت کی حرمت کے متعلق قرآن مجید کا حکم۔ | ۱۶۸ |
| ۱۰۹ | غیبت کی حرمت کے متعلق احادیث و آثار۔ | ۱۶۹ |
| ۱۱۰ | غیبت کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات۔ | ۱۷۳ |
| ۱۱۱ | غیبت کے حرام ہونے کا بیان اور بحث و نظر | ۱۷۵ |
| ۱۱۲ | کیا امام غزالی نے غیبت کو گناہ صغیرہ کہا ہے؟ | ۱۷۶ |
| ۱۱۳ | غیبت سننے کی حرمت کا بیان۔ | ۱۷۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۱۴ | جس شخص کی غیبت کی جائے اس کی حمایت کے متعلق احادیث۔ | ۱۷۷ |
| ۱۱۵ | غیبت کی توبہ اور اس کے کفارہ کا بیان۔ | ۱۸۰ |
| ۱۱۶ | صاحب حق سے غیبت کو معاف کرانے کے متعلق احادیث۔ | ۱۸۱ |
| ۱۱۷ | جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعا و ثنا کافی ہونے کے متعلق احادیث کی تحقیق۔ | ۱۸۲ |
| ۱۱۸ | کیا صاحب حق سے غیبت کو معاف کرانا ضروری ہے؟ | ۱۸۳ |
| ۱۱۹ | غیبت کی توبہ کے طریقے میں مصنف کی تحقیق۔ | ۱۸۳ |
| ۱۲۰ | فقہاء مذاہب کے نزدیک غیبت کی جائز صورتیں | ۱۸۴ |
| ۱۲۱ | قاضی یا حاکم کے سامنے مظلوم کی غیبت کا جواز۔ | ۱۸۶ |
| ۱۲۲ | فتویٰ سے متعلق شخص کی غیبت کرنے کا جواز۔ | ۱۸۸ |
| ۱۲۳ | برائی کے ازالہ کے لیے غیبت کا جواز۔ | ۱۸۹ |
| ۱۲۴ | مشورہ دینے کے لیے غیبت کا جواز۔ | ۱۹۰ |
| ۱۲۵ | فاسق معلن کی غیبت کا جواز۔ | ۱۹۲ص |
| ۱۲۶ | وصف مشہور کا ذکر غیبت نہیں ہے۔ | ۱۹۳ |
| ۱۲۷ | غیبت کرنے کے مشہور اسباب۔ | ۱۹۵ |
| ۱۲۸ | غیبت کس طرح ترک کی جائے۔ | ۱۹۵ |
| | باب: ۹۱۶ | |
| ۱۲۹ | جس شخص کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کو آخرت میں پردہ پوشی کی بشارت۔ | ۱۹۶ |
| | باب: ۹۱۷ | |
| ۱۳۰ | جس شخص سے درشت کلامی کا خدشہ ہو اس سے نرم گفتگو کرنا۔ | ۱۹۸ |
| | باب: ۹۱۸ | |
| ۱۳۱ | نرمی کی فضیلت | ۱۹۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۳۲ | اللہ تعالیٰ پر "رفیق" کے اطلاق کا محمل۔ | ۱۹۹ |
| ۱۳۳ | اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان اسماء اور صفات کے اطلاق کی تحقیق جن کا ذکر کتاب اور سنت میں نہیں ہے۔ | ۲۰۰ |
| ۱۳۴ | اللہ تعالیٰ کی ذات کو لفظ "خدا" کے ساتھ تعبیر کرنے کی تحقیق۔ | ۲۰۱ |
| ۱۳۵ | جن اسماء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات کو تعبیر کیا جائے ان کا کتاب وسنت میں مذکور ہونا ضروری نہیں ہے۔ | ۲۰۳ |
| ۱۳۶ | اللہ میاں کہنا نا جائز ہے۔ | ۲۰۵ |
| | **باب: ۹۱۹** | |
| ۱۳۷ | جانوروں وغیرہ پر لعنت کرنے کی ممانعت | ۲۰۵ |
| ۱۳۸ | زیادہ لعنت کرنے والے سے شہادت کی نفی کی توجیہات۔ | ۲۰۷ |
| ۱۳۹ | لعنت کی تعریف، اقسام اور لعنت کرنے کی تحقیق | ۲۰۸ |
| | **باب: ۹۲۰** | |
| ۱۴۰ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غیر مستحق پر لعنت کرنا یا اس کے خلاف دعاء ضرر کرنا اس کے لیے اجر اور رحمت ہے۔ | ۲۰۹ |
| ۱۴۱ | غیر مستحق کے لیے آپ کی دعاء ضرر کی توجیہ۔ | ۲۱۴ |
| ۱۴۲ | حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث۔ | ۲۱۵ |
| ۱۴۳ | حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح۔ | ۲۱۶ |
| | **باب: ۹۲۱** | ۲۱۷ |
| ۱۴۴ | دو رُخے آدمی کی مذمت | ۲۱۷ |
| | **باب: ۹۲۲** | ۲۱۸ |
| ۱۴۵ | جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی صورتیں۔ | ۲۱۸ |
| | **باب: ۹۲۳** | ۲۲۰ |
| ۱۴۶ | چغلی کی حرمت۔ | ۲۲۰ |
| ۱۴۷ | چغلی کا معنیٰ۔ | ۲۲۰ |
| ۱۴۸ | قرآن مجید سے چغلی کی ممانعت کا بیان۔ | ۲۲۰ |
| ۱۴۹ | احادیث سے چغلی کی ممانعت کا بیان۔ | ۲۲۱ |
| ۱۵۰ | چغلی سننے کا حکم۔ | ۲۲۲ |
| | **باب: ۹۲۴** | |
| ۱۵۱ | جھوٹ کا قبح اور سچ کی فضیلت | ۲۲۳ |
| | **باب: ۹۲۵** | ۲۲۵ |
| ۱۵۲ | غصہ کے وقت نفس پر قابو پانے کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے؟۔ | ۲۲۵ |
| | **باب: ۹۲۶** | |
| ۱۵۳ | بے قابو ہونا انسان کی سرشت میں ہے۔ | ۲۲۶ |
| | **باب: ۹۲۷** | |
| ۱۵۴ | چہرے پر مارنے کی ممانعت | ۲۲۷ |
| ۱۵۵ | اللہ تعالیٰ پر صورت کے اطلاق کی توجیہ اور صورت کی وجہ تخصیص۔ | ۲۲۹ |
| ۱۵۶ | چہرے پر مارنے سے ممانعت کی وجہ۔ | ۲۳۰ |
| | **باب: ۹۲۸** | |
| ۱۵۷ | انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید کا بیان۔ | ۲۳۰ |
| | **باب: ۹۲۹** | |
| ۱۵۸ | جو شخص مسجد، بازار اور مجمعوں میں نیزہ لے کر چلے تو اس کے پیکان پکڑنے کا حکم۔ | ۲۳۲ |
| | **باب: ۹۳۰** | |
| ۱۵۹ | مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔ | ۲۳۳ |
| | **باب: ۹۳۱** | |
| ۱۶۰ | راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینے کی فضیلت | ۲۳۴ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب: ۹۳۲ | ۲۳۵ |
| ۱۶۱ | بلی اور دیگر ایذاء نہ دینے والے جانوروں کو عذاب دینے کی حرمت۔ | ۲۳۵ |
| ۱۶۲ | پرندوں اور دیگر جانوروں کو مقید کر کے رکھنے کا حکم۔ | ۲۳۶ |
| | باب: ۹۳۳ | |
| ۱۶۳ | تکبر کی حرمت۔ | ۲۳۷ |
| ۱۶۴ | تکبر کی اقسام اور اسباب کا بیان۔ | ۲۳۷ |
| | باب: ۹۳۴ | |
| ۱۶۵ | اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کرنے کی ممانعت | ۲۳۸ |
| | باب: ۹۳۵ | |
| ۱۶۶ | ضعیفوں اور خاک نشینوں کی فضیلت | ۲۳۹ |
| | باب: ۹۳۶ | |
| ۱۶۷ | یہ کہنے کی ممانعت کہ "لوگ ہلاک ہو گئے" | ۲۴۰ |
| | باب: ۹۳۷ | |
| ۱۶۸ | ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک اور خیر خواہی کرنا۔ | ۲۴۰ |
| ۱۶۹ | ہمسایہ کی تعریف اور اس کے حقوق۔ | ۲۴۲ |
| | باب: ۹۳۸ | |
| ۱۷۰ | ملاقات کے وقت کشادہ چہرے سے ملنے کا استحباب۔ | ۲۴۲ |
| | باب: ۹۳۹ | |
| ۱۷۱ | جو کام حرام نہ ہوں ان میں شفاعت کا استحباب | ۲۴۲ |
| | باب: ۹۴۰ | |
| ۱۷۲ | نیکوں کی صحبت اختیار کرنے اور بروں کی صحبت سے اجتناب کرنے کا استحباب۔ | ۲۴۳ |
| ۱۷۳ | مشک اور نافہ کی طہارت کی تحقیق۔ | ۲۴۳ |
| | ...... | |
| | باب: ۹۴۱ | ۲۴۴ |
| ۱۷۴ | بیٹیوں کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت۔ | ۲۴۴ |
| | باب: ۹۴۲ | |
| ۱۷۵ | بچوں کی وفات پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے کی فضیلت۔ | ۲۴۶ |
| ۱۷۶ | مسلمانوں کے نابالغ بچے جنت میں ہوں گے۔ | ۲۴۸ |
| ۱۷۷ | غیر مسلموں کے نابالغ بچے بھی جنت میں ہوں گے | ۲۴۹ |
| ۱۷۸ | آخرت میں غیر مسلموں کی نابالغ اولاد کے متعلق فقہاء اسلام کے مذاہب۔ | ۲۵۰ |
| | باب: ۹۴۳ | ۲۵۲ |
| ۱۷۹ | جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو اس سے محبت کا حکم دیتا ہے، پھر آسمان اور زمین والے اس سے محبت کرتے ہیں | ۲۵۲ |
| | باب: ۹۴۴ | |
| ۱۸۰ | روحیں باہم مجتمع تھیں۔ | ۲۵۳ |
| ۱۸۱ | الارواح جنود مجندۃ کا معنی۔ | ۲۵۴ |
| | باب: ۹۴۵ | |
| ۱۸۲ | جو شخص جس کے ساتھ محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔ | ۲۵۴ |
| | باب: ۹۴۶ | |
| ۱۸۳ | نیک آدمی کی تعریف اس کے حق میں بشارت ہے۔ | ۲۵۰ |
| ۱۸۴ | کتاب القدر | ۲۵۹ |
| ۱۸۵ | (تقدیر کا بیان) | |
| ۱۸۶ | باب: ۹۴۷ | ۲۶۰ |
| ۱۸۷ | ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی کیفیت، | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | اس کے رزق، موت وحیات، عمل اور سعادت وشقاوت کا لکھا جانا۔ | ۲۶۰ |
| ۱۸۷ | کیا اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں انسانوں کا جنتی یا جہنمی ہونا ان کے مکلف ہونے کے منافی ہے؟ | ۲۶۸ |
| ۱۸۸ | جبر اور قدر کے اعتبار سے مسئلہ تقدیر پر اشکال اور اس کا جواب۔ | ۲۶۹ |
| | **باب: ۹۴۸** | |
| ۱۸۹ | حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ | ۲۷۳ |
| ۱۹۰ | کیا معصیت کے ارتکاب پر تقدیر کا عذر پیش کیا جا سکتا ہے؟ | ۲۷۶ |
| ۱۹۱ | عصمت کا لغوی معنیٰ۔ | ۲۷۷ |
| ۱۹۲ | علماء اہل سنت کے نزدیک عصمت کا اصطلاحی معنیٰ۔ | ۲۷۸ |
| ۱۹۳ | علماء شیعہ کے نزدیک عصمت کا اصطلاحی معنیٰ اور بحث ونظر۔ | ۲۸۲ |
| ۱۹۴ | عصمت کی تعریف پر اعتراضات کے جوابات | ۲۸۳ |
| ۱۹۵ | انبیاء علیہم السلام نہی کے مخاطب ہیں۔ | ۲۸۵ |
| ۱۹۶ | امور تبلیغیہ میں انبیاء علیہم السلام کا کذب ممتنع بالذات ہے۔ | ۲۸۵ |
| ۱۹۷ | عصمت انبیاء کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات اور مذاہب۔ | ۲۸۶ |
| ۱۹۸ | عصمت انبیاء کے متعلق محققین کا مذہب۔ | ۲۸۷ |
| ۱۹۹ | معصوم اور محفوظ میں فرق۔ | ۲۸۹ |
| ۲۰۰ | ملائکہ کی عصمت کا بیان۔ | ۲۹۰ |
| ۲۰۱ | ملائکہ کی عصمت پر اعتراضات کے جوابات۔ | ۲۹۱ |
| ۲۰۲ | ملائکہ کے مکلف ہونے اور نیکی اور بدی پر قادر ہونے کا بیان۔ | ۲۹۲ |
| ۲۰۳ | انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر دلائل۔ | ۲۹۵ |
| ۲۰۴ | انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر اعتراضات کا اجمالی جواب۔ | ۲۹۷ |
| ۲۰۵ | حضرت آدم علیہ السلام کی عصمت پر اعتراض کا جواب۔ | ۲۹۷ |
| ۲۰۶ | حضرت نوح علیہ السلام پر اعتراض کا جواب۔ | ۲۹۹ |
| ۲۰۷ | حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اعتراض کا جواب | ۲۹۹ |
| ۲۰۸ | حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کا جواب۔ | ۲۹۹ |
| ۲۰۹ | حضرت داؤد علیہ السلام پر اعتراض کا جواب | ۳۰۰ |
| ۲۱۰ | حضرت سلیمان علیہ السلام پر اعتراض کا جواب | ۳۰۲ |
| ۲۱۱ | حضرت یونس علیہ السلام پر اعتراض کا جواب | ۳۰۴ |
| ۲۱۲ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کا بیان | ۳۰۷ |
| ۲۱۳ | واستغفر لذنبك سے اعتراض کا جواب | ۳۰۷ |
| ۲۱۴ | ووجدك ضالا فهدى سے اعتراض کا جواب۔ | ۳۰۹ |
| ۲۱۵ | ووضعنا عنك وزرك سے اعتراض کا جواب۔ | ۳۱۱ |
| ۲۱۶ | عبس وتولى سے اعتراض کا جواب | ۳۱۲ |
| ۲۱۷ | ولا تطرد الذين يدعون ربهم سے اعتراض کا جواب۔ | ۳۱۳ |
| ۲۱۸ | غزوہ بدر میں قیدیوں سے فدیہ لینے پر اعتراض کا جواب۔ | ۳۱۴ |
| ۲۱۹ | عفا الله عنك لم اذنت لهم سے اعتراض کا جواب۔ | ۳۱۷ |
| ۲۲۰ | ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر | ۳۱۸ |
| ۲۲۱ | ليغفر لك الله کی تاویل میں مفسرین کرام | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کے اقوال۔ | ۳۱۹ |
| ۲۲۲ | لیغفر لک اللہ ۔ کی تاویل میں مفسرین کرام کے اقوال کا خلاصہ اور محاکمہ۔ | ۳۲۲ |
| ۲۲۳ | لیغفر لک اللہ ۔ کی تاویل میں مردود اقوال کا بیان۔ | ۳۲۳ |
| ۲۲۴ | عطا خراسانی۔ | ۳۲۴ |
| ۲۲۵ | عطا خراسانی کی تاویل پر مبنی ترجمہ کی تحقیق۔ | ۳۲۴ |
| ۲۲۶ | غفر کے بعد حرف لام کے معنی کی کتب لغت سے تحقیق۔ | ۳۲۵ |
| ۲۲۷ | اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے غفر کے بعد لام کا تعلیل کے لیے نہ ہونے اور انبیاء علیہم السلام کیساتھ مغفرت کے تعلق کو برقرار رکھنے کا بیان۔ | ۳۲۷ |
| ۲۲۸ | قرآن مجید کی نظم اور سلک معانی کے ربط سے آپ کے ساتھ مغفرت ذنوب کے تعلق کو برقرار رکھنے کا بیان۔ | ۳۲۹ |
| ۲۲۹ | احادیث صحیحہ کی روشنی میں آپ کے ساتھ مغفرت ذنوب کے تعلق کا بیان۔ | ۳۳۱ |
| ۲۳۰ | آثار صحابہ کی روشنی میں آپ کے ساتھ مغفرت ذنوب کے تعلق کا بیان۔ | ۳۳۵ |
| ۲۳۱ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کلی کا اعلان آپ کی عظیم خصوصیت ہے۔ | ۳۳۸ |
| ۲۳۲ | مغفرت کی خصوصیت پر ایک معارضہ کا جواب۔ | ۳۴۱ |
| ۲۳۳ | علماء اہلسنت کی عبارات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغفرت ذنوب کا تعلق۔ | ۳۴۱ |
| ۲۳۴ | اعلیٰ حضرت کی عبارت میں لیغفر لک اللہ الآیۃ میں مغفرت ذنوب کا حضور کے ساتھ تعلق | ۳۴۳ |
| ۲۳۵ | حضرت صدر الافاضل کی عبارت میں لیغفر | |
| ۲۳۶ | لک اللہ الآیۃ میں مغفرت ذنوب کا حضور کے ساتھ تعلق | ۳۴۳ |
| ۲۳۷ | حضرت مفتی احمد یار خان کی عبارت میں لیغفر لک اللہ الآیۃ میں مغفرت ذنوب کا حضور کے ساتھ تعلق۔ | ۳۴۵ |
| ۲۳۸ | دو ترجموں میں سے راجح ترجمہ کا بیان۔ | ۳۴۵ |
| ۲۳۹ | زیر بحث ترجمہ پر گرفت سے مصنف کا نقطہ نظر۔ | ۳۴۶ |
| ۲۴۰ | تلک غرانیق العلیٰ ۔ سے اعتراض کا جواب۔ | ۳۴۶ |
| | **باب: ۹۴۹** | |
| ۲۴۱ | اللہ تعالیٰ کا جس طرح چاہے دلوں کا پھیر دینا۔ | ۳۵۰ |
| ۲۴۲ | رحمان کی انگلیوں کی تشریح۔ | ۳۵۱ |
| | **باب: ۹۵۰** | |
| ۲۴۳ | ہر چیز کا تقدیر سے وابستہ ہونا۔ | ۳۵۱ |
| | **باب: ۹۵۱** | |
| ۲۴۴ | ابن آدم پر زنا وغیرہ کا حصہ مقدر ہے۔ | ۳۵۲ |
| ۲۴۵ | "لمم" کی تفسیر۔ | ۳۵۲ |
| | **باب: ۹۵۲** | |
| ۲۴۶ | "ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے" کا معنی اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم۔ | ۳۵۳ |
| ۲۴۷ | مسلمانوں کے نابالغ بچوں کے اخروی انجام کا حکم۔ | ۳۵۷ |
| ۲۴۸ | کافروں کے نابالغ بچوں کے اخروی انجام کا حکم۔ | ۳۵۷ |
| ۲۴۹ | فطرت کا بیان۔ | ۳۵۷ |
| | **باب: ۹۵۳** | ۳۵۸ |
| ۲۵۰ | عمر اور رزق وغیرہ تقدیر میں مقرر ہیں ان میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی۔ | ۳۵۸ |
| ۲۵۱ | صلہ رحم سے عمر میں زیادتی کی تحقیق۔ | ۳۵۹ |
| | ........ | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۹۵۴** | |
| ۲۵۲ | تقدیر کو ماننا اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے | ۳۶۰ |
| ۲۵۳ | مسئلہ تقدیر میں "اگر یا کاش" کہنے کا حکم۔ | ۳۶۱ |
| ۲۵۴ | **کتاب العلم** | ۳۶۲ |
| ۲۵۵ | حکماء اور متکلمین کی اصطلاح میں علم کی تعریف۔ | ۳۶۲ |
| ۲۵۶ | محدثین کی اصطلاح میں علم کی تعریف۔ | ۳۶۲ |
| ۲۵۷ | علم دین کی تفصیل۔ | ۳۶۳ |
| ۲۵۸ | عوام کے لیے قدر ضروری علم کا بیان۔ | ۳۶۴ |
| ۲۵۹ | خواص کے لیے قدر ضروری علم کا بیان | ۳۶۴ |
| ۲۶۰ | مروجہ علوم دینیہ کی تعریفات۔ | ۳۶۵ |
| ۲۶۱ | قرآن مجید سے علم کی فضیلت کا بیان۔ | ۳۶۸ |
| ۲۶۲ | احادیث سے علم کی فضیلت کا بیان | ۳۶۹ |
| ۲۶۳ | العلماء ورثۃ الانبیاء کی تحقیق۔ | ۳۷۷ |
| ۲۶۴ | اہل علم کے فضائل اور اخروی درجات۔ | ۳۷۹ |
| ۲۶۵ | اہل علم کے حقوق۔ | ۳۸۳ |
| ۲۶۶ | اہل علم کے اختلافات کا باعث یسر اور رحمت ہونا۔ | ۳۸۵ |
| ۲۶۷ | طلب علم کے متعلق بعض مشہور احادیث کی تحقیق | ۳۸۷ |
| ۲۶۸ | اہل علم کو تحذیر اور نصیحت۔ | ۳۸۹ |
| | **باب: ۹۵۵** | ۳۹۳ |
| ۲۶۹ | قرآن مجید میں اختلاف کرنے اور متشابہات قرآن مجید کے درپے ہونے کی ممانعت۔ | ۳۹۴ |
| ۲۷۰ | متشابہات کی تفسیر کا بیان۔ | ۳۹۶ |
| ۲۷۱ | علماء راسخین کے لیے متشابہات کی تاویل کے علم میں مذاہب۔ | ۳۹۷ |
| ۲۷۲ | علماء راسخین کے لیے متشابہات کے علم کے ثبوت میں فقہاء شافعیہ کے دلائل۔ | ۳۹۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۷۳ | علماء راسخین کے لیے متشابہات کے علم کی نفی میں فقہاء احناف کے دلائل۔ | ۳۹۸ |
| ۲۷۴ | فقہاء شافعیہ کے دلائل کے جوابات۔ | ۳۹۹ |
| ۲۷۵ | اللہ تعالیٰ کی صفات متشابہات کی تاویل میں تحقیق۔ | ۴۰۰ |
| ۲۷۶ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کاملین کے لیے متشابہات کے علم کی تحقیق۔ | ۴۰۰ |
| ۲۷۷ | قرآن مجید میں لفظی تحریف کا محال ہونا۔ | ۴۰۱ |
| | **باب: ۹۵۶** | ۴۰۲ |
| ۲۷۸ | آخر زمانہ میں علم کا اٹھ جانا اور جہل اور فتنوں کا غلبہ ہونا۔ | ۴۰۲ |
| ۲۷۹ | علم کے اٹھنے اور جہل کے پھیلنے کی پیش گوئی ہمارے زمانہ میں پوری ہوئی۔ | ۴۰۷ |
| ۲۸۰ | قیامت کی علامات میں سے مردوں کے کم ہونے اور عورتوں کے زیادہ ہونے کی وجہ۔ | ۴۰۷ |
| ۲۸۱ | جاہلوں کو رئیس اور شیخ بنانے کی مذمت۔ | ۴۰۸ |
| | **باب: ۹۵۷** | |
| ۲۸۲ | مسلمانوں میں نیک طریقہ یا بُرے راستہ کی ابتداً کرنے کا شرعی حکم۔ | ۴۰۹ |
| ۲۸۳ | نیک کاموں کو ایجاد کرنے اور ان کی دعوت دینے کا اجر و ثواب۔ | ۴۱۱ |
| ۲۸۴ | کسی برائی کی ابتداء کرنے کے بعد توبہ کر لینے کے بعد گناہ لکھے جانے کا سلسلہ ختم ہوتا ہے یا نہیں؟۔ | ۴۱۱ |
| ۲۸۵ | میلاد، عرس اور دیگر معمولات اہل سنت کے استحسان پر دلیل۔ | [illegible] |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۸۶ | شیخ گنگوہی کا سالگرہ کو جائز اور میلاد النبی کو ناجائز کہنا۔ | ۴۱۲ |
| ۲۸۷ | شیخ گنگوہی کے استدلال پر بحث و نظر۔ | ۴۱۳ |
| ۲۸۸ | **کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار** | ۴۱۵ |
| ۲۸۹ | اللہ کے ذکر کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۴۱۵ |
| ۲۹۰ | اللہ کے ذکر کے متعلق احادیث۔ | ۴۱۶ |
| ۲۹۱ | اللہ سے دعا کرنے کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۴۲۴ |
| ۲۹۲ | اللہ سے دعا کرنے کے متعلق احادیث۔ | ۴۲۶ |
| ۲۹۳ | دعا کی شرائط اور آداب کے متعلق احادیث۔ | ۴۳۲ |
| ۲۹۴ | قبولیت دعا پر ایک اعتراض اور اس کے جوابات۔ | ۴۳۶ |
| ۲۹۵ | آداب دعا کا خلاصہ۔ | ۴۳۷ |
| ۲۹۶ | انبیاء سابقین علیہم السلام کی بعض دعائیں۔ | ۴۳۸ |
| ۲۹۷ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چند دعائیں۔ | ۴۴۰ |
| ۲۹۸ | توبہ کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ۔ | ۴۴۳ |
| ۲۹۹ | توبہ کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۴۴۳ |
| ۳۰۰ | توبہ کے متعلق احادیث۔ | ۴۴۴ |
| ۳۰۱ | استغفار کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۴۴۶ |
| ۳۰۲ | استغفار کے متعلق احادیث۔ | ۴۴۷ |
| | **باب: ۹۵۸** | |
| ۳۰۳ | ذکرِ الٰہی کی ترغیب۔ | ۴۴۷ |
| ۳۰۴ | انبیاء علیہم السلام کی فرشتوں پر فضیلت اور "اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونے کی" توجیہات | ۴۴۸ |
| | **باب: ۹۵۹** | |
| ۳۰۵ | اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کو یاد کرنے کی فضیلت | ۴۴۹ |
| ۳۰۶ | اسم مسمّیٰ کا عین ہے یا غیر۔ | ۴۵۰ |
| ۳۰۷ | اللہ تعالیٰ کے اسماء کے توقیفی ہونے کی تحقیق۔ | ۴۵۰ |
| ۳۰۸ | اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء کی تفصیل۔ | ۴۵۳ |
| ۳۰۹ | اسم اعظم کی تحقیق۔ | ۴۵۳ |
| | **باب: ۹۶۰** | |
| ۳۱۰ | اصرار سے دعا کرے یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو دے دے۔ | ۴۵۵ |
| | **باب: ۹۶۱** | |
| ۳۱۱ | مصیبت پر موت کی تمنا نہ کرے۔ | ۴۵۶ |
| | **باب: ۹۶۲** | |
| ۳۱۲ | جو اللہ سے ملنے کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے۔ | ۴۵۷ |
| ۳۱۳ | اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند یا ناپسند کرنے کا موقع اور محل۔ | ۴۶۰ |
| | **باب: ۹۶۳** | |
| ۳۱۴ | ذکر اور دعا کی فضیلت، اور اللہ کے تقرب کا بیان۔ | ۴۶۰ |
| ۳۱۵ | اجر و ثواب میں مختلف للنوع اضافوں کی حکمتیں | ۴۶۲ |
| | **باب: ۹۶۴** | |
| ۳۱۶ | دنیا میں سزا ملنے کی دعا کرنے کی کراہت۔ | ۴۶۳ |
| | **باب: ۹۶۵** | |
| ۳۱۷ | مجالس ذکر کی فضیلت۔ | ۴۶۴ |
| ۳۱۸ | مجلس ذکر کے مصادیق | ۴۶۵ |
| ۳۱۹ | ذکر کی اقسام۔ | ۴۶۵ |
| ۳۲۰ | ذکر بالجہر اور ذکر خفی میں کون سا ذکر افضل ہے | ۴۶۶ |
| ۳۲۱ | اللہ کا ذکر کرنے والوں کا مرتبہ۔ | ۴۶۶ |
| | **باب: ۹۶۶** | ۴۶۶ |
| ۳۲۲ | اکثر اوقات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کا بیان۔ | ۴۶۶ |
| | باب: ۹۶۷ | |
| ۳۲۳ | لا الٰہ الا اللہ، سبحان اللہ کہنے اور دعا کرنے کی فضیلت۔ | ۴۶۸ |
| | باب: ۹۶۸ | |
| ۳۲۴ | تلاوت قرآن اور ذکر کے لیے اجتماع کی فضیلت | ۴۷۰ |
| | باب: ۹۶۹ | |
| ۳۲۵ | استغفار کرنے کا استحباب اور بکثرت استغفار کرنے کا بیان۔ | ۴۷۲ |
| ۳۲۶ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب پر غین (ابر) چھانے کی توجیہات۔ | ۴۷۲ |
| ۳۲۷ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے استغفار کرنے کی توجیہات۔ | ۴۷۳ |
| | باب: ۹۷۰ | |
| ۳۲۸ | توبہ کا بیان۔ | ۴۷۶ |
| ۳۲۹ | توبہ کا معنیٰ اور توبہ کے ارکان۔ | ۴۷۶ |
| ۳۳۰ | قبول توبہ کی شرائط۔ | ۴۷۷ |
| | باب: ۹۷۱ | |
| ۳۳۱ | جہاں شریعت نے ذکر بالجہر کی ہدایت دی ہے اس کے سوا میں ذکر بالسر کرنے کا استحباب۔ | ۴۷۷ |
| ۳۳۲ | ذکر بالجہر کی تحقیق۔ | ۴۷۹ |
| | باب: ۹۷۲ | |
| ۳۳۳ | دعائیں اور استعاذہ | ۴۸۱ |
| ۳۳۴ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگی ہے ان کی تشریح۔ | ۴۸۵ |
| | باب: ۹۷۳ | |
| ۳۳۵ | سونے کے وقت کی دعا۔ | ۴۸۶ |
| | باب: ۹۷۴ | |
| ۳۳۶ | دعاؤں کا بیان۔ | ۴۹۰ |
| | باب: ۹۷۵ | |
| ۳۳۷ | سوتے وقت اور علی الصباح تسبیح کرنے کا بیان | ۴۹۵ |
| | باب: ۹۷۶ | |
| ۳۳۸ | مرغ کی بانگ کے وقت دعا کا استحباب۔ | ۴۹۷ |
| | باب: ۹۷۷ | |
| ۳۳۹ | مصیبت کے وقت کی دعا۔ | ۴۹۸ |
| | باب: ۹۷۸ | |
| ۳۴۰ | سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت۔ | ۴۹۹ |
| | باب: ۹۷۹ | |
| ۳۴۱ | مسلمانوں کے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت | ۴۹۹ |
| | باب: ۹۸۰ | |
| ۳۴۲ | کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا استحباب | ۵۰۰ |
| | باب: ۹۸۱ | |
| ۳۴۳ | جب تک قبولیت کی جلدی نہ کرے دعا قبول ہوتی ہے | ۵۰۱ |
| | باب: ۹۸۲ | |
| ۳۴۴ | اہل جنت اکثر فقراء ہوں گے اور اہل دوزخ اکثر عورتیں ہوں گی۔ | ۵۰۱ |
| | باب: ۹۸۳ | |
| ۳۴۵ | غار میں پھنسے ہوئے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ۔ | ۵۰۳ |
| ۳۴۶ | نیک اعمال سے توسل۔ | ۵۰۷ |
| | کتاب التوبہ | ۵۰۸ |
| | باب: ۹۸۴ | |
| ۳۴۷ | توبہ کا بیان۔ | ۵۰۸ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب: ۹۸۵ | |
| ۳۴۸ | استغفار کی فضیلت۔ | ۵۱۱ |
| | باب: ۹۸۶ | |
| ۳۴۹ | ذکر کے دوام اور امورِ آخرت میں غور و فکر کی فضیلت۔ | ۵۱۳ |
| | باب: ۹۸۷ | |
| ۳۵۰ | اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ | ۵۱۵ |
| ۳۵۱ | رحمت اور غضب کی توجیہ۔ | ۵۱۹ |
| ۳۵۲ | اللہ کی قدرت میں شک کرنے کی توجیہ۔ | ۵۲۰ |
| | باب: ۹۸۸ | ۵۲۰ |
| ۳۵۳ | گناہوں کی توبہ کا قبول ہونا خواہ گناہ اور توبہ بار بار ہوں۔ | ۵۲۰ |
| | باب: ۹۸۹ | ۵۲۲ |
| ۳۵۴ | اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان اور بے حیائی کے کاموں کی ممانعت۔ | ۵۲۲ |
| | باب: ۹۹۰ | |
| ۳۵۵ | نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ | ۵۲۴ |
| ۳۵۶ | گناہوں کو دور کرنے والی "حسنات" کی تشریح۔ | ۵۲۶ |
| ۳۵۷ | حد کا معنیٰ | ۵۲۶ |
| ۳۵۸ | گناہ صغیرہ اور کبیرہ کی تعریف۔ | ۵۲۷ |
| | باب: ۹۹۱ | |
| ۳۵۹ | قاتل کی توبہ کا قبول ہونا خواہ اس نے زیادہ قتل کیے ہوں۔ | ۵۲۷ |
| ۳۶۰ | قاتل کی توبہ کی تحقیق۔ | ۵۲۹ |
| ۳۶۱ | تائب کے لیے بُری جگہ اور بُرے لوگوں کو چھوڑ | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | دینے کا استحباب۔ | ۵۳۰ |
| ۳۶۲ | اولیاء کرام کی وجاہت۔ | ۵۳۰ |
| | باب: ۹۹۲ | |
| ۳۶۳ | مومنوں پر اللہ کی رحمت کی وسعت اور دوزخ سے نجات کے لیے ہر مسلمان کے عوض کافر کا فدیہ دیا جانا۔ | ۵۳۱ |
| ۳۶۴ | کافروں کے فدیہ ہونے کی وضاحت۔ | ۵۳۲ |
| | باب: ۹۹۳ | |
| ۳۶۵ | حضرت کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔ | ۵۳۳ |
| ۳۶۶ | انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا لفظ کُن کے ساتھ تصرف۔ | ۵۴۵ |
| ۳۶۷ | حضرت کعب کی حدیث کے مسائل۔ | ۵۴۶ |
| | باب: ۹۹۴ | |
| ۳۶۸ | تہمت کی حدیث اور تہمت لگانے والوں کی توبہ قبول ہونا۔ | ۵۴۸ |
| ۳۶۹ | سفر میں بیوی کو ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی میں مذاہب۔ | ۵۵۸ |
| ۳۷۰ | نزولِ وحی سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی براءت کے متعلق علم اور شبہات کے جوابات۔ | ۵۵۸ |
| ۳۷۱ | کسی نبی کی زوجہ نے کبھی بدکاری نہیں کی۔ | ۵۶۰ |
| ۳۷۲ | حضرت عائشہ کی براءت پر علماء اہلِ سنت کے دلائل۔ | ۵۶۱ |
| ۳۷۳ | حضرت عائشہ کی براءت پر علماء شیعہ کے دلائل۔ | ۵۶۲ |
| ۳۷۴ | حضرت عائشہ کی براءت کے متعلق نازل ہونے | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | والی قرآن مجید کی آیات ۔ | ۵۶۳ |
| ۳۷۵ | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل ۔ | ۵۶۵ |
| ۳۷۶ | حدیث افک سے استنباط شدہ مسائل ۔ | ۵۶۶ |
| ۳۷۷ | حضرت عائشہ کا یہ کہنا کہ "میں حضور کے لیے قیام نہیں کروں گی میں صرف اللہ کی حمد کروں گی"۔ | ۵۷۰ |
| | **باب : ۹۹۵** | |
| ۳۷۸ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حرم کی تہمت سے برات | ۵۷۱ |
| ۳۷۹ | **منافقین کی صفات اور ان کے احکام** | ۵۷۲ |
| | **باب : ۹۹۶** | |
| ۳۸۰ | عبداللہ بن اُبی کی مختصر سوانح ۔ | ۵۸۰ |
| ۳۸۱ | حضرت زید بن ارقم کی شکایت کے متعلق دیگر روایات اور ان کی تشریح ۔ | ۵۸۱ |
| ۳۸۲ | ابن ابی کو قمیص مبارک عطا فرمانے کے متعلق دو متعارض حدیثوں میں تطبیق ۔ | ۵۸۲ |
| ۳۸۳ | ابن ابی کو کفن کے لیے قمیص عطا فرمانے اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے ایک ہزار منافقوں کا اسلام قبول کرنا ۔ | ۵۸۳ |
| ۳۸۴ | ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھانے کے متعلق احادیث | ۵۸۴ |
| ۳۸۵ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کے نفاق کے باوجود اس کی نماز جنازہ کیوں پڑھائی تھی؟ | ۵۸۶ |
| ۳۸۶ | مشرکین کے لیے استغفار کی ممانعت کے باوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کی نماز جنازہ کیوں پڑھائی تھی؟ | ۵۸۸ |
| ۳۸۷ | استغفر لهم او لا تستغفر لهم سے استغفار کا اختیار اخذ کرنے پر بعض علماء کا اضطراب ۔ | ۵۸۹ |
| ۳۸۸ | ابن ابی کا نماز جنازہ پڑھانے کے متعلق امام رازی | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کا تسامح ۔ | ۵۹۰ |
| ۳۸۹ | کیا ابن ابی کے حق میں مغفرت کی دعا کا قبول نہ ہونا آپ کی محبوبیت کے منافی ہے؟ | ۵۹۱ |
| | **باب : ۹۹۷** | |
| ۳۹۰ | قیامت اور جنت اور دوزخ کے احوال ۔ | ۵۹۲ |
| ۳۹۱ | کفار کی نیکیوں کا آخرت میں کام نہ آنا ۔ | ۶۰۳ |
| ۳۹۲ | اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی توجیہ ۔ | ۶۰۳ |
| ۳۹۳ | اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کی توجیہ ۔ | ۶۰۴ |
| ۳۹۴ | بعض دنوں کو منحوس قرار دینے کی تحقیق ۔ | ۶۰۵ |
| ۳۹۵ | بدشگونی کی مذمت میں احادیث کا بیان ۔ | ۶۰۹ |
| ۳۹۶ | بدشگونی کی مذمت میں فقہاء اسلام کی تصریحات | ۶۱۰ |
| ۳۹۷ | بدشگونی لینا کفار کا طریقہ ہے ۔ | ۶۱۲ |
| ۳۹۸ | بدشگونی کے سلسلے میں خلاصہ بحث ۔ | ۶۱۳ |
| ۳۹۹ | روح کی بحث ۔ | ۶۱۳ |
| ۴۰۰ | یہودیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سی روح کے متعلق سوال کیا تھا؟ | ۶۱۳ |
| ۴۰۱ | روح کی تعریف ۔ | ۶۱۴ |
| ۴۰۲ | روح کی حقیقت مخفی رکھنے کی حکمت ۔ | ۶۱۵ |
| ۴۰۳ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو روح کا علم دیئے جانے کے متعلق اکابر علماء اسلام کی تصریحات ۔ | ۶۱۵ |
| | **باب : ۹۹۸** | |
| ۴۰۴ | چاند کا پھٹ جانا ۔ | ۶۱۷ |
| ۴۰۵ | شق القمر کو باقی دنیا نے کیوں نہیں دیکھا؟ | ۶۱۹ |
| ۴۰۶ | شق القمر کے متعلق احادیث کی تحقیق ۔ | ۶۱۹ |
| ۴۰۷ | آیا شق القمر ایک بار ہوا تھا یا کئی بار؟ | ۶۲۰ |
| ۴۰۸ | قرآن مجید میں شق القمر کا بیان ۔ | ۶۲۱ |
| | ...... | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **باب: ۹۹۹** | |
| ۴۰۹ | کفار کا بیان | ۶۲۱ |
| ۴۱۰ | صبر اور حلم کا معنی۔ | ۶۲۳ |
| ۴۱۱ | اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا معنی | ۶۲۴ |
| | **باب: ۱۰۰۰** | |
| ۴۱۲ | مومن کو اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا اور کافر کو صرف دنیا میں۔ | ۶۲۵ |
| | **باب: ۱۰۰۱** | |
| ۴۱۳ | مومن اور کافر کی مثال۔ | ۶۲۶ |
| | **باب: ۱۰۰۲** | |
| ۴۱۴ | مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔ | ۶۲۸ |
| ۴۱۵ | کھجور کے درخت کے ساتھ مومن کی مشابہت کی وجوہات اور دیگر مسائل۔ | ۶۲۹ |
| | **باب: ۱۰۰۳** | |
| ۴۱۶ | لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے شیطان کا اپنے لشکر کو روانہ کرنا اور برانگیختہ کرنا۔ | ۶۳۱ |
| ۴۱۷ | شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تکفیر مسلمین کا رد۔ | ۶۳۳ |
| ۴۱۸ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل الرسل ہونے پر ایک دلیل۔ | ۶۳۶ |
| ۴۱۹ | ابلیس، شیطان اور جن کی حقیقتوں کا بیان۔ | ۶۳۶ |
| ۴۲۰ | شیطان کی وسوسہ اندازی کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۶۳۷ |
| ۴۲۱ | شیطان کے ضرر پہنچانے کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۶۳۹ |
| ۴۲۲ | شیطان کے ضرر پہنچانے کے متعلق احادیث۔ | ۶۴۰ |
| ۴۲۳ | شیطان کے جسم میں داخل ہو کر ضرر پہنچانے کے متعلق احادیث۔ | ۶۴۱ |
| ۴۲۴ | انسان کے جسم میں جن کے حلول اور تصرف پر ایک حدیث سے استدلال۔ | ۶۴۳ |
| ۴۲۵ | صرع (مرگی) کے معنی کا بیان۔ | ۶۴۴ |
| ۴۲۶ | انسان کے جسم پر جن کے تصرف اور تسلط کے متعلق علماء اسلام کے نظریات۔ | ۶۴۴ |
| ۴۲۷ | انسان کے جسم میں جن کے دخول اور اس کے تصرف اور تسلط کے متعلق مصنف کا موقف | ۶۴۵ |
| | **باب: ۱۰۰۴** | |
| ۴۲۸ | رحمت الٰہی کے بغیر کوئی شخص محض اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا۔ | ۶۵۰ |
| ۴۲۹ | عمل کے سبب سے اجر ملنے کے متعلق اہل سنت اور معتزلہ کے مذاہب۔ | ۶۵۲ |
| | **باب: ۱۰۰۵** | |
| ۴۳۰ | زیادہ عمل کرنے اور عبادت میں کوشش کرنے کی ترغیب۔ | ۶۵۴ |
| ۴۳۱ | نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ذنب کے معنی کا بیان۔ | ۶۵۵ |
| ۴۳۲ | لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک کی ترجیہ میں غیر مقبول ترجیہات کا بیان۔ | ۶۵۵ |
| ۴۳۳ | لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک کی ترجیہ میں مقبول ترجیہات کا بیان۔ | ۶۵۶ |
| | **باب: ۱۰۰۶** | |
| ۴۳۴ | نصیحت میں اعتدال۔ | ۶۵۸ |
| ۴۳۵ | امت پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا بیان | ۶۵۹ |
| ۴۳۶ | **کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا۔** | ۶۶۱ |
| | **باب: ۱۰۰۷** | |
| ۴۳۷ | نیک اور بد اعمال کا بیان۔ | ۶۶۹ |
| ۴۳۸ | جنت اور دوزخ میں عورتوں کی کثرت۔ | ۶۷۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | باب: ۱۰۰۸ | |
| ۴۳۹ | جہنم کا بیان، اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ | ۶۷۰ |
| ۴۴۰ | جنت اور دوزخ کا مباحثہ۔ | ۶۷۹ |
| ۴۴۱ | دوزخ میں اللہ تعالیٰ کے قدم رکھنے کی توجیہ۔ | ۶۸۰ |
| ۴۴۲ | جنت میں دخول کا سبب اعمال نہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل ہے۔ | ۶۸۱ |
| ۴۴۳ | موت کو ذبح کرنے کی تحقیق۔ | ۶۸۱ |
| ۴۴۴ | بلا معصیت عذاب اور بلا اطاعت ثواب کی تحقیق۔ | ۶۸۲ |
| ۴۴۵ | اولیاء اللہ کی کرامت پر دلیل۔ | ۶۸۵ |
| ۴۴۶ | بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کا بیان۔ | ۶۸۶ |
| ۴۴۷ | مائلات اور ممیلات کی تشریح۔ | ۶۸۷ |
| | باب: ۱۰۰۹ | |
| ۴۴۸ | دنیا کی فنا اور قیامت کے دن حشر کا بیان۔ | ۶۸۷ |
| | باب: ۱۰۱۰ | |
| ۴۴۹ | قیامت کے ہولناک احوال، اللہ اس کی ہولناکیوں میں ہماری مدد فرمائے۔ | ۶۹۰ |
| ۴۵۰ | روزِ قیامت کی شدت۔ | ۶۹۲ |
| ۴۵۱ | روزِ قیامت کی مقدار۔ | ۶۹۲ |
| | باب: ۱۰۱۱ | |
| ۴۵۲ | جن صفات سے دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی معرفت ہوتی ہے۔ | ۶۹۳ |
| ۴۵۳ | حدیث الباب کی تشریح۔ | ۶۹۵ |
| | باب: ۱۰۱۲ | |
| ۴۵۴ | میت پر جنت یا دوزخ کا ٹھکانا پیش کرنے، عذاب قبر کے اثبات اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔ | ۶۹۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۵۵ | میت پر اس کا ٹھکانا پیش کیے جانے کا بیان | ۷۰۴ |
| ۴۵۶ | قرآن مجید کی آیات سے عذاب قبر پر دلائل۔ | ۷۰۵ |
| ۴۵۷ | احادیث سے عذاب قبر پر دلائل۔ | ۷۰۶ |
| ۴۵۸ | عذاب قبر کی نفی پر قرآن مجید سے دلائل اور ان کے جوابات۔ | ۷۰۸ |
| ۴۵۹ | عذاب قبر کے خلاف عقلی شبہات کے جوابات۔ | ۷۰۹ |
| ۴۶۰ | آیا قبر میں عذاب صرف روح کو ہوتا ہے یا روح اور جسم دونوں کو؟ | ۷۱۰ |
| ۴۶۱ | قبر میں سوال اور جواب کے متعلق احادیث۔ | ۷۱۳ |
| ۴۶۲ | آیا قبر میں کفار سے بھی سوال ہوگا یا نہیں؟ | ۷۱۴ |
| ۴۶۳ | آیا پچھلی امتوں سے بھی قبر میں سوال ہوتا تھا یا یہ سوال صرف اس امت کے ساتھ مخصوص ہے؟ | ۷۱۸ |
| ۴۶۴ | آیا انبیاء علیہم السلام اور نابالغ بچوں سے بھی قبر میں سوال ہوتا ہے یا نہیں؟ | ۷۱۹ |
| ۴۶۵ | قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کی تحقیق۔ | ۷۱۹ |
| ۴۶۶ | قبر کے سوال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کی تحقیق۔ | ۷۲۰ |
| ۴۶۷ | قبر کے سوالوں سے فارغ ہونے کے بعد میت کا کیا انجام ہوگا۔ | ۷۲۳ |
| ۴۶۸ | ان لوگوں کا بیان جن سے قبر میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ | ۷۲۴ |
| ۴۶۹ | قبر میں مردے کو جمعہ کے حوالے کرنے کی تحقیق | ۷۲۷ |
| ۴۷۰ | قبروں کی زیارت کرنا، اور قبر والوں کا زائرین کو پہچاننا، ان کے سلام کا جواب دینا اور ان سے کلام کرنا۔ | ۷۲۸ |
| ۴۷۱ | روحوں کی قیام گاہ کی تحقیق۔ | ۷۳۲ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۴۷۲ | روحوں کا زندوں کے احوال اور اعمال پر مطلع ہونا۔ | ۷۳۳ |
| ۴۷۳ | زیارت قبور کا بیان۔ | ۷۳۴ |
| ۴۷۴ | عورتوں کی زیارت قبور کے متعلق احادیث۔ | ۷۳۵ |
| ۴۷۵ | فقہاء احناف کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارت قبور کا حکم۔ | ۷۳۷ |
| ۴۷۶ | فقہاء حنبلیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارت قبور کا حکم۔ | ۷۴۰ |
| ۴۷۷ | فقہاء شافعیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارت قبور کا حکم۔ | ۷۴۰ |
| ۴۷۸ | فقہاء مالکیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارت قبور کا حکم۔ | ۷۴۲ |
| ۴۷۹ | خلاصہ بحث۔ | ۷۴۲ |
| ۴۸۰ | کون کہاں مرے گا؟ اور کل کیا ہوگا اس کے علم کی تحقیق۔ | ۷۴۲ |
| ۴۸۱ | سماع موتی کی تحقیق۔ | ۷۴۳ |
| ۴۸۲ | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سماع موتیٰ سے انکار اور اس کا جواب۔ | ۷۴۵ |
| | **باب: ۱۰۳** | |
| ۴۸۳ | موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم۔ | ۷۴۶ |
| ۴۸۴ | اللہ تعالیٰ سے حسن ظن کا بیان۔ | ۷۴۸ |
| ۴۸۵ | **فتنوں اور علامات قیامت کا بیان** | ۷۴۹ |
| ۴۸۶ | فتن کا معنیٰ۔ | ۷۴۹ |
| ۴۸۷ | اشراط ساعت کا معنیٰ۔ | ۷۵۰ |
| ۴۸۸ | وقوع قیامت پر عقلی دلیل۔ | ۷۵۰ |
| | **باب: ۱۰۴** | ۷۵۱ |
| ۴۸۹ | یاجوج اور ماجوج کی تحقیق۔ | ۷۸۳ |
| ۴۹۰ | قرآن مجید میں یاجوج اور ماجوج کا بیان۔ | ۷۸۴ |
| ۴۹۱ | احادیث میں یاجوج اور ماجوج کا بیان۔ | ۷۸۵ |
| ۴۹۲ | سد ذوالقرنین کا جائے وقوع۔ | ۷۸۶ |
| ۴۹۳ | صحابہ کرام کی باہمی جنگوں کے متعلق اہل سنت کا موقف۔ | ۷۸۸ |
| ۴۹۴ | ایام فتنہ میں قتال کرنے کا شرعی حکم۔ | ۷۹۰ |
| ۴۹۵ | حضرت معاویہ پر علامہ عینی کے اعتراض کا جواب۔ | ۷۹۱ |
| ۴۹۶ | حضرت معاویہ کے فضائل۔ | ۷۹۳ |
| ۴۹۷ | تین چیزوں میں سے ایک چیز کا سوال کرنے سے آپ کو کیوں روک دیا گیا؟ | ۷۹۶ |
| ۴۹۸ | دآبۃ الارض کا بیان۔ | ۷۹۷ |
| ۴۹۹ | حضرت عمار بن یاسر کی شہادت۔ | ۷۹۸ |
| ۵۰۰ | قیصر و کسریٰ کی ہلاکت کا بیان۔ | ۷۹۸ |
| | **باب: ۱۰۵** | |
| ۵۰۱ | ابن صیاد کا تذکرہ۔ | ۷۹۹ |
| ۵۰۲ | ابن صیاد کا بیان۔ | ۸۰۷ |
| ۵۰۳ | ابن صیاد کے متعلق علماء اسلام کی آراء۔ | ۸۰۷ |
| ۵۰۴ | دعویٰ نبوت کے باوجود ابن صیاد کو قتل نہ کرنے کی وجہ۔ | ۸۰۸ |
| ۵۰۵ | ابن صیاد سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے امتحان کی وضاحت۔ | ۸۰۸ |
| ۵۰۶ | ابن صیاد کی اصلیت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اشتباہ کی تحقیق۔ | ۸۰۹ |
| ۵۰۷ | دجال کے متعلق علماء اسلام کے نظریات۔ | ۸۱۰ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| | **باب: ۱۰۱۶** | |
| ۵۰۸ | مسیح دجال کا بیان۔ | ۸۱۱ |
| ۵۰۹ | دجال کی وجہ تسمیہ۔ | ۸۲۳ |
| ۵۱۰ | دجال کی معرفت کے متعلق ضروری امور کا بیان۔ | ۸۲۳ |
| ۵۱۱ | آیا قرآن مجید میں دجال کا ذکر ہے یا نہیں؟ | ۸۲۴ |
| ۵۱۲ | دجال کی ہلاکت کا بیان۔ | ۸۲۵ |
| ۵۱۳ | دجال کی الوہیت باطل کرنے کے لیے اس کے کانے پن کو بیان کرنے کی وجہ۔ | ۸۲۵ |
| ۵۱۴ | آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال اور اس کے خروج کے وقت کا علم تھا یا نہیں؟ | ۸۲۶ |
| ۵۱۵ | خروج دجال کے وقت ایک دن کا طویل ہو کر ایک سال کا ہونا۔ | ۸۲۷ |
| | **باب: ۱۰۱۷** | |
| ۵۱۶ | جساسہ کا بیان۔ | ۸۲۹ |
| | **باب: ۱۰۱۸** | |
| ۵۱۷ | دجال کے متعلق بقیہ احادیث۔ | ۸۳۵ |
| | **باب: ۱۰۱۹** | |
| ۵۱۸ | فتنہ کے زمانہ میں عبادت کی فضیلت۔ | ۸۳۷ |
| | **باب: ۱۰۲۰** | |
| ۵۱۹ | قیامت کا قریب ہونا۔ | ۸۳۷ |
| | **باب: ۱۰۲۱** | |
| ۵۲۰ | دو بار صور پھونکنے کے درمیان وقفہ کا بیان۔ | ۸۴۰ |
| ۵۲۱ | **کتاب الزہد والرقاق** | ۸۴۲ |
| ۵۲۲ | رقاق کا لغوی معنیٰ۔ | ۸۴۲ |
| ۵۲۳ | رقاق کا مصداق۔ | ۸۴۳ |
| ۵۲۴ | زہد کا لغوی معنیٰ۔ | ۸۴۳ |
| ۵۲۵ | زہد کا اصطلاحی معنیٰ | ۸۴۳ |
| ۵۲۶ | زہد کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۸۴۴ |
| ۵۲۷ | زہد کے متعلق احادیث | ۸۴۴ |
| ۵۲۸ | زہد کے درجات۔ | ۸۴۶ |
| | **باب: ۱۰۲۲** | ۸۴۶ |
| ۵۲۹ | دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے | ۸۶۲ |
| ۵۳۰ | خلافت کا ملوکیت سے بدل جانا۔ | ۸۶۳ |
| ۵۳۱ | فقر اور غنا۔ | ۸۶۳ |
| ۵۳۲ | فقراء کے اغنیاء سے پہلے جنت میں جانے کے متعلق متعارض احادیث میں تطبیق۔ | ۸۶۳ |
| | **باب: ۱۰۲۳** | |
| ۵۳۳ | ثمود کے گھروں سے روتے بغیر گزرنے کی ممانعت | ۸۶۳ |
| ۵۳۴ | حجر کے تاریخی اور جغرافیائی حالات۔ | ۸۶۶ |
| | **باب: ۱۰۲۴** | |
| ۵۳۵ | بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی فضیلت۔ | ۸۶۸ |
| | **باب: ۱۰۲۵** | |
| ۵۳۶ | مسجد بنانے کی فضیلت۔ | ۸۶۸ |
| ۵۳۷ | مسجد کی فضیلت کے متعلق احادیث۔ | ۸۶۹ |
| ۵۳۸ | مسجد تعمیر کرنے کے متعلق احادیث۔ | ۸۷۱ |
| ۵۳۹ | مسجد کو مزین کرنے کا شرعی حکم۔ | ۸۷۲ |
| ۵۴۰ | مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء شافعیہ کا نظریہ | ۸۷۵ |
| ۵۴۱ | مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۸۷۷ |
| ۵۴۲ | مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۸۷۷ |
| ۵۴۳ | مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء احناف | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | کا نظریہ۔ | ۸۷۸ |
| ۵۴۴ | مسجد میں سترہ کی بحث۔ | ۸۸۲ |
| ۵۴۵ | بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۸۸۵ |
| ۵۴۶ | بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۸۸۶ |
| ۵۴۷ | بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۸۸۷ |
| ۵۴۸ | بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۸۸۸ |
| ۵۴۹ | مسجد میں سوال کرنے والے کو دینے کی تحقیق۔ | ۸۹۲ |
| ۵۵۰ | مسجد میں سائل کو دینے کے جواز پر قرآن مجید اور مذاہب اربعہ کے مفسرین کی عبارات سے استدلال۔ | ۸۹۲ |
| ۵۵۱ | مسجد میں سائل کو دینے کے جواز پر احادیث سے استدلال۔ | ۸۹۵ |
| ۵۵۲ | مسجد میں سائل کو دینے کے متعلق فقہاء احناف کے نظریات۔ | ۸۹۶ |
| ۵۵۳ | سوال کرنے کے جواز کا معیار۔ | ۸۵۰ |
| ۵۵۴ | سائل کو دینے کے متعلق مصنف کی تحقیق۔ | ۸۹۸ |
| ۵۵۵ | دار اسلام میں غیر اسلامی معابد کے احکام۔ | ۸۹۹ |
| | **باب: ۱۰۲۶** | |
| ۵۵۶ | مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔ | ۹۰۰ |
| ۵۵۷ | صدقہ کی فضیلت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۹۰۱ |
| ۵۵۸ | صدقہ کی فضیلت کے متعلق احادیث۔ | ۹۰۲ |
| | **باب: ۱۰۲۷** | |
| ۵۵۹ | ریاکاری کی حرمت۔ | ۹۰۵ |
| ۵۶۰ | ریاکاری کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۹۰۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۶۱ | ریاکاری کے متعلق احادیث۔ | ۹۰۷ |
| ۵۶۲ | ریاکاری کے درجات۔ | ۹۱۳ |
| | **باب: ۱۰۲۸** | |
| ۵۶۳ | زبان کی حفاظت۔ | ۹۱۴ |
| | **باب: ۱۰۲۹** | |
| ۵۶۴ | دوسروں کو نصیحت کرنے اور خود عمل نہ کرنے کا عذاب۔ | ۹۱۴ |
| ۵۶۵ | مداہنت کی تحقیق۔ | ۹۱۵ |
| ۵۶۶ | مداہنت کا لغوی معنی۔ | ۹۱۶ |
| ۵۶۷ | مدارات کا لغوی معنی۔ | ۹۱۷ |
| ۵۶۸ | مداہنت اور مدارات کا اصطلاحی فرق۔ | ۹۱۷ |
| ۵۶۹ | کافروں سے موالات کی ممانعت۔ | ۹۱۸ |
| ۵۷۰ | غیر مرتد کافروں کے ساتھ مجرد معاملت کی اجازت۔ | ۹۱۸ |
| ۵۷۱ | نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے وجوب کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔ | ۹۱۹ |
| ۵۷۲ | نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۹۲۰ |
| ۵۷۳ | آیا نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لیے خود نیک ہونا ضروری ہے؟ | ۹۲۱ |
| | **باب: ۱۰۳۰** | |
| ۵۷۴ | اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت۔ | ۹۲۳ |
| ۵۷۵ | اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت سے متعلق دیگر احادیث۔ | ۹۲۳ |
| | **باب: ۱۰۳۱** | |
| ۵۷۶ | چھینک لینے والے کو جواب دینا۔ | ۹۲۴ |
| ۵۷۷ | چھینک کے متعلق احکام میں مذاہب اربعہ۔ | ۹۲۷ |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۵۷۸ | چھینک کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے طریقہ کا بیان۔ | ۹۲۷ |
| ۵۷۹ | جن لوگوں کو چھینک کا جواب دینا ممنوع ہے۔ | ۹۲۸ |
| ۵۸۰ | چھینک کے جواب کا بیان۔ | ۹۲۹ |
| ۵۸۱ | جمائی کا بیان۔ | ۹۲۹ |
| | **باب: ۱۰۳۲** | |
| ۵۸۲ | احادیث متفرقہ۔ | ۹۳۰ |
| ۵۸۳ | نور کے معنی کی تحقیق۔ | ۹۳۲ |
| ۵۸۴ | ملائکہ کی حقیقت کا بیان۔ | ۹۳۳ |
| ۵۸۵ | انسان، جن اور ملائکہ میں جوہر ذات کے اعتبار سے کون افضل ہے؟ | ۹۳۶ |
| ۵۸۶ | انسان اور فرشتہ میں کسی کی افضلیت پر قطعیت نہیں ہے۔ | ۹۳۸ |
| | **باب: ۱۰۳۳** | |
| ۵۸۷ | کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنے کی ممانعت جس سے اس کے فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو | ۹۴۱ |
| ۵۸۸ | کسی کے منہ پر تعریف کرنے کی ممانعت کے متعلق احادیث و آثار۔ | ۹۴۲ |
| ۵۸۹ | کسی کے منہ پر تعریف کرنے کے جواز کے متعلق احادیث و آثار۔ | ۹۴۴ |
| ۵۹۰ | منہ پر تعریف کرنے کے جواز اور عدم جواز کا محمل۔ | ۹۵۰ |
| | **باب: ۱۰۳۴** | |
| ۵۹۱ | حدیث کو محفوظ رکھنے اور علم کی باتوں کو لکھنے کا حکم۔ | ۹۵۲ |
| ۵۹۲ | علم کی باتوں کو لکھنے کے متعلق فقہاء اور محدثین کا نظریہ۔ | ۹۵۲ |
| ۵۹۳ | لکھنے کے ثبوت کے متعلق قرآن مجید کی آیات | ۹۵۳ |
| ۵۹۴ | مذاہب اربعہ کے مفسرین کے نزدیک لکھنے کا شرعی حکم۔ | ۹۵۴ |
| ۵۹۵ | لکھنے کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۹۵۶ |
| ۵۹۶ | تعلیم نسواں کے متعلق خصوصی احادیث۔ | ۹۶۰ |
| ۵۹۷ | بالخصوص تعلیم کتابت نسواں کے متعلق حدیث | ۹۶۲ |
| ۵۹۸ | تعلیم کتابت نسواں کے جواز پر فقہاء اسلام کی تصریحات۔ | ۹۶۳ |
| ۵۹۹ | دنیائے اسلام کی نامور لکھنے والی خواتین۔ | ۹۶۴ |
| ۶۰۰ | مانعین تعلیم کتابت نسواں کی روایات پر بحث و نظر۔ | ۹۶۸ |
| ۶۰۱ | خواتین کو لکھنا سکھانے سے منع کرنے کی بعض عبارات پر علماء کا تبصرہ۔ | ۹۷۰ |
| ۶۰۲ | مانعین تعلیم کتابت نسواں کے عقلی شبہات پر بحث و نظر۔ | ۹۷۲ |
| ۶۰۳ | تعلیم نسواں کے جواز اور استحسان پر عقلی دلائل اور حرف آخر۔ | ۹۷۳ |
| | **باب: ۱۰۳۵** | |
| ۶۰۴ | اصحاب اخدود، ساحر، راہب اور لڑکے کا قصہ۔ | ۹۷۳ |
| ۶۰۵ | اصحاب الاخدود کے واقعہ کی تشریح۔ | ۹۷۷ |
| | **باب: ۱۰۳۶** | |
| ۶۰۶ | حضرت ابوالیسر اور حضرت جابر کی طویل حدیث۔ | ۹۷۸ |
| ۶۰۷ | حضرت جابر کی حدیث کی تشریح۔ | ۹۸۶ |
| | **باب: ۱۰۳۷** | |
| ۶۰۸ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت۔ | ۹۸۷ |
| ۶۰۹ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوسرے شخص | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۶۱۰ | کی بکریوں کا دودھ پلانے کی توجیہہ۔ | ۹۹۰ |
| ۶۱۱ | حضرت سراقہ کو سونے کے کنگن پہننے کی نوید۔ | ۹۹۰ |
| ۶۱۲ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں شہرلانے کی تفصیل۔ | ۹۹۱ |
| ۶۱۳ | یا محمد کے ساتھ خطاب اور نداء میں بحث و نظر۔ | ۹۹۲ |
| ۶۱۴ | کتاب التفسیر | ۱۰۰۳ |
| ۶۱۵ | تفسیر کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور تفسیر اور تاویل کا فرق۔ | ۱۰۱۷ |
| ۶۱۶ | بنو اسرائیل کو حطۃ کا حکم دینے اور ان کے قول بدلنے کی تفسیر | ۱۰۱۹ |
| ۶۱۷ | روایت بالمعنی کی تحقیق۔ | ۱۰۲۰ |
| ۶۱۸ | الیوم اکملت لکم دینکم کی تفسیر۔ | ۱۰۲۱ |
| ۶۱۹ | دین، شریعت اور مذہب وغیرہ کی تعریفات۔ | ۱۰۲۳ |
| ۶۲۰ | آیت مذکورہ سے یوم میلاد النبی کے عرفاً عید ہونے پر استدلال۔ | ۱۰۲۴ |
| ۶۲۱ | فانکحوا ما طاب لکم من النساء کی تفسیر۔ | ۱۰۲۷ |
| ۶۲۲ | من کان فقیرا فلیاکل بالمعروف۔ کی تفسیر اور ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۱۰۲۸ |
| ۶۲۳ | ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۰۳۳ |
| ۶۲۴ | ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۰۳۳ |
| ۶۲۵ | ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۰۳۵ |
| ۶۲۶ | ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق مذاہب اربعہ کا خلاصہ۔ | ۱۰۳۵ |
| ۶۲۷ | تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کی تحقیق۔ | ۱۰۳۵ |
| ۶۲۸ | تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے جواز کے متعلق احادیث و آثار۔ | ۱۰۳۶ |
| ۶۲۹ | تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کی ممانعت کے متعلق احادیث اور آثار۔ | ۱۰۴۲ |
| ۶۳۰ | تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کی ممانعت کے محامل۔ | ۱۰۴۵ |
| ۶۳۱ | تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔ | ۱۰۴۸ |
| ۶۳۲ | تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔ | ۱۰۴۹ |
| ۶۳۳ | تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔ | ۱۰۵۱ |
| ۶۳۴ | تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔ | ۱۰۵۳ |
| ۶۳۵ | ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کی مروجہ صورت کی تحقیق۔ | ۱۰۶۶ |
| ۶۳۶ | تراویح میں ختم قرآن کے نذرانے کی تحقیق۔ | ۱۰۶۹ |
| ۶۳۷ | واذ زاغت الابصار کی تفسیر۔ | ۱۰۷۱ |
| ۶۳۸ | وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا کی تفسیر۔ | ۱۰۷۲ |
| ۶۳۹ | ومن یقتل مؤمنا متعمدا۔ کی تفسیر | ۱۰۷۳ |
| ۶۴۰ | مسلمان کو قتل کرنے پر اللہ اور اس کے رسول کے غضب کا بیان | ۱۰۷۴ |
| ۶۴۱ | والذین لایدعون مع اللہ الٰھا اٰخر کی تفسیر۔ | ۱۰۷۵ |
| ۶۴۲ | ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست | |

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | مؤمنًا کی تفسیر۔ | ۱۰۷۶ |
| ۶۴۳ | الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ۔ کی تفسیر | ۱۰۷۷ |
| ۶۴۴ | خذوا زینتکم عند کل مسجد کی تفسیر | ۱۰۷۸ |
| ۶۴۵ | ولا تکرھوا فتیاتکم علی البغآءِ کی تفسیر | ۱۰۷۹ |
| ۶۴۶ | اولٰئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلہ کی تفسیر | ۱۰۷۹ |
| ۶۴۷ | جنت کی امید اور دوزخ کے خوف سے اللہ کی عبادت کرنے کا بیان۔ | ۱۰۸۰ |
| ۶۴۸ | ھٰذان خصمان اختصموا کی تفسیر | ۱۰۸۲ |
| ۶۴۹ | اختتامی کلمات۔ | ۱۰۸۳ |
| ۶۵۰ | مآخذ و مراجع | ۱۰۸۴ |